تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

اہل صفہ صحابہ کرامؓ، صحابیاتؓ، مکرمات، تابعین کرام کا طبقہ اولیٰ اور
اہل مدینہ کے تابعین کرامؒ کا تذکرہ
عبداللہ بن الاسد المخزومیؓ تا مالک بن دینار رحمہ اللہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاذ مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768
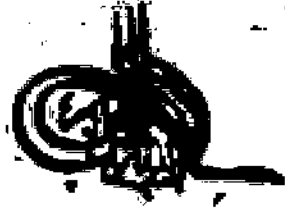
حلیۃ الاولیاء حصہ دوم

دیباچہ

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ایمانی جوش وجذبہ، دینی غیرت، مذہبی واخلاقی روحانیت اور علمی وعملی میدانوں میں خیر القرون کے تین سنہری ادوار ہیں جنہیں بالترتیب صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے خوبصورت القاب سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنکے مقدر کا ستارہ اوج ثریا پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ ان حضرات کا مسلک ومشرب تقویٰ، ورع، زُہد اور علم وعمل تھا دنیا ان کے آگے بازیچۂ اطفال تھی۔

خیر القرون کے سنہری تین ادوار میں سے دوسرا دور اس جلد کا اصلِ موضوع ہے۔ یہی وہ امت کے سرخیل ہیں جنہوں نے صحابۂ کرامؓ کو اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، علم وعمل غرض ہر میدان میں جانچا پڑتالا اور حسن وخوبی کے ساتھ ان کا مشاہدہ کیا خصوصاً دین حنیف کو انہی سے حاصل کر کے امت تک پہنچایا اور صحابۂ کرامؓ کی علمی اور اخلاقی برکتوں کو سارے عالم میں پھیلایا۔

کلام اللہ اور احادیث نبوی دونوں میں ان کے فضائل بے شمار وارد ہوئے ہیں۔ مہاجرین وانصار کے ساتھ جہاں رضوان اللہ علیہم کا سنہری مختومہ ذکر کیا گیا وہاں ان حضرات تابعین کرام کو بھی اس دولت سے سرفراز کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ.

مہاجرین وانصار میں سے جن حضرات نے قبول اسلام میں سبقت کی اور جن لوگوں نے خوشدلی کے ساتھ ان کا اتباع کیا خدا ان سے خوش ہیں اور وہ خدا سے خوش ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے عظیم الشان باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے پانی کی نہریں بہتی ہیں

عربی سے معمولی واقفیت بھی اتنی بات سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ مذکور بالا آیت کریمہ "وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" کے جملے کا مصداق حضرات تابعین کرام ہیں۔

احادیث مبارکہ میں اس سے بھی واضح الفاظ کے ساتھ ان حضرات کا تعارف خیر القرون کے لقب کے ساتھ کیا گیا ہے۔

چنانچہ متفق علیہ حدیث ہے، جو آئندہ صفحات میں بھی آرہی ہے:

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم

سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں (صحابۂ کرامؓ) پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں (تبع تابعین)۔

آپ ﷺ کا ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

خیر امتی قرنی الذین یلونی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم الخ .

میری امت میں اس زمانہ کے لوگ بہتر ہیں جو مجھ سے ملے ہوئے ہیں (صحابہؓ) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تبع تابعین)۔

تابعین کرام کی یہ مقدس جماعت علم وعمل میں صحابۂ کرامؓ کا عکس پرتو تھی، خلافِ سنت امور کا ان سے اظہار تو محال تھا جب کسی سے خلافِ سنت کام کو ہوتے دیکھتے بے باکانہ انداز اختیار کر کے مرتکب کو تنبیہ کرتے تھے، یہی وجہ ہے بارہا ان حضرات نے خلفاء بنی امیہ کو کھری کھری سنائیں حتیٰ کہ پاس بیٹھے ہوئے لوگ ان کے سخت رویہ پر انھیں غمز کرتے یا بالکل ساتھ بیٹھا ہوا کہنی مارتا کہ آپ نے بہت سخت بات کردی، لیکن یہ حضرات ہیں کہ دین کے معاملہ میں نہ رشتہ داری کا پاس رکھا نہ بادشاہی تاج وتخت کی رعایت رکھی۔

آپ اس کتاب میں تابعین کرام کے ایمان افروز واقعات نصائح، وصایا اور زریں اقوال پڑھیں گے، سچ یہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کے حالات وواقعات پڑھ کر خیال گزرتا ہے کہ کیا یہ اس امت کے لوگ تھے؟ یا کیا یہ انسانی گوشت پوست کے بنے ہوئے تھے؟ یا ان کے جسم اینٹ وپتھر سے تعمیر کئے گئے تھے یہ وہ خیالات ہیں جو اس جزء کے مطالعہ کے دوران پردۂ دماغ پر محوِ گردش رہتے ہیں حسن بصریؒ نے صحابۂ کرامؓ کے بارے میں فرمایا تھا اگر تم صحابۂ کرامؓ کو دیکھ لیتے انھیں مجنون گمان کرتے اور اگر صحابۂ کرامؓ تمہیں دیکھ لیتے تمہیں پکا منافق سمجھتے، آج یہی الفاظ میں ان حضرات تابعین کرام کے لئے کہتا ہوں کہ اگر ہم تابعین کو دیکھ لیتے انھیں کوئی تیسری مخلوق اینٹ پتھر سے بنی ہوئی گمان کرتے اور اگر وہ ہمیں دیکھ لیتے منافق نہیں بلکہ کافر گمان کرتے، العیاذ باللہ۔

الغرض بزرگان سلف کے واقعات واقوال انسان کی اصلاح کے لئے انتہائی مفید اور مؤثر ہوتے ہیں چونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی تطبیق سامنے آتی ہے اور بزرگوں کا وہ مزاج ومذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرامؓ وتابعین کرامؒ سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آمیز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے، تو بسا اوقات یہ ایک واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انھیں امت کے لئے محفوظ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ابونعیم اصفہانیؒ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے تابعین کرام اولیاء عظام کے حالات واقعات اور ان کے اقوال زریں جمع کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے تاہم مصنفؒ نے حضرات صحابہ کرام خصوصاً اہل صفہ کے ذکر کے بعد حضرات تابعین کرام کا طبقہ وار تذکرہ کیا ہے۔ طبقۂ اولیٰ میں چوٹی کے زاہدین عبادت گزار تابعین کرامؒ جیسے اویس بن عامر قرنی، عامر بن عبداللہ بن قیس، مسروق بن عبدالرحمن ہمدانی، علقمہ بن قیس نخعی، اسود، ربیع بن خثیم، ہرم بن حیان، ابو مسلم خولانی، اور حسن بصری کو ذکر کیا ہے یہ وہ حضرات ہیں جن پر زہد وتقویٰ اور ورع کی تابعین کرامؒ میں سے انتہا ہوئی، مصنف نے طبقۂ اولیٰ کے بعد طبقۂ اہل مدینہ کو ذکر کیا ہے اور ان میں سے فقہاء سبعہ سعید، عروہ، قاسم، ابوبکر بن عبدالرحمن، عبیداللہ بن عتبہ، خارجہ، سلیمان اور سالم کو اولاً ذکر کیا ہے، ان کے بعد فرداً فرداً تابعین کرام کو لائے ہیں اور اس جلد کے آخر میں مالک بن دینار" کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، ان میں سے اکثر بلکہ سب ہی صحیحین (بخاری

وسلم) کے رجال ہیں جیسے فقہائے سبعہ محمد بن سیرین، مسلم بن یسار، ثابت بن اسلم بنانی، قتادہ، مورق عجلی، ابو عالیہ، علاء بن زید اور دیگر حضرات تابعین ایسے محدثین ہیں جن کی روایات سے بخاری و مسلم کی صحیحین بھری پڑی ہیں۔

حضرات قارئین کرام! آپ با خوبی جانتے ہیں کہ مغربی تہذیب کی برق پاشیوں نے اہل اسلام کو عموماً اور اہل مشرق کو خصوصاً کچھ اس قدر مبہوت کر دیا ہے کہ اصل ہوش و حواس گم ہو چکے ہیں مغربی تہذیب کے سیل رواں نے ہماری ملی اقدار اور روایات کو کچھ اس طرح خس و خاشاک میں ملا دیا ہے کہ اب خالص اور غش کی تمیز کرنا مشکل ہو چکی ہے تاہم تابعین کرام کا سنہری دور جو کہ سراسر مادیت سے عاری اور کوسوں دور ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مغربی تہذیب کے خلاف مدد و معاون اور ڈھال کا کام دیتا ہے، ان حضرات کے حالات کے مطالعہ سے اسلام کی اصل روحانیت کھل کر سامنے آتی ہے اور نظریں کھل جاتی ہیں کہ اسلام ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔

ان حضرات تابعین کرام نے زہد، تقویٰ اور ورع کو اپنا مسلک و مشرب بنایا، وہ دنیا و مافیہا سے کنارہ کش تھے مادیت سے ایسے دست کش ہوئے گویا انھیں دنیا کی ہوا لگی ہی نہ ہو، حالانکہ سب کچھ ان کی قدرت میں تھا اگر یہ حضرات چاہتے وقت کے سب سے بڑے متمول بن سکتے تھے۔ اگر چاہتے اپنے ساتھ دو چار ملا کر حکومتیں کر سکتے تھے، ان کی بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ وقت کا کوئی فرمانروا اگر ان کے پاس ہدایا اور تحائف بھیجتا تو بے باکانہ انداز میں تحائف کو ٹھکرا دیتے، اگر دنیا سے ہاتھ ڈال کر کچھ لیا بھی تو محض اتنا، جتنے سے ستر پوشی یا جان میں جس سے حرارت باقی رہے، الغرض ان حضرات نفوس قدسیہ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے مشعل راہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان جیسے سو فیصد نہ بنیں چند فیصد بننے کی کوشش تو ضرور کریں۔

دوسری جلد کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ ہم نے حتی الامکان سلیس اور سادہ زبان میں ترجمہ کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور ادبی طرز تحریر سے کلیۃً احتراز کیا ہے تا کہ کتاب سے استفادہ ہر خاص و عام زیادہ سے زیادہ کر سکیں، تاہم قارئین اگر کسی مقام پر کسی غلطی پر مطلع ہوں تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ جن جن حضرات نے اس کتاب کے ترجمہ میں سعی کی ہے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ مترجمین معاونین اور کمپوزروں کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

مترجم بندہ ناچیز مولوی محمد یوسف تنولی ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر

الحمد لله و کفٰی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

(۸۶)عبداللہ بن عبدالاسد المخزومی[1]

ابن الاعرابی نے عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کی ہیں۔ اُحد کے موقع پر انھیں ایک زخم آیا تھا اسی کے صدمہ میں ان کی وفات ہوئی،
۱۳۴۱-محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عثمان بن ابی شیبۃ، یزید بن ھارون، عبدالملک بن قدامۃ جمحی، قدامۃ جمحی، عمرو بن ابی سلمۃ کی سند سے ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ...... ابوسلمہؓ حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ "انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم عندکَ احتسب مصیبتی فاجرنی واعقبنی منھا خیراً" پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے"۔[2]

(۸۷)عبداللہ بن حوالہ ازدی[3]

ابن الاعرابی نے عبداللہ بن حوالہ ازدی کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے عبداللہ بن حوالہ ازدیؓ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے

---

[1] طبقات ابن سعد ۳/ ۲۳۹ . والتاریخ الکبیر ۵ /ت ۸.تھذیب الکمال ۶۹ ۳۳ (۱۵ م ۱.۸۷) .الجرح والتعدیل ۵/ت ۲۹۳ .الاستیعاب ۳/۹۳۹ ، ۴/ ۱۶۸۲ ,اسد الغابۃ ۳/ ۱۹۵ .الکاشف ۲ /ت ۲۸۴۰ والاصابۃ ۲/ت ۴۷۸۳ والتقریب ۱ /۴۲۷ والخلاصۃ ۲/ت ۳۶۰۳

[2] اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۳۷ ، ۱۴۲ . وکنز العمال ۸۴۲ ۶۶ . وطبقات ابن سعد ۸/ ۶۱

[3] طبقات ابن سعد ۷/ ۴۱۴ ، والتاریخ الکبیر ۵/ت ۵۷ ، والجرح والتعدیل ۵/ت ۱۲۶ ، والاستیعاب ۳/ ۸۹۴ واسد الغابۃ ۳/ ۱۴۸ . والکاشف ۲/ ت ۲۷۲۱ ، وتھذیب التھذیب ۵/ ۱۹۴ . والتقریب ۱/ ۴۱۱ ، والخلاصۃ ۲/ ت ۳۴۶۴ ، وتھذیب الکمال ۳۲۳۸ (۱۴ / ۴۴۰)

شام میں سکونت اختیار کی تھی۔

۱۳۴۲-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، یحیٰ بن حمزۃ، نصر بن علقمۃ، جبیر بن نفیر کی سند سے...... عبداللہ بن حوالہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے ہم نے نبی ﷺ سے تنگدستی، قلت لباس اور قلت مال واسباب کی شکایت کی نبی ﷺ نے فرمایا، کہ خوش ہوجاؤ اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر قلت اسباب کی نسبت کثرت اسباب کا زیادہ خوف ہے اللہ کی قسم کم مائیگی کا تمہیں مسلسل سامنا کرنا پڑے گا تاوقتیکہ تمہارے لئے فارس، روم اور حمیر کی زمین فتح ہوجائے اور تم تین لشکروں میں بٹ جاؤ، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں، اور یہاں تک کہ مالدار آدمی سو دینار دے گا مگر ان کو بھی کم سمجھے گا۔[1]

(۸۸)عبداللہ بن ام مکتومؓ

عبداللہ بن ام مکتومؓ کو بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ابورزین نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ام مکتومؓ بدر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مدینہ تشریف لائے اور بمع اپنے اہل وعیال کے اہل صفہ میں شامل ہوگئے۔ نبی ﷺ نے انھیں دار الغذاء میں بھیج دیا، دار الغذاء مخرمہ بن نوفل کا گھر تھا۔ عبداللہ بن ام مکتومؓ کے بارے میں سورت عبس نازل ہوئی۔

۱۳۴۳-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ اپنے چچا ابوبکر اور عبداللہ بن عمر بن ابان سے وہ دونوں اسحاق بن سلیمان، ابی سنان، عمرو بن مرۃ، ابوالبختری الطائی کے سلسلۂ سند سے...... عبداللہ بن ام مکتومؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج بلند ہوجانے کے بعد اپنے حجرہ سے نکل کر ہمارے پاس آتے اس دوران صحابۂ کرامؓ حجرات کے پاس جمع تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے حجرات والو! آگ بھڑکادی گئی ہے اور اندھیری رات کی طرح فتنے امڈ آئے ہیں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے تم لوگ ہنستے کم اور روتے زیادہ۔[2]

(۸۹)عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاریؓ

عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ انصاری کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ حضرت جابرؓ کے والد ہیں، احمد بن ہلال قطوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے بیعت عقبہ میں بھی شامل رہے اور نقباء بدر میں سے ہیں۔

۱۳۴۴-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰ حلوانی، فیض بن الوثیق، ابوعبادۃ الانصاری، ابن شہاب زہری، عروۃ...... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا! میں تمہیں خیر کی بشارت دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ (عبداللہ بن عمروؓ) کو زندہ کیا اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا اے میرے بندے! جو چاہے مانگ میں تجھے دوں گا تمہارے باپ نے جوابا کہا، اے میرے رب! جسطرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا اس طرح میں عبادت نہیں کرسکا، اب میری صرف اتنی تمنا ہے کہ مجھے دنیا میں واپس لوٹادے تاکہ میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور تیرے راستے میں دوسری مرتبہ شہید کیا جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/ ۳۲۷ وتاریخ ابن عساکر ۱/ ۲۹ التھذیب) ومجمع الزوائد ۶/ ۲۱۲ ومشکل الآثار للطحاوی ۲/ ۳۵، وکنز العمال ۳۱۷۸۵، ۳۱۷۸۶، ۳۸۲۱۸)

[2] (المطالب العالیۃ ۴۴۰۷. والضعفاء للعقیلی ۳/ ۱۲۱. وکنز العمال ۳۱۰۲۳، ۳۱۴۴۶)

پکی ہو چکی ہے کہ تجھے دنیا کی طرف واپس نہیں بھیجا جائے گا۔[1]

(۹۰) عبداللہ بن انیسؓ[2]

ابن اعرابی نے عبداللہ بن انیس کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیسؓ قبیلہ جہینہ میں سے ہیں، انھوں نے دیہات میں سکونت اختیار کر لی تھی، رمضان میں مدینہ طیبہ آتے اور صرف ایک ہی رات میں مسجد نبوی ﷺ میں آکر صفہ میں قیام کرتے نبی ﷺ نے عبداللہ بن انیسؓ کو ایک چھڑی عنایت فرمائی تھی تاکہ اس چھڑی کو لیکر قیامت کے دن نبی ﷺ سے ملاقات کریں اسی وجہ سے انھیں صاحب المخصرۃ'' بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۴۵- علی بن احمد مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، سعید بن داؤد، ہیثم ابو بشر جعفر بن ایاس، نافع بن جبیر...... عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے مضافات میں سکونت پذیر تھا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا مجھے مسجد میں رمضان کے مہینے میں ایک رات گذارنے کا حکم دے دیں، نبی ﷺ نے رمضان کی تیئسویں رات کا حکم دیا چنانچہ جب بھی رمضان کی تیئسویں رات آتی اہل مدینہ مسجد میں جمع ہو جاتے۔

دشمن رسول خالد بن نبیح کا قتل ۱۲۴۶- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یحیی بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن کعب...... عبداللہ بن انیسؓ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خالد بن نبیح (قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی) سے کون نجات دے گا؟ خالد بن نبیح اس وقت عرفہ کے پہاڑ میں مقام عرینہ میں تھا۔ عبداللہ بن انیسؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! اسکا کام تمام کرنے کے لئے میں تیار ہوں۔ آپ مجھے اس کی کچھ علامات وصفات بتلا دیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم اسے جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے۔ عبداللہ بن انیسؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ خالد بن نبیح کی تلاش میں نکل پڑے اور سورج ڈوبنے ہی کو تھا کہ اس سے جبال عرنہ میں آن ملے۔ عبداللہ بن انیسؓ فرماتے ہیں میں ایک دم اسے دیکھتے ہی مرعوب ہو گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو میں اسے پہچان گیا اور نبی ﷺ کی پیشین گوئی بھی میری سمجھ میں آ گئی۔ خالد بن نبیح نے مجھ سے کہا کون آدمی ہے؟ میں نے کہا: میں ایک حاجت مند ہوں اور کیا تمہارے پاس رات گزارنے کا بندوبست ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ اتنی دیر میں عصر کا وقت ہو گیا میں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں نماز عصر کی پڑھیں اس ڈر کی وجہ سے کہ وہ کہیں مجھے دیکھ نہ لے۔ چنانچہ موقع ملتے ہی میں نے تلوار سے اس کا سر قلم کیا اور واپس آکر نبی ﷺ کو سارا واقعہ سنایا۔

محمد بن کعب کہتے ہیں اسی موقع پر نبی ﷺ نے عبداللہ بن انیسؓ کو چھڑی عطا فرمائی تھی اور ساتھ ارشاد فرمایا تھا: اس چھڑی سے سہارا لیتے رہو تاوقتیکہ قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرو اور قیامت کے دن چھڑیوں والے بہت کم ہوں گے۔[3]

محمد بن کعب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیسؓ نے جب وفات پائی ان کے حکم کے مطابق چھڑی ان کے سینے پر رکھی دی گئی اور اس چھڑی سمیت انھیں دفن کیا گیا۔

---

[1] اتحاف السادة المتقين ۵ / ۴۴ . وتخريج الاحياء ۱/ ۳۰۵ وتفسير القرطبي ۱۶/ ۲۹۷)

[2] التاريخ الكبير ۵/ ۲۶ والجرح والتعديل ۵/ت ۱ والاستيعاب ۳/ ۸۶۹ . والجمع ۱/ ۲۴۵ . والكاشف ۲/ ۲۶۵۸ . والاصابة ۲/ت ۴۵۵۰ . والتقريب ۱/ ۴۰۲ والخلاصة ۲/ت ۳۳۹۰ . وتهذيب الكمال (۱۴/ ۳۱۳)

[3] كنز العمال ۳۳۵۹۶

(۹۱) عبداللہ بن زید جہنیؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن زید جہنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زید جہنیؓ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ جہینہ کا جھنڈا اٹھانے والے چار آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ عبداللہ بن زیدؓ نے حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۴۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ، ابراہیم بن محمد بن میمون، سعید بن خثیم ابو معمر، حزام بن عثمان بن معاذ بن عبداللہ ...... عبداللہ بن زیدؓ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹو، اگر دوسری بار چوری کرے اس کا پاؤں کاٹو، اگر تیسری بار چوری کرے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو، اگر چوتھی بار چوری کرے اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دو، اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اس کا سر قلم کرو۔[۱]

اس روایت میں حزام منفرد ہیں اور مزید برآں وہ انتہائی درجہ کے ضعیف ہیں۔

(۹۲) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن حارث بن جزءؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبداللہؓ مصر منتقل ہو گئے تھے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبداللہؓ بن حارث بن جزء محمیہ بن جزء زبیدی کے بھتیجے تھے آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے لیکن انھوں نے لوگوں کو دیکھنے کی بجائے ذکر اللہ میں مشغول رہنے پر اکتفا کر لیا تھا۔[۲]

۱۳۴۸- عبداللہ بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، احمد بن منصور، ابن ابی مریم، ابن لہیعہ کی سند کے ساتھ ...... ابن وہب سے روایت ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ کے بارے میں کہا کہ عبداللہ اگر مر جائیں ان پر گناہوں کا کچھ بوجھ نہیں ہوگا۔

عبداللہ بن حارث بن جزءؓ کا قول ہے کہ ایک آدھ تکبیر یا تسبیح میزان میں زیادہ ہو جائے مجھے زیادہ پسند ہے۔ رہی بات خطیات (صغیرہ گناہوں) کی وہ ختم ہو چکے ہیں۔

۱۳۴۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملۃ بن یحی، ابن وھب، حیوۃ بن شریح، عقبۃ بن مسلم ...... عبداللہ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پاس صفہ میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں کھانا لگا دیا گیا ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی ہم نے نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۹۳) عبداللہ بن عمر بن خطابؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن عمرؓ کو ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کے حوالہ سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کے بعض حالات کا ذکر کر دیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے حتی کہ کئی کئی دن تک مسجد میں ہی سکونت کر لیتے۔

۱۳۵۰- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، یزید بن حریش، عبداللہ بن خراش، ابن حوشب، مسیب بن رافع ...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی نے کسی کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی اور وہ خود اس پر عمل نہیں کرتا مسلسل اس پر اللہ تعالیٰ کا

---

[۱] نصب الرایۃ ۳/ ۳۷۲. وکنز العمال ۱۳۳۴۳

[۲] الاصابۃ ۲/ ۳۴۷، والاستیعاب ۲/ ۳۴۱ وتہذیب التہذیب ۵/ ۳۲۸، والتقریب ۱/ ۴۳۵

غصہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے باز آجائے یا اس عمل پر کاربند ہو جائے جس کی دعوت دیتا ہے۔[1]

۱۳۵۱-سلیمان بن احمد، اسحاق بن حسن تستری، کثیر بن عبید، بقیۃ بن ولید، ابوتوبۃ نمیری، عباد بن کثیر (یا بکیر)، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ...... عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑے کا صاف ستھرا رکھنا تھوڑی چیز پر راضی رہنا مومن کی شان اور اس کے اعزاز میں سے ہے۔[2] [3]

(۹۴) عبدالرحمٰن بن قرطؓ[4]

۱۳۵۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز و معاذ بن المثنیٰ و محمد بن علی کی صائغ، سعید بن منصور، مسکین بن میمون مؤذن مسجد حرملۃ، عروۃ بن رویم...... عبدالرحمٰن بن قرطؓ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف معراج کے لئے لے جایا گیا، رسول اللہ ﷺ آب زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور میکائیل بائیں جانب وہ دونوں آپ ﷺ کو لیکر پرواز کر گئے اور آپ ﷺ سات آسمانوں پر پہنچ گئے جب واپس آئے ارشاد فرمایا: میں نے بلند و بالا آسمانوں میں ہیبت والی ذات کی طرف سے تسبیح سنی ہے اور آسمان بھی اس بلند و بالا ذات والے کے آگے سر تسلیم تھے پاک ہے اس بلند و بالا ذات کے لئے۔

۱۳۵۳-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن منصور کے طریق سے بھی ابوسلیمان فرماتے ہیں ہمیں مسکین نے مذکورہ بالا کی مثل روایت پہنچائی۔

(۹۵) عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو

ابن اعرابی نے حافظ ابوعبداللہ نیشاپوری کی طرف منسوب کر کے عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو ابوعبس انصاری حارثیؓ کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۴-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، اسحاق بن خالویہ، علی بن بحر، ولید بن مسلم...... یزید بن ابومریم کہتے ہیں میں نماز جمعہ کو جا رہا تھا کہ اسی دوران عبایہ بن رفاعہ رافع بن خدیج میرے ہمراہ ہو گئے اور فرمایا میں نے ابوعبسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتے ہیں۔[5]

---

[1] مجمع الزوائد ۷/ ۲۷۶، وتفسیر ابن کثیر ۱/ ۱۲۳ والدر المنثور ۱/ ۶۵، وکنز العمال ۸۰۵۹۱

[2] کشف الخفاء ۱/ ۳۴۱، ۳۴۲، ومجمع الزوائد ۵/ ۱۳۲ وکنز العمال ۲/ ۸۶ ۱۷۱ وفیض القدیر ۶/ ۱۶

[3] علامہ مناویؒ فرماتے ہیں کہ علامہ ہیثمی کا کہنا ہے کہ اس روایت میں عباد بن کثیر ایک راوی ہے جس کو ابن معین نے ثقہ جبکہ دوسرے حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی کئی روایات منکر اور نا قابل اعتبار ہیں روایت کے بقیہ روات ثقہ ہیں۔ دیکھئے: فیض القدیر ۶/ ۱۶

[4] الاصابۃ ۲/ ۴۱۹. والاستیعاب ۲/ ۴۱۹، وتهذیب التهذیب ۶/ ۲۵۵. والتقریب ۱/ ۴۹۵

[5] (ص ۹) (صحیح البخاری ۲/ ۹. وسنن الترمذی ۱۶۳۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۴۷۹، ۳/ ۲۲۵/۵، ۲۲۶، ۲۵۵، وسنن الدارمی ۲/ ۲۰۲. وصحیح ابن حبان ۱۵۸۸ (موارد) والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۲۲۹، ۹/ ۱۶۲. وفتح الباری ۲/ ۳۹۰. وشرح السنة ۱۰/ ۳۵۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۲۹۷، ۲۹۸، والمطالب العالیة ۱۸۸۳، ۱۹۰۳. وسنن النسائی ۶/ ۱۴ والمصنف لابن ابی شیبہ ۵/ ۳۱۰ ونصب الرایة ۲/ ۶۰، ومجمع الزوائد ۵/ ۲۸۵، ۲۸۶.

۔یحی بن حمزۃ نے بھی یزید بن ابی مریم سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

عتبہ بن غزوانؓ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحٰق سے عتبہ بن غزوان کو، عمار بن یاسر کو سعید بن میسب سے اور عثمانؓ بن مظعون کو ابوعیسی ترمذی سے نقل کرتے ہوئے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے کتاب کے اوائل حصہ مہاجرین میں ان کے کچھ حالات مذکور ہو چکے ہیں۔ تینوں صحابہ سابقین اور کبار صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۹۶) عقبہ بن عامر جہنیؓ ا

عقبہ بن عامر کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے عقبہ بن عامرؓ نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی۔

۱۳۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن المقری، سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد نعمان، ابونعیم، موسی بن علی بن رباح علی بن رباح...... عتبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ہم (جماعت صحابہؓ) صفہ میں تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بطحان کی طرف جائے اور ہر دن دو خوبصورت بڑے کوہان والی اونٹیاں پکڑ کر لے آئے؟ ہم نے کہا یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بخدا تم میں سے کوئی مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھ لے وہ دو خوبصورت اونٹیوں سے بہتر ہیں، تین آیتیں تین اونٹیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹیوں سے بہتر ہیں، حتیٰ کہ بے شمار اونٹوں سے بہتر ہیں۔ ۲

۱۳۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحی بن عبدالحمید، ابن المبارک، یحی بن ایوب، عبیداللہ بن زحر علی بن زید، قاسم، ابی امامۃ...... عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! میری نجات کیسے ہوگی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھ، تیرے لئے تیرا گھر کشادہ رہے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتا رہ۔ ۳

۱۳۵۷- ابوعمرو حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن حواس، ابوالاحوص، ابواسحاق عبداللہ بن عطاء...... عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے آپس میں اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں جب میری باری ہوتی میں اونٹ چرنے کے لئے چھوڑ دیتا اور خود نبی ﷺ کے پاس آجاتا، اسی طرح ایک دفعہ میں آیا تو نبی ﷺ صحابہ کرامؓ سے خطاب فرمارہے تھے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن لوگ ایک چٹیل میدان میں جمع کردیئے جائیں گے اور نظر انہیں نفوذ کرے گی پھر ایک منادی تین مرتبہ آواز لگائے گا، اب جمع ہونے والے عنقریب سمجھ جائیں گے کہ عزت وشرافت کس کے لئے ہے؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنکی صفت ہے: **"تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً وطمعاً"** (السجدۃ:۱۶) جولوگ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے دور رکھتے ہیں اور خوف وامید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں"۔

پھر آواز لگائے گا اب پھر جمع ہونے والے عنقریب سمجھ جائیں گے کہ عزت وکرامت کس ذات کے لئے ہے پھر کہے گا کہاں

ا (الاصابۃ ۲/ ۴۸۹، والاستیعاب ۳/ ۱۰۶ وتھذیب التھذیب ۷/ ۲۴۳. والتقریب ۲/ ۲۷ .

۲ مسند الامام احمد ۴/ ۱۵۴ .

۳ سنن الترمذی ۲۴۰۶، وفتح الباری ۱۰/ ۴۴۷، ۱۱/ ۳۰۹ وامالی الشجرۃ ۲/ ۱۹۹ . وتاریخ بغداد ۸/ ۲۷۱ ، وتفسیر القرطبی ۱۰/ ۳۶۱. والاذکار ۲۹۶ . والترغیب والترھیب ۳/ ۵۲۴ ، ۴/ ۲۳۲ ، واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۳۳۹، ۷/ ۴۵۰، ۹/ ۲۱۴ .

ہیں اس آیت کے مصداق لوگ "لا تلهيهم تجارة و لا بيع عن ذكر الله " (النور؛۳۷) جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھتی تھی۔ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے تھے۔[1]

۱۳۵۸- جبر بن عرفہ، عبداللہ بن عبدالحکم، ابن لہیعہ، ابوعشانہ...... عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا میری امت کے لوگوں میں سے ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر طہارت حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر کرم کی نظر میں فرماتے ہیں دیکھو میرا بندہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر مجھ سے مانگتا ہے یہ جو بھی مانگے گا میں اسے دوں گا۔[2]

(۹۷) عباد بن خالد غفاریؓ

ابن اعرابی نے واقدی سے حکایت کر کے عباد بن خالد غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقدی کہتے ہیں عباد بن خالدؓ حدیبیہ کے موقع پر تیر کے ساتھ کنویں میں اترے تھے۔

۱۳۵۹- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، عطاء بن سائب، ابن عباد...... عباد بن خالد غفاریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنولیث کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کی مدح میں اشعار نہ کہوں رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا "نہیں" حتیٰ کہ تین مرتبہ اصرار کیا اور چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں اشعار کہنے شروع کر دیئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شعراء میں کسی کو شاباش ملتی تھی تو تو اس شاباش کا مستحق ہے۔[3]

(۹۸) عمرو بن عوف مزنیؓ[4]

عمرو بن عوف مزنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۳۶۰- محمد بن اسحاق، احمد بن سہل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف، عبداللہ بن عمرو بن عوف...... حضرت عمروؓ بن عوف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے۔ جب ہم روحاء میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ مقام عرق ظبیہ میں تھوڑی دیر کے لئے اترے اور نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا! مجھ سے پہلے اس جگہ ستر انبیاء کرام نماز پڑھ چکے ہیں اور اس جگہ موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے دو لمبے چغے پہن رکھے تھے، وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) بنی اسرائیل تھے۔

اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم (جو کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) حج و عمرہ کی غرض سے ادھر سے نہ گزر جائیں۔[5]

۱۳۶۱- سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف، عبداللہ بن عمرو بن عوف...... حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دنیا سے مجھے چلے جانے کے بعد اپنی امت پر تین چیزوں کا

---

[1] المستدرک ۲/ ۳۶۳، ۳۹۹، واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۴۷۲، والدر المنثور ۵/ ۵۰، ۵۳، و كنز العمال ۴۳۳۹۱.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۱۷/ ۳۰۶.

[3] المعجم الكبير للطبراني ۵/ ۶۰ والمصنف لابن ابی شيبه ۸/ ۵۲۹، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۱۹. وكنز العمال ۳/ ۲۳۰.

[4] الاصابة ۳/ ۹ والاستيعاب ۲/ ۵۱۶. وتهذيب التهذيب ۸/ ۸۵. والتقريب ۲/ ۷۵،

[5] مصنف ابونعیم اصفہانی ان الفاظ میں منفرد ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ان کے روایت کنندہ نہیں ہیں۔

خوف ہے عالم کے پھسل جانے کا، حاکم کے فیصلہ جاری کرنے کا اور اتباع ھوئی کا۔[1]

۱۳۶۲-ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب ،علی بن جبلۃ ،اسماعیل بن ابی اویس ،کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف ،عبداللہ بن عمرو بن عوف......حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک دین کی ابتدا غریب حالت میں تھی اور دین غریب ہو کر لوٹے گا پس خوشخبری ہے ان غرباء کے لئے جو میری سنت میں پیدا شدہ بگاڑ کو درستگی کی سطح پر لائیں گے۔[2]

(۹۹)عمرو بن تغلبؓ[3]

عمروؓ بن تغلب بھی اہل صفہ میں سے تھے اور بصرہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۳۶۳-سلیمان بن محمد بن رزیق بن جامع ،محمد بن ہشام سدوسی ،محمد بن عدی ،اشعث ،حسن......حضرت عمروؓ بن تغلب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا تھا جو مجھے سرخ رنگ کے قیمتی چوپایوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اہل صفہ کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: بے شک میں کچھ لوگوں کو (مال و اسباب) دیتا ہوں چونکہ مجھے ان کی بے صبری اور جزع فزع کا ڈر ہوتا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں کو میں نہیں دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں استغناء کی عظمت کو جاگزیں کر دے۔ عمرو بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں دوسری قسم کے لوگوں میں سے تھا۔[4]

(۱۰۰)حضرت عویم بن ساعدہ انصاریؓ[5]

ابن اعرابی نے ابوعبداللہ نیشاپوری سے نقل کیا ہے کہ عویم بن ساعدہ انصاری بھی اہل صفہ کے فقراء اولیاء میں سے ہیں۔ عویم بن ساعدہؓ غزوہ بدر میں شریک رہے ہیں اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیفوں میں سے ہیں۔ کہا گیا ہے وہ انہی میں سے ہیں۔

۱۳۶۴-محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،حمیدی ،محمد بن طلحہ تیمی ،عبدالرحمٰن بن سالم بن عویم بن ساعدۃ ،سالم بن عویم بن ساعدۃ......حضرت عویم بن ساعدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو چنا ہے ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے سسرالی قرابت بخشی ہے اور بعض کو انصار ہونے کی عظمت سے سرفراز فرمایا اور بعض کو میرے وزیر و معاون بنایا سو جو میرے ان صحابہؓ کو گالی دے اس پر اللہ تعالیٰ ،فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۷ . ومجمع الزوائد ۵/ ۲۳۹ ، ۱/ ۱۸۷ .

[2] سنن الترمذی ۲۶۳۰ . ومسند الامام احمد ۲/ ۳۸۹ ، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۶ . والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/ ۲۹۷ . ومشکل الآثار للطحاوی ۱/ ۲۹۸ .

[3] طبقات ابن سعد ۷/ ۶۷ ، والتاریخ الکبیر ۶/ ت ۲۴۷۷ . والجرح والتعدیل ۶/ ت ۱۲۳۵ والاستیعاب ۳/ ۱۱۶۶ . والجمع ۱/ ۳۷۱ . واسد الغابۃ ۴/ ورقۃ . والکاشف ۲/ ت ۴۱۹۴ ، والاصابۃ ۲/ ت ۵۷۸۳ .

[4] صحیح البخاری ۴/ ۱۱۴ . وکنز العمال ۳۳۵۷۹ .

[5] طبقات ابن سعد ۳/ ۵۹ ، الاستیعاب ۳/ ۱۲۴۸ ، اسد الغابۃ ۵/ ۱۸۵ ، ۴/ ۱۵۸ وسیر النبلاء ۱/ ۵۰۳ . ۲/ ۳۳۵ . والکاشف ۲/ ت ۴۳۸۶ ، والاصابۃ ۳/ ت ۶۱۱۲ . والتقریب ۲/ ۹۰ . وتہذیب التہذیب ۸/ ۱۷۴ . وتہذیب الکمال ۴۵۵۶ (۲۲/ ۴۶۶)

قیامت کے دن ان گالیاں دینے والوں سے کوئی فدیہ وسفارش قبول نہیں کرے گا'' [1]

حافظ ابوعبداللہ نے عویم اور ابوالدرداءؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کے حالات صدر کتاب میں گزر چکے ہیں۔

۱۳۶۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید مکی، عبداللہ بن سعید-ابن ابی ہند مولیٰ ابن عباس-یزید بن ابی زیاد، ابی بحریۃ ......حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟ جو کہ تمہارے رب کے پاس زیادہ پاکیزہ اور عمدہ سمجھا جاتا ہو اور تمہارے درجات کو بھی زیادہ بلند کرنے والا ہو سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہو اور ایسی جنگ میں حصہ لینے سے بھی افضل ہو جس میں تم دشمن کی گردنیں اڑاؤ اور دشمن تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ کرامؓ نے فرمایا یارسول اللہ! وہ کون سا اتنا عظیم عمل ہے ضرور بتلائیں ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے افضل عمل ہے [2]

۱۳۶۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، سلیمان بن عتبۃ، یونس بن میسرۃ بن حلبس، ابوادریس خولانی ......حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ جو مصیبت اسے پہنچنے والی ہے وہ اس سے کبھی چوک نہیں سکتی، اور جس مصیبت نے اس سے چوک کر نکل جانا ہے اس میں کبھی گرفتار نہیں ہوگا [3]

۱۳۶۷-سلیمان بن احمد، ابوزرعۃ واحمد بن خلید، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبید بن عمرو، زید بن ابی انیسۃ، جنادۃ بن ابی خالد، مکحول، ابو ادریس ......حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایک نور عطا فرمائیں گے (جس کی روشنی میں وہ بلاخوف وخطر چلے گا) [4]

(۱۰۱) عبید مولیٰ رسول اللہ ﷺ

مسلمی اور ابن اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبیدؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کا پورا نام عبید ابوعامر اشعری ہے غزوہ حنین میں شہید ہوئے۔

۱۳۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، (حدثنی ابی) احمد، معتمر بن سلیمان، (عن ابیہ) سلیمان، رجل......رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبید سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ فرض نماز کے علاوہ بھی نماز کا حکم دیتے تھے؟ فرمایا'' جی ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

---

[1] المستدرک ۳/ ۶۳۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۴۰. والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/ ۴۸۳ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷. وتفسیر القرطبی ۱۶/ ۲۹۷. والجامع الکبیر للسیوطی ۴۲۲۹، ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، ۴۲۳۳.

[2] سنن الترمذی ۳۳۷۷. ومسند الامام احمد ۵/ ۱۹۵. وسنن ابن ماجۃ ۳۷۹۰ والمستدرک ۱/ ۴۹۶. ومشکاۃ المصابیح ۲۲۶۹. وشرح السنۃ ۲۲۶۹ والترغیب والترہیب ۲/ ۳۹۵ واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۷. والاذکار ۹. وتخریج الاحیاء ۱/ ۲۹۶.

[3] السنۃ لابن ابی عاصم ۱/ ۱۰۱.

[4] صحیح ابن حبان ۴۲۳ (موارد) والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲/ ۵۴۲. ومجمع الزوائد ۲/ ۳۰. وکنز العمال ۲۰۲۸۸. والعلل المتناہیۃ ۱/ ۴۱۰. والدر المنثور ۳/ ۲۱۷

....

....

(۱۰۲) عکاشہ بن محصن اسدیؓ

حضرت عکاشہ بن محصن اسدیؓ بھی اہل صفہ میں سے ہیں عکاشہؓ کو بزاخۃ کے موقع پر ایام ردۃ میں طلیحہ نے شہید کیا تھا۔

۱۳۶۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام بن قتادۃ، ایمن، عمران بن حصین ...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنے متبعین اور امتوں کے ساتھ مجھے سامنے دکھلائے گئے ہیں میں نے کہا اے میرے رب! بھلا میری امت کہاں گئی؟ کہا گیا: اپنی دائیں جانب دیکھو، دیکھا تو اچانک میری دائیں جانب کی زمین چھوٹے قد کے لوگوں سے اٹی پڑی ہے۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ تیری امت ہے کہا گیا: تم راضی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر ارشاد ہوا: اپنی بائیں جانب دیکھو؟ پس اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں جانب کا افق بہت سارے لوگوں سے اٹا پڑا ہے۔ میں نے پھر پوچھا اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا یہ بھی تیری امت ہے پھر ارشاد ہوا کیا تو راضی ہے میں نے کہا اے میرے مالک میں راضی ہوں۔ پھر ارشاد ہوا ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔

حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے اس جماعت میں سے کر دے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی "**اللھم اجعلہ منھم**" یا اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنا دے، اتنے میں ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی اس جماعت کا شریک بنا دے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس فضیلت کو حاصل کرنے میں عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا۔

بعد میں صحابہ کرامؓ اس حدیث کا آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ خوش قسمت ستر ہزار کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو غصہ اور تکبر نہیں کرتے، چوری نہیں کرتے، بدفالی نہیں نکالتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔[۱]

(۱۰۳) حضرت عرباضؓ بن ساریہ[۲]

مسلمی نے حضرت عرباضؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے فکر آخرت سے ان کی آنکھ ہمیشہ تر رہتی تھی عرباضؓ اور ان کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں آیت "**تولوا واعینھم تفیض من الدمع حزناً ان لا یجدوا ما ینفقون**" وہ واپس لوٹتے ہیں حالت ان کی یہ ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں خرچ کرنے کی کوئی چیز نہ پانے پر غم کرنے کی وجہ سے، نازل ہوئی۔

۱۳۷۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب شیبان بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن ابوکثیر، محمد بن ابراہیم تیمی، خالد بن معدان جبیر بن نفیر کے سلسلہ سے...... عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ میں اہل صفہ میں ہوا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ پہلی صف میں تین مرتبہ نماز پڑھتے اور دوسری صف میں ایک مرتبہ۔

---

[۱] صحیح البخاری ۷/ ۱۶۳، ۱۷۴، ۸/ ۱۲۴. وصحیح مسلم کتاب الایمان ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، وسنن الترمذی ۲۴۴۶، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۲۱، ۴۵۴، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱/ ۳۵۴، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۶۷۵، والتوکل لابن ابی الدنیا ۱۳ .

[۲] طبقات ابن سعد ۴/ ۲۷۶، ۷/ ۴۱۲، والتاریخ الکبیر ۷/ ت ۳۸۱، والجرح والتعدیل ۷/ ت ۲۰۸ . والاستیعاب ۳/ ۱۲۳۸ واسد الغابۃ ۳/ ۳۹۹، وسیر النبلاء ۳/ ۴۱۹. والکاشف ۲/ ت ۳۸۱۸، وتھذیب التھذیب ۷/ ۱۷۴، والاصابۃ ۲/ ت ۵۵۰۱ . والتقریب ۲/ ۱۷ .

یہی حدیث احمد بن حنبل عن حسن بن موسیٰ اشیب عن ولید بن مسلم عن شیبان کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۳۷۱-ابواسحاق بن حمزۃ، احمد بن مکرم، ابن عبداللہ المدینی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کی سند سے روایت ہے کہ حجر بن حجر کہتے ہیں...... عرباضؓ کے بارے میں آیت "**ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه**" ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں تا کہ آپ انھیں سواری دیں اور آپ آگے سے کہہ دیتے ہیں کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں، نازل ہوئی۔ حجر بن حجر کہتے ہیں: ہم عرباض بن ساریہؓ کے پاس گئے انھیں سلام کیا اور ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آپ سے ملاقات کرنے آئے ہیں تا کہ آپکی مزاج پرسی کریں اور آپ سے علم حاصل کریں۔

۱۳۷۲-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمٰن بن ضحاک، ابن عباس، ضمضم، شریح کی سند سے...... حضرت عرباضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کو ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کاش تم اگر جان لیتے ان خزانوں کو جو تم سے بچا کر اکٹھے کیے جارہے ہیں تو تم کسی فوت شدہ شیء پر رنج نہ کرتے، بخدا تم ضرور فارس اور روم کو فتح کر کے رہو گے۔[۱]

۱۳۷۳-سلیمان بن احمد، ابوزنباع، سعید بن عفیر، ابن وہب، سعید بن مقلاص، سعید بن ابراہیم، عروہ بن رویم کی سند سے روایت ہے کہ...... عرباضؓ بڑی عمر کے بوڑھے ہو چکے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے وہ پسند کرتے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی جائے اور دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب! میری عمر زیادہ ہوگئی، میرا جسم کمزور ہو گیا پس میری روح قبض کر لے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عرباضؓ کو ابن اعرابی نے حرف عین کی بحث میں اہل صفہ میں سے ذکر کیا ہے جبکہ مسلمی نے انھیں ذکر نہیں کیا۔

(۱۰۴) عبداللہ بن حبشی الخثعمیؓ[۲]

ابوسعید بن اعرابی نے عبداللہ بن حبشیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابوسلیمان، ازدی، عبید بن نمیر کی سند سے...... عبداللہ بن حبشی خثعمیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں ذرہ شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں دھوکہ نہ ہو اور حج مبرور۔ پھر کسی نے سوال کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لمبے قیام والی نماز افضل ہے، پھر کہا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ترین ہے؟ فرمایا بھوکے کی مصیبت کو دور کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔[۳]

---

[۱] مسند الامام احمد ۴/ ۱۲۸. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۱. وکنزالعمال ۳۱۷۹۰.

[۲] طبقات ابن سعد ۵/ ۶۰۴، والتاریخ الکبیر ۵/ ت ۴۱. والجرح والتعدیل ۵/ ت ۲۶۰. والاستیعاب ۳/ ۸۸۷. واسد الغابة ۳/ ۱۴۰. والکاشف ۲/ت ۲۷۰۳. وتهذیب التهذیب ۵/ ۱۸۳. والتقریب ۱/ ۴۰۸ والخلاصة ۲/ ت ۳۴۴۴.

[۳] سنن النسائی ۵/ ۸۵. ومسند الامام احمد ۲/ ۴۲۸، ۳/ ۴۱۲، ومشکاة المصابیح ۳۸۳۳، والتاریخ الکبیر ۵/ ۲۵، والترغیب والترهیب ۲/ ۲۹۳. والدرالمنثور ۱/ ۲۴۹ والجامع الکبیر ۹۵۵۹.

(۱۰۵) عتبہ بن عبد سلمیؓ [۱]

ابوسعید بن اعرابی نے عتبہ بن عبد سلمیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۵- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، ابوطالب وابوہمام، بقیہ، بحیر بن سعد، خالد بن معدان سے بالترتیب..... عتبہ بن عبد سلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی آدمی پیدائش کے دن سے لیکر مرنے کے دن تک اللہ کی رضا کے لئے سجدے میں پڑا رہے قیامت کے دن اسقدر عبادت کو بھی کم سمجھے گا'' [۲]

۱۳۷۶- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، لقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ..... عتبہ بن عبدؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے کپڑے مانگے نبی ﷺ نے کتان کے دو کپڑے مجھے پہنائے، تم مجھے ان دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھ رہے ہو اور میں اپنے ساتھیوں کو بھی پہناؤں گا۔

(۱۰۶) عتبہ بن ندر سلمیؓ [۳]

عتبہ بن ندر سلمیؓ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عثمان بن صالح، ابن لہیعہ، حارث بن یزید کی سند سے..... علی بن رباح کہتے ہیں کہ عتبہ بن ندر سلمیؓ نبی ﷺ کے صحابہؓ میں سے تھے میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے دو مقررہ مدتوں سے کون سی مدت پوری کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ان میں سے جو کامل اور اچھی تھی اس کو پورا کیا۔ [۴]

(۱۰۷) عمرو بن عبسہ سلمیؓ [۵]

حضرت عمرو بن عبسہؓ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، ربیع بن صبیح، قیس بن سعد، فقیہ شام کے سلسلہ سند کے ساتھ..... عمروؓ بن عبسہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے اپنی یادداشت ہے کہ میں اسلام میں چوتھا شخص تھا، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ آپ کے اس

---

[۱] طبقات ابن سعد ۷ / ۴۱۳، والتاریخ الکبیر ۶ / ت ۳۱۸۶، والجرح والتعدیل ۶ / ت ۲۰۵۰، والاستیعاب ۳ / ۱۳۱۰، واسد الغابۃ ۳ / ۳۶۲، وسیر النبلاء ۳ / ۴۱۶، والکاشف ۲ / ت ۳۷۱۸، وتہذیب ۷ / ۹۸، والاصابۃ ۲ / ت ۵۴۰۷، والتقریب ۲ / ۵۔

[۲] مسند الامام احمد ۴ / ۱۸۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷ / ۱۲۳، ومجمع الزوائد ۱ / ۵۱، ۳۵۸، ۱۰ / ۲۲۵، ۳۵۸، والادب المفرد ۱ / ۱۵، والترغیب والترہیب ۴ / ۳۹۷، والاحادیث الصحیحۃ ۴۴۶، والبدایۃ والنہایۃ ۹ / ۴۳۔

[۳] طبقات ابن سعد ۷ / ۴۱۳، والتاریخ الکبیر ۶ / ت ۳۱۸۷، والجرح ۶ / ت ۲۰۷۶، والاستیعاب ۳ / ۱۰۳۱، واسد الغابۃ ۳ / ۳۶۷، وسیر النبلاء ۳ / ۴۱۷، والکاشف ۲ / ت ۳۷۲۳، والاصابۃ ۲ / ت ۵۴۱۵، والتقریب ۲ / ۵، والخلاصۃ ۲ / ت ۴۷۰۸۔

[۴] مجمع الزوائد ۷ / ۸۸، ۸ / ۲۰۴، وتفسیر ابن کثیر ۲ / ۲۴۱، وتفسیر الطبری ۲ / ۴۴، والبدایۃ والنہایۃ ۱ / ۲۴۵، والدرالمنثور ۵ / ۱۲۷۔

[۵] الاصابۃ ۳ / ۵، والاستیعاب ۲ / ۴۹۸، وتہذیب التہذیب ۸ / ۶۹، والتقریب ۲ / ۷۴۔

دعوئی نبوت کی کون اتباع کرے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آزاد آدمی اور ایک غلام۔ آپ ﷺ کی مراد ابوبکرؓ اور بلالؓ تھے ۔[1]

۱۳۷۹-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، ہیثم، یعلی بن عطاء، عبدالرحمٰن بن عمرو بن عبسہ، عمرو بن عبسہ کے طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۰-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، حصین، عمران بن حارث کے سلسلہ سند سے...... مولیٰ کعبؓ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم عمرو بن عبسہؓ، مقداد بن اسودؓ اور نافع بن حبیبؓ کے ساتھ سفر میں چلے اور ہم میں سے ہر آدمی کے ماتحت کچھ لوگ تھے، جب عمرو بن عبسہؓ کا دن آتا ہم گروہوں کی شکل میں نکل جاتے، چنانچہ ایک دن حضرت عمرو بن عبسہؓ کچھ ماتحتوں کے ساتھ نکل گئے، عین دوپہر کے وقت میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اچانک دیکھتا ہوں کہ بادلوں نے حضرت عمرو بن عبسہؓ پر سایہ کیا ہوا ہے میں نے انھیں جگایا تو وہ فرمانے لگے اس چیز کو ہم لائے ہیں بخدا اگر مجھے پتہ چلا کہ تو نے اس راز کی کسی کو خبر دی پھر میرے اور تیرے درمیان اچھائی والا معاملہ نہیں رہے گا مولیٰ کعب فرماتے ہیں اللہ کی قسم ان کے مرنے تک اس راز کی کسی کو خبر نہیں کی، اللہ ان پر رحم و کرم فرمائے۔

(۱۰۸) عبادہ بن قرصؓ

عبادہ بن قرصؓ (یا قرط) کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۱-محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعد، ابن بکار، قرہ بن خالد، حمید بن ھلال کی سند سے...... عبادہ بن قرصؓ کہتے ہیں: بہت سارے ایسے اعمال تم کرتے ہو جنکی حیثیت تمہاری نظروں میں بال سے بھی کم ہے حالانکہ ہم ان اعمال کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انتہائی مہلک گناہوں میں شمار کرتے تھے (یعنی تم انھیں کچھ سمجھتے ہی نہیں ہو)۔

(۱۰۹) عیاض بن حمار مجاشعیؓ[2]

عیاض بن حمار مجاشعیؓ کو بھی ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلہ سند سے...... عیاضؓ بن حمار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنتی ہوں گے انصاف پرور سلطان جو خدا کی راہ میں خلوص کے ساتھ صدقہ کرے، دوسرا وہ آدمی جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور تیسرا وہ پاکباز فقیر جو کسی سے نہ مانگے۔[3]

۱۳۸۳-ابراہیم بن احمد بزوری مقری، جعفر فریابی، احمد بن سعید دارمی، علی بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، مطر وراق، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلہ سند سے...... عیاضؓ بن حمار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابۂ کرامؓ سے خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۹۴ وسنن النسائی ۱/ ۲۸۳ وسنن ابن ماجۃ ۱۳۶۴ . ومسند الامام احمد ۴/ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۳۸۵، والسنن الکبری للبیھقی ۲/ ۴۵۴، ۴۶۹/۳، وطبقات ابن سعد ۴/ ۱/ ۱۵۷، ۱۵۸، ومشکاۃ المصابیح ۴۲ . ومجمع الزوائد ۱/ ۴۳، ۶۰ .

[2] طبقات ابن سعد ۷/ ۳۶، والتاریخ الکبیر ۷/ ت ۸۲ والجرح ۶/ ت ۲۲۷۴ . والاستیعاب ۳/ ۱۲۳۲ . والکاشف ۲/ ت ۴۴۲۱ والاصابۃ ۳/ ۶۱۲۸ . والتقریب ۲/ ۹۵ وتھذیب التھذیب ۸/ ۲۰۰ .

[3] (۲) صحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۶۳، ومسند الامام احمد ۴/ ۱۶۲ . والسنن الکبری للبیھقی، ۱۰/ ۸۷ . ومشکاۃ المصابیح ۴۹۶۰، والترغیب والترھیب ۳/ ۱۶۷ .

طرف وحی بھیجی ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ اور کوئی کسی دوسرے پر فخر و تکبر نہ کرے۔[1]

(۱۱۰) فضالہ بن عبید انصاریؓ[2]

ابن اعرابی نے فضالہ بن عبید کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مصری، حیوۃ، ابوھانی، ابوعلی جنبی کی سند سے ......فضالہ بن عبیدؓ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ لوگوں کو جب نماز پڑھاتے اکثر لوگ شدت بھوک کی وجہ سے قیام کرتے ہوئے گر جاتے، یہ صفہ والے ہوتے تھے، ان کی حالت دیکھ کر دیہاتی کہتے کہ یہ لوگ تو دیوانے ہیں۔ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اہل صفہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے اگر تمہیں اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ عزت معلوم ہو جائے یقیناً تم بھوک و حاجت میں زیادتی کے خواہاں ہو جاؤ گے۔[3] فضالہؓ کہتے ہیں اس دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

۱۳۸۵-محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن زازان، رشدین، شراحیل بن یزید کے سلسلہ سند سے......فضالہ بن عبیدؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے رائی کے ایک دانے کے برابر بھی میرا کوئی عمل قبول فرمالیا ہے یہ مجھے دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "انما یتقبل اللہ من المتقین"۔ (مائدہ ۲۷)۔ بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے اعمال قبول فرماتا ہے۔

(۱۱۱) فرات بن حیان عجلیؒ[4]

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے فرات بن حیان عجلیؒ کو سفیان ثوریؒ کے قول کے مطابق اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوہمام دلال، سفیان ثوریؒ ابواسحاق، حارثہ بن مضرب کی سند سے......فرات بن حیان عجلی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو فرات بن حیان کے قتل کرنے کا حکم دے رکھا تھا چونکہ اسلام لانے سے پہلے فرات بن حیان ابوسفیان کے خصوصی جاسوس اور حلیف بھی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انصارؓ کی ایک جماعت پر سے انکا گزر ہوا (انصاری ان کو قتل کرنے کی تاک میں تھے) یہ کہنے لگے میں مسلمان ہوں، انصار کی جماعت میں سے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے کہا، یارسول اللہ! وہ کہتا ہے میں تو مسلمان ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک تم میں سے بہت سارے ایسے لوگ ہیں ہم ان کے (زبانی، کلامی) ایمان پر بھروسہ کر کے انہیں چھوڑ دیتے ہیں" فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔[5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۶۴، سنن ابی داؤد ۴۸۹۵، سنن ابن ماجۃ ۴۱۷۸، ۴۲۱۴، ۴۲۱۴. السنن الکبری للبیہقی ۱۰/ ۲۳۴ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۳۶۵، وفتح الباری ۱۰/ ۴۹۱، ۱۱/ ۳۴۷، والادب المفرد ۴۰۶، ۴۲۸، والترغیب والترہیب ۳/ ۵۸۸. ومشکاۃ المصابیح ۴۸۹۸.

[2] الاصابۃ ۳/ ۲۰۶. والاستیعاب ۳/ ۱۹۷. وتہذیب التہذیب ۸/ ۲۶۷.

[3] سنن الترمذی ۲۳۶۸. ومسند الامام احمد ۶/ ۱۸. المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۳۱۰، ۳۱۱ ابن حبان ۲۵۳۸. امالی الشجری ۲/ ۱۸۵. الترغیب ۴/ ۲۱۵.

[4] طبقات ابن سعد ۶/ ۴۰. التاریخ الکبیر ۷/ ت ۵۷۶. الاستیعاب ۳/ ۲۵۸. اسد الغابہ ۴/ ۱۷۵ الکاشف ۲/ ت ۴۵۰۸. الاصابہ ۳/ ت ۶۹۶۴. التقریب ۲/ ۱۰۷. تہذیب التہذیب ۸/ ۲۵۸ الخلاصۃ ۲/ ت ۵۶۹۱.

[5] ابو داؤد ۲۶۵۲. مسند احمد ۴/ ۳۳۶. السنن للبیہقی ۸/ ۱۹۷. المستدرک ۲/ ۱۱۵، ۳۶۶۴. الاحادیث الصحیحہ ۱۷۰۱.

بشر بن سری نے سفیان ثوریؒ سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۱۲) ابوفراس اسلمیؓ

محمد بن عمرو بن عطاء نے ابوفراس اسلمیؓ کو اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اعرابی نے بھی ابوفراس کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۷- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعۃ، محمد بن عبداللہ بن مالک، محمد بن عمرو بن عطاء...... ابوفراس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ وہ نوجوان تھے اور اپنے آپ کو نبی ﷺ کے ساتھ لازم کرلیا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے تنہائی میں ان سے فرمایا مانگ میں تجھے عطا کروں گا میں نے کہا، یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے قیامت کے دن مجھے آپ کی معیت عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور عطا کروں گا لیکن تم بھی زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے میری مدد کرنا۔[1]

اسماعیل بن عیاش نے عبدالعزیز بن عبیداللہ عن محمد بن عمرو کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

قرۃ بن ایاس مزنیؓ[2]

قرہ بن ایاس ابومعاویہ مزنیؓ کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، بسطام، معاویہ بن قرۃ کی سند سے روایت ہے...... قرۃ بن ایاسؓ فرماتے ہیں ہم عمر بھر نبی ﷺ کے ساتھ رہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی سوائے اسودان (دو کالی چیزوں) کے کیا تم جانتے ہو اسودان (دو کالی چیزیں) کیا ہیں؟ معاویہ بن قرۃ نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ہی بتلا دیجئے فرمانے لگے پانی اور کھجور۔

جعفر بن سلیمان نے بسطام سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

(۱۱۴) کنازؓ بن حصین[3]

ابن اعرابی نے کناز بن حصین ابومرثد غنویؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ واقدی اور حافظ ابوعبداللہ نے بھی انھیں اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک رہے اور حمزہؓ کے حلیف بھی تھے۔

۱۳۸۹- عبداللہ بن احمد، ابوبکر بن ابوعاصم ہشام بن عمارہ صدقہ بن خالد عبدالرحمن بن یزید بن جابر، بشر بن عبداللہ، واثلہ بن اسقع کے سلسلہ سند سے...... ابومرثد غنوی کنازؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں پر نماز پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔[4]

(۱۱۵) کعب بن عمروؓ[5]

ابن اعرابی نے کعب بن عمرو ابوبسر انصاری کو بقول ابوعبداللہ حافظ نیشاپوری کے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ کعب بن عمروؓ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔

---

[1] ابو داؤد ۱۳۲۰ . النسائی باب ۱۲۵ من الافتتاح . مسند احمد ۴/ ۵۹ .

[2] الاصابہ ۳/ ۲۳۲ . الاستیعاب ۳/ ۲۵۲ . تہذیب التہذیب ۸/ ۳۷۰ التقریب ۲/ ۱۲۵ .

[3] تہذیب التہذیب ۸/ ۴۴۸ . التقریب ۲/ ۱۳۶ . الاصابۃ ۳/ ۳۰۷، ۴/ ۱۷۷ . الاستیعاب ۳/ ۳۲۰، ۴/ ۱۷۱ .

[4] صحیح مسلم باب ۳۳ کتاب الجنائز . ابو داؤد ۳۲۲۹ الترمذی ۱۰۵۰، ۱۰۵۱ . مسند احمد ۴/ ۱۳۵ . الکبریٰ للبیہقی ۴/ ۴۳۵، ۴/ ۷۹ . المستدرک ۳/ ۲۲۰، ۲۲۱ . الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۵۲ . مشکوٰۃ ۱۶۹۸ .

[5] الاصابۃ ۳/ ۳۰۰، ۴/ ۲۲۱ . الاستیعاب ۳/ ۲۹۱، ۴/ ۲۱۹ . تہذیب التہذیب ۸/ ۴۳ . التقریب ۲/ ۱۳۵ .

۱۳۹۰-سلیمان بن احمد، مسعدۃ بن سعد، ابراہیم بن منذر، عبدالعزیز بن عمران محمد بن موسیٰ عمار بن ابو بسر کی سند سے.....کعب بن عمرو ابو یسرؓ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں نے عباسؓ بن عبدالمطلب کی طرف دیکھاوہ بت کی مانند کھڑے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جب میں نے انہیں دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلہ دے کیا تم اپنے بھتیجے کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟ کہنے لگے ایسا نہیں کیا اور کیا وہ قتل ہوئے ہیں؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ انہیں (نبی ﷺ کو) عزت دینے والا ہے اور ان کا مددگار ہے انہوں نے کہا: میرے متعلق تیرا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا تجھے قیدی بنا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا چونکہ نبی ﷺ نے تجھ کو قتل کرنے سے ہمیں روک دیا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کہنے لگے یہ انکی پہلی صلہ رحمی نہیں (بلکہ اس سے پہلے بھی وہ ایسا کئی بار کر چکے ہیں)

چنانچہ میں عباس بن عبدالمطلب کو قیدی بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔

۱۳۹۱-جعفر بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، حاتم بن اسماعیل ابوحرزہ عبادہ بن ولید کی بالترتیب سند سے ابو بسرؓ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس آدمی نے کسی تنگدست مقروض کو (ادائیگی قرض کے لئے) مہلت دی یا قرض اسے چھوڑ دیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے تلے جگہ دیں گے اور اس دن عرش باری تعالیٰ کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔[۱]

(۱۱۶) ابو کبشہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ سے نقل کر کے ابو کبشہؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۲-سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ازہر بن سعد کی سند سے روایت ہے کہ.....ابو کبشہؓ صحابیٔ رسول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس سے ایک عورت گزری، رسول اللہ ﷺ فوراً اٹھے اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے جب واپس آئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، ہم (جماعت صحابہ) نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگئی تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں میرے قریب سے فلاں عورت گزری، میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہوئی تب میں جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری کی، تمہیں بھی جب کبھی ایسا مسئلہ پیش آجائے ایسا ہی کرو، بے شک تمہارے اعمال میں افضل ترین عمل حلال کے پاس آنا ہے۔[۲]

۱۳۹۳-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مسعود، اسماعیل بن اوسط، ابن ابی کبشہ عن ابیہ کی سند سے.....ابو کبشہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: استقامت دکھلاؤ اور راہ راست پر رہو، خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دینے میں کوئی غرض نہیں ہے عنقریب کچھ ایسے لوگ آنے والے ہیں جنہیں اپنے نفسوں سے بھی دور کرنے کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔[۳]

ابن اعرابی نے محمد بن اسحٰق کے حوالے سے مصعب بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور محمد بن یحییٰ ذہلی کے حوالے سے مقداد بن اسودؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے جبکہ ہم نے ان کے احوال کو طبقات مہاجرین میں ذکر کر دیا ہے۔

---

[۱] مسلم، کتاب الزهد ۷۴. الترمذی ۱۳۰۶. مسند احمد ۲/ ۳۵۹، ۳/ ۴۲۷. السنن الکبریٰ للبیهقی ۵/ ۳۵۷. الدارمی ۲/ ۲۶۱. الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۱۶۶. مجمع الزوائد ۴/ ۱۳۳، ۱۳۴. مشکوٰۃ ۲۹۰۳، ۲۹۰۴. الکنیٰ للدولابی ۱/ ۲۰.

[۲] مجمع الزوائد ۴/ ۲۹۲. کنزالعمال ۱۳۰۶۹. التاریخ الکبیر ۹/ ۱۳۹.

[۳] مسند احمد ۴/ ۲۲۳. الدرالمنثور ۳/ ۹۹. تفسیر ابن کثیر ۳/ ۴۳۵

(۱۱۷) ابو عباد مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے مسطح بن اثاثہ ابو عباد رضی اللہ عنہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ حدیث افک میں انکا تفصیلاً ذکر آتا ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ کے فقر و قرابت کی بنا پر ان پر اپنا مال خرچ کرتے تھے۔ لیکن واقعۂ افک میں مسطح بھی شریک تھے۔ اس وجہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان پر خرچ کرنا بند کر دیا، لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ اداء باری تعالیٰ کو پسند نہ آئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ولیعفوا ولیصفحوا الاتحبون ان یغفر اللہ لکم " (النور۲۲)......اصحاب وسعت کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ سے حضرت مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور ارشاد فرمایا کیوں نہیں؟ مجھے بہت پسند ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے۔

(۱۱۸) مسعود بن الربیع قاری رضی اللہ عنہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ کے حوالے سے مسعود بن ربیع رضی اللہ عنہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۴- ابو بکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، حمید بن مسعدہ، حصین بن نمیر، ابن ابی لیلی، عبدالکریم، سعید بن یزید کے سلسلہ سند سے مسعود بن ربیع کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل کسی چیز کا سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کے حصول کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتا ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی صورت موجود نہیں ہوتی۔[1]

(۱۱۹) معاذ ابو حلیمۃ قاری رضی اللہ عنہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ نیشاپوری کے حوالہ سے معاذ ابو حلیمہ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵- احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بغوی، عبداللہ بن عمر، حماد بن زید، یحیٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے......ابو بکر بن محمد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے گئے وہاں بنت عبدالرحمٰن بھی موجود تھیں، میں رات کو نماز پڑھنے اٹھا اور قرات آہستہ آواز سے کرنی شروع کر دی، بنت عبدالرحمٰن مجھ سے کہنے لگیں اے بھتیجے! بلند آواز سے قرآن کیوں نہیں پڑھتے؟ ہمیں تو رات کو صرف قاری معاذ اور افلح (مولی ابو ایوب) کی جہری قرات ہی جگایا کرتی تھی۔

(۱۲۰) واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ[2]

واقدی اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اہل صفہ میں سے تھے اور صفہ ہی میں سکونت (کرتے تھے واقدی کہتے ہیں واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اس وقت اسلام لائے جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے۔

۱۳۹۶- محمد بن علی، عبداللہ بن مسلم، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، واقد بشر بن عبیداللہ کی سند سے......واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صفہ والے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں رہتے تھے ہم (اہل صفہ والوں) میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے پاس کفایت کرنے والا ایک آدھ کپڑا ہو، بخدا پسینے اور غبار سے ہمارے جسموں پر موٹی تہہ جم گئی تھی، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشا

---

[1] مجمع الزوائد ۳/۹۶. الترغیب ۱/۵۷۲. اتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰۴. کنز العمال ۱۶۷۴۱. کشف الخفاء ۱/۲۸۵.

[2] تهذیب التهذیب ۱۱/۱۰۱. التقریب ۲/۳۲۸. الاصابة ۳/۶۲۶. الاستیعاب ۳/۶۴۳. طبقات ابن سعد ۷/۴۰۷. التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۶۴۶. الجرح والتعدیل ۹/ت ۲۰۲. سیر النبلاء ۳/۳۸۳. الکاشف ۳/۲۶۱۲۱.

فرمایا: خوش خبری ہو فقراء مہاجرین کو۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ جملہ دھرایا۔[1]

۱۳۹۷- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن منصور، سلیمان بن عبدالرحمٰن، عثمان بن بشر بن سرح عبسی، ولید بن سلیمان بن ابو سائب، واثلہ بن خطاب، خطاب بن واثلہ کی سند سے...... واثلہ بن اسقعؓ کی روایت ہے کہ ہم صفہ میں تھے، اسی دوران رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا اور صفہ ہی میں رمضان کے روزے رکھے، جب افطاری کا وقت آتا ایک ایک آدمی آتا اور ہم اہل صفہ میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے شام کا کھانا کھلاتا ایک رات ایسی بھی آئی ہمارے پاس افطار کرانے کوئی نہ آیا چنانچہ ہم نے صبح روزے کی حالت میں کی، دوسری رات بھی کوئی نہ آیا، بالآخر ہم نبی ﷺ کے پاس گئے اور ان سے بھوک کی شکایت کی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ساری ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ گھر میں جو کچھ بھی ہو حاضر کردو، مگر ازواج مطہرات قسمیں کھاتیں کہ ہمارے پاس ایسی چیز بھی نہیں جسے کوئی جاندار کھائے رسول اللہ ﷺ نے اہل صفہ سے فرمایا ایک جگہ جمع ہو جاؤ جب صحابہؓ ایک جگہ جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگنی شروع کردی" اے اللہ! ہم تیرے فضل ورحمت کا سوال تجھ ہی سے کرتے ہیں بے شک فضل ورحمت تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور تیرے سوا ان دونوں چیزوں کا کوئی مالک نہیں، پس تھوڑی دیر گزری تھی ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اپنے ساتھ بھونی ہوئی بکری اور روٹیاں لایا چنانچہ بکری اور روٹیاں ہمارے سامنے رکھ دی گئیں ہم نے سیر ہو کر کھایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ سے اس کے فضل ورحمت کا سوال کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس رحمت کو ہمارے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔[2]

۱۳۹۸- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مالک، اسماعیل بن عباسؒ سلیمان بن حیان عذری کی سند سے...... واثلہ بن اسقعؓ کی روایت ہے، واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں: میں صفہ والوں میں سے تھا، میرے ساتھیوں نے بھوک کی شکایت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ سے ان کے لئے کھانا مانگ کر لاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر کہا، یا رسول اللہ! میرے کچھ ساتھی بھوک کی شکایت کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو آواز دی کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہنے لگیں یا رسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ارشاد فرمایا ہاں لیتی آؤ چنانچہ عائشہ صدیقہؓ روٹی کے چند خشک ٹکڑے ایک تھیلے میں ڈال کر لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اپنے ہاتھ سے اس میں ثرید بنانے لگے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ پیالہ ثرید سے بھر گیا رسول اللہ نے مجھ سے کہا اے واثلہ! جاؤ اور دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے آؤ اس طرح کہ دسویں تم خود ہو، پس میں جلدی سے گیا اور دس آدمیوں کو اٹھا لایا جبکہ ان کا دسواں میں خود تھا، ارشاد فرمایا سب بیٹھ جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاتے جاؤ اور پیالے کے اطراف سے کھاؤ، درمیان میں اوپر والے حصہ سے مت کھاؤ چونکہ برکت اوپر سے نیچے گرتی رہتی ہے۔

ان دس آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور پیالہ ثرید سے جوں کا توں بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ پیالے میں پڑی ثرید کو اپنے ہاتھ مبارک سے درست کرنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ پھر ثرید سے بھر گیا ارشاد فرمایا اے واثلہ! جاؤ اور (صفہ سے) اپنے اور دس ساتھیوں کو لیتے آؤ میں گیا اور دس آدمیوں کو لے آیا، فرمایا بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر چلے گئے ان کے بعد میں پھر گیا اور دس آدمیوں کو اور لیتا آیا انھوں نے بھی اسی طرح سیر ہو کر کھانا کھایا آپ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی باقی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ دس آدمی باقی بچ گئے ہیں فرمایا جاؤ ان کو بھی ساتھ لیتے آؤ چنانچہ میں گیا اور ان کو بھی ساتھ لے آیا آپ ﷺ نے انھیں بٹھایا اور ان دس آدمیوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پھر چلے گئے مگر پیالہ گزشتہ کی طرح ثرید سے جوں کا توں بھرا رہا، آپ ﷺ نے فرمایا اے

---

[1] الدارمی ۲/ ۳۳۹. الترغیب ۴/ ۱۴۹. مشکوٰۃ ۵۲۵۸.

[2] کنز العمال ۳۵۵۰۷.

واثلہ! اس پیالے کو عائشہ کے پاس لے جاؤ۔

۱۳۹۹-محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ قرشی، احمد بن یحییٰ صوفی نفیلی، ولید بن عبداللہ حمصی، خیثمہ، سلیمان بن حیان کی سند سے روایت ہے کہ...... واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کے فقراء مسلمانوں میں سے تھا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور زیتون سے پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور تم (اس کے علاوہ) قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور طرح طرح کے کپڑے پہنو گے، کیا تم اس وقت بہتری میں ہوگے یا آج ہو؟ ہم نے یک زبان ہوکر کہا ہم اس وقت بہتری میں ہوں گے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم آج بہتری میں ہو۔

۱۴۰۰-حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں زمانہ گزر گیا ہم نے مختلف رنگوں کے کھانے کھائے، مختلف انواع کے کپڑے پہنے اور عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار بھی ہوئے۔[۱]

(۱۲۱) وابصہ بن معبد جہنیؓ[۲]

ابن اعرابی کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد جہنیؓ اہل صفہ میں سے تھے، ایوب بن مکرز کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد فقراء کے ساتھ مل بیٹھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے بھائی تھے۔ وابصہؓ اور عقبہؓ کا انہی لوگوں کے ساتھ ٹھکانہ رہا۔

۱۴۰۱-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابوعبدالسلام، ایوب بن عبداللہ بن مکرز کی سند سے...... وابصہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اپنے طور یہ طے کرلیا کہ آپ ﷺ سے ہر قسم کی نیکی اور برائی کے متعلق سوال کروں گا، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا، صحابۂ کرامؓ نے مجھے روکا لیکن میں نے کہا، مجھے چھوڑو، میں لوگوں کی رعایت کی بہ نسبت آپ ﷺ کے قریب جانے کو ترجیح دیتا ہوں، ارشاد فرمایا وابصہ! قریب آجاؤ چنانچہ میں آپ ﷺ کے اتنے قریب پہنچا کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو مس کرنے لگے، ارشاد فرمایا بتلاؤں تو کیا سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے کہا بتلا دیجئے، ارشاد فرمایا تو نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھنے آیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں جمع کر کے میرے سینے پر ٹھونکیں اور ارشاد فرمایا اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے نفس سے پوچھ، نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور نفس مطمئن ہوں اور بدی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹکا پیدا کرے اور تیرے سینہ میں تردد لائے۔ اور یہ کہ لوگ تجھ سے پوچھیں اور تو انھیں بتلائے۔[۳]

(۱۲۲) ہلال مولیٰ مغیرہ بن شعبہؓ

۱۴۰۲-محمد بن محمد حافظ ابواحمد کرابیسی کی کتاب میں محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی بن یحییٰ ازدی، عبداللہ بن محمد، یوسف بن خشاب، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے...... ابوہریرہؓ کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ضرور ایک ایسا آدمی داخل ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ ہلالؓ اس دروازے سے داخل ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے ہلال مجھ پر درود پڑھو، تم کس قدر اللہ کے ہاں محبوب اور ذی مرتبہ ہو۔[۴]

---

[۱] الکنیٰ ۱/ ۱۶۶. کنز العمال ۶۲۲۹. ابن عساکر ۶/ ۲۵۰.

[۲] تهذيب الكمال ۶۶۵۸ (۳/ ۳۹۲). طبقات ابن سعد ۷/ ۴۷۶. التاريخ الكبير ۸/ ۲۶۴۷. الجرح ۹/ت ۲۰۳. الاستيعاب ۴/ ۱۵۲۳. الكاشف ۳/ت ۶۱۲۵. الاصابة ۳/ ۹۰۸۵.

[۳] مسند احمد ۴/ ۲۲۸. مشكل الآثار ۳/ ۳۴ تاريخ ابن عساكر ۳/ ۲۱۲ (التهذيب). الدر المنثور ۲/ ۲۲۵. اتحاف السادة المتقين ۱/ ۱۶۰. [۴] كنز العمال ۳۷۵۴۶.

(۱۲۳) یسار ابوفکیہہؓ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے صفوان بن امیہ کے آزاد کردہ غلام یسار ابوفکیہہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۳-حبیب بن حسن، ابن یحیی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد...... محمد بن اسحٰق کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں بیٹھتے تو ان کے پاس صحابہ کرامؓ میں سے کمزور حضرات، خباب، عمارؓ، ابوفکیہہؓ صہیبؓ بن سنان اوران جیسے دوسرے حضرات صحابہ کرام آ کر بیٹھ جاتے، انھیں دیکھ کر قریش استہزاء کرتے اور آپس میں کہتے: یہ ہیں محمد کے ساتھی جن پر ہمارے علاوہ اللہ نے ہدایت اور حق پرستی کا انعام کیا، اگر محمد ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات بہتر ہوتیں یہ گھٹیا قسم کے لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور نہ ہی اس دین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے علاوہ انھیں خصوصیت بخشتا: اللہ تعالیٰ نے ان حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں آیت نازل فرمائی " ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ "(الانعام ۵۲) ان لوگوں کو اپنے سے علیحدہ مت کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔

عندیہ

شیخ کہتے ہیں: ہم نے اب تک ان حضرات اصحاب صفہ کا تذکرہ کیا ہے جنہیں شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ذکر کیا ہے اور انہیں اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی سے ہماری ملاقات ہوئی ہے۔ شیخ ابوعبدالرحمٰن کو صوفیاء کرام کے مذہب کی عنایت کاملہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اسلاف متقدمین کی آراء سے بھی باخوبی واقف ہیں۔ مزید برآں آپ ان کی اقتداء کرنے والے ہیں، ان کے رستہ پر چلنے والے ہیں، ان کے آثار کی بھرپور پیروی کرتے ہیں، طائفہ صوفیاء کرام میں سے جاہلوں اور نفس کے بندوں کو اہل حق صوفیاء کرام سے علیحدہ کرنے والے ہیں۔ ان کی پرزور تردید فرماتے ہیں، چونکہ تصوف کی حقیقت اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اور جس چیز کو مشروع کیا گیا ہے اسے عمل میں لانا ہے۔ پھر پیروی ان حضرات کی ہے جو علماء صوفیاء اور آثار کے راوی ہیں اور پائے کے فقہاء ہیں۔ اسی طرح ابوسعید ابن اعرابی رحمہ اللہ نے بھی ان حضرات کا ذکر کیا ہے۔ ابن اعرابی بلند پایہ صوفی، بزرگ، راوی حدیث ہیں، صوفیاء اور رواۃ کے حالات میں ان کی بے شمار تصانیف ہیں۔

کتاب کے بقیہ حصہ میں ان شاء اللہ تابعین کے ذکر پر اکتفا کروں گا جیسا کہ ابن اعرابی نے کیا ہے۔ میں ہر جماعت کے ایک طبقہ کے تذکرے پر اکتفا کروں گا اور ان کے اثبات کے لئے حدیث مسند ذکر کروں گا اور زیادہ سے زیادہ ایک یا دو یا تین حکایتیں ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستعینا بہ ومعتمداعلیہ اذھوالولی والمعین۔

ان حضرات اہل صفہ کا ذکر جنہیں ابوسلمی اور ابن اعرابی نے چھوڑ دیا جبکہ محققین کی ایک مستقل جماعت نے ان حضرات کا اہل صفہ میں ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱۲۴) بشیر بن خصاصیہؓ [۱]

نسب و نام- ان کا نسب یوں ہے بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس، جاہلیت میں ان کا نام نذیر تھا بعض نے زحم نام کہا ہے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہجرت کر کے تشریف لائے آپ ﷺ نے ان کا نام بشیر تجویز کیا۔

۱۴۰۴- محمد بن عبداللہ شین، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابو جناب کلبی، ایاز بن لقیط ذہلی، جہدمہ زوجۂ بشیر بن خصاصیہ کی سند سے...... بشیر بن خصاصیہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت دی پھر مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام نذیر بتایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام بشیر ہے پھر مجھے صفہ میں ٹھہرا دیا۔

چنانچہ جب کبھی آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آتا اس میں ہمیں بھی شریک کرتے اور جب آپ ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی اسے ہمارے پاس بھجوا دیتے ایک رات آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا گیا چنانچہ آپ بقیع میں تشریف لے گئے، اور ارشاد فرمایا السلام علیکم اے قوم مومنین! ہم بھی عنقریب تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں" انا للہ وانا الیہ راجعون" تم نے بہت بڑی بھلائی کو پالیا ہے اور ایک طویل شر و فساد پر سبقت لے گئے ہو پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں بشیر ہوں ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان، دل اور آنکھوں کو قبیلہ ربیعہ میں سے چن کر اسلام کی طرف مائل کیا، حالانکہ یہی ربیعہ فرس یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتے زمین اپنے اوپر رہنے والوں کو لے کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی، میں نے کہا یا رسول اللہ جی ہاں، ایسا ہی ہے، ارشاد فرمایا کس چیز نے تمہیں یہاں لانے پر مجبور کیا؟ میں نے کہا خوف ہوا کہیں آپ کو کوئی بچھو، سانپ گزند نہ پہنچائے۔[۲]

محمد بن عبدالکریم کہتے ہیں: ربیعہ کے باپ نزار بن معد کے پاس ایک فرس (گھوڑا) ایک چمڑے کا قبہ (خیمہ) اور ایک گدھا تھا اور نزار کے تین بیٹے تھے، بڑے بیٹے ربیعہ کو فرس گھوڑا دے دیا، دوسرے بیٹے مضر کو قبہ دے دیا اور تیسرے کو گدھا دید یا اسی مناسبت سے ان کو ربیعہ الفرس، مضر حمراء اور ایاد حمار کہا جاتا ہے۔

اسحاق بن ابی اسحاق شیبانی نے اس کو اپنے والد کے توسط سے حضرت بشیر سے مختصراً نقل کیا ہے۔

(۱۲۵) ابومویہبۃ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابومویہبہ "مسجد نبوی میں رات گزارتے اور اہل صفہ کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔

[۱] طبقات ابن سعد ۶/ ۵۰، ۷/ ۵۵. التاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۹۷. الجرح ۱/ ۱/ ۳۷۳. الاستیعاب ۱/ ۱۷۳. اسد الغابة ۱/ ۱۹۳. الاصابة ۱/ ۱۵۹. تهذیب الکمال ۴ ۷۲(۴/ ۱۷۵)

[۲] السنن الکبری، کتاب الجنائز باب ۷۸. المستدرک ۴/ ۷۵ ۲. الادب المفرد ۸۲۹. عمل الیوم واللیلة ۸۵ ۱. تاریخ ابن عساکر ۳/ ۲۶۹، ۲۷۱. ۱۰/ ۱۶۵. کنز العمال ۳۶۸۷۲، ۳۶۸۷۴

۱۴۰۵-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابو مالک بن ثعلبہ، عمر بن حکیم بن ثوبان، عبداللہ بن عمرو بن عاص کی سند سے...... ابومویھبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آدھی رات کو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر بقیع کی طرف چلے گئے اور ارشاد فرمایا اے ابومویھبہ! مجھے حکم ملا ہے کہ میں اہل بقیع کے لئے استغفار کروں، چنانچہ آپ ﷺ بقیع میں آئے اور استغفار کیا، پھر ارشاد فرمایا اے اہل بقیع جو صبح تم کرتے ہو وہ تمہارے حق میں لکھی ہوتی ہے بہ نسبت اس صبح کے جو لوگ دنیا میں کرتے ہیں، رات کی تاریکی کی مانند فتنے اُمڈ آئے ہیں اور ہر بعد والا فتنہ پہلے والے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے پھر ارشاد فرمایا اے ابومویھبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور یہ بھی اختیار دیا گیا کہ جب تک چاہوں دنیا میں رہوں پھر مجھے جنت دی گئی لیکن اے ابومویھبہ میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو اختیار کیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ واپس گھر تشریف لے آئے اور مرضِ وفات میں مبتلا ہو گئے۔[1]

ابوعسیب مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابوعسیبؓ مسجد میں رات بسر کرتے اور اہل صفہ کے ساتھ مل کر بیٹھتے تھے۔

۱۴۰۶-محمد بن سابق بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، محمد بن سابق نے حشرج بن نباتہ، ابونصیرۃ کی سند سے...... ابوعسیبؓ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کی طرف نکل آیا آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس سے گزرے انہیں آواز دی وہ بھی باہر نکل آئے پھر آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے اور باغ کے مالک سے گدری کھجور مانگی۔ اس نے کھجوروں کا ایک خوشہ لا کر سامنے رکھ دیا پس انہوں نے کھایا پھر پانی مانگا اور نوش فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا! قیامت کے دن اس خوشے کے متعلق بھی تم سے ضرور سوال کیا جائے گا حضرت عمرؓ نے کھجوروں کا خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا آپ ﷺ کے سامنے ساری کھجوریں بکھر گئیں اور کہنے لگے یا رسول اللہ اس خوشے کے متعلق بھی قیامت کے دن ہم سے سوال کیا جائے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں ضرور اس کے متعلق سوال کیا جائے گا صرف تین چیزوں کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا روٹی کا اتنا ٹکڑا جس سے بھوک مٹ جائے، اتنا کپڑا جس سے ستر پوشی کی جائے اور اتنا جھونپڑا جس میں گرمی سردی میں سر چھپالیا جائے۔[2]

(۱۲۷) ابوریحانہ شمعون ازدیؓ[3]

ابوریحانہ شمعون ازدی انصاری بہت زیادہ رونے والے تھے اور بہت مجاہدہ کرتے انہیں بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔

۱۴۰۷-سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن شریح ابوشریح، سکندرانی، ابوصباح محمد بن سمیر رعینی ابوعلی ہمدانی کی سند سے...... ابوریحانہؓ کی حدیث مروی ہے کہ وہ (ابوریحانہؓ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ہم نے ایک رات ایک اونچے (بلند) ٹیلے پر گزاری، ہم شدید سردی میں مبتلا ہو گئے حتیٰ کہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ سردی سے بچاؤ کی خاطر گڑھا

---

[1] المستدرک ۳/ ۵۶ . مسند احمد ۳/ ۴۸۸، ۴۸۹ . النسائی ۱/ ۳۷۴ طبقات ابن سعد ۲/ ۲/ ۹ . والکنیٰ للدولابی ۱/ ۵۷ . ودلائل النبوۃ للبیھقی ۷/ ۱۶۲ . ومجمع الزوائد ۳/ ۵۹ .

[2] مسند الامام احمد ۵/ ۸۱ . ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۷ . ومشکاۃ المصابیح ۴۲۵۳ وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۴۹۶ . وتفسیر الطبری ۳۰/ ۱۸۶ . والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۵۸۲ . والترغیب والترھیب ۴/ ۱۶۴ .

[3] طبقات ابن سعد ۶/ ۳۱۰ . والتاریخ الکبیر ۴/ ت ۲۷۲۲ . والجرح ۴/ ت ۱۶۷۱ . والکاشف ۲/ ت ۲۳۲۷ . والمیزان ۲/ ۳۷۴۳ . وتھذیب التھذیب ۴/ ۳۶۴ . والتقریب ۱/ ۳۵۴ .

کھود کر اس میں داخل ہو جاتے، جب آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی یہ کیفیت دیکھی تو ارشاد فرمایا: جو آدمی آج رات ہماری چوکیداری کرے گا میں اس کے لئے فضل و مرتبے کے حصول کی دعا کروں گا، اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یارسول اللہ! اس کام کے لئے میں تیار ہوں آپ ﷺ نے پوچھا، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قریب ہو جا، جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے اس کے کپڑوں کا کچھ حصہ ہاتھ میں پکڑ کر دعا کرنی شروع کر دی جب میں نے دعا سنی میں نے بھی اٹھ کر کہا، یارسول اللہ میں بھی تیار ہوں پھر مجھ سے بھی اسی طرح سوال جواب کیا جس طرح پہلے سے کیا تھا، پھر مجھے بھی اپنے قریب کیا اور میرے لئے بھی دعا فرمائی مگر میرے لئے پہلی دعا کے علاوہ دوسری دعا کی پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ کو اس پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے راستے میں بیدار رہے اور اس آنکھ پر بھی جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے ایک تیسری چیز بھی ارشاد فرمائی جو میں بھول گیا۔ ابوشریح کہتے ہیں وہ تیسری چیز: اللہ نے اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے جھک جائے۔[1]

۱۴۰۸-ابوریحانہ کا تقویٰ: اسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن یوسف، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، ابوبکر بن عیاش حمید کندی، عبادہ بن نسی کی سند سے......ابوریحانہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ابلیس اپنے تخت کو سمندر پر بچھاتا ہے حالانکہ اس کے درے پردے ہی پردے ہوتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکی مشابہت ہو جائے پھر اس کا لشکر رات گزارتا ہے اور وہ اعلان کرتا ہے کہ فلاں آدمی کو گمراہ کرنے کا کام کون سرانجام دے گا اسکے دو چیلے کھڑے ہوتے ہیں اور ان سے کہتا ہے میں نے تمہیں ایک سال کی مدت دی، سو اگر تم اسے گمراہ کرنے پر کامیاب ہو گئے میں تمہارے کام میں وسعت کروں گا اور اگر تم ناکام ہوئے میں تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔[2]

راوی کہتے ہیں ابوریحانہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ آپ کے بارے میں شیطان اپنے چیلوں کو کئی بار سولی پر چڑھا چکا ہے۔

۱۴۰۹-محمد بن حسن بن قتیبہ یحییٰ بن عثمان، محمد بن حمید، عمیرہ بن عبدالرحمٰن خثعمی، یحییٰ بن حسان بکری کی مسلسل سند سے......ابوریحانہ صاحب النبی ﷺ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر (حافظہ سے) قرآن کے جلدی نکل جانے اور مشقت حفظ کی شکایت کی ارشاد فرمایا: جس چیز کو اٹھانے کی تمہارے اندر طاقت نہیں اس کا بوجھ اپنے اوپر کیوں ڈالتے ہو تم کثرت سجود (نماز) کا اہتمام کرو۔[3] ابوعمیرہ کہتے ہیں ابوریحانہ عسقلان تشریف لائے وہ کثرت سے نماز کا اہتمام کرتے تھے۔

۱۴۱۰-عباس بن محمد بن حاتم، محمد بن مصعب، ابوبکر بن ابومریم، ضمرہ بن حبیب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ......ابوریحانہ گھر سے کہیں غائب تھے، جب اپنے اہل و عیال کے پاس تشریف لائے شام کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلے گئے عشاء کی نماز پڑھی اور گھر واپس پلٹ کر پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک لمبی سورت شروع کر دی، جب وہ سورت ختم ہو جاتی دوسری سورت شروع کر دیتے یہاں تک کہ صبح کر دی اور موذن کی آذان سنی مسجد کی طرف نکلنے کے لئے اپنے کپڑوں کی حالت درست کی اتنے میں ان کی اہلیہ کہنے لگیں اے ابوریحانہ چلو پہلے تم جہاد کرنے گئے تھے اب تو تم تشریف لا چکے ہو کیا تمہارے اوپر میرا کوئی حق نہیں ہے؟ فرمایا ضرور تیرا بھی حق ہے

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب ۱۷ ومسند الامام احمد ۱/ ۳۹۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲/ ۷، ۹/ ۱۴۹. ودلائل النبوة للبیهقی ۳/ ۲۷۵، ۵/ ۱۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۱۱۶. ۱۰/ ۲۸۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۵/ ۳۵۰. ومجمع الزوائد ۱/ ۳۱۸. ونصب الرایة ۲/ ۳. وتاریخ ابن عساکر ۲/ ۳۱۸. وتفسیر ابن کثیر ۲/ ۱۷۴. ۵/ ۱۱.

[2] تاریخ ابن عساکر ۲/ ۳۴۳ (التهذیب) وشرح السنة ۱۴/ ۴۱۰. وکنز العمال ۱۲۹۰. والجامع الکبیر ۶۰۴۷.

[3] مجمع الزوائد ۲/ ۲۵۰. والکنیٰ للدولابی ۱/ ۳۰. وتاریخ ابن عساکر ۲/ ۳۴۳ (التهذیب) وکنز العمال ۲۱۸۱۹.

لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے دور رکھا ہے وہ بولیں: اے ابوریحانہ! بھلا کس چیز نے تمکو مجھ سے دور رکھا؟ ارشاد فرمایا میرا دل مسلسل اس چیز کی تمنا میں رہا جس کے لباس ازواج اور نعمتوں کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے بڑھا چڑھا کر بیان کیے ہیں، میرے دل میں (تیرے بارے میں) خیال تک پیدا نہیں ہوا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔

(۱۲۸) ابوثعلبہ خشنیؓ[1]

ابوثعلبہ خشنیؓ عبادت گزار صحابہؓ میں سے ہیں انھیں بھی اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۴۱۱- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی الابار، ابوربیع زہرانی، عبداللہ بن مبارک، عتبہ بن ابوحکیم، عمرو بن جاریہ لخمی، ابوامیہ شعبانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے...... ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں میں ابوثعلبہ خشنیؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے ابوثعلبہ تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ **علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذااھتدیتم** " (المائدۃ ۱۰۵) تم اپنے نفسوں کو لازمی پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پہ ہوگے تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، کہنے لگے: بخدا، اس آیت کے بارے میں میں نے باخبر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، انھوں نے ارشاد فرمایا تم اچھی باتوں پر عمل کرتے رہو اور بری باتوں سے باز رہو، یہاں تک کہ گھناؤنے بخل، اتباع خواہشات، خوشنما دنیا اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر مغرور ہونا نہ دیکھ لو، اس وقت تو اپنے ذاتی معاملے کی سوچ بچار کر اور عوام الناس کے معاملہ کو چھوڑ دے چونکہ تمہارے بعد ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں صبر کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا انگارے کو مٹھی میں لینا، اس زمانے میں عمل کرنے والے کو پچاس عاملین کا ثواب ملے گا بایں طور کہ وہ پچاس آدمی وہی عمل کرنے والے ہوں۔

اس کے علاوہ روایت میں ہے کہ ابوثعلبہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ان کے پچاس عاملین کا ثواب ملے گا؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمہارے پچاس عاملین کا ثواب ملے گا۔[2]

۱۴۱۲- محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، زید بن یحیٰ دمشقی، عبداللہ بن علاء، مسلم بن مشکم کی سند سے روایت ہے...... ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: خبر دیجئے کہ میرے لئے کیا حلال ہے اور میرے اوپر حرام کیا ہے آپ ﷺ نے پہلے مجھے غور سے دیکھا پھر میرے مدعا کی تصدیق کی اور ارشاد فرمایا: جس چیز سے نفس کو سکون ملے اور قلب مطمئن ہو وہ نیکی ہے اور بدی وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور نہ ہی دل مطمئن ہو اگرچہ کوئی مفتی تجھے فتویٰ دے۔[3]

۱۴۱۳- علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابوفروہ یزید بن سنان رہاوی، عروہ بن رویم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے...... عروہ بن رویم کہتے ہیں: میں نے ابوثعلبہ خشنیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر ازواج مطہرات کے گھروں میں جانے سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے حضرت فاطمہؓ نے گرمجوشی سے استقبال کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک اور آنکھوں کو بوسے دینے لگیں، آپؐ نے فاطمہؓ کو روتے دیکھ کر وجہ پوچھی، کہنے لگیں میں آپ کے جسم میں بہتا ہوا خون دیکھ کر رو رہی ہوں، ارشاد فرمایا اے فاطمہؓ اللہ عزوجل نے

---

[1] الاصابۃ ۴/ ۲۹. والاستیعاب ۴/ ۲۷ . وتھذیب التھذیب ۱۲ / ۴۹ . والتقریب ۲/ ۴۰۴.

[2] سنن الترمذی ۳۰۵۸. وسنن ابی داؤد ۴۳۴۱. وسنن ابن ماجۃ ۴۰۱۴ والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/ ۹۲ . وشرح السنۃ للبغوی ۱۴ / ۳۴۷ . ومشکاۃ المصابیح ۵۱۴۴. ومشکل الآثار للطحاوی ۲ / ۶۵ ، واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۷ . والدر المنثور ۲/ ۳۳۹.

[3] المسند للامام احمد ۴/ ۱۹۴ . ۲۲۸ . ودلائل النبوۃ للبیھقی ۶/ ۲۲. ۷/ ۲۹۸ .ومجمع الزوائد ۱/ ۱۷۵ . والترغیب والترھیب ۲/ ۵۵۸ . وتاریخ بغداد ۸/ ۴۴۵ . وتخریج الاحیاء ۳/ ۳۴ واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۲۳، ۷/ ۲۹۸ ....

تیرے باپ کوایسا کام سونپ کر مبعوث کیا ہے کہ یہ کام ہر گھر اور خیمے میں جہاں رات پہنچتی ہے داخل ہوگا خواہ عزت سے یا ذلت سے۔

۱۴۱۴-احمد بن بندار، ابوبکر بن ابو عاصم، عمرو بن عثمان، خالد بن محمد کندی - ابومحمد بن خالد وہبی وابواحمد بن خالد وہبی - ابوراہو یہ کی سند سے......ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ میرا گلا نہیں گھونٹے گا جیسا کہ موت کے وقت تمہارے گلے گھونٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابوزاہد کہتے ہیں کہ ابوثعلبہؓ آدھی رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے کہ سجدے کی حالت میں ان کی روح قبض ہوگئی۔ بیٹی نے خواب میں باپ کو مرتے ہوئے دیکھا خوف کی ماری فوراً بیدار ہوئی اور اپنی ماں کو آواز دی کہ میرے ابو کہاں ہیں؟ ماں نے جواب دیا وہ مصلیٰ پر نماز پڑھ رہے ہیں، بیٹی نے باپ کو آواز دی مگر کوئی جواب نہ آیا فوراً گئی باپ کو جگانا چاہا مگر انھیں سجدے کی حالت میں پایا جب انھیں حرکت دی تو پہلو کے بل گر پڑے چونکہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔

۱۴۱۵-محمد بن علی بن حشیش اسماعیل بن اسحاق سراج، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم کی سند سے روایت ہے کہ......ابوثعلبہ خشنیؓ فرمایا کرتے تھے، مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت میرا گلا نہیں گھونٹے گا جیسا کہ تمہارا گلا گھونٹتا ہے۔ راوی کہتے ہیں اسی دوران ابوثعلبہؓ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے کہ اچانک غیبی آواز آئی اے عبدالرحمٰن حالانکہ عبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید کردیئے گئے تھے جب انھیں موت کا یقین ہوا فوراً گھر میں نماز کے لئے مقرر جگہ پر تشریف لائے اور سجدے میں گر پڑے چنانچہ ان کی وفات ہوئی، جبکہ وہ سجدے کی حالت میں تھے۔[1]

(۱۲۹) ربیعہ بن کعب اسامی[2]

ربیعہ بن کعب اسامی مسجد نبوی کے مقیمین میں سے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت کو اپنے لئے لازم کر رکھا تھا۔ وہ بھی اہل صفہ میں سے تھے۔

۱۴۱۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، ہشام، یحیٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے......ربیعہ بن کعب اسامیؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر رات گزارتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو وضو کے لئے پانی دیتا تھا، میں آپ ﷺ کو رات کے سناٹے میں سمع اللہ لمن حمدہ اور الحمد للہ رب العالمین کہتے ہوئے سن لیتا تھا۔

۱۴۱۷-محمد بن محمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، حکم بن موسیٰ، ہقل بن زیاد، اوزاعی، یحیٰ بن کثیر، ابوسلمہ......ربیعہ بن کعبؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا اور انھیں وضو کے لئے پانی دیتا، ایک مرتبہ ارشاد فرمایا، کچھ مانگ، میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، ارشاد فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ لے؟ میں نے کہا میں اسی کو آپ سے دوبارہ مانگتا ہوں ارشاد فرمایا کہ کثرت سجود (نماز) سے میری مدد کرنا، یعنی محض بھروسہ کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ زیادہ سے زیادہ عبادت بھی کرنا۔[3]

---

[1] المستدرک ۱/ ۴۸۹. و کنزالعمال ۴۲۳۲۱. امام حاکم فرماتے ہیں اس روایت کے تمام روات ثقہ ہیں سوائے ابوفروۃ یزید بن سنان کے لیکن ابراہیم بن قیس کی حدیث میں اس کا شاہد اور نظیر موجود ہے لہٰذا یہ روایت قابل اعتبار ہے۔ المستدرک ۱/ ۴۸۹۔

[2] تہذیب الکمال ۱۸۸۶ (۹/ ۱۳۹) وطبقات ابن سعد ۴/ ۳۱۳. والجرح والتعدیل ۳/ ۲۱۱۱. والاستیعاب ۲/ ۲۷ ۱۷. والجمع ۱/ ۱۳۶. واسد الغابۃ ۲/ ۱۷۱. والکاشف ۱/ ۳۰۷. والاصابۃ ۱/ ۵۱۹. وتہذیب التہذیب ۳/ ت ۲۲ ۲. والخلاصۃ ۱/ ت ۲۰۴۹.

[3] اس حدیث کی تخریج ماقبل میں گذر چکی۔

(۱۳۰) ابو برزہ اسلمیؓ[1]

ابو برزہ اسلمی نضلہ بن عبیدؓ دنیا سے کنارہ کش اور ذکر اللہ میں بڑے مشہور تھے، صفہ میں داخل ہوئے اور اہل صفہ کے ساتھ گھل مل گئے۔

۱۴۱۸- حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو الشہب، ابو حکم...... ابو برزہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے، مجھے تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں کے بارے میں مالداری کی ہوس اور خواہشات کا خوف ہے۔[2]

۱۴۱۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی کی سند سے روایت ہے...... ابو منہال کہتے ہیں حوادثات زمانہ نے جب ابن زیاد کو لا کھڑا کیا، مروان شام میں پہنچ گیا، ابن زبیر مکہ میں آ گئے اور وہ حضرات جنہیں قراء کے لقب سے پکارا جاتا تھا بصرہ میں آ گئے تو میرے والد شدید غم میں مبتلا ہو گئے اور مجھ سے کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے اس آدمی یعنی ابو برزہ اسلمیؓ کے پاس چلا جا چنانچہ میں اپنے والد کے ہمراہ ابو برزہؓ کے گھر آ گیا، چنانچہ دیکھا کہ ابو برزہ شدت بو سے بچنے کے لئے نرکل کے بنے ہوئے ایک سائبان میں بیٹھے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا، میرے والد نے بات کرنے میں ابتدا کی تا کہ ابو برزہؓ بھی بات کریں، کہا اے ابو برزہ! آپ آجکل کے حالات کو نہیں دیکھ رہے؟ ابو منہال کہتے ہیں ابو برزہؓ نے جواب میں سب سے پہلی بات جو کہی تو فرمایا: بے شک میں اللہ کے ہاں باعث ثواب سمجھتا ہوں کہ میں قریش کے قبیلوں پر غضبناک ہو جاؤں، اور تمہیں جہالت کثرت رسوائی اور گمراہی جیسے حالات کا سامنا ہے تم جماعت عرب ان حالات سے بخوبی واقف ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور تمام مخلوق کے سرتاج محمد ﷺ سے تمہیں سرفراز کیا حتی کہ تم اس حالت کو پہنچ گئے جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اسی دنیا نے تمہارے اندر بربادی کو جنم دیا ہے۔ اور وہ شخص (مروان) جو شام میں ہے اللہ کی قسم محض دنیا داری کے لئے قتال کر رہا ہے اور وہ حضرات جنہیں تم اپنے قراء (عبادت گزار) سمجھتے ہو بخدا وہ بھی دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں۔

ابو منہال کہتے ہیں جب ابو برزہؓ نے ہر ایک کی اچھی طرح سے خبر لی تو میرے والد نے ان سے پوچھا، پھر آپ اس وقت کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں آج لوگوں میں بہتر کسی کو نہیں پایا صرف زمین پر پٹک دینے والی ایک جماعت ہے جو اپنے بطون کو لوگوں کے اموال سے بھرنا اور اپنے آپ کو ان کے خون سے رنگنا چاہتے ہیں۔

مبارک بن فضالۃ نے ابی منہال سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۴۲۰- ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابو ہلال، جابر بن عمرو کی سند سے روایت ہے کہ...... ابو برزہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اللہ کے راستے میں جھولیاں بھر بھر کر خیرات کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر اللہ کرنے والا خیرات کرنے والے سے افضل ہے۔

(۱۳۱) معاویہ بن حکم سلمیؓ[3]

معاویہ بن حکم سلمیؓ بھی صفہ میں رہتے تھے۔

۱۴۲۱- عبدالملک بن حسن معدل سقطی، ابو بردہ فضل بن محمد حاسب، عبداللہ بن عمر ابو عبدالرحمٰن، عمر بن محمد، صلت بن دینار، یحییٰ بن ابو کثیر،

---

[1] تهذيب التهذيب ١٠ / ٤٤٦. والتقريب ٢/ ٣٠٣ والاصابه ٣/ ٥٥٦. والاستيعاب ٣/ ٥٤٣. ٤/ ٢٤.

[2] مسند الامام احمد ٤/ ٩١. ٤٢٠. ٤٢٣. والكنى للدولابى ١/ ٥٤.

[3] التاريخ الكبير ٧/ت ١٤٠٦. والجرح ٨/ت ١٨٢٠. والاستيعاب ٣/ ١٤١٤. واسد الغابة ٤/ ٣٨٤. والكاشف ٣/ت ١٣ ٥٦. والاصابة ٣/ت ٨٠٦٤. والتقريب ٢/ ٢٥٨. والخلاصة ٣/ت ٧٠٧٣.

ھلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار کی سند سے...... معاویہ بن حکمؓ کی روایت ہے کہ ہم جماعتِ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کسی انصاری کو ایک مہاجر کے ساتھ بھیج رہے تھے اور کسی انصاری کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین کو آخر میں ہم چار آدمی باقی بچ گئے اور پانچویں خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ارشاد فرمایا ہمارے ساتھ چلو، جب ہم آ گئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اے عائشہ ہمیں (شام کا) کھانا کھلاؤ، وہ چکی کے پیسے ہوئے آٹے سے پکی روٹیاں لے آئیں۔ جب کھالیں ارشاد فرمایا اے عائشہ ہمیں کچھ اور کھلاؤ وہ حیسۃ (کھجور اور گھی سے تیار کردہ کھانا) لے آئیں وہ بھی ہم نے کھایا پھر ارشاد فرمایا اے عائشہ! ہمیں کچھ پینے کے لئے دو۔ وہ دودھ سے بھرا برتن لے آئیں ہم نے دودھ پیا، پھر فرمایا اے عائشہ ہمیں پانی پلاؤ وہ پانی سے بھرا مشکیزہ اٹھا لائیں ہم نے جی بھر کر پانی پیا آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا جو مسجد میں جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے اور جو یہاں رات گزارنا چاہتا ہے وہ یہاں رہے، ہم نے کہا: ہم مسجد میں جائیں گے، معاویہ بن حکمؓ کہتے ہیں اسی دوران میں مسجد میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا آدھی رات کے وقت کسی آدمی نے میرے سینے پر لات ماری، میں نے جلدی سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے ارشاد فرمایا اوپر اٹھ، اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔[1]

شیخؒ کہتے ہیں اس حدیث کو اوزاعی، ہشام اور شیبان نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، طخفہ، ابو طخفہ کی سند سے بمثل مذکور بالا کے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

[1] فتح الباری ۱۱/ ۲۸۶. والمستدرک ۴/ ۲۷۰. ۲۷۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۳۹۳. ومسند الامام احمد ۳/ ۴۳۰، ۵/ ۴۲۶. وصحیح ابن حبان ۱۹۶۰ (موارد)

حضور ﷺ کے عزیز و اقارب

شیخؒ کہتے ہیں اہل صفہ نبی ﷺ کے بعد آپ کے عزیز و اقارب اور دیگر اکابر صحابہ کی زیارت کے لئے آتے اور ان کے خصائل حمیدہ سے برکتیں حاصل کرتے اور اپنے آپ کو اسراف اور خود آرائی سے بچاتے تھے۔

۱۴۲۲-سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، ابراہیم بن حمزہ زبیری، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، زید بن اسلم، وہ اپنے باپ اسلم سے سند متصل کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ......عمر بن خطابؓ نے حضرت علیؓ کو صفہ میں بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی کی پھر حضرت علیؓ صفہ میں واپس آئے اور عباسؓ عقیلؓ اور حسینؓ کے ساتھ ام کلثوم کے حضرت عمرؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے متعلق مشورہ کیا، پھر حضرت علیؓ فرمانے لگے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق اور رشتہ منقطع ہو جائے گا صرف میرا تعلق اور رشتہ باقی رہے گا۔[1]

شیخؒ کہتے ہیں کہ اسی طرح نبی ﷺ کے اہل بیت اور ان کی اولاد، اہل صفہ کے فقراء کے ساتھ دوستی سے پیش آتے تھے، اور نبی ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے، اور ان کی سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ اکثر مل بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کرتے۔ حضرت حسن بن علیؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ اپنا زیادہ وقت اہل صفہ کے ساتھ گزارتے تھے۔ چونکہ یہ حضرات اہل صفہ کے ساتھ مجالست اور دوستی کو عین دین، باعث شرافت اور نسبت رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ سمجھتے تھے، اور اہل صفہ کی دعاؤں کو غنیمت سمجھتے اور انکی عادات و آداب کو اپنانا اپنی شرافت سمجھتے تھے، صحابہؓ بھی اہل صفہ کے ساتھ اختلاط اور ان کی دعائیں لینے کو غنیمت سمجھتے تھے۔

۱۴۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کرتے تھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیک لوگوں سے دعائیں لینا لازم کر دیا ہے کیونکہ وہ نیک لوگ راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اور ان سے فسق و فجور کی کوئی بات سرزد نہیں ہوتی۔

۱۴۲۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، بسطام بن مسلم کی سند سے......معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ والد صاحب نے کہا اے بیٹے جب تم ایسے لوگوں میں بیٹھے ہو جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں اثناء مجلس میں تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو اٹھتے وقت انھیں سلام کرو، چونکہ جب تک وہ بیٹھے رہیں گے تو ان کا برابر شریک رہے گا۔

(۱۳۲) حسن بن علیؓ[2]

جنتی نوجوانوں کے سردار، مخلوق کے محبوب، حکیم مقرب حسن بن علیؓ میں بے شمار صوفیانہ خصلتیں تھیں اور ان کے کلام میں تصوف کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور وہ خود عالی شان، بلند مقام کے مالک تھے۔

---

[1] المستدرک ۳/ ۱۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۱۱۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۳۶. ۱۱/ ۲۴۳. والمطالب العالیة ۴۲۵۸. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۷۱. ۲۷۲. ۹/ ۱۷۳. ۱۷۴.

[2] الاصابة ۱/ ۳۲۸. والاستیعاب ۱/ ۳۶۹. وتهذیب التهذیب ۲/ ۲۹۵. والتقریب ۱/ ۱۶۸. وتهذیب الکمال ۳۸۱۲ (۶/ ۲۲۰) والتاریخ الکبیر ۲/ ت ۲۴۹۱. والکاشف ۱/ ۲۲۴ وسیر النبلاء ۳/ ۲۴۵.

۱۴۲۵-محمد بن احمد بن حسن، قاضی یوسف، ابوولید طیالسی، مبارک بن فضالہ، حسن، ابوبکرۃ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے سجدے میں گئے ہی تھے کہ اتنے میں حسنؓ آ گئے وہ ابھی چھوٹے بچے تھے آپ ﷺ کی کمر یا گردن پر چڑھ بیٹھے آپ ﷺ نے انھیں آہستہ سے اوپر اٹھالیا جب نماز پوری کر لی صحابہؓ اجمعین کہنے لگے، یارسول اللہ! آپ اس بچے سے اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے اس طرح پیش نہیں آتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا پھول اور جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔[1]

اس روایت کو حسن سے یونس بن عبید، منصور بن زاذان علی بن زید، اشعث اور ابوموسیٰ اسرائیل نے روایت کیا ہے۔

۱۴۲۶-عبداللہ بن جعفر یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عدی بن ثابت کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسنؓ کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے فرماتے دیکھا: جو مجھ سے محبت کرتا ہو وہ حسنؓ سے بھی محبت کرے۔[2]

اس روایت کو اشعث بن سوار اور فضیل بن مرزوق نے عدی سے بھی نقل کیا ہے۔

۱۴۲۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہشام بن سعد، نعیم کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حسنؓ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، وہ اس لئے کہ ایک مرتبہ حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک میں بچکانہ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ کا منہ کھولتے اور اپنے منہ مبارک کو ان کے منہ میں لے جاتے پھر ارشاد فرمایا، اے میرے اللہ! میں حسن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے۔[3]

۱۴۲۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابن منذر، عثمان بن سعید، محمد بن عبداللہ ابورجاء حظلی، شعبہ بن حجاج، ابواسحاق، ہمدانی، حارث کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ سے ذیل میں دی گئی چیزوں کے متعلق سوال کیا۔

حضرت علیؓ	حضرت حسنؓ
اے بیٹے راست بازی کیا ہے؟	اے اباجان اچھائی سے برائی کو مٹانا راستبازی ہے۔
شرف کیا ہے؟	قبیلہ پروری اور جرأت۔
مروّت کیا ہے؟	عفت مآبی اور مال کی درستی۔
مہربانی کیا ہے؟	تھوڑے پر نظر رکھنا اور نظر حقارت سے باز رہنا۔
ملامت کیا ہے؟	آدمی کا اپنے کو چھوڑ کر دوسرے کو الزام دینا۔
سماحت (سخاوت) کیا ہے؟	مالداری و تنگدستی میں خرچ کرنا۔
بخل کیا ہے؟	جو تیرے پاس ہو اسے عظیم سمجھے اور جو خرچ کرے اسے تلف ضائع سمجھے۔
بھائی چارہ کیا ہے؟	بیماری و تندرستی میں غمگساری کرنا۔

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/ ۱۶۵، ۷/ ۶۳، ۸/ ۱۷۳. ومسند الحمیدی ۷۹۳. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۹۶، ۱۵/ ۹۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۳. صحیح البخاری اور سنن کی دیگر کتب میں اس روایت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔

[2] المستدرک ۳/ ۱۷۴. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۹۹. ومسند الامام احمد ۵/ ۳۶۶. والتاریخ الکبیر للبخاری ۳/ ۲۲۸. وکنز العمال ۳۷۶۴۹، ۳۷۶۵۰.

[3] صحیح البخاری ۵/ ۳۳، ۷/ ۲۰۵. وصحیح مسلم ۱۸۸۲ وغیرھما.

جبن (سستی) کیا ہے؟ دوست پر بہادری دکھانا اور دشمن سے بھاگ جانا۔
غنیمت کیا ہے؟ تقویٰ میں رغبت اور دنیا سے بے رغبتی غنیمت ہے
بردباری کیا ہے؟ غصے کو پی جانا اور نفس پر قابو پالینا۔
غنیٰ کیا ہے؟ اللہ کے دیئے پر نفس کو راضی رکھنا بے شک اصل غنیٰ تو نفس کا غنی ہے۔
فقر کیا ہے؟ نفس کا ہر چیز پر حریص ہونا۔
قوت وطاقت کیا ہے؟ لڑائی کی شدت میں اور طاقتوروں کے مقابلہ میں جم جانا۔
ذلت کیا ہے؟ بہادری دکھانے کے وقت گھبرا جانا
عاجزی کیا ہے؟ ڈاڑھی سے کھیلنا اور باتوں کے دوران تھوک کا کثرت سے آنا۔
جرأت کیا ہے؟ ہم عمروں کی موافقت
تکلف وکلفت کیا ہے؟ لایعنی باتیں کرنا۔
بزرگی کیا ہے؟ عزم اور نیک جگہ میں عطاء کرنا اور جرم کی جگہ میں روکنا۔
عقلمندی کیا ہے؟ جو کچھ تو نے جمع کیا ہے دل کا اس کو یاد رکھنا عقلمندی ہے۔
اختلاف کیا ہے؟ دشمنوں کو آگے رکھنا اور باتوں کو بلند کرنا۔
نیک، خوبصورتی کیا ہے؟ اچھے کام کرنا برے کام چھوڑنا۔
دانش مندی کیا ہے؟ بردباری کرنا اور حاکموں کے ساتھ نرمی کرنا۔
بے وقوفی کیا ہے؟ ڈھٹائی کی اتباع اور گمراہوں کی مصاحبت
غفلت کیا ہے؟ اچھائی کو چھوڑ کر برائی کے پیچھے پڑ جانا۔
حرمان کیا ہے؟ تیرا حصہ تجھ کو پیش کر دیا جائے اور تو اس کو چھوڑ دے۔
سرداری کیا ہے؟ اپنے مال میں حماقت کرنے والا، اپنی عزت کا خیال نہ رکھنے والا جسے گالی دی جائے اور وہ جواب نہ دے اور قبیلے کے معاملہ میں پریشان سردار ہے۔

حضرت علیؓ یہ جوابات سن کر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں اور عقلمندی سے بڑھ کر کوئی مال نہیں۔[1]

۱۴۲۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن حمیر، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر، جبیر بن نفیر کی سند سے روایت ہے کہ...... جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؓ سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ آپ خلافت کے خواہشمند ہیں؟ ارشاد فرمایا سارے کا سارا عرب میرے ہاتھ میں تھا جس سے میں لڑتا وہ بھی لڑتے، جس سے میں صلح کرتا وہ بھی کرتے میں محض اللہ کی رضا کی خاطر اور امت محمد ﷺ کی جانوں کو محفوظ رکھنے کی خاطر خلافت سے دستبردار ہوں۔

۱۴۳۰-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعد، سفیان بن عیینہ، مجالد کی سند سے...... امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۶۸. وکنز العمال ۴۴۱۳۵. ۴۴۲۳۷. ۴۴۳۸۹. وتاریخ ابن عساکر ۴/ ۲۲۱ (التهذیب) ومجمع الزوائد ۱/ ۲۸۳. وکشف الخفاء ۲/ ۴۹۹. والبدایه والنهایة ۴/ ۸۰.

علیؓ کے پاس گیا جب انھوں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ کچھ عطیہ پر صلح کر لی تھی حضرت معاویہؓ نے کہا کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کے سامنے خلافت سے دست برداری کا اعلان کرو اور خلافت کو میرے سپرد کرو، (چنانچہ حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا اما بعد! بے شک بہترین عقلمندی پرہیزگاری ہے اور فجور بدترین حماقت ہے، بے شک مسئلہ خلافت میں میرا معاویہ کے ساتھ اختلاف رہا ہے یا تو معاویہ مجھ سے زیادہ خلافت کے حقدار تھے تو میں خلافت سے دست کش ہو چکا ہوں اور معاویہ کو اپنا حق مل چکا اور اگر معاویہؓ کی بنسبت مسئلہ خلافت کا میں زیادہ حقدار تھا تو سن لو میں اصلاحِ امت اور ان کی جانوں کی حفاظت کی خاطر دستبردار ہو چکا ہوں، یقیناً میں جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے خلافت تمہارے لئے باعث فتنہ بنے اور کچھ وقت کے لئے متاع ہو (سامان دنیا) ہو۔

۱۴۳۱......احمد بن محمد بن حارث بن حلف ابوبکر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن احمد بن حسن، کی سند سے روایت ہے کہ......ابان بن طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو حضرت حسنؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے جسم کے اعتبار سے دنیا میں رہو اور اپنے دل کے اعتبار سے آخرت میں رہو۔

۱۴۳۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، عباس بن فضل، قاسم بن عبدالرحمٰن، محمد بن علی کی سند سے روایت ہے کہ ......حضرت حسنؓ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنے رب سے حیاء آتی ہے کہ میں اس سے ملاقات کروں حالانکہ میں اس کے گھر کی طرف کبھی چلا نہ ہوں چنانچہ بیس مرتبہ مدینہ سے پیادہ پا بیت اللہ کی طرف چلے۔

۱۴۳۳-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عبداللہ بن داؤد، مغیرہ بن زیاد، ابن نجیح کی سند سے روایت ہے کہ......حضرت حسنؓ بن علیؓ نے پاپیادہ حج کیا اور اپنا آدھا مال اللہ کے راستے میں تقسیم کیا۔

۱۴۳۴-محمد بن احمد بن اسحٰق، احمد بن سہل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عامر بن حفص، شہاب بن عامر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علیؓ نے دو مرتبہ اپنا آدھا آدھا مال اللہ کے راستے میں صدقہ کیا حتیٰ کہ اپنا ایک جوتا بھی دے دیا۔

۱۴۳۵-عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، زبیر بن بکار، عمی، علی بن یزید بن جدعان کی سند سے روایت ہے کہ......حضرت حسنؓ نے دو مرتبہ اپنا کل مال اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا اور تین مرتبہ اپنا آدھا مال صدقہ کیا حتیٰ کہ ایک جوتہ دے دیا ایک رکھ لیا اور ایک موزہ صدقہ کر دیا ایک رکھ لیا۔

۱۴۳۶-محمد بن ابراہیم، حصین بن حماد، سلیمان بن سیف، سلم بن ابراہیم، قرہ بن خالد کی سند سے روایت ہے......قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کے گھر کھانا کھایا جب میں سیر ہو گیا تو کھانے سے ہاتھ اٹھالیا اور ہاتھ میں رومال لے لیا۔ محمد بن سیرین کہنے لگے کہ حسن بن علیؓ فرماتے تھے کھانا بڑی ہلکی چیز ہے۔ اس سے کہ کھانے میں تقسیم کی جائے۔

۱۴۳۷-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عثمان بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ ہشام بن جمال کی سند سے روایت ہے کہ......محمد بن سیرین کہتے ہیں: حسن بن علیؓ نے ایک خاتون سے شادی کی تو اس کے پاس بطور مہر کے ایک سو کنیزیں بھیجیں ہر کنیز کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔

۱۴۳۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، سفیان، ثوری عبدالرحمٰن بن عبداللہ، عبداللہ، حسن بن سعد، سعد کی سند سے روایت ہے کہ......حسن بن علیؓ نے بطور تحفہ کے دو عورتوں کو بیس ہزار درہم اور شہد کے بہت سارے مشکیزے دیئے، اس عطیہ کو کم سمجھ کر ایک کہنے لگی (راوی کہتے ہیں وہ حنفیہ ہو سکتی ہے) متاع قلیل من حبیب مفارق ......یعنی جدا ہونے والے دوست کی طرف سے بہت کم عطیہ ملا ہے۔

۱۴۳۹-محمد بن علی، ابوعروبہ حرانی، سلیمان بن عمر بن خالد، ابن علیہ، ابوعون، عمیر بن اسحاق، کی سند سے روایت ہے کہ......عمیر بن اسحاق کہتے ہیں میں اور ایک اور آدمی حضرت حسن بن علیؓ کے پاس ان کی عیادت کرنے آئے۔ حسنؓ فرمانے لگے، اے آدمی! مجھ سے

مانگ! کہا بخدا ہم آپ سے اس وقت تک نہیں مانگیں گے جب تک اللہ آپ کو عافیت نہ بخشے، حضرت حسن تھوڑی دیر کے لئے اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آ کر ارشاد فرمایا: اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ مانگ سکو اس سے پہلے پہلے مجھ سے مانگ لو۔ اس نے کہا بلکہ اللہ آپ کو پہلے صحتیاب کرے پھر ہم آپ سے مانگیں گے۔ ارشاد فرمایا میں دل برداشتہ ہوں، مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اس مرتبہ زہر نے کچھ زیادہ اثر کر دیا ہے۔ پھر میں دوسرے دن حضرت حسنؓ کے پاس گیا وہ زندگی کے آخری مراحل میں تھے حضرت حسینؓ پاس تھے۔ کہا اے بھائی آپ زہر پلانے کے سلسلے میں کس کو ملوث سمجھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کیوں؟ تاکہ تم اسے قتل کر دو؟ کہا جی ہاں ارشاد فرمایا جس کے بارے میں مجھے گمان ہے اگر حقیقت میں وہی مجھے زہر پلانے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے خوب بدلہ لینے والا ہے۔ اور اگر اس کے بارے میں میرا محض گمان ہی ہو تو مجھے پسند نہیں کہ بری الذمہ کو میرے بدلے میں قتل کیا جائے۔ بس اتنی بات کہی تھی کہ ان کی روح پرواز کر گئی۔

۱۴۴۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن ابوشیبہ، ابواسامہ سفیان بن عینیہ، رقبہ بن مصقلہ کی سند سے روایت ہے کہ..... جب حضرت حسنؓ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا مجھے صحراء کی طرف لے جاؤ تاکہ میں ملکوتِ سماویہ میں غور کر سکوں، جب انھیں خدام باہر لے گئے فرمانے لگے، اے میرے رب! میں اپنی جان کو تیرے دربار میں باعث ثواب سمجھتا ہوں بے شک جان کنی کا عالم میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے، چنانچہ حضرت حسنؓ اپنی جان کو اللہ کے ہاں باعث اجر و ثواب سمجھتے تھے۔

اہل صفہ کے ساتھ حضرات صحابۂ کرامؓ کا لگاؤ...... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت حسنؓ اہل بیت میں سے تھے اور فقراء اہل صفہ کے نگران بھی تھے۔ حسنؓ بن علیؓ اور جعفرؓ بن ابی طالب نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ کثرت کے ساتھ مجالست کرتے تھے۔ چونکہ اہل صفہ کے ساتھ مجالست کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔

اسی طرح نبی ﷺ کے بعد صحابۂ کرامؓ اجمعین اہل صفہ سے محبت کرتے، ان کے پاس اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کو باعث ثواب سمجھتے تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ اہل صفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو ثواب سمجھتے تھے، اور ان کے اختلاط کو بلندی مقام سے تعبیر کرتے اور ان سے جدائی کو برے حال سے گردانتے تھے، جیسا کہ حسین بن علیؓ کے خیالات کو ذیل میں حکایت کیا گیا ہے:

۱۴۴۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، محمد بن حسن کی سند سے روایت ہے کہ..... جب شرپسند لوگوں نے حضرت حسینؓ پر دھاوا بول دیا تو آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا تم دیکھ رہے ہو کہ فتنہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ دنیا تبدیل اور اجنبی ہو چکی ہے، اس کی اچھائیاں بھاگ رہی ہیں، حتیٰ کہ اچھائی دنیا میں ایسے ہی باقی رہ گئی ہے جیسا کہ بچا ہوا پانی۔ دنیا میں زندگی گزارنا ایسا ہی ہے جیسا کہ چوپائے کو مضرِ صحت چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ حق پر کچھ عمل نہیں کیا جا رہا اور باطل کی پرستش کی جا رہی ہے، مومن آدمی تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں رغبت رکھتا ہے۔ میں تو موت کو باعثِ سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو باعث جرم سمجھتا ہوں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن

(۱۳۳) فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ[1]

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہا بزرگ، پاکباز، سیدہ بتول، جگر گوشہ رسول اللہ ﷺ، اولاد میں آپ ﷺ کو سب سے پیاری اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ ﷺ سے سب سے پہلے ملنے والی ہیں۔ دنیا اور آسائش دنیا سے کنارہ کش تھیں، اور دنیا کی آفات وعیوب سے باخوبی واقف تھیں۔

کہا گیا ہے وفاق میں ثبات اور لحاق میں قطعیت کا نام تصوف ہے۔

۱۴۴۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوعوانہ، فراس، بن یحیی، شعبی، مسروق، کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) سب کی سب نبی ﷺ کے پاس ان کی مرض وفات میں موجود تھیں کہ اتنے میں حضرت فاطمہؓ آگئیں (ان کی چال نبی ﷺ کی چال سے بہت مشابہ تھی) جب نبی ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید، چنانچہ آپ ﷺ نے انھیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا دیا، پھر ان سے سرگوشی کی جسکی وجہ سے وہ رو پڑیں میں آپ ﷺ کی ازواج میں موجود تھی میں نے فاطمہؓ سے کہا، بھلا وہ کونسا راز ہے جس سے نبی ﷺ نے تمہیں کو خاص کیا ہے، جسے تم سن کر رو بھی پڑیں پھر رسول اللہ ﷺ نے تم سے سرگوشی کی تو تم ہنس پڑیں، میں نے فاطمہؓ سے کہا میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تمہارے اوپر ہے کہ مجھے اس راز کے بارے میں بتلاؤ کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی، خیر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی میں نے دوبارہ حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہنے لگیں ہاں اب بتائے دیتی ہوں میرا رونا اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جبرئیل امین سال میں صرف ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال انھوں نے مجھے دو مرتبہ قرآن سنایا ہے، جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت اب قریب آچکا ہے چنانچہ میں یہ بات سن کر رو پڑی، پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرتی رہو اور صبر سے کام لو میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر ارشاد فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ میں یہ بات سن کر ہنس پڑی۔[2]

جابر جعفی نے شعبی سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ جابر نے ابی طفیل عن عائشہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ عروہ بن زبیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، یحیی بن عباد نے عائشہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ فاطمہ بنت الحسین وعائشہ بنت فاطمہ نے بھی حضرت عائشہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۴۴۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ...... مسور بن

---

[1] تهذيب الكمال ۹۹ ۷۸ (۳۵ / ۲۴۷) والاستيعاب ۴/ ۹۳ ۱۸ .وطبقات ابن سعد ۷/ ۳ / ۲.

[2] صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة ۹۸ . وصحيح البخاری ۸/ ۷۹ . والمستدرک ۳/ ۱۵۶ . وفتح البارى ۱۱/ ۸۰

عکرمہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کوارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک فاطمہ میری بیٹی اور میرا گوشہ جگر ہے جس نے فاطمہ کو بے قرار کیا اس نے مجھے بے قرار کیا اور جس نے فاطمہ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔[۱]

عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ عن المسور اور ابوایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ عن عبداللہ بن الزبیر کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۴۴۴- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن داؤد، عباد بن عوام، ہلال بن خباب، عکرمہ کی سند سے...... ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔[۲]

۱۴۴۵- عبداللہ بن محمد بن عثمان، واسطی، یعقوب بن ابراہیم بن عباد بن عوام، عمرو بن عون، ہشیم، یونس، حسن...... انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "عورتوں کے لئے بھلائی ہے؟ ہم جماعت صحابہ آپ ﷺ کے فرمان کو نہ سمجھے، حضرت علیؓ کھسک گئے اور جا کر حضرت فاطمہؓ سے پوچھا، کہنے لگیں تم نے آپ ﷺ سے کیوں نہیں کہہ دیا کہ عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں۔ حضرت علیؓ نے واپس آ کر آپ ﷺ کو جواب دیا ارشاد فرمایا یہ جواب کس نے تمہیں بتایا ہے، کہا فاطمہؓ نے۔ ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔[۳]

سعید بن المسیبؒ نے حضرت علیؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۴۴۶- ابراہیم بن احمد بن ابوحصین، ابوحصین، یحیی حمانی، قیس، عبداللہ بن عمران، علی بن زید...... سعید بن المسیب کی سند سے روایت ہے کہ علیؓ نے فاطمہؓ سے فرمایا: عورتوں کے لئے بہتر کیا ہے؟ کہنے لگیں وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں، حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے اسکا ذکر کیا۔ ارشاد فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔[۴]

حضرت فاطمہ کی سختیاں ۱۴۴۷- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، عبدالواحد بن زیاد، سعید جریری، ابی ورد، ابن اعبد کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت علیؓ کہنے لگے اے ابن عبد! کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہؓ کے متعلق خبر نہ دوں؟ فرمانے لگے فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی آپ ﷺ کے اہل میں سب سے زیادہ عزت و اکرام والی اور میری زوجہ محترمہ تھیں، چنانچہ وہ چکی پیسا کرتی تھیں جسکی وجہ سے ان کے لئے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے تھے مشکیزے کے ساتھ کنویں سے پانی نکالا کرتی تھیں جسکی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گیا تھا۔ گھر میں جھاڑو دیتیں جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے، ہنڈیا کے نیچے آگ جلایا کرتی تھیں جس سے ان کے کپڑے پراگندہ ہو جاتے الغرض ان امور سے انھیں بہت تکلیف پہنچتی تھی۔

۱۴۴۸- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی کی سند سے...... امام زہری کی روایت ہے کہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتی تھیں جس سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے میرے رب کی قسم چکی کا پاٹ ان کے ہاتھوں میں نشانات ڈال دیتا تھا۔

۱۴۴۹- فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابراہیم بن عبداللہ، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، عطاء بن سائب، کی سند سے حضرت علی کرم اللہ

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۹۴ . وسنن الترمذی ۳۸۶۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲/ ۱۲۶.

[۲] طبقات ابن سعد ۲/ ۲/ ۴۰. والدر المنثور ۶/ ۲۰۷. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۴/ ۱۲۷.

[۳] تخریج الاحیاء ۲/ ۴۸ .

[۴] کنز العمال ۳۷۷۳۷. ۳۴۲۲۱. ۳۴۲۴۴. ۳۴۲۴۴. ۲۰۱۰ ۳۴۶. صحیح مسلم کتاب الفضائل الصحابة ۹۴ . وسنن الترمذی ۳۸۶۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲/ ۱۲۶.

وجہ کی روایت ہے کہ فاطمہؓ حاملہ تھیں، جب تنور پر روٹیاں پکاتیں تو ان کا بطن مبارک تنور کے کنارے پر لگتا جس سے انھیں تکلیف ہوتی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا چونکہ میں اہل صفہ کے پاس سے آیا ہوں۔ حالانکہ ان کے پیٹ بھوک سے سکڑے جارہے تھے۔ کیا میں تمہیں اس (خادم) سے بہتر چیز نہ بتلادوں؟ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔[1]

۱۴۵۰- محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، امیہ، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عمرو بن دینار کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بخدا میں نے آپ ﷺ کے سوا حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا باوجود ہمارے درمیان نوک جھونک کے، افک کے مسئلہ میں کہا تھا: یارسول اللہ! آپ عائشہؓ سے پوچھیں وہ جھوٹ نہیں بولتی۔

۱۴۵۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق محمد بن صباح، علی بن ہاشم، کثیر نواء..... عمران بن حصینؓ کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے ساتھ فاطمہؓ کی عیادت کو نہیں چلتے؟ چونکہ اسے کسی بیماری کی شکایت ہے، میں نے کہا یارسول اللہ! ضرور جاؤں گا، چنانچہ جب ہم ان کے دروازے پر پہنچے تو نبی ﷺ نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اور فرمایا کیا میں اور میرے ساتھ جو آدمی ہے، ہم دونوں اندر آجائیں؟ کہنے لگیں جی ہاں لیکن اے اباجان میرے پاس تو صرف ایک جبہ ہے (میں اس سے پورے ستر کا سامان کیسے کرپاؤں گی؟) ارشاد فرمایا کہ تم اس جبہ کو اس طرح اوڑھ لو (یعنی آپ ﷺ نے انھیں ستر کی کیفیت سمجھادی) پھر حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں میرے سر پر کوئی اوڑھنی نہیں ہے۔؟ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک پرانی چادر تھی اسے فاطمہؓ کی طرف پھینک کر فرمایا: اسے اپنے سر پر اوڑھ لو۔ تو انھوں نے ہم دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی اور آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی! اپنے آپ کو کس حال میں پاتی ہو؟ کہنے لگیں مجھے سخت تکلیف ہے اور تکلیف کی شدت میں اضافہ ہورہا ہے چونکہ اس وقت میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ ارشاد فرمایا بیٹی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟ کہنے لگیں مریم بنت عمران کہاں گئیں؟ ارشاد فرمایا وہ اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہے اور تم اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہو، بخدا کیا میں نے تمھاری شادی ایسے آدمی سے نہیں کرائی جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔

علی بن ہاشم نے اس کو مرسلا اور ناصح ابو عبداللہ نے جابر بن سمرۃ سے متصلا روایت کیا ہے۔

۱۴۵۲- محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن محمد مقری، محمد بن یحیی صوفی کوفی، اسماعیل بن ابان وراق، ناصح ابو عبداللہ، سماک کی سند سے..... جابر بن سمرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا فاطمہ کو سخت تکلیف ہے، صحابہ کرامؓ کہنے لگے اگر ہم ان کی عیادت کو جائیں؟ چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ چل پڑے جب دروازے پر پہنچے (دروازہ بند تھا) تو فاطمہؓ کو آواز دی اپنے کپڑے درست کرلو، میرے ساتھ تمہاری عیادت کو کچھ لوگ آرہے ہیں فاطمہ کہنے لگیں یا نبی اللہ میرے اوپر صرف ایک جبہ ہے؟ چنانچہ نبی ﷺ نے ایک چادر لی اور دروازے کے پیچھے سے حضرت فاطمہؓ کی طرف پھینک دی اور فرمایا۔ اس سے اپنا سر باندھ لو، پس آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اندر تشریف لے گئے، تھوڑی دیر اندر بیٹھے اور پھر واپس نکل آئے، صحابہؓ کہنے لگے بخدا ہمارے نبی ﷺ کی بیٹی اس حالت میں ہیں؟ ارشاد فرمایا: سن لو، فاطمہ قیامت کے دن عورتوں کی سردار ہوگی۔[2]

۱۴۵۳- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابوریحان، شعیب بن ابوحمزہ، زہری، عروہ، کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہؓ نے وفات پائی اور حضرت علیؓ نے انھیں رات کے وقت دفن کیا۔

---

[1] كنز العمال ٣٧٨٤٩ . ومسند الامام احمد ١/ ٧٩ . ومجمع الزوائد ٨/ ١٦٨ . والجامع الكبير ٢/ ٣٣.

[2] اتحاف السادة المتقين ٨/ ٢٢٧ . ٩/ ٢٨٠ . وكنز العمال ٣٧٤٦١ .

۱۴۵۴-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبدالجبار بن علاء، سفیان، عمرو، کی سند سے......ابو جعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد فاطمہؓ کو میں نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا صرف ایک مرتبہ تھوڑا سا ہنسی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ دنیا میں رہیں۔

۱۴۵۵-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے روایت ہے کہ......جب حضرت فاطمہؓ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھوں نے حضرت علیؓ کو غسل کے لئے پانی رکھنے کا حکم دیا حضرت علیؓ نے پانی رکھ دیا، پھر حضرت فاطمہؓ نے غسل کیا اور طہارت حاصل کی اور اپنے کفن کے کپڑے منگوائے، چنانچہ موٹے کھردرے کپڑے لائے گئے جن کو انھوں نے پہن لیا اور خوشبو بھی لگائی، پھر حضرت علیؓ سے کہا کہ جب میری روح پرواز کر جائے میرے کپڑے نہ اتارے جائیں، اور کپڑوں سمیت مجھے کفنایا جائے، عبداللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا، کیا آپ نے اس معاملے کا کسی کو بتلایا تھا؟ کہنے لگے ہاں کثیر بن عباس کو؟ اور اس نے کفن کی اطراف میں لکھا تھا کہ ''کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۱۴۵۶-ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس السراج، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی، عون بن محمد بن علی بن ابو طالب، ام جعفر بنت محمد بن جعفر، عمارۃ بن مھاجر......ام جعفر کی سند سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرمانے لگیں، اے اسماء! جو کچھ عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مجھے ناپسند ہے، عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو اس کے اوصاف کو ظاہر کر دیتا ہے، حضرت اسماءؓ کہنے لگیں، اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کیا میں آپ کو وہ چیز نہ دکھاؤں جسکو میں نے حبشہ میں دیکھا تھا؟ چنانچہ حضرت اسماءؓ نے چند تر شاخیں منگوائیں اور انھیں (کمان کی طرح) ٹیڑھا کرنے لگیں۔ پھر ان ٹہنیوں پر ایک کپڑا پھیلا دیا۔ حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں یہ کپڑا کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت لگ رہا ہے، اس کے ذریعے عورت مرد سے ممتاز ہو جاتی ہے سو جب میں مر جاؤں مجھے صرف تو اور علی غسل دینا اور میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ آنے۔ چنانچہ جب حضرت فاطمہؓ نے وفات پائی تو حضرت علیؓ اور حضرت اسماءؓ نے انھیں غسل دیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۱۳۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ

اہل صفہ پر رحم کرنے والے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صدیقہ بنت صدیق، عتیقہ بنت عتیق، محبوبہ حبیب ﷺ، سید المرسلین ﷺ سے الفت قریبی رکھنے والی، تمام عیوب سے پاک، دلوں کے شبہات سے پاک، خداوند تعالیٰ کے قاصد جبرئیل امین کو دیکھنے والی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی ہیں۔ دنیا سے نفرت اور لذات دنیا سے کنارہ کش تھیں اور اپنے محبوب ﷺ کی جدائی پر ہمیشہ آنسو بہاتی تھیں۔ سبحان اللہ!

کہا گیا ہے کہ بے شک خدا کے ساتھ ذوق شوق کو گلے لگانا اور دنیا کے رنج میں رونے دھونے سے جدائیگی اختیار کرنا تصوف ہے۔

۱۴۵۷-محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابو شیبہ، جعفر بن عون، مسعر بن کدام، حبیب بن ابی ثابت، ابوالضحیٰ کی سند سے روایت ہے کہ......مسروقؒ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے کہ مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ نے حبیبہ حبیب اللہ ﷺ جسکی برأت کتاب اللہ میں بیان کی گئی ہے نے حدیث سنائی۔

ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، جریر، اعمش، مسلم بن صبیح کی سند سے مروی ہے کہ جب مسروقؒ حضرت عائشہؓ سے منقول کوئی حدیث سناتے تو کہتے مجھے صدیقہؓ بنت صدیقؓ، حبیبہ حبیب اللہ ﷺ نے حدیث سنائی۔

۱۴۵۸-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زمعہ، ابن ابی ملکیہ کی سند سے روایت ہے کہ......ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ کی طرف

---

[1] الاصابۃ ۴/ ۳۵۹. والاستیعاب ۴/ ۳۵۶. وتهذیب التهذیب ۱۲/ ۴۳۳، والتقریب ۲/ ۶۰۶. وتهذیب الکمال ۷۸۸۵ (۳۵/ ۲۲۷) وطبقات ابن سعد ۸/ ۶۶. وسیر النبلاء ۲/ ۱۳۵. ۲۰۱.

سے فریاد رسی کی آواز سنی انھوں نے اپنی لونڈی بھیجی تا کہ دیکھ آئے حضرت عائشہؓ کو کیا معاملہ پیش آیا، چنانچہ لونڈی واپس آ کر کہنے لگی، عائشہؓ اللہ کو پیاری ہوگئی ہیں۔ام سلمہؓ کہنے لگیں اللہ تعالیٰ عائشہؓ پر رحم فرمائے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عائشہؓ اپنے باپ کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھی۔

۱۴۵۹-محمد بن حمید، احمد بن عیسیٰ بن سکین، عبداللہ بن حسین مصیصی ابو طاہر مقدسی، ولید بن محمد موقری، زہری کی سند سے مروی ہے کہ ......حضرت انسؓ نے فرمایا، اسلام میں پہلی محبت جو ہوئی وہ نبی ﷺ نے عائشہؓ سے کی۔

۱۴۶۰-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، محمد بن بشر مصری، عثمان بن عبداللہ، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ......حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، یارسول اللہ! مجھ سے آپ کی محبت کیسی ہے۔ارشاد فرمایا: جیسے رسی کی گرہ، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتی، یارسول اللہ! گرہ کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرماتے وہ اپنے حال پر جوں کی توں برقرار ہے۔[1]

۱۴۶۱-محمد بن احمد بن حسن، ابو عیسیٰ موسیٰ بن علی ختلی، جابر بن سعید، فقیہ محمد بن حسن، یونس بن ابو اسحٰق، اسحاق......عریب بن حمید کی سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی کی، حضرت عمارؓ کہنے لگے، خاموش ہو جا، تیرا ناس ہو اور تجھے گالیاں دی جائیں، کیا تو حبیبہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، بے شک عائشہؓ جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہوں گی۔

حضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی محبت ۱۴۶۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حفص بن عمر، مبارک بن فضالہ، علی بن زید، ام محمد کی سند سے روایت ہے کہ......حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عائشہؓ کے متعلق کچھ بات کرنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹی! وہ تیرے باپ کی محبوبہ ہے۔

۱۴۶۳-ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، ہیثم بن جناد، یحییٰ بن سلیم، عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی سند سے ابن ملیکہ کہتے ہیں......ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی کہنے لگیں مجھے اس کی خودستائی کی کوئی ضرورت نہیں۔عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کہنے لگے، امی جان! ابن عباسؓ آپ کے گھر کے نیک آدمی ہیں، وہ آپکی عیادت کرنے آئے ہیں۔کہنے لگیں ٹھیک ہے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، چنانچہ ابن عباسؓ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے یا ام المؤمنین خوش ہو جائیے، اللہ کی قسم، آپ کے درمیان اور حضرت محمد ﷺ کے دوسرے حضرات کے ساتھ ملاقات کرنے کے درمیان صرف آپکی روح پرواز کرنے کی دیر ہے۔ آپ ازواج مطہرات میں سے، سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھیں اور رسول اللہ ﷺ صرف خوشبو......سے محبت کرتے تھے فرمانے لگیں کیا ایسی ہی بات ہے؟ کہنے لگے آپ کا عقد (ہار) ابواء مقام پر گم ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ اسکی تلاش میں مصروف ہو گئے جسکی وجہ سے صحابہؓ کو وضو کے لئے پانی بھی نہ مل سکا، چنانچہ اسکی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے آیت "فتیمموا صعیداً طیباً" پس تم تیمم کرو پاک مٹی کے ساتھ، نازل فرمادی، مسلمانوں کو اس رخصت کا حکم آپ کے سبب اور آپ کی برکت کی وجہ سے ملا، نیز مسطح نے آپ کے متعلق جو افواہ پھیلائی تھی، اس کے بارے میں بھی آپ کی برأت اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی، سو کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو مگر دن اور رات میں ہر وقت آپ کی شان میں نازل کی جانے والی آیات تلاوت نہ کی جاتی ہوں، فرمانے لگیں اے ابن عباس! مجھے اپنے آپ اور اپنی خودستائی سے دور رہنے دیجئے بخدا مجھے پسند ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔

بشر بن معضل بن خثیم، ابن ابی ملیکہ، ذکوان، یحییٰ بن سعید القطان، عمر بن سعید، ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے اور حسین بن علی، سفیان بن عیینہ، محمد بن عثمان، ابی ملیکہ کی سند سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

---

[1] تنزیہ الشریعۃ لابن عراق ۲/ ۲۱۵ . والفوائد المجموعۃ للشوکانی ۳۹۹ . والتذکرۃ للفتنی ۱۰۰ .

۱۴۶۴-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت عائشہؓ (واقعہ افک اور جنگ جمل کو یاد کر کے) فرمایا کرتی تھیں اے کاش میں بھولی بسری ہوتی۔

۱۴۶۵-ابراہیم بن احمد ہمدانی، اوس بن احمد بن اوس، داؤد بن سلیمان بن خزیمہ، محمد بن اسماعیل بخاری، عمرو بن محمد زینبی، ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر کی سند سے...... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جوتے سیا کرتے تھے اور میں دھاگہ کاتتی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ پسینہ جبین اقدس پر برق پاشیاں کر رہا ہے۔ کہتی ہیں آپ ﷺ کے حسن و جمال کو دیکھ کر مبہوت ہوگئی مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا "کیوں مبہوت سی ہوگئی ہو؟" میں نے کہا، یارسول اللہ! میں نے آپ کی جبینِ اقدس پر پسینے کو نور کی برق پاشیاں کرتے دیکھا ہے، اگر اس حالت میں ابوکبیر ہذلی آپ کو دیکھ لیتا، اسے یقین ہوجاتا اس کے شعر کے اصل حقدار (مصداق) آپ ہی ہیں۔ فرمایا: عائشہ! ابوکبیر ہذلی کیا کہتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے شعر پڑھے:

و مبرء من کل غبر حیضة　　وفساد مرضعة وداء مغیل

و اذا نظرت الی اسرة وجهه　　برقت کبرق العارض المتهلل

وہ حیض کے باقی ماندہ حصے سے اور دودھ پلانے والی کے فساد سے اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔ جب تو اس کے چہرے کے چمکتے خطوط کو دیکھے گا تو وہ تجھے چمکیلے بادلوں کی سی چمک کی طرح چمکتی ہوئی نظر آئے گی۔

یہ اشعار سن کر نبی ﷺ اپنے کام سے دست کش ہوکر میری طرف اٹھے اور مجھے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے، تو بھی مجھ سے اسی طرح لطف اندوز ہوتی ہے جس طرح میں تجھ سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔[۱]

۱۴۶۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، ابوسلمہ کی سند سے...... حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ! میں نے آپؐ کو گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے دیکھا ہے درآنحالیکہ آپ کھڑے کھڑے دحیہ کلبیؓ سے باتیں کر رہے ہیں، فرمایا کیا تو نے اسے دیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے اسے دیکھا ہوا ہے فرمایا، وہ جبرئیل امین تھے اور تجھے سلام کہہ رہے تھے۔[۲] حضرت عائشہؓ نے کہا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ ملاقاتی اور باریاب کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، جبرئیل بہت اچھے ساتھی اور احتیاط کردہ ہیں۔

ابوبکر عیاش نے مجالد عن شعبی عن مسروق عن عائشہ کے طریق سے اور امام زہری نے ابی سلمۃ عن عائشہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۴۶۷-ابوبکر طلحی، اسماعیل بن محمد مزنی، ابونعیم، زکریا بن ابی زائدہ، عامر شعبی، مسروق کی سند سے...... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے کہا "جبرئیل تجھے سلام کہتے ہیں[۳]۔ میں نے کہا وعلیہ السلام۔

۱۴۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، مسروق کی سند سے روایت ہے...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کے بعد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ہاں الا ماشاء اللہ اور اگر میں رونا چاہتی رو لیتی۔ الغرض محمد ﷺ کے گھر والوں نے سیر ہوکر کھانا نہیں کھایا۔

۱۴۶۹-عباس بن احمد بن ہاشم کنانی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابن مبارک، ابومعاویہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابوبردہ،

---

۱ السنن الکبریٰ للبیهقی ۷ / ۴۲۲. وتاریخ بغداد ۱۳ / ۲۵۳.

۲ مسند الحمیدی ۲۷۷. ومجمع الزوائد ۳/ ۵۷، ۶/ ۸۰. وتاریخ ابن عساکر ۳/ ۵۷ (التهذیب) والدر المنثور ۲/ ۱۵۹.

۳ فتح الباری ۷ / ۱۰۷، ۱۱ / ۳۸.

اسود بن یزید، کی سند سے روایت ہے...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بے شک تم تواضع کو افضل ترین عبادت کہو گے۔

۱۴۷۰- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون...... قاسم بن محمد کی سند سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بہت روزے رکھتیں، جسکی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ کی سخاوت ۱۴۷۱- حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبداللہ مدینی، محمد بن حازم، ہشام بن عروہ، ابوسکندر، ام ذرہ کی سند سے روایت ہے کہ...... حضرت عائشہؓ کے پاس دراہم سے بھرے ہوئے دو تھیلے بھیجے گئے جن میں اسی ہزار یا ایک لاکھ کے لگ بھگ دراہم ہوئے ہوں گے چنانچہ ایک طشتری منگوائی اور لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے بیٹھ گئیں اور خود اس دن روزہ میں تھیں، جب شام ہوئی ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا اور لونڈی کو افطاری لانے کا کہا، چنانچہ لونڈی نے خشک روٹی اور زیتون کا تیل خدمت میں حاضر کر دیا، اتنے میں ام ذرہ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگی آپ نے جو درہم آج تقسیم کئے ان میں سے کچھ بچا لیتیں تا کہ ہم ایک آدھ درہم میں افطاری کے لئے کچھ گوشت خرید لائیں۔ فرمانے لگیں۔ مجھے نہ جھڑ کو اس وقت اگر تم مجھے یاد کراتیں تو میں کچھ تمہارے لئے رکھ لیتی۔

۱۴۷۲- کاتب محمد بن عبداللہ، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم ہیثم بن عدی، ہشام کی سند سے مثل مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۴۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عبداللہ خلنجی، مالک بن سعید، اعمش، تمیم بن سلمۃ...... کی سند سے حضرت عروہؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو ستر ہزار درہم تقسیم کرتے دیکھا ہے۔ اس قدر مال و دولت ہونے کے باوجود، اپنی قمیص کے گریبان پر پیوند لگاتی تھیں۔

۱۴۷۴- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن بکر، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ...... حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے، بخدا سورج اس دن ابھی غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ سب اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے، ایک لونڈی ان سے کہنے لگی اگر آپ ان میں سے ایک درہم کے بدلے میں ہمارے لئے گوشت خرید لاتیں، فرمانے لگیں، اگر تقسیم کرنے سے پہلے مجھ سے کہہ دیتی تو میں ایسا کر لیتی۔

۱۴۷۵- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، یوسف بن یعقوب، ایوب بن سوید، عبداللہ بن شوذب، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے...... حضرت عائشہؓ نے اپنا مال و اسباب ایک لاکھ درہم کے بدلے میں بیچ ڈالا اور درہم اللہ کے راستے میں تقسیم کر دیئے پھر جو کی خشک روٹی کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ خادمہ کہنے لگی اگر آپ اس مال سے ایک آدھ درہم بچا لیتیں تا کہ ہم گوشت خرید لاتیں، آپ بھی کھاتیں ہم بھی کھاتیں، فرمایا تو پھر مجھے یاد کیوں نہ کرایا۔

۱۴۷۶- ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، یحیٰی بن ایوب، یحیٰی بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم کی سند سے روایت ہے کہ...... معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو بطور ھدیہ کے بہت سارے کپڑے، چاندی اور دوسری اشیاء بھیجیں، یہ مال و اسباب حضرت عائشہؓ کے حجرے کے باہر ڈھیر کی شکل میں رکھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ جب حضرت عائشہؓ باہر تشریف لائیں، اس کی طرف دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا" لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو اس طرح کا مال و اسباب نہیں پایا تھا، پھر وہ سارے کا سارا تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہیں بچا تھا حالانکہ ان کے مہمان بھی تھے، چنانچہ جب روزہ افطار کرنے لگیں (رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلسل روزے میں رہا کرتی تھیں (تو خشک روٹی اور زیتوں کا تیل سامنے رکھوا دیا، خادمہ کہنے لگیں، یا ام المؤمنین ھدیہ کے اس مال میں سے ایک درہم کا اگر آپ حکم دیں تا کہ ہم اس کا گوشت خرید لائیں فرمایا جو کچھ ہے کھالو، اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں بچا۔ عبداللہ بن قاسم کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کو انگور کی بہت ساری ٹوکریاں ھدیہ کی گئیں انھیں بھی تقسیم کر دیا، اسی اثناء میں لونڈی نے حضرت عائشہؓ سے آنکھ چرا کر ایک ٹوکری اٹھالی تھی، چنانچہ

رات کولونڈی نے ٹوکری حاضر خدمت کردی، آپؓ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ کہنے لگی یا ام المؤمنین میں نے ایک ٹوکری اپنے کھانے کے لئے اٹھالی تھی، آپؓ نے فرمایا: ایک خوشہ (گچھا) کیوں کر نہ اٹھایا؟ تم نے پوری ٹوکری اٹھالی، بخدا میں اس سے کچھ نہیں کھاؤں گی۔

۱۴۷۷-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان حماد بن زید، شعیب بن حجاب، ابوسعید...... حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ اپنے لئے ایک زیر جامہ سی رہی تھیں میں نے کہا، یا ام المؤمنین! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت نہیں دے رکھی؟ فرمانے لگیں اس آدمی کا نئی چیز میں کوئی حق نہیں جو پرانا نہ کرے۔

۱۴۷۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش کی سند سے...... ابوضحیٰ کہتے ہیں مجھے حضرت عائشہؓ کو سن کر ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے نماز میں آیت کریمہ "فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم" ترجمہ اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچایا۔ تلاوت کی اور پھر کہنے لگیں یا اللہ! مجھ پر احسان کر اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔

۱۴۷۹-ابوضحیٰ کسی تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ جب آیت کریمہ "وقرن فی بیوتکن" تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو) تلاوت کرتیں تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگتیں حتیٰ کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

حضرت عائشہؓ کا سانپ کو قتل کرنا ۱۴۸۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، حاتم بن ابوصغیرہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ...... عائشہؓ نے ایک سانپ مار دیا، چنانچہ خواب میں ان سے کہا گیا، بخدا تم نے مسلمان سانپ کو قتل کر دیا ہے کہنے لگیں اگر وہ مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ کی ازواج کے پاس کیونکر آتا، کہا گیا سانپ تمہارے پاس آیا درآنحالیکہ تم اپنے کپڑوں میں پردہ نشیں تھیں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے صبح کی وہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں اور اس فعل کی پاداش میں بارہ ہزار درہم اللہ کے راستے میں خیرات کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۸۱-سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، زہری، عوف بن حارث بن طفیل کی سند سے روایت ہے کہ:...... حضرت عائشہؓ نے اپنی جائیداد فروخت کردی ابن زبیرؓ نے سن کر ان پر (امور معاملات) پابندی لگانا چاہی، آپؓ نے نذر (منت) مان لی کہ بخدا مرتے دم تک ابن زبیر سے بات نہیں کروں گی، چنانچہ ان کی قطع تعلقی کو طویل مدت گزر گئی اس دوران ابن زبیرؓ نے بہت جتن کیے حتیٰ کہ بہت سارے حضرات کو بطور سفارشی کے بھی لائے تاکہ کسی طرح عائشہؓ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر کچھ نہ بن پڑی اور کہتیں بخدا قطع تعلقی پر مجھے کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب قطع تعلقی میں طویل مدت بیت گئی ایک مرتبہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود باتیں کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے ان کے ہمراہ ابن زبیرؓ بھی تھے، جونہی اندر داخل ہوئے ابن زبیر حضرت عائشہؓ سے لپٹ گئے، اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے حضرت عائشہؓ بھی بہت روئیں اور ابن زبیرؓ نے انھیں اللہ تعالیٰ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا اور دوسرے حضرات نے بھی بہت اصرار کیا پھر انھوں نے ابن زبیرؓ سے بات کی پھر خادم بھیج کر یمن سے چالیس غلام خریدے اور انھیں کفارہ کے طور پر آزاد کیا۔ عوف کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو اپنی نذر یاد کرتے سنا، وہ رو پڑتیں حتیٰ کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔

۱۴۸۲-عبدالملک بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ...... معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ایک لاکھ درہم کے بدلے میں گھر خریدا شام تک حضرت عائشہؓ نے سب کچھ خیرات کر دیا اور خشک روٹی اور زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا، لونڈی کہنے لگی: ام المؤمنین! اگر آپ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں! فرمایا مجھے یاد کیوں نہیں کرایا؟

۱۴۸۳-حسن بن علان وراق، جعفر فریابی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ...... عروہ

۱۔ تھذیب الکمال ۶ ۴ ۷۸ (۳۵ / ۱۸۴) وطبقات ابن سعد ۸ / ۱۱۴.

ہیں لوگوں میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر قرآن، فرائض، حلال وحرام، اشعار، محاورات عرب، حالات عرب اور نسب شناسی کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۴۸۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن معاویہ زبیری، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ...... عروہؒ حضرت عائشہؓ سے کہا کرتے، اے امی جان! مجھے آپ کی فقاہت پر تعجب نہیں ہوتا چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ محترمہ اور ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں نہ ہی مجھے آپ کے اشعار اور عربوں کے حالات وواقعات جاننے پر تعجب ہے کیونکہ آپ ابوبکر کی بیٹی ہیں اور وہ ان چیزوں میں اعلم الناس تھے، لیکن مجھے تعجب آپ کی طبی مہارت پر ہے۔ وہ آپ کو کیسے اور کہاں سے مل گیا؟ نیز وہ ہے کیا؟ عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے میرے کاندھے پر ہاتھ مارا پھر کہنے لگیں: اے عروہ! رسول اللہ ﷺ کو آخیر عمر میں زہر پلایا گیا تھا، آپ ﷺ کے پاس ہر طرف سے وفود آتے اور آپ ﷺ کے لئے ہر طرح کا علاج بیان کر جاتے چنانچہ میں آپ ﷺ کا معالجہ کرتی تھی، پس اس طرح مجھے علم طلب سے واقفیت حاصل ہوئی۔

(۱۳۵) حضرت حفصہ بنت عمرؓ[1]

صحابیات میں سے ایک نماز گزار، روزہ دار، اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالنے والی حضرت حفصہ بن عمر بنت خطابؓ بھی ہیں، حضرت عمرؓ کے بعد انھوں ہی نے صحیفہ اپنے پاس رکھا تھا۔

۱۴۸۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یونس بن محمد وعفان، محمد بن یحیٰ بن حسن، علی بن محمد بن ابی شوارب، موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی نے کہا کہ حماد بن سلمہ، ابوعمران جونی، قیس بن زید کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دیدی، اسی اثناء میں حفصہؓ کے پاس ان کے دو ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون آئے، وہ انھیں دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا بخدا آپ ﷺ نے مجھے شکم سیر ہو کر طلاق نہیں دی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے حفصہؓ نے انھیں دیکھ کر اپنے اوپر چادر اوڑھ لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے کہا ہے کہ حفصہؓ سے رجوع کر لو چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار ہے نیز جنت میں وہ آپ کی زوجہ محترمہ ہوگی۔[2]

۱۴۸۶-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، منذر بن ولید جارودی، ولید، حسن، بن ابوجعفر، عاصم، زر، عمار بن یاسرؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا، پس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: انھیں طلاق نہ دیجئے چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار خاتون ہیں اور جنت میں آپ کی زوجۂ محترمہ ہوں گی۔[3]

۱۴۸۷-محمد بن مظفر، جعفر بن احمد، بن یحییٰ خولانی، احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، عبداللہ بن وہب، عمر بن صالح، موسیٰ بن علی، موسیٰ بن رباح، رباح، عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دی اور عمرؓ کو خبر پہنچی تو سخت پریشان ہوئے اور کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو عمرؓ کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی، چنانچہ صبح کے وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرؓ کی خاطر حفصہؓ سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۱۴۸۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ بن نمیر، یونس بن بکیر، اعمش، ابوصالح، ابن عمرؓ کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ حفصہؓ کے پاس گئے وہ آگے رو رہی تھی فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ شاید رسول اللہ ﷺ نے تجھے طلاق دے دی ہو؟

۱۔ تهذيب الكمال ۱۷۸۲(۳۵/ ۱۵۳) وطبقات ابن سعد ۸/ ۸۱. والاستيعاب ۴/ ۱۸۱۱

۲۔ المستدرك ۴/ ۱۵. وسكت عنه الذهبي في التلخيص. وكنز العمال ۳۳۴۸۰.

۳۔ المستدرك ۴/ ۱۵.

۱۴۸۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، عمارہ بن غزیہ، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت، زید بن ثابتؓ کی سند سے روایت ہے، زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں جب ابوبکرؓ نے مجھے جمع قرآن کا حکم دیا میں نے چمڑے کے ٹکڑوں شانوں اور کھجور کی ٹہنیوں سے جمع کر کے لکھا، جب ابوبکرؓ نے وفات پائی تو عمرؓ نے اس مجموعہ کو ایک صحیفہ میں لکھ لیا، جب عمرؓ نے وفات پائی یہ صحیفہ حضرت حفصہؓ زوجۂ نبی ﷺ کے پاس تھا، پھر عثمانؓ نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ صحیفہ دے دیں اور قسم کھائی بخدا میں ضرور اس کو واپس کروں گا، پھر نئے مرتب مصحف کو حفصہؓ والے صحیفے پر پیش کیا، اور حفصہؓ کو صحیفہ واپس کر دیا۔ حضرت حفصہ صحیفہ واپس لے کر بہت خوش ہوئیں، حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو صحائف لکھنے کا حکم دیا۔ جب صفیہؓ نے وفات پائی تو انکا صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیج دیا گیا اور انھیں صاف کر کے مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔

(۱۳۶) زینب بنت جحشؓ

صحابیات میں سے ڈرنے والی، راضی رہنے والی، خشوع خضوع کرنے والی زینب بنت جحش ہیں

۱۴۹۰- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسین بن ابی سری عسقلانی، حسن بن محمد، محمد بن اعین حرانی، حفص بن سلیمان، کمیت بن زید اسدی، مولیٰ زینب بنت جحش کی سند سے روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں مجھے قریش کے چند بااثر حضرات نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں نے اپنی بہن حمنہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس مشورہ لینے بھیجا، آپ ﷺ نے فرمایا "اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمہیں کتاب اللہ اور سنت نبی ﷺ سکھائے ؟ حمنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہے؟ فرمایا: زید بن حارثہؓ۔ چنانچہ حمنہؓ سن کر غصہ میں آپے سے باہر ہو گئیں اور کہا یارسول اللہ! آپ اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام سے کرنا چاہتے ہیں؟ چنانچہ حمنہؓ میرے پاس آئیں اور مجھے حالات سے آگاہ کیا مجھے ان کی بات سن کر بہت زیادہ غصہ آیا اور میں نے بھی بہت سخت الفاظ کہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "ما کان لمؤمن و لامؤمنة اذاقضیٰ اللہ ورسوله امرا" ترجمہ (جب اللہ اور اللہ کا رسول کوئی فیصلہ کریں تو اس میں کسی مؤمن مرد اور نہ ہی کسی مؤمن عورت کے لئے پہلو تہی کا اختیار ہے) نازل فرمائی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں اللہ سے استغفار کرتی ہوں اور اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت بجالاتی ہوں۔ یارسول اللہ! میری اب کچھ رائے نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے زید سے میرا نکاح کر دیا۔ میں زیدؓ پر زبان درازی کر جاتی تھی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی جس پر رسول اللہ ﷺ نے میری سرزنش کی لیکن میں نے پھر سے زیدؓ پر چڑھائی کرنا شروع کر دی انھوں نے دوبارہ آپ ﷺ سے میری شکایت کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اپنی زوجہ کو اپنے پاس روکے رکھو (طلاق نہ دو) اور اللہ سے ڈرو، زیدؓ کہنے لگے میں اسے طلاق دیتا ہوں، چنانچہ انھوں نے مجھے طلاق دیدی، جب میری عدت گزر گئی مجھے پتہ تک نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے بال کھلے ہوئے تھے، میں فوراً سمجھ گئی کہ امر سماوی پیش آنے والا ہے، میں نے کہا: یارسول اللہ! بغیر پیغام اور گواہوں کے (ہمارا نکاح ہو گیا)؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہیں۔

۱۴۹۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد بن صباح، عمرو بن محمد عنقزی، عیسیٰ بن طہمان، مالک بن انس کی سند سے روایت ہے کہ زینبؓ ازواج نبی ﷺ پر فخر کر کے کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح کیا اور آپؐ نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا۔

۱۴۹۲- احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، حبان بن ہلال، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، بنانی، انس بن مالکؓ کی سند سے روایت ہے کہ جب زینبؓ بنت جحشؓ کی عدت گزر چکی تو رسول اللہ ﷺ زیدؓ سے کہنے لگے، جاؤ زینب سے میرا تذکرہ کرو، زیدؓ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کا حکم دیا مجھے یہ بات بہت ہی گراں گزری بہر حال میں زینب کے پاس چلا گیا اور اس کے گھر کی طرف

پیٹھ کر کے کہا: اے زینب رسول اللہ ﷺ تجھے یاد کرتے ہیں، کہنے لگی میں کوئی نیا فیصلہ نہیں کر سکتی، تاوقتیکہ میرے رب کا کوئی حکم نہ آجائے۔ چنانچہ زینبؓ گھر میں نماز پڑھنے کی مقررہ جگہ میں تشریف لے گئیں اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "فلما قضی زید منها وطراً زوجنکها" ترجمہ: (جب زید نے اپنی حاجت اس سے پوری کرلی ہم نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا) نازل فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذن زینبؓ کے پاس آنا شروع کر دیا۔

۱۴۹۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، سلمہ بن شبیب و عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، کی سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے مجھ پر زیادہ فخر کیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے انھیں ورع و تقویٰ کے ذریعے محفوظ رکھا، میں نے زینبؓ بنت جحشؓ سے زیادہ کسی عورت کو کثرت خیر والی، بے تحاشا صدقات کرنی والی، صلہ رحمی کا زیادہ خیال رکھنے والی اور اپنے آپ کو تقرب ایزدی میں کھپانے والی نہیں پایا۔ صرف ایک سورت جوان کی شان میں نازل ہوئی ہے اس کی وجہ سے کیا بعید ہے کہ ان کے مراتب کو دیکھ کر رشک کیا جائے۔

۱۴۹۴- محمد بن احمد بن موسیٰ...... عباس بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں زینب بنت جحشؓ اپنے مرتبہ ومقام کو ملحوظ رکھ کر مجھ پر فخر کیا کرتی تھیں۔ حالانکہ زینبؓ سے زیادہ دین میں بھلائی والی، اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والی، بات میں سچی، بڑھ چڑھ کر صلح رحمی کرنے والی، بہت زیادہ صدقات کرنے والی اور تقرب الی اللہ کے لئے اعمال میں اپنے آپ کو کھپانے والی کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ تنہا سورۂ احزاب جوان کی شان میں نازل ہوئی وہ ان کے مراتب کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

۱۴۹۵- ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، عبدالحمید بن بھرام، شہر بن خوشب، عبداللہ بن شداد کی سند سے میمونہ بنت حارثہ زوجۂ نبی ﷺ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین کی ایک جماعت میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا اور اس وقت نبی ﷺ کے پاس قرابتدار بھی تھے، جب آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو عطیات بھرپور دے دیئے تو زینب بنت جحشؓ کہنے لگیں یا رسول اللہ! آپ کی عورتوں میں سے ہر ایک اپنے بھائی یا باپ یا کسی نہ کسی رشتہ دار کو آپ کے پاس دیکھ رہی ہے۔ مجھ سے اس کا تذکرہ کیجئے جس نے آپ سے میرا نکاح کرایا، آپ ﷺ سن کر غصہ سے بھرپور ہوگئے، عمرؓ نے زینبؓ کو ڈانٹا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر! چھوڑو، اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو آپ اس انداز سے راضی نہ ہوتے، رہنے دو چونکہ زینب اواہ ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اواہ کیا ہوتا ہے" فرمایا: خشوع وخضوع کرنے والی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ان ابراهیم لاوّاه حلیم۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے خشوع کرنے والے اور حلیم الطبع انسان تھے۔[۱]

۱۴۹۶- ابومحمد حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، محمد بن عمرو، یزید بن خصیفہ، عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ، برہ بنت رافع کی سند سے روایت ہے کہ جب عطیات دینے کا وقت آیا حضرت عمرؓ نے زینب بنت جحشؓ کے پاس ان کا عطیہ بھیج دیا۔ برہ کہتی ہیں میں عطیہ لے گئی، اس وقت ہم ان کے پاس موجود تھیں۔ زینب کہنے لگیں، یہ کیا ہے؟ کہا یہ آپ کا عطیہ ہے جسے عمرؓ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہنے لگیں بخدا یہ میرے علاوہ میری دوسری بہنوں کے لئے ہے جو کہ مجھ سے زیادہ اس کی مستحق ہیں۔ ہم نے کہا یہ سارے کا سارا آپ کے لئے ہے۔ کہنے لگیں سبحان اللہ! کیا تم میرے اور اس عطیہ کے درمیان پردہ کرتے ہو؟ اسے ادھر رکھ کر اس پر ایک کپڑا ڈال دو۔ پھر کہا اسے لے جاؤ اور میرے فلاں رشتہ دار اور فلاں یتیم کو تقسیم کر دو حتی کہ کپڑے کے نیچے کچھ تھوڑا سا بچ گیا چنانچہ کپڑے کے نیچے سے اسی درہم سے کچھ زیادہ نکلے جنھیں ہم نے اٹھا لیا، پھر زینبؓ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگیں اے

[۱] تاریخ ابن عساکر ۲/ ۵۲ ا (التهذیب)

میرے اللہ اس سال کے بعد عمر کا عطیہ مجھے کبھی نہ مل پائے، چنانچہ آپؓ وفات پا کر نبی ﷺ سے لاحق ہونے والی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں۔

۱۴۹۷-سلیمان بن احمد، عباس بن فضل، اسفاطی، اسماعیل بن ابو اویس، ابو اویس یحیٰ بن سعید، عمرہ کی سند سے روایت ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا تم میں سے لمبے ہاتھوں والی سب سے پہلے میرے پیچھے آئے گی!۱(یعنی لمبے ہاتھوں والی پہلے وفات پائے گی) چنانچہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب بھی ہم جمع ہوتیں دیوار کے ساتھ ہاتھ لگا کرناپتی رہتیں، ہم مسلسل ایسا ہی کرتی ہیں حتی کہ زینب بنت جحشؓ کی وفات سب سے پہلے ہوئی حالانکہ وہ چھوٹے قد والی خاتون تھیں اور ہم سے لمبی نہیں تھیں، تب بات ہماری سمجھ میں آئی کہ آپ ﷺ کے فرمان طول ید سے کثرت صدقہ مراد تھی۔ چنانچہ وہ اپنے ہاتھ سے مصنوعات تیار کرتیں اور انھیں فروخت کر کے آمدنی کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتی تھیں۔

(۱۳۷)صفیہ زوجۂ نبی کریم ﷺ۲

صحابیات میں سے ایک انتہائی پرہیزگار، پاکباز، خوف خدا سے بہت زیادہ رونے والی صفیہؓ زوجۂ نبی ﷺ بھی ہیں۔

۱۴۹۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انسؓ کی سند سے مروی ہے کہ صفیہؓ کو خبر ملی کہ حفصہؓ نے انھیں ''یہودی کی بیٹی'' کہا ہے تو رونے لگیں۔ اتنے میں نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے حفصہ نے ''یہودی کی بیٹی'' کہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تو نبی کی بیٹی ہے، تیرے چچا بھی نبی اور تو نبی کی بیوی بھی ہے۔ حفصہ کیونکر تجھ پر فخر کرے؟ پھر حفصہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے حفصہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔۳

۱۴۹۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عبدالعزیز بن ابوعثمان، موسیٰ بن عبیدہ ربذی، عبداللہ بن عبیدہ کی سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ صفیہؓ کے حجرے میں جمع ہو گئے اور اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن مجید اور سجدے کرنے لگے اتنے میں صفیہؓ نے آواز دی کہ یہ تو سجود اور تلاوت قرآن ہے۔ اس کے ساتھ رونا کہاں گیا''؟

(۱۳۸)اسماء بنت ابی بکرؓ۴

صحابیات میں سے صادقہ، ذاکرہ، صابرہ، شاکرہ، حضرت اسماء بنت صدیقؓ بھی ہیں جنہوں نے اپنا کمر بند دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ کے ساتھ نبی ﷺ کا مشکیزہ باندھا اور دوسرے کے ساتھ زادِ راہ۔

۱۵۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اسماءؓ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے انھیں آیت کریمہ ''فمن اللّٰہ علینا ووقانا عذاب السموم'' ترجمہ پس

۱ـ صحیح البخاری ۲/ ۱۳۷. وسنن النسائی ۵/ ۶۷. ومسند الامام احمد ۶/ ۱۲۱ و دلائل النبوة للبیهقی ۶/ ۳۷۱، ۳۷۴، وطبقات ابن سعد ۸/ ۷۷.

۲ـ وهي صفية بنت حيي بن اخطب ام المؤمنين.

انظر ترجمتها في: تهذیب الکمال ۳۷۸۷ (۳۵/ ۲۱۰) والاستیعاب ۴/ ۱۸۷۴ وطبقات ابن سعد ۸/ ۱۲۸. والاصابة ۴/ ۳۴۶

۳ـ المصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۲۱. وتاريخ ابن عساكر ۱/ ۳۰۸

۴ـ انظر ترجمتها في: تهذیب التهذیب ۱۲/ ۳۹۷. والتقريب ۲/ ۵۸۹. والاصابة ۴/ ۲۲۹ والاستيعاب ۴/ ۲۳۲ وتهذیب الکمال ۷۷۸۰.

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پر احسان کیا اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچایا، تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انھوں نے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگی میں کچھ دیر وہاں کھڑا رہا وہ اسی حال میں پناہ مانگ رہیں تھیں، جب کافی وقت ہوگیا میں بازار چلا آیا پھر بازار سے واپس ہوا دیکھا تو وہ جوں کی توں روتے ہوئے پناہ مانگ رہی ہیں۔

۱۵۰۱-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، علی بن مہر، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر کی سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت کا ارادہ کیا، میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں ان کا زادراہ تیار کیا۔ ابوبکرؓ کہنے لگے، میرے لئے ایک رسی تلاش کرلاؤ جس سے میں رسول اللہ ﷺ کا زادراہ لٹکاؤں اور ان کے مشکیزہ کو باندھوں، میں نے کہا، میرے پاس صرف اپنا کمر بند ہے، کہنے لگے "اسی کو لے آ" کہتی ہیں میں نے کمر بند دو حصوں میں کاٹ لیا ایک حصہ سے زادراہ باندھ لیا اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ باندھ کر لٹکا لیا، چنانچہ اسی وجہ سے مجھے ذات النطاقین کہا جانے لگا۔

۱۵۰۲-حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، عباد بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، زبیر کی سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کی تو ان کے ہمراہ ابوبکرؓ نے اپنا کل مال لے لیا تھا (وہ مال تقریباً پانچ ہزار کی تعداد کے لگ بھگ ہوا ہوگا) ہمارے پاس ہمارے دادا ابو قحافہ آئے اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے، کہنے لگے بخدا ابوبکر نے اپنے آپ اور اپنے مال سے تمہیں محروم کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے جو کچھ تھا ساتھ لے گیا ہے۔ اسماءؓ کہتی ہیں میں نے ان کا دل بہلانے کے لئے کہا نہیں دادا جان وہ ہمارے لئے کافی مال گھر پر چھوڑ گئے ہیں کہتی ہیں میں نے گھر کے ایک روشندان میں کچھ کنکریاں جمع کیں اور ان پر کپڑا پھیلا دیا، میرے والد صاحب اسی روشندان میں اپنا مال رکھا کرتے تھے، چنانچہ میں دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر اس روشندان کے پاس لے گئی، قریب جا کر کہا، دادا جان! آپ ہاتھ لگا کر دیکھیں ابوبکرؓ ہمارے لئے کتنا مال چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ ابو قحافہؓ نے اپنا ہاتھ ان کنکریوں پر لگایا اور کہنے لگے، کوئی بات نہیں، بے شک تمہارے لئے اس نے جو کچھ چھوڑا بہت اچھا کیا، اس سے تمہارا گزارہ چل سکتا ہے۔ اسماءؓ فرماتی ہیں بخدا! ابوبکرؓ نے کچھ نہیں چھوڑا تھا میں نے یہ حیلہ صرف بوڑھے دادا کو تسلی دینے کے لئے کیا تھا۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ اسماءؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ ہجرت مدینہ کے موقع پر مکہ سے نکل گئے ہمارے پاس قریش کے بااثر لوگ آئے جن میں ابوجہل بھی تھا، ابوبکرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوگئے میں باہر نکلی کہنے لگے تمہارا باپ کہاں گیا ہے؟ میں نے کہا وہ بخدا مجھے پتہ نہیں کہاں چلے گئے، ابوجہل لعین نے مجھے رخسار پر زوردار طمانچہ مارا جس سے میری بالی کان سے گر گئی، ابوجہل بڑا فاحش اور گندا انسان تھا۔ پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

۱۵۰۳-محمد بن علی، حسین بن مودود، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواسامہ، ہشام بن عروہ عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اور عبداللہ بن زبیر حضرت اسماءؓ کے پاس گئے، ابن زبیر کے قتل ہونے سے دس دن پہلے، چنانچہ اسماءؓ بہت زیادہ بیمار تھیں، عبداللہ کہنے لگے، اس وقت آپ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں مجھے بہت تکلیف ہے کہنے لگے بے شک موت میں بڑی عافیت ہے کہنے لگیں شاید تمہیں میرے مرنے کا بہت شوق ہے اسی لئے موت کی تمنا بھی کر رہا ہے عروہ کہتے ہیں میں عبداللہ کی طرف متوجہ ہوا اور مجھے ہنسی آ گئی، کہنے لگیں بخدا میں موت کی مشتاق نہیں ہوں، حتیٰ کہ تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہوجائے، یا تمہیں قتل کیا جائے اور میں تمہارے قتل کو عنداللہ باعث ثواب سمجھوں یا تم فتحمند ہو جاؤ تاکہ میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرسکوں، تم جاگیروں کے پیش کیے جانے سے بچنا اور ہرگز موافقت نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت سے ڈر کر قبول کرلو اور حق کو چھوڑ بیٹھو، عروہ کہتے ہیں ابن زبیرؓ نے موت کو عافیت کی چیز اس لئے قرار دیا کہ لامحالہ قتل کیا جائے گا اسماءؓ کہیں ان کا سن کر غم و حزن میں مبتلا نہ ہو جائیں اس وقت ان کی عمر (۱۰۰) سال کے لگ بھگ تھی۔

۱۵۰۴-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابن علیہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل ہوجانے کے بعد حضرت اسماءؓ کے پاس آیا کہنے لگیں مجھے پتہ چلا ہے کہ فتنہ پردازوں نے عبداللہؓ کو الٹا سولی پر لٹکادیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبداللہ مجھے نہ دیا جائے اور میں اسے غسل نہ دے دوں اور اسے خوشبو لگاؤں، کفناؤں اور پھر میں اسے اپنے ہاتھوں سے دفن نہ کرلوں، چنانچہ تھوڑے ہی وقت میں عبدالملک بن مروان کا خط آ گیا'' کہ عبداللہ کی لاش اس کے ورثاء کودی جائے'' چنانچہ عبداللہؓ کی لاش حضرت اسماءؓ کے پاس لائی گئی انھوں نے غسل دیا، خوشبو لگائی، حنوط لگائی، کفن دیا اور پھر انھیں دفن کیا، ایوب کہتے ہیں! میرا خیال ہے کہ اسماءؓ حضرت عبداللہؓ کے دفنانے کے بعد صرف تین دن تک زندہ رہیں۔

۱۵۰۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، داؤد بن عمر وضبی، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، قیس بن احنف ثقفی، قاسم بن محمد کی سند مسلسل سے روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ اپنی چند لونڈیوں کے ہمراہ تشریف لائیں اور کہنے لگیں حجاج کہاں ہے؟ ہم نے کہا وہ یہاں پر نہیں ہے بولیں ہمارے پاس ان ہڈیوں کولانے کا حکم دیدے چونکہ میں نے خود نبی ﷺ کو مثلہ (ناک، کان، ہونٹ کاٹنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، ہم نے کہا جب آئے گا ہم اسے کہہ دیں گے، پھر کہنے لگیں جب آجائے اسے خبر دے دو کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قبیلہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم ہوگا''۔[۱]

(۱۳۹) رمیصاء ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا[۲]

صحابیات میں سے ایک ام سلیمؓ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے آگے سر جھکالیا اور بہت سارے غزوات میں شرکت بھی کی۔

کہا گیا ہے کہ تصوف فراخی و مرضی کو چھوڑنا اور آزمائش کے وقت فراخی و مرضی کو لے لینا ہے۔

۱۵۰۶-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون، محمد بن منکدر کی سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا، بس اچانک میں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کے پاس ہوں۔[۳]

۱۵۰۷-فاروق خطابی، عبداللہ بن محمد بن ابی قریش، محمد بن عبداللہ انصاری، حمید کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہؓ کا ایک بیٹا جو کہ ام سلیمؓ کے بطن سے تھا، بیمار ہوگیا، چنانچہ اسی بیماری میں وہ بچہ کوٹھڑی میں مرگیا، ام سلیم نے اسے ڈھانپ دیا اور ابوطلحہ نے گزشتہ روز کی طرح حسب دستور بچے کا حال پوچھا کہنے لگیں، وہ پہلے کی بہ نسبت اچھے حال میں ہے، ابوطلحہؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ام سلیم نے ان کے آگے کھانا بڑھادیا، چنانچہ رات کو دونوں آرام سے بستر پر سو گئے اور ابوطلحہؓ نے ام سلیم کے ساتھ نسوانی خواہش بھی پوری کی، جب سحری کا وقت ہوا ام سلیم کہنے لگیں اے ابوطلحہ! مجھے بتاؤ اگر فلاں آدمی کے گھر والوں نے کسی سے کوئی چیز عاریۃ (ادھار) مانگ لائی ہو اور وہ اس سے پوری طرح نفع لے چکے ہوں اور پھر واپسی کے لئے اس چیز کا جب مطالبہ کیا جائے تو ان پر گراں گزرے؟

۱۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة ۲۲۹. ومسند الامام احمد ۲/ ۸۷، ۹۱، ۹۲، والمستدرک ۳/ ۵۵۳ ومشکاة المصابیح ۵۹۸۵. والکنی للدولابی ۲/ ۳۶. ودلائل النبوة للبیهقی ۶/ ۴۸۱، ۴۸۲.

۲۔ تهذیب الکمال ۸۳ ۹۷ (۳۵/ ۶۵ ۳) والاستیعاب ۴/ ۴۰ ۱۹

۳۔ صحیح مسلم البخاری ۵/ ۱۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۳۷۲ وفتح الباری ۷/ ۴۰. والاحادیث الصحیحة ۱۰۴۵.

ابوطلحہ کہنے لگے لینے والوں نے واپسی کے معاملہ میں انصاف سے کام نہیں لیا، بولیں تیرا بیٹا ہم نے اللہ سے عاریۃً لیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے واپس لے لیا ہے۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے اللہ کی حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں سارا واقعہ سنایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ابوطلحہ! اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات کی ہم نشینی میں برکت کرے'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو نعم البدل کے طور پر عبداللہ بن ابوطلحہ کی شکل میں بچہ عطا فرمایا۔[1]

۱۵۰۸- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بن انس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ کا ام سلیم کے بطن سے ایک لڑکا تھا جو مر گیا ام سلیمؓ نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ ابوطلحہ کو لڑکے کے مرجانے کی خبر نہ دو تاوقتیکہ میں خود انھیں نہ بتادوں، اتنے میں ابوطلحہؓ آگئے انھیں شام کا کھانا اور پانی وغیرہ پیش کیا ام سلیم نے اپنے آپ کو اچھی طرح سے سنوارا جب ابوطلحہؓ کھاپی چکے تو اپنی خواہش نفس پوری کی۔ ام سلیمؓ نے دیکھا کہ ابوطلحہ کھاپی چکے ہیں اور اپنی حاجت بھی پوری کرلی ہے پھر ان سے کہنے لگیں اے ابوطلحہؓ! مجھے بتاؤ ایک گھر والے دوسرے گھر والوں سے کوئی چیز عاریۃً طلب کرلائیں اور پھر اسے واپس نہ کریں؟ کہنے لگے انھوں نے اچھا برتاؤ نہیں کیا، ام سلیم کہنے لگیں جب ایسی بات ہے تب پھر اپنے بیٹے کو عنداللہ باعث ثواب سمجھو، حضرت انسؓ کہتے ہیں ابوطلحہؓ پہلے غصے ہوگئے اور پھر کہنے لگے تو نے مجھے چھوڑے رکھا اور یہاں تک کہ میں جن امور میں ملوث ہوا سو ہوا اور پھر تو مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر سناتی ہے۔ چنانچہ ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے شکایت کی کہ ام سلیم نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت کرے۔[2] کہتے ہیں میری اس رات کی صحبت سے اللہ نے عبداللہ بن ابوطلحہ عطاء فرمایا۔

۱۵۰۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی فطری، عبداللہ بن عبداللہ بن ابوطلحہ کی سند سے انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور وہ بیمار ہوگیا آئے دن اسکی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا بالآخر وہ اللہ کو پیارا ہوگیا ابوطلحہؓ نبی ﷺ کے پاس تھے اور مغرب کی نماز پڑھ کر واپس آئے، ان کے آنے سے پہلے پہلے ام سلیم نے بچے کو لپیٹ کر گھر کے ایک خانے میں رکھ دیا، ابوطلحہؓ نے بچے پر جھکنے کا ارادہ کیا کہ اتنے میں ام سلیم بول اٹھیں، میں آپ کو حق کا واسطہ دیتی ہوں بچے کے قریب نہ جائیے چونکہ وہ آج کی رات پہلے سے بہتر ہے چنانچہ ام سلیمؓ نے ابوطلحہؓ کو کھانا پیش کیا پھر انھیں خوشبو لگائی اور آرام سے سوگئے ابوطلحہؓ نے اپنی حاجت بھی پوری کی۔ پھر ام سلیم کہنے لگیں اے ابوطلحہ مجھے بتائیے اگر کچھ پڑوسی دوسرے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریۃً لے آئیں اور پھر گمان کر بیٹھیں کہ دوسرے پڑوسیوں نے وہ چیز انھیں کے پاس چھوڑ دی اور جب پہلے والے چیز کا مطالبہ کریں دوسرے والے اپنے لئے اس چیز کو پسند کریں اور واپس نہ دیں؟ کہنے لگے تب تو انھوں نے بہت برا برتاؤ کیا کہنے لگیں جب حق یونہی ہے تو پھر اللہ نے تجھے وہ بچہ عاریۃً دیا تھا اب اس نے واپس لے لیا ہے اور وہ اس بچے کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے واپس لے لے۔ چنانچہ ابوطلحہؓ صبح کو نبی ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت کرے[3]۔ سو پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں عبداللہ بن ابوطلحہ کی شکل میں نعم البدل عطا فرمایا۔

۱۵۱۰- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مسلم بن وارہ، محمد بن سعید بن سابق، عمرو بن ابوقیس، سعید بن مسروق، عبای بن رفاعہ،

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۰۵، ۱۰۶، ودلائل النبوۃ للبیھقی ۶/ ۱۹۸. والامالی للشجری ۱/ ۲۰۱. وصحیح ابن حبان ۷۳۵، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۴۰. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۳۰.

۲،۳۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۰۷. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۴/ ۶۶. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۹۶. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۱۲.

کی سند سے روایت ہے ام سلیمؓ فرماتی ہیں میرا بیٹا مر گیا اور میرے شوہر گھر سے غائب تھے میں نے اس مردہ بچے کو گھر کے ایک کونے میں ڈھانپ کر رکھدیا، اتنے میں میرے شوہر آ گئے میں اٹھی اور خوشبو وغیرہ لگائی، انھوں نے نفس کی خواہش پوری کی پھر میں نے انھیں کھانا پیش کیا وہ انھوں نے کھایا، پھر میں نے کہا کیا آپ کو پڑوسیوں کی عجیب بات نہ سناؤں؟ کہنے لگے کیا عجیب بات؟ کہا ایک چیز عاریۃً لیں اور جب واپسی کا مطالبہ کیا جائے تو انکار کر بیٹھیں، کہنے لگے بہت برا برتاؤ کیا کہنے لگیں یہ تیرا بیٹا ہے جو اللہ سے ہم نے عاریۃً لیا تھا۔ کہنے لگے کوئی حرج نہیں، تم نے صبر کو گزشتہ رات نہ چھوڑنے دیا۔ صبح کو نبی ﷺ کے پاس جا کر انھیں سارا واقعہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ ان کی رات میں برکت ڈال۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے مسجد میں ان کے سات بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔[1]

۱۵۱۱- ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومیؒ فطری، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ، کی سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ کے ساتھ نکاح کیا تو انکا مہر قبولِ اسلام ٹھہرا تھا۔ چنانچہ ام سلیمؓ ابوطلحہ کے پیغامؓ کے نکاح سے پہلے اسلام قبول کر چکیں تھیں۔ کہنے لگیں میں تو مسلمان ہوں تمہارے ساتھ کیسے نکاح کر سکتی ہوں چنانچہ ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور ان دونوں کے درمیان بطور مہر ابوطلحہ کا قبول اسلام تھا۔

۱۵۱۲- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان ثابت کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں ابوطلحہؓ نے قبولِ اسلام سے پہلے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح دیا کہنے لگیں مجھے تو آپ سے نکاح کرنے میں رغبت ہے اور آپ جیسوں کو رد نہیں کیا جا سکتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں ہاں اگر تو اسلام لے آئے تو یہی اسلام میرا مہر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گی، چنانچہ ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور ام سلیمؓ سے نکاح کر لیا۔

۱۵۱۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، سلیمان بن مغیرہ وحماد بن سلمہؒ جعفر بن سلیمان، ثابت، انسؓ کی سند سے روایت ہے ابو طلحہ نے آ کر ام سلیمؓ کو پیغام نکاح دیا اور اس بارے میں بات کی کہنے لگیں ابوطلحہ تم جیسے آدمی کو رد نہیں کیا جاتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان عورت ہوں مجھے اسلام تیرے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہنے لگے کونسی چیز تیرا مہر ہوگی بولیں میرا مہر کیا ہو سکتا ہے کہنے لگے سونا چاندی، بولیں مجھے تم سے سونے چاندی کی ضرورت نہیں مجھے تمہارا قبولِ اسلام چاہیے۔ کہنے لگے قبول اسلام میں بڑی معاونت کون کرے گا؟ بولیں رسول اللہ ﷺ! ابوطلحہؓ نبی ﷺ کی تلاش میں چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جب ابوطلحہ کو دیکھا فرمایا: ابوطلحہ تمہارے پاس پیشانی میں اسلام کی چمک لے کر آیا ہے[2]۔ انھوں نے آپ ﷺ کو سارا واقعہ سنایا اور ام سلیم کے ساتھ قبول اسلام پر نکاح کر لیا۔ ثابت کہتے ہیں ہم نے نہیں سنا کہ اتنا عظیم الشان مہر کسی عورت کا ہوا ہو کہ وہ قبول اسلام کو مہر مقرر کر کے نکاح کر لے، ام سلیم خوبصورت عورت تھیں ان کی آنکھوں میں ہلکی سی زردی تھی۔

۱۵۱۴- محمد بن علی، حسین بن محمد حوانی، احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد، ثابت، اسماعیل بن عبداللہ ابوطلحہ کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ابوطلحہ نے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح بھیجا کہنے لگیں، ابوطلحہ تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا معبود جسکی تم عبادت کرتے ہو، وہ ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں حبشی نے بنایا ہے۔ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی لکڑی کی تم عبادت کرتے ہو جس کو فلاں حبشی نے تمہارے معبود کی شکل میں بنایا۔ اگر تو اسلام لے آئے تو میں تجھ سے قبول اسلام کے علاوہ کسی مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۱۰۷. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۴/ ۶۶. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۹۶. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲۱۲.

[2] السنن الکبریٰ للبیهقی ۴/ ۶۶. وتاریخ ابن عساکر ۶/ ۷ (التهذیب)

ابوطلحہ کہنے لگے مجھے کچھ مہلت چاہیے تا کہ میں غوروفکر کرلوں، اس وقت ابوطلحہ چلے گئے پھر جب دوبارہ آئے تو کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گئے ام سلیم حضرت انسؓ سے کہنے لگیں اے انس! ابوطلحہ کا نکاح کردو۔

۱۵۱۵- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن منہال، حماد، ثابت کی سند سے روایت ہے کہ ام سلیم غزوۂ حنین کے موقع پر ابوطلحہ کے ساتھ تھیں اور ان کے پاس ایک خنجر تھا، ابوطلحہؓ نے پوچھا ام سلیم! یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں یہ خنجر میں نے اس لئے اپنے پاس رکھا ہے ممکن ہے کوئی مشرک میرے قریب آنے کی جسارت کرے تا کہ میں اسے خنجر کے ساتھ کچو کے لگا سکوں۔ ابوطلحہؓ بولے! یارسول اللہ آپ نے نہیں سنا ام سلیم کیا کہتی ہے؟ چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ کو ساری بات سنائی۔[1]

ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ عزوجل شانہ نے ہماری بھرپور اور احسن طریقے سے کفایت فرمائی ہے۔

۱۵۱۶- عبداللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابوداؤد، حماد، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ کو ایک خنجر اٹھائے دیکھا کہنے لگے، تم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟ بولیں، ممکن ہے کوئی بھولا بھٹکا مشرک میرے قریب آجائے تا کہ میں اسکے پیٹ میں کچو کے لگا سکوں۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کر دیا۔ فرمانے لگے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے ہماری بھرپور اور بڑے اچھے طریقے سے کفایت کی ہے۔[2]

۱۵۱۷- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، علی بن علی بن مثنیٰ، جعفر بن مہران، عبدالوارث، عبدالعزیز کی سند سے روایت ہے کہ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں میں نے غزوۂ احد کے دن عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ انھوں نے پائنچے اوپر کئے ہوئے ہیں اور جلدی سے آ جا رہی ہیں میں نے ان کی پنڈلیوں پر بندھی پازیب دیکھی چنانچہ دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیزے پانی سے بھر کر لا رہی ہیں اور لوگوں کو پلاتی جا رہی ہیں پھر واپس جاتی ہیں اور آ جاتی ہیں اور لوگوں کو پانی پلاتی جا رہی ہیں۔

۱۵۱۸- ابواحمد محمد بن احمد، یحییٰ بن محمد بن سکن، حیان، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ازواج مطہرات کے گھروں کے علاوہ صرف ام سلیمؓ کے گھر میں جایا کرتے تھے اور ان کے علاوہ کسی کے گھر میں نہیں جاتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی، فرمایا مجھے ام سلیم پر رحم آتا ہے چونکہ اسکا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا ہے۔[3]

۱۵۱۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی سلیمان بن مغیرہ، ثابت انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے سو گئے اور آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر پسینے کی لڑیاں بہنے لگیں، ام سلیمؓ نے موقعہ غنیمت سمجھا ایک بوتل لائی اور اس میں پسینہ بھر لیا، اتنے میں نبی ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا ام سلیم! تم کیا کر رہی تھیں؟ بولیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسے خوشبو میں ڈالیں گے چونکہ وہ خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۱۴۰) حضرت ام حرام بنت ملحانؓ

صحابیات میں سے ایک نیکوکار، سمندری لشکر میں شہید ہونے والی نہایت ہی پرہیزگار ام حرام بنت ملحانؓ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اپنے آپ کو کھپانے، ایثار اور اخیار کی خدمت بجالانے کا نام تصوف ہے۔

[1،2] صحیح مسلم کتاب الجهاد ۱۳۴. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۰۸ والسنن الكبرى للبيهقي ۶/ ۳۰۷. ودلائل النبوة للبيهقي ۵/ ۱۰۵. وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۱۱.

[3] صحيح البخارى ۴/ ۳۳ وصحيح مسلم ۱۹۰۸ وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۱۳).

[4] تهذيب الكمال ۱۲ ۷۹(۳۵/ ۳۳۸) وطبقات ابن سعد ۸/ ۴۳۳. وسير النبلاء ۲/ ۳۱۷

۱۵۲۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی قبا کی طرف تشریف لے جاتے تو حضرت ام حرام کے گھر آتے اور کھانا نوش فرماتے تھے اور ام حرامؓ عبادہ بن صامتؓ کے عقد نکاح میں تھیں چنانچہ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور کھانا کھا کر آرام فرمایا۔ ام حرامؓ نے آپ ﷺ کے سر مبارک میں جوئیں تلاش کرنا شروع کیں آپ ﷺ کو نیند آ گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے اٹھ گئے اور فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ یہ کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں غزوہ کے ارادے سے سوار ہیں۔ حضرت ام حرامؓ نے کہا یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے دعا کی اور پھر آرام فرمایا، کچھ دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے اٹھے۔ ام حرامؓ نے مسکرانے کی وجہ پوچھی ،فرمایا میں نے ایک اور خواب دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ ام حرامؓ نے پھر اپنی شرکت کی دعا کی درخواست کی فرمایا "تم پہلی جماعت کے ساتھ ہوگی" حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ام حرامؓ نے معاویہ کے عہد میں بیت لشکر کے ہمراہ سمندر کے راستے سفر کیا۔ جب سمندر سے نکل کر ساحل پر آئیں اور گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوتے گر پڑیں اور وہیں شہید ہو گئیں۔[۱]

۱۵۲۱- ابواسحاق بن حمزہ، محمد بن یحییٰ مروزی، حماد بن زید، یحییٰ بن سعد، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالکؓ کی سند سے روایت ہے کہ ام حرامؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایا پھر اچانک مسکراتے ہوئے اٹھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کیوں مسکرا رہے ہیں، فرمایا میں نے خواب میں اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سمندر کے راستے بادشاہوں کی طرح تختوں پر (جہاد کے ارادے سے) سفر کر رہے ہیں[۲]۔ بولیں یارسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شریک کر دے" حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ام حرامؓ کے ساتھ عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کر لیا اور عبادہؓ کے ہمراہ سمندر میں سفر کیا جب ساحلِ سمندر پر پہنچیں اور جونہی سواری پر بیٹھیں تو سواری نے انھیں پچھاڑ دیا جس سے زمین پر گر کر ان کی گردن ٹوٹ گئی اور پھر اس کے صدمہ میں وفات پائی۔

یہ روایت ثوری، حماد بن سلمہ، لیث بن سعد اور عبدالوارث سے بھی مروی ہے اور اسماعیل بن جعفر اور زائدہ نے ابی طوالہ عن انس بن مالک کی سند سے اس کو روایت کیا ہے اور حسین جعفی نے زائدۃ عن مختار بن فلفل عن انس کی سند سے منفرد روایت کیا ہے۔

۱۵۲۲- ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، خالد، بن معدان، عمیر بن اسود علسی کی سند سے روایت ہے، عمیر کہتے ہیں میں عبادہؓ بن صامت کے پاس گیا اور وہ اس وقت ایک خیمے میں اپنی بیوی ام حرامؓ کے ساتھ تھے، ام حرام کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے پہلا گروہ جو سمندر کی جنگ لڑے گا ان کے لئے جنت واجب کر دی گئی ہے[۳]۔ کہنے لگیں یارسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں گی؟ فرمایا، ہاں تو ان میں سے ہوگی۔

ثورؒ کہتے ہیں میں نے ام حرامؓ سے یہ حدیث سنی درآنحالیکہ وہ سمندر میں محو سفر تھیں؛ ہشام کہتے ہیں میں نے ان کی قبر ساحلِ سمندر پر قاقیس مقام پر دیکھی ہے اور میں ان کی قبر پر کھڑا بھی رہا۔

۱۵۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوکریب، حسین بن علی جعفی، کی سند سے ہشام بن عاز کہتے ہیں کہ حرام بنت ملحانؓ کی قبر قبرص میں ہے اور وہاں کے لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک برگزیدہ نیک صالحہ عورت کی قبر ہے۔

۱،۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۹ . وصحیح مسلم ۱۵۱۸، ۱۹، ۱۵ . وسنن الترمذی ۱۶۴۵ . وسنن النسائی : کتاب الجهاد باب ۳۷ . والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۱۶۵ . ۱۶۶ . ۱۶۷ . ومشکاة المصابیح ۵۸۵۹ .

۳۔ صحیح البخاری ۴/ ۵۱ . والمستدرک ۴/ ۵۵۶ . ودلائل النبوة ۶/ ۴۵۲ . والبدایة والنهایة ۶/ ۲۵۳ .

(۱۴۱) ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا[1]

صحابیات میں سے ایک شہید قاریہ ام ورقہ انصاریہؓ بھی ہیں۔ مہاجر عورتوں کی امامت کراتی تھیں اکثر رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے جاتے۔

۱۵۲۴-ابوعلی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، ابونعیم، ولید بن جمیع، وہ اپنی دادی سے ام ورقہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام ورقہؓ سے ملنے آتے اور انھیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے، ام ورقہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں اور اکثر تلاوت میں معروف رہتیں، رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ سے شرکت کی اجازت مانگی کہ زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کے بدلے میں مجھے شہادت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم گھر میں رہو خدا تم کو وہیں شہادت عطا فرمائے گا" (رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہؓ کو اپنے گھر کی عورتوں کا امام بنایا تھا)۔

(ام ورقہؓ نے اپنی ایک لونڈی اور غلام کو مدبر بنایا تھا (یعنی اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) ان بدبختوں نے اس وعدے سے ناجائز فائدہ اٹھایا، اور رات کو ایک چادر ڈال کر ان کا کام تمام کردیا، یہ خلافت عمرؓ کا واقعہ ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ ام ورقہؓ کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کردیا ہے فرمانے لگے) رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ "شہیدہ کے گھر چلو"[2]

وکیع اللہ بن جمیع نے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۴۲) ام سلیط انصاریہؓ

صحابیات میں سے ایک حصول جنت کے لئے محنت کرنے والی، نمازیہ ام سلیط انصاریہ بھی ہیں نبی ﷺ کے ساتھ احد میں شریک رہیں کبھی اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈریں۔

۱۵۲۵-ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، ابن بکیر، لیث بن سعد، یونس بن یزید کے ابن شہاب، ثعلبہ بن ابو مالک کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ نے اہل مدینہ کی عورتوں میں کپڑے تقسیم کئے ان میں سے ایک عمدہ قسم کا کپڑا باقی بچ گیا، حاضرین میں سے کسی نے کہا یا امیر المؤمنین یہ عمدہ کپڑا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ بنت علیؓ) کو دے دیں، حضرت عمرؓ فرمانے لگے "ام سلیط اس کپڑے کی زیادہ حقدار ہے، ام سلیطؓ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور غزوۂ احد میں ہمارے لئے مشکیزے بھر کر لاتی تھیں۔

(۱۴۳) خولہ بنت قیسؓ[3]

صحابیات میں سے ایک نیک صالحہ خولہ بنت قیس بھی ہیں۔

۱۵۲۶-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو معشر، سعید بن مقری، عبید بن سنوطا کی سند سے روایت ہے عبید کہتے ہیں

۱۔ تهذيب الكمال ۱۹۰۸۰ (۳۵/ ۳۹۰) والاستيعاب ۴/ ۱۹۶۵.

۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۱۳۰. ۱/ ۲۰۶. وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۳۵. وكنز العمال ۳۷۵۹۲.والمسند للامام احمد ۶/ ۴۰۵. والمطالب العالية ۴۱۵۹ . ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۳۸۱)

۳۔ تهذيب الكمال ۸۷۳۰ (۳۵/ ۱۶۴)

ہم خولہ بنت قیس کے پاس گئے ہم نے کہا اے ام محمد ہمیں حدیث سناؤان کے شوہر کہنے لگے اے ام محمد! جو حدیث تم سنانا چاہتی ہو پہلے اسے اچھی طرح سے دیکھ لو چونکہ نبی ﷺ کی طرف منسوب کر کے بلا دلیل حدیث بیان کرنا بڑا گناہ ہے بولیں میرے لئے برا ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے کوئی ایسی حدیث بیان کروں جو تمہیں نفع پہنچائے لیکن فی الواقع میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ دنیا بڑی لذیذ اور خوشگوار ہے جو آدمی حلال مال لے اس میں برکت کی جاتی ہے۔ بہت سارے لوگ تکلف کر کے جو جی چاہے اللہ کا مال لے اڑتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے جہنم کی آگ ہوگی۔[1]

رواہ اللیث بن سعد عن عمر بن کثیر بن افلح عن عبید سنوطا مثلہ۔

(۱۴۴) ام عمارہؓ

صحابیات میں سے ایک ام عمارہؓ ہیں بیعت عقبہ میں شریک رہیں اور انھوں نے کفار کے دوبدو ہو کر جنگیں لڑیں۔ بڑی محنت کرنے والی تھیں صوم وصلوٰۃ اور احکام شریعت کی پابند تھیں۔

۱۵۲۷- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق کی سند سے روایت ہے کہ بیعت عقبہ کے موقع پر صرف دو عورتیں حاضر ہوئی تھیں اور ان دونوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان دو میں سے ایک نسیبہ بنت کعب بن عمرو ام عمارہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سارے غزوات میں شریک ہوئیں خاص طور پر غزوۂ احد میں اپنے شوہر زید بن عاصم اور دو بیٹوں حبیب بن زید اور عبداللہ بن زید کے ساتھ شریک ہوئیں۔

ام عمارہؓ کے بیٹے حبیب وہ ہیں جنہیں مسیلمہ کذاب علیہ لعنۃ اللہ نے قید کر لیا تھا چنانچہ مسیلمہ نے ان سے پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حبیبؓ فرماتے ہیں جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، پھر پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ فرمایا ہرگز گواہی نہیں دیتا۔ چنانچہ مسیلمہ نے اقرار نہ کرنے پر انھیں قید رہنے دیا۔ جب ام عمارہؓ نے سنا تو مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ وہ بھی سینہ سپر ہو کر چل پڑیں، یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ کی خلافت میں پیش آیا، ام عمارہؓ نے جراٴتمندانہ طریقے سے بنفس نفیس جنگ میں حصہ لیا اور مسیلمہ کو اللہ تعالیٰ نے جہنم واصل کیا، چنانچہ ام عمارہؓ فتحمند ہو کر واپس لوٹیں اور ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے دس زخم لگے ہوئے تھے۔

قال ابن اسحاق حدثنی ھذا الحدیث عنہا ابن یحییٰ بن حبان ومحمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ۔

۱۵۲۸- احمد بن جعفر ابن یوسف ترکی، علی بن جعد، شعبہ، حبیب، بن زید، لیلیٰ، ام عمارہ بنت کعبؓ کی سند سے روایت ہے ام عمارہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کے لئے کھانا منگوایا، جب کھانا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا تو آپ نے مجھے بلایا تا کہ میں بھی کھانا کھاؤں، بولیں، میں روزے میں ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک روزہ دار کے پاس جب

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰ / ۲۴۶۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹ / ۳۵۰۔ وشرح السنۃ للبغوی ۸/ ۱۲۔ والتاریخ الکبیر للبخاری ۵/ ۴۵۔ واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۸۲۔ وکشف الخفاء ۱/ ۴۹۲ ومسند الحمیدی ۳۴۰۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۶۲۔ والترغیب والترھیب ۲/ ۵۵۲۔ وفتح الباری ۱۱/ ۲۴۲۔ والدر المنثور ۴/ ۴۰۔ وتاریخ ابن عساکر ۴/ ۴۱۹ (التھذیب) وتاریخ بغداد ۹/ ۱۸۲۔

تک کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ کھانا کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں۔[۱]
رواہ شریک عن حبیب نحوہ۔

(۱۴۵) حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا

صحابیات میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والی، مہاجرہ، تہجد گزار اور ثابت قدم رہنے والی حولاء بنت تویت بھی ہیں۔

۱۵۲۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، عثمان بن عمر، یونس بن یزید، زہری، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تھے اتنے میں حولاءؓ ادھر سے گزریں، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں یہ حولاء ہے اور لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ رات کو نہیں سوتی آپ ﷺ فرمانے لگے، کیا رات کو نہیں سوتی؟ اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو بخدا، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، تاوقتیکہ تم خود نہ اکتا جاؤ۔[۲]

۱۵۳۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی جب جانے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کون عورت ہے؟ بولیں: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں جانتے؟ یہ فلاں عورت ہے رات کو سوتی نہیں اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے ارشاد فرمایا، چھوڑ، چھوڑ، پھر فرمایا تم اپنے اوپر اتنا ہی عمل لازم کرلو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا حتی کہ تم نہ اکتا جاؤ" اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔[۳]

(۱۴۶) ام شریک اسدیہ رضی اللہ عنہا[۴]

صحابیات مکرمات میں سے ایک ام شریک اسدیہؓ بھی ہیں جنکے بڑے عجیب حالات ہیں۔

۱۵۳۱- ابراہیم بن احمد بن فرح، عمر مقری، محمد بن مروان، محمد بن سائب کلبی، ابوصالح کی سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ام شریکؓ مکہ میں تھیں کہ وہ اسلام کی عظمت سے متاثر ہو کر اسلام لے آئیں (ام شریک قریش اور بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں) اور وہ اس وقت ابو عسکر دوسی کے عقد نکاح میں تھیں، اسلام لانے کے بعد وہ چپکے سے قریش کی عورتوں سے ملتیں اور انھیں اسلام لانے کی دعوت وترغیب دیتیں، حتی کہ ان کے اس کردار کا اہل مکہ کو پتہ چل گیا، چنانچہ انھوں نے ام شریکؓ کو پکڑا اور کہنے لگے اگر ہمیں تیری قوم کا لحاظ نہ ہوتا ہم تجھے سخت سزا دیتے لیکن ہم تجھے مسلمانوں کے پاس بھیج کر ہی دم لیں گے۔ ام شریکؓ فرماتی ہیں کہ اہل مکہ نے مجھے ننگی پیٹھ والے اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی کپڑا یا زین وغیرہ نہ تھی پھر انھوں نے مجھے تین دن تک اسی حالت میں چھوڑے رکھا، مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، تین دن میرے اوپر ایسے بیتے کہ زمین میں موجود کوئی شئی ایسی نہیں تھی جسکو سنتی ہوں

۲۔ مسند الامام احمد ۶/ ۳۶۵. وسنن الدارمی ۲/ ۱۷. والسنن الکبری للبیهقی ۴/ ۳۰۵. وصحیح ابن حبان ۹۵۳ (موارد) والزهد لابن المبارک ۵۰۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۳/ ۸۶. وشرح السنة ۶/ ۳۷۶. ومشکاة المصابیح ۸۱۲۰. والدرالمنثور ۱/ ۱۸۱ وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۰۳. وفی المطبوعة: اصبت علیه.

۱۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاة المسافرین. ومسند الامام احمد ۶/ ۲۴۷.

۲۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاة المسافرین، ومسند الامام احمد ۶/ ۱۲۲، ۲۱۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۲۲۸. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۵۹. وشرح السنة ۴/ ۴۸. والشمائل للترمذی ۱۵۵، ۱۶۰. وکنزالعمال ۵۳۰۲.

۳۔ تهذیب الکمال ۷۹۸۵ (۳۵/ ۳۶۷).

چنانچہ انھوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے دھوپ میں باندھ دیتے اور خود سائے میں جا بیٹھتے، اور مجھے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتے، میں مسلسل اسی حالت پر رہتی یہاں تک کہ وہ اگلی منزل کی طرف کوچ کر جاتے، اسی اثناء میں وہ ایک جگہ رُکے، انھوں نے مجھے دھوپ میں باندھ دیا اور خود سائے میں جا بیٹھے، اچانک میں اپنے سینے پر کسی ٹھنڈی چیز کے بوجھ کو محسوس کرنے لگی میں نے اسے پکڑا، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ ٹھنڈے پانی کا ایک ڈول ہے میں نے اس سے تھوڑا سا پانی پیا مگر مجھ سے ہٹا لیا گیا اور بلند ہو گیا، وہ ڈول پھر لوٹ آیا میں نے دوبارہ پکڑا اور تھوڑا سا پانی پیا مگر پھر اوپر اٹھا لیا گیا حتیٰ کہ میرے ساتھ اس طرح کئی بار ہوا بالآخر میں نے سیر ہو کر پانی پی لیا اور جو باقی بچا اسے اپنے جسم اور کپڑوں پر انڈیل دیا جب وہ لوگ (اہل مکہ) بیدار ہوئے تو وہ پانی کے اثرات محسوس کرنے لگے اور انھوں نے مجھے اچھی حالت میں پایا، کہنے لگے تو کھل گئی تھی اور ہمارے مشکیزے سے تو نے پانی پی لیا ہے؟ میں نے کہا، بخدا، میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میرے ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔ کہنے لگے اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے چنانچہ جب انھوں نے اپنے مشکیزے کو دیکھا تو انھیں جوں کا توں پایا۔ اب کی بار انھیں ڈھائے گئے ظلم پر افسوس ہوا، اس کے بعد ام شریک نبی ﷺ کی طرف کوچ کر گئی اور انھیں اپنا نفس بلا مہر ہبہ کیا، آپ ﷺ نے قبول فرما لیا اور ان کے پاس داخل ہو گئے۔

(۱۴۷) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا[1]

ام ایمنؓ نے مدینہ کی طرف پیدل ہجرت کی تھی، عبادت گزار، قائمۃ اللیل اور صائمۃ النہار تھیں۔

۱۵۳۲- ابو عمرو عثمان بن محمد عثمانی، امیہ بن محمد باہلی، محمد بن یحییٰ ازدی بن عبادۃ، ہشام بن حسان، عثمان بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ ام ایمنؓ نے مکہ سے مدینہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی حالانکہ ان کے پاس سواری کا بندوبست تھا اور نہ ہی زادِ راہ کا، اسی بے سرو سامانی کے عالم میں روزہ رکھ کر چل پڑیں، راستے میں شدید پیاس لگی قریب تھا کہ مر جائیں، کہتی ہیں، جب میں روحاء مقام پر پہنچی سورج غروب ہو چکا تھا اچانک میں اپنے سر پر ہلکی سی سرسراہٹ محسوس کرنے لگی سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگی کیا دیکھتی ہوں کہ ایک پانی سے بھرا ڈول سفید رسی کے ساتھ بندھا آسمان سے لٹکا ہوا ہے، وہ ڈول میرے اور قریب ہوا یہاں تک کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی، میں نے سیر ہو کر پانی پیا، اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی حتیٰ کہ میں دھوپ کے اندر بھی چکر لگاتی رہتی ہوں تاکہ مجھے پیاس لگے۔

۱۵۳۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن بہلول، شبابہ بن سوار، عبدالملک بن حسین بن ابو مالک نخعی، اسود بن قیس، ......عنزی کی سند سے ام ایمنؓ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے گھر پر رات گزاری، رات کو اٹھے اور گھر پر رکھے ٹھیکرے میں پیشاب کیا، اسی اثناء میں مجھے سخت پیاس لگی حتیٰ کہ ٹھیکرے میں جو کچھ تھا میں نے پی لیا، مجھے پتہ تک بھی نہیں چلا کہ اس میں کیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ام ایمن! ٹھیکرے میں جو پیشاب ہے اسے باہر گرا دو۔ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے ٹھیکرے میں جو کچھ تھا وہ میں رات کو پی چکی ہوں، نبی ﷺ سن کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر فرمایا سن لو، تمہارے پیٹ میں اس کے بعد کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔[2]

۱۵۳۴- سلیمان بن احمد، عمر بن عبدالعزیز بن مقلاص، عبدالعزیز بن مقلاص، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، حنش بن عبداللہ کی سند سے ام ایمنؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لئے روٹی پکائی آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں

۱- تهذيب الكمال ۵۰ ۷۹ (۳۰۵/۴، ۳۲۹) والاستيعاب ۱۷۹۳/۴.

۲- المستدرك ۶۳/۴، ۶۴ (ودلائل النبوة المصنف ۱۵۹. ومجمع الزوائد ۲۷۱/۸ واتحاف السادة المتقين ۴۱۱/۷ وتخريج الاحياء ۶۳/۲ .۳ وكنز العمال ۳۲۲۵۶

اسمیں آٹا بنایا جاتا ہے، میں نے چاہا آپ کے لئے روٹی پکالاؤں، ارشاد فرمایا اسے بھوسی کے ساتھ ملا کر دوبارہ گوندھو۔[1]

۱۵۳۵-محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عبدالقدوس، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کی سند سے روایت ہے، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ام ایمن سے ملنے گیا، ام ایمن نے کھانا یا شربت پیش کیا لیکن رسول اللہ ﷺ یا تو روزے میں تھے یا اس وقت کھانا تناول فرمانے کی خواہش نہیں تھی، ام ایمن آپ ﷺ سے جھگڑنے لگیں اور بار بار کہتی یا رسول اللہ تناول فرمائیے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ابوبکر اور عمرؓ ام ایمن سے ملنے گئے، جب انھیں دیکھا تو رو پڑیں، دونوں نے پوچھا کیوں، کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے معلوم ہے کہ آپ ﷺ کے لئے خدا تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

۱۵۳۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو حذیفہ، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب کی سند سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ام ایمنؓ زار و قطار رونے لگیں، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ کہنے لگیں اب ہم سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ (ام ایمن اسامہ بن زید کی والدہ تھیں)

(۱۴۸) یسیرہؓ[2]

یسیرہؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہر وقت تسبیح وتہلیل میں مشغول رہتی تھیں۔

۱۵۳۷-جعفر بن محمد عمرو، ابو حصین، یحییٰ حمانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن بشر، ہانی بن عثمان، ام حمیصہ کی سند سے یسیرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم (عورتوں) سے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم تسبیح وتہلیل اور تقدیس کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ان اذکار کو انگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال کیا جائے گا اور ان سے باتیں کروائی جائیں گی، غفلت سے کام مت لو کہیں تم اللہ کی رحمت کو بھول نہ جاؤ۔[3]

(۱۴۹) زینب ثقفیہؓ[4]

زینبؓ بھی صحابیات ولیات مکرمات میں سے ایک ہیں، بڑی نماز گزار اور صدقات کرنے والی تھیں کہ اپنے زیورات بھی تقرب الی اللہ کی خاطر اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے۔

۱۵۳۸-حبیب بن حسن، قاضی یوسف، ابوربیع زہرانی، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابوعمرو، ابوسعید مقبری کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے واپس لوٹے اور عورتوں کے پاس آ کر ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! میں

۱- سنن ابن ماجة ۳۳۳۶. والزهد لابن المبارک ۵۵، ۲۵۵. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۸۳. وکنز العمال ۶۳۵۱.

۲- تهذيب الکمال ۴۲ ۷۹ (۳۵/ ۳۲۵) و تهذيب التهذيب ۱۲/ ۵۸. والتقريب ۲/ ۶۱۸. والاصابة ۴/ ۴۲۹. والاستيعاب ۴/ ۴۲۹

۳- طبقات ابن سعد ۸/ ۲۲۷. وکنز العمال ۲۸ ۱۹ ۱. ومسند الامام احمد ۶/ ۳۷۱.

۴- تهذيب التهذيب ۱۲/ ۴۲۲. والتقريب ۲/ ۶۰۰. والاصابة ۴/ ۳۱۹. والاستيعاب ۴/ ۳۱۷.

۱۰/ ۱۴۸. والمستدرک ۴/ ۱۹۰. ۴/ ۶۰۳. وفتح الباري ۱/ ۴۰۵.

تمہاری اکثریت کو جہنم میں دیکھتا ہوں لہٰذا جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کر لو، ان حاضر عورتوں میں عبداللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ بھی تھیں، وہ فوراً عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئیں اور انھیں سارا قصہ سنایا اور اپنے زیورات سنبھالنے لگیں، انھیں دیکھ کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے، ان زیورات کو لے کر کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگیں میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی قربت حاصل کرنے جا رہی ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل نار (جہنمیوں) کا شریک نہ ٹھہرائے، کہنے لگے! ان زیورات کو میرے پاس لاؤ اور انھیں میرے اور میرے بیٹے پر صدقہ کرو چونکہ ہم بھی اس کے مستحق ہیں۔

۱۵۳۹- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عبدالواحد غیاث، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن عبداللہ ثقفی کی سند سے روایت ہے کہ لیطہ (زینبؓ) عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی تھیں اور اپنے ہاتھ سے اشیاء بنا کر فروخت کرتی تھیں ایک دن عبداللہ بن مسعودؓ کہنے لگیں تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ وخیرات سے روک رکھا ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے پوچھو اگر (تمہارے اوپر خرچ کرنے میں) مجھے کچھ ثواب ملتا ہے تو فبہا ورنہ اللہ کے راستے میں خیرات کروں گی کہنے لگے اگر تمہیں کچھ ثواب نہ ملتا ہو تو مجھے ناپسند ہے کہ تم ہم پر خرچ کرنے سے ہاتھ روک لو، چنانچہ زینبؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا، ارشاد فرمایا تمہیں ان پر خرچ کرنا چاہیے یقیناً تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔[1]

۱۵۴۰- عبداللہ بن جعفر، یونس ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابوزائدہ، عمرو بن حارث، زینب ثقفیہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا صدقہ کرو، اگر چہ تمھیں اپنے زیورات ہی کیوں نہ دینے پڑیں" زینبؓ اپنے خاوند عبداللہ بن مسعودؓ سے کہنے لگیں کیا میری طرف سے کافی ہو جائے گا کہ میں آپ اور اپنے یتیم بھتیجے اور بھانجوں پر صدقہ کردوں؟ یعنی کیا مجھے ان پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (عبداللہ بن مسعودؓ کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا) کہنے لگے رسول اللہ ﷺ سے جا کر پوچھ لو، زینبؓ کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اچانک ایک انصاری عورت اسی مسئلے کو لئے وہاں موجود تھی، چنانچہ ہمیں آنے کی وجہ پوچھنے بلالؓ باہر آئے، ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھ لاؤ اور ہمارے متعلق نہیں بتلانا کہ ہم کون ہیں، بلالؓ واپس آپ ﷺ کے پاس اندر چلے گئے اور انھیں ساری بات بتلا دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" ان سے کہو کہ تمہارے لئے دو اجر ہیں، ایک قرابت (صلہ رحمی) رکھنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔[2]

(۱۵۰) ماریہؓ

ماریہؓ رسول اللہ ﷺ کی خاص خادمہ ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا۔

۱۵۴۱- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، معلیٰ بن اسد، محمد بن عمران، عبداللہ بن حبیب، ام سلیمان، وہ اپنی ماں سے، مذکورہ سند مسلسل سے ماریہؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے ایک غزوہ کے موقع پر اپنے آپ کو جھکایا تا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے واسطے سے دیوار پر چڑھ کر مشرکین کو تیر ماریں۔

[1] صحیح البخاری ۱/ ۸۳، ۲/ ۱۴۹ . وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۲ . وسنن الترمذی ۲۶۱۳ . وسنن ابن ماجة ۴۰۰۳ . ومسند الامام احمد ۱/ ۴۲۳، ۴۳۳، ۳۳۴، ۲/ ۶۶، ۳۷۳، ۳/ ۴۲۳ . والسنن الکبری للبیہقی ۱/ ۳۰۸، ۴/ ۲۳۵ .

[2] صحیح البخاری ۲/ ۱۵۱ . ومسند الامام احمد ۳/ ۵۰۳، ۳۱۰ . وصحیح ابن حبان ۸۳۱ (موارد) ومشکاة المصابیح ۱۹۳۳ . وشرح السنة ۶/ ۱۸۵ .

(۱۵۱) عمیرہ بنت مسعود اور ان کی بہنیں

۱۵۴۲-محمد بن علی، حسین بن حماد، ہلال بن بشیر، اسحاق بن ادریس احول، ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ، جعفر بن محمود، عمیرہ بنت مسعود کی سند سے روایت ہے، عمیرہؓ اپنی پانچ بہنوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے گئیں اور آگے رسول اللہ ﷺ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیا ہوا گوشت تناول فرمارہے تھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ گوشت چبا کر انھیں دیا اور انہوں نے آپس میں تقسیم کرلیا اور ایک ایک ٹکڑا چبالیا جعفر کہتے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہوگئیں مگر کسی کو بھی گندہ دہنی یا کسی قسم کے درد والم کی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔

(۱۵۲) سوداءؓ

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنہوں نے اکثر اوقات مساجد کو اپنے لئے قیام گاہ بنایا۔

۱۵۴۳-عروہ، عبداللہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عربوں کے ایک قبیلے کی ایک لونڈی تھی، جسے انھوں نے آزاد کردیا تھا آزادی ملنے کے بعد انہیں کے ساتھ سکونت پذیر تھی، چنانچہ ایک دن قبیلے والوں کی ایک بچی گھر سے باہر کھیلتی ہوئی نکل آئی اور اس کے گلے میں قیمتی موتیوں کا بنا ہوا ہار پڑا تھا، بچی نے وہ ہار گلے سے نکال کر کہیں رکھ دیا یا اس سے کہیں گر گیا، اتفاقاً ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار کو گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اچک لیا، چنانچہ قبیلے والوں نے ہار کی تلاش شروع کردی، وہ لونڈی کہتی ہے کہ انھوں نے مجھے متہم کرنا شروع کردیا۔ آپ کہتی ہیں کہ انھوں نے ہر طرف ہار کو تلاش کیا حتی کہ میری شرم گاہ میں بھی تلاش کیا۔ اللہ کی قسم میں مبہوت کھڑی تھی کہ اچانک ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار ان کے درمیان لاکر پھینک دیا میں نے کہا یہ رہا وہ ہار جس کے چرانے کا تم مجھ پر شک کررہے تھے حالانکہ میں اس سے بالکل بری الذمہ ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ بچاری نبی ﷺ کے پاس آئی اور اسلام قبول کرلیا، اور اس کا خیمہ[1] مسجد میں نصب کیا گیا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ لونڈی میرے پاس آکر باتیں کرتی رہتی اور جب بھی بیٹھتی تو اسکی زبان پر یہ شعر ہوتا۔

ویوم الوشاح من تعاجیب ربنا. الا انه من بلدة الكفر نجاني.

(ہار کا واقعہ میرے رب کے عجائبات میں سے ہے خوب سن لو! اس واقعہ نے مجھے کفرستان سے نجات دی ہے) میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہ جب بھی تو بیٹھتی ہے تیری زبان پر یہی شعر ہوتا ہے؟ چنانچہ اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

(۱۵۳) انصاریہ رضی اللہ عنہا

انصاریہؓ محنت کش عورت تھیں حوادث پر صبر کرتی تھیں۔

۱۵۴۴-امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن حمید، محمد بن ہارون بن حمید، محمد بن حمید، عبدالرحمن بن مغراء، مفضل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقع پر اہل مدینہ میں کچھ کھلبلی سی مچ گئی ہر طرف سے لوگوں کی چہ مگوئیاں بلند ہونے لگیں کہ محمد ﷺ شہید کردیئے گئے۔ اچانک ایک انصاری عورت سامنے آئی اور اپنے بھائی، بیٹے، باپ اور خاوند کا استقبال کیا (یہ سب حضرات شہید ہوچکے تھے) کہنے لگی یہ کون لوگ ہیں صحابہؓ نے کہا یہ تیرا بھائی باپ، شوہر اور بیٹا ہیں، کہنے لگی نبی ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہ کہنے لگے وہ تیرے آگے ہیں۔ چنانچہ وہ انصاریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی آئی اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر کہنے

---

[1] ایک روایت میں حفش کا لفظ آتا ہے جسکا معنی جھونپڑے ہے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ کی اجازت سے صحابہؓ نے اس لونڈی کے لئے چادروں وغیرہ کی تان کر جھونپڑی نما کوٹھڑی بنالی ہوگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الصلوٰۃ کی بحث میں ذکر کیا ہے ۱۲ اشتوی۔

گی یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں جب آپ محفوظ ہیں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔

(۱۵۴) سوداءؓ

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنھوں نے آزمائشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

۱۵۴۵- ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمود بن محمد، عبدالاعلیٰ، یحییٰ بن سید، عمران ابوبکر، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے کہا کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھلائیں یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ! مجھے مرگی کا عارضہ پیش آیا ہے جس کی وجہ سے (بدحالی کے عالم میں) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے ارشاد فرمایا اگر تو صبر کرے تو جنت میں جائے گی، اور اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لئے صحتیابی کی دعا کروں[۱] کہنے لگی میں صبر کرتی ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میرا ستر نہ کھلے، آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔

(۱۵۵) ام بُجید الجہیہ رضی اللہ عنہا[۲]

ام بجیدؓ نے اللہ کے راستے میں بہت خرچ کیا ہے۔

۱۵۴۶- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، مقبری، عبدالرحمٰن بن بجید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ام بجیدؓ نے ایک مرتبہ آپ ﷺ سے فرمایا، یارسول اللہ! بسا اوقات میرے دروازے پر کوئی مسکین آ کر کھڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مجھے اس سے حیاء آنے لگتی ہے چونکہ میں اتنی چیز بھی نہیں پاتی جسے اس کے ہاتھ میں رکھ دوں تو پھر میں اسے کیا دوں؟ ارشاد فرمایا کچھ نہ کچھ اس کے ہاتھ میں ڈال دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔[۳]

۱۵۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل جونی، طالوت بن عباد، حماد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، سعید بن ابوسعید مقبری، عبدالرحمٰن بن بجید کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ام بجید کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لائے تو میں ایک کونڈی میں آپ ﷺ کے لئے ستو تیار کرتی اور انھیں پلاتی، ایک مرتبہ میں نے کہا، یارسول اللہ! میرے پاس کوئی سائل آ جاتا ہے میں اسکے لئے کوئی چیز بچا کر رکھتی ہوں ارشاد فرمایا اے ام بجید سائل کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا کرا اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔[۴]

(۱۵۶) حضرت ام فروہؓ[۵]

۱۵۴۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، منصور بن سلمہ، عبداللہ بن عمر، قاسم بن غنام بیاضی، کے سلسلۂ سند سے ام فروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ارشاد فرمایا "اول وقت میں نماز پڑھنا افضل عمل ہے۔[۶]

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۵۰ . وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵۴، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۴۷ . وفتح الباری ۱۰/ ۱۱۴.

۲۔ تهذيب الكمال ۷۹۵۲ (۳۵/ ۳۳۲)

۳،۴۔ التمهيد لابن عبد البر ۴/ ۲۹۹.

۵۔ تهذيب الكمال ۷۹۹۹ (۳۵/ ۳۷۸) وتهذيب التهذيب ۱۲/ ۴۷۲، والاستيعاب ۴/ ۱۹۴۹ .

۶۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۹۱ . وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۷.

۱۵۴۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، عبداللہ بن عمر، قاسم، ام ابیہ دنیا، کے سلسلہ سند سے ام فروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں پوچھا گیا...... پھر مثل بالا کے حدیث کو ذکر کیا۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عمر اور ضحاک بن عثمان نے بھی قاسم سے روایت کیا ہے۔

(۱۵۷) ام اسحاقؓ

ام اسحاقؓ بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچی اور تکالیف پر صبر و استقامت سے کام لیا۔

۱۵۵۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، بشار بن، عبدالملک، ام حکیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے۔ام حکیم فرماتی ہیں کہ میں نے ام اسحاق کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ ہجرت کی راستے میں بھائی کہنے لگا، ام اسحاق! تم یہاں بیٹھو میں مکہ میں اپنا مال بھول آیا ہوں کہنے لگی، مجھے فاسق[۱] کا ڈر ہے کہیں تمہیں قتل نہ کر دے کہنے لگا ہرگز اس کو قتل کے اقدام پر جرات نہ ہوگی، چنانچہ میں کافی دن تک وہاں بھائی کے انتظار میں ٹھہری رہی۔ایک دن ایک آدمی جسے میں پہچانتی تھی لیکن اسکا نام نہیں جانتی تھی میرے پاس سے گزرا کہنے لگا ام اسحاق! تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں بولی میں اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں وہ مکہ میں اپنا مال لینے گیا ہے۔ کہنے لگا اسحاق تجھے نہ مل سکے گا اسے فاسق نے قتل کر دیا ہے چنانچہ میں مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئی اور رسول اللہ ﷺ وضو کر رہے تھے، کہنے لگی: یا رسول اللہ! اسحاق قتل ہو چکا ہے، کہتے ہوئے میں رو رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ وضو کرنے نیچے جھکے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے چلو میں پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹے دے مارے۔ بشار کہتے ہیں کہ میری دادی جان کہہ رہی تھیں کہ اس عورت کو بہت بڑی مصیبت پیش آئی تھی، اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتے تھے۔ مگر اس کے رخساروں پر نہیں بہتے تھے۔

(۱۵۸) اسماء بنت عمیسؓ[۲]

اسماء بنت عمیسؓ نے دو ہجرتیں کی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ، دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، انھیں بحریہ حبشہ بھی کہا جاتا ہے۔ جعفر طیارؓ کا ان کے ساتھ عقد نکاح ہوا جعفرؓ کی شہادت کے بعد ابوبکرؓ کے عقد نکاح میں آ گئیں۔

۱۵۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن علی و احمد بن زہیر، ابوکریب، ابواسامہ، برید، ابوبردہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں، ہم حبشہ سے نبی ﷺ کے پاس فتح خیبر کے موقع پر آئے آپ ﷺ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا جبکہ ہمارے علاوہ غزوہ خیبر غیر حاضر ہونے والے کسی فرد کو حصہ نہیں دیا صرف حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب (اہل سفینہ[۳]) کو عطا کیا۔ اہل مدینہ کہتے کہ تم ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے چنانچہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس حضرت حفصہ کے گھر گئیں، اتنے میں حضرت عمرؓ بھی آ گئے اور فرمایا: کیا یہ حبشہ والی اور سمندر والی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے کہا ہاں وہی'' حضرت عمرؓ نے کہا ہم کو تم پر فضیلت ہے چونکہ ہم نے مدینہ کی طرف تم سے پہلے ہجرت کر لی ہے'' حضرت اسماءؓ کو یہ فقرہ سن کر غصہ آیا بولیں'' کبھی نہیں۔تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور جاہلوں کو تعلیم دیتے تھے لیکن ہماری حالت بالکل جدا تھی۔ ہم دور دراز مقام حبشہ میں صرف خدا

---

[۱] اس سے ام اسحاق کا شوہر مراد ہے جو ابھی تک اسلام نہ لایا تھا۔ تنوکی

[۲] تهذيب الكمال ٧٧٨٣ (٣٥ / ٢٦ / ١٢٦) والثقات لابن حبان ٣ / ٢٣. وسيرة ابن هشام ١ / ٢٥٧. والاصابة ٣ / ٢٣١. والاستيعاب ٣ / ٢٣٣. وتهذيب التهذيب ١٢ / ٣٩٨. والتقريب ٢ / ٥٨٩.

[۳] اہل سفینہ سے مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پانچ چھ سال تک وہیں مقیم رہے۔ تنوکی

اور رسول ﷺ کی خوشنودی کے لئے پڑے رہے۔ بخدا میں اس وقت تک نہ جاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے تمہاری اس بات کا تذکرہ نہ کردوں، ہمیں وہاں اذیتیں دیجاتیں اور ڈرایا جاتا، بس میں ابھی آپ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھونگی بخدا میں اتنی ہی بات کہوں گی، نہ جھوٹ بولوں گی اور نہ ہی کج روی سے کام لونگی۔ چنانچہ جب نبی ﷺ تشریف لائے کہنے لگیں یا رسول اللہ! عمرؓ یوں کہہ رہے ہیں پھر واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان سے کیا کہا؟ حضرت اسماء فرماتی ہیں میں نے کہا میں نے ایسا ایسا کہا تو حضور ﷺ نے فرمایا: انھوں نے ایک ہجرت کی اور تم نے دو ہجرتیں کی اسماء کہتی ہیں کہ ابو موسیٰ اور دوسرے حضرات حبشہ سے آنے والے میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور اس بارے میں دریافت کرتے چونکہ ہمیں آپ ﷺ کے فرمان سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ دنیا کی تمام تر فضیلتیں ہیچ معلوم ہوتی تھیں۔ ابو بردہؓ کہتے ہیں حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ ابو موسیٰؓ بار بار مجھ سے یہ حدیث سنتے کہ تمہاری دو ہجرتیں ہیں، ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف"۔

۱۵۵۲- ابونعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل قیس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسماءؓ بنت عمیس سے کہا کہ ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے کہنے لگیں "جی ہاں آپ لوگ ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے حالانکہ ہم دور دراز علاقہ میں پڑے ہوئے تھے اور تم لوگ حضور ﷺ کے پاس تھے۔ اور تمہارے جاہلوں کو آپ ﷺ تعلیم دیتے اور عالم کو فقہ پڑھاتے اور تمہیں اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیتے۔

۱۵۵۳- سلیمان بن احمد، اسحاق، بن ابراہیم، عبدالرزاق، یحییٰ بن علاء رازی، شعیب بن خالد، حنظلہ بن سمرہ بن مسیب بن نجبہ، مسیب بن نجبہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کرادیا تو عورتیں سن کر دوڑ پڑیں، آپ ﷺ اور عورتوں کے درمیان پردہ حائل تھا لیکن پردے کے پیچھے صرف اسماءؓ بنت عمیس باقی رہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم بدستور یہاں ہی ہو، تم کون ہو؟ کہنے لگیں میں آپ کی بیٹی کو مانوس کرنے کے لئے رک گئی ہوں چونکہ نوجوان لڑکی کو سہاگ رات میں کسی چیز کی ضرورت پیش آسکتی ہے لہٰذا کسی نہ کسی عورت کا موجود رہنا ضروری ہے تاکہ اسکی ضرورت کو پورا کرسکے اس لئے میں آپ کی بیٹی کی پاسبانی کے لئے یہاں رک گئی ہوں۔ ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارے سامنے، پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت فرمائے[1]۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اسماءؓ نے کن انکھیوں سے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور آپ ﷺ اٹھ کر چلے گئے اور اپنے حجرہ میں گھسنے تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

۱۵۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابوزکریا یحییٰ بن ابی زائدہ، ابوزائدہ، اسماعیل بن ابوخالد، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے انتقال فرمانے کے بعد اسماء بنت عمیسؓ سے حضرت علیؓ نے نکاح کرلیا تھا اور حضرت اسماءؓ کے دو بیٹے تھے محمد ابوبکرؓ سے اور عبداللہ جعفرؓ سے یہ دونوں ایک دوسرے پر فخر کرتے، حضرت علیؓ نے اسماءؓ سے کہا "ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو عبداللہ سے کہنے لگیں اے بیٹے، تمہارے باپ جعفر سے بڑھ کر میں نے عربوں کا کوئی جوان نہیں دیکھا اور محمد سے کہنے لگیں، اے بیٹے تمہارے باپ سے بڑھ کر افضل تر کسی بوڑھے کو نہیں دیکھا۔ حضرت علیؓ سن کر فرمانے لگے تم نے فضائل کی عجیب تقسیم کی ہمارے لئے کوئی فضیلت تم نے چھوڑی ہی نہیں، اگر اس کے علاوہ کچھ اور کہتی تو میں تجھے چوم لیتا، کہنے لگیں بخدا آپ تینوں میں سے بہتر ہیں۔

---

[1] کنز العمال ۳۷۸۲۹۔ یہ حدیث محل نظر ہے اور محض اہل تشیع کا تکلف ہے چونکہ غزوہ خیبر صلح حدیبیہ کے بعد سن ۶-۷ ہجری میں ہوا اور اسماءؓ غزوۂ خیبر کے موقع پر حبشہ سے تشریف لائیں اور وہ حبشہ میں ۷،۸ سال تک مقیم رہیں۔ جبکہ حضرت فاطمہؓ کا نکاح ۲ھ میں ہوا گویا اسماءؓ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت حبشہ میں تھیں۔ من المترجم تنولی۔

(۱۵۹) حضرت اسماء بنت یزیدؓ[1]

حضرت اسماءؓ بنت یزیدؓ انصاریہ ہیں اور ہر طرح کے فتنوں سے اپنے آپ کو دور رکھا۔

۱۵۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، داؤد، اودی، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ میں بیعت کرنے نبی ﷺ کے پاس آئی، جب قریب ہوئی تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھوں میں لگے دو سونے کے کنگنوں کی چمک کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، اسماء ان کنگنوں کو اتار کر پھینک دے کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے۔ کہتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو اتار کر پھینک دیا مجھے معلوم نہیں کہ ان کو کس نے اٹھایا۔[2]

۱۵۵۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب بن عطاء، عبدالجلیل قیسی، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت یزیدؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میری خالہ آپ ﷺ کے پاس آئیں اور کچھ سوال کرنے لگیں دراں حالانکہ انھوں نے ہاتھوں میں دو کنگن پہنے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان سے بہتر ہے کہ تم آگ کے کنگن پہنتی، میں نے کہا اے خالہ جان رسول اللہ ﷺ آپ کے کنگنوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ انھوں نے دونوں کنگھن اتار کر پھینک دیئے اور کہنے لگی یارسول اللہ اگر عورتیں بناؤ سنگھار نہیں کریں گی تو وہ اپنے خاوندوں کے قریب بے وقعت ہو کر رہ جائیں گی؟ آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کیا عورتیں اتنی طاقت بھی نہیں رکھتیں کہ چاندی کی بالیاں یا چاندی کا ہار بنالیں اور پھر اس پر زعفران کا رنگ چڑھالیں وہ سونے کی طرح محسوس ہونے لگے گا جس آدمی نے بھی ٹڈی کے وزن کے برابر سونے کے ساتھ اپنے آپ کو مزین کیا قیامت کے دن اسے داغا جائے گا۔[3]

۱۵۵۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن یوسف، محمد بن مہاجر، مہاجر، کی سند سے اسماء بنت یزیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دو دینار بھی باقی چھوڑے اور انھیں اللہ کی راہ میں خیرات نہ کیا اس نے جہنم کی آگ کے دو داغ اپنے ذمہ میں لازم کر دیئے۔[4]

(۱۶۰) ام ہانی انصاریہؓ[5]

ام ہانیؓ نے ہی آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ کیا مرنے کے بعد ہماری آپس میں باہمی ملاقات ہوگی؟

۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حسن مصیصی، حسن بن شیب، ابن لہیعہ، ابواسود، ذرہ بنت معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام ہانی انصاریہ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا: کیا مرنے کے بعد ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روحیں پرندوں کی شکل میں درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی جب قیامت کا دن ہوگا جسموں میں دوبارہ لوٹ آئیں گی۔[6]

۱۔ تہذیب الکمال ۸۵۷۷ (۳۵ / ۱۲۸) وتہذیب التہذیب ۱۲ / ۳۹۹. والتقریب ۲ / ۵۸۹. والاصابۃ ۴ / ۲۳۳. والاستیعاب ۴ / ۲۳۷.

۲۔ مسند الامام احمد ۶ / ۴۵۳. ومجمع الزوائد ۵ / ۱۴۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۶ / ۴۶۰.

۴۔ مسند الامام احمد ۳ / ۴۲۳. ومجمع الزوائد ۱۰ / ۲۴۰. وکنزالعمال ۶۲۹۷. ۳۷۰۰۷.

۵۔ الاصابۃ ۴ / ۵۰۳. والاستیعاب ۴ / ۵۰۳. وتہذیب التہذیب ۱۲ / ۴۸۱)

۶۔ مسند الامام احمد ۶ / ۴۲۵. وکنزالعمال ۳۲۷۵۴. ومجمع الزوائد ۲ / ۳۲۹. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰ / ۳۸۷ وتفسیر ابن کثیر ۸ / ۲۷. والاحادیث الصحیحۃ ۹۷۶.

(۱۶۱) سلمٰی بنت قیسؓ

سلمٰی بنت قیسؓ نے بھی قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اور دونوں بیعتوں میں شریک رہیں۔

۱۵۵۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، سلیط بن ایوب، حکم بن سلیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلمہ بنت قیسؓ رسول اللہ ﷺ کی خالاؤں میں سے تھیں اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے ان کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ کہتی ہیں کہ میں انصاری عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے آئی آپ ﷺ نے اس شرط پر ہمیں بیعت کیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نہ چوری کریں، نہ زنا کریں، نہ ناحق قتل کریں، نہ کسی قسم کے بہتان کا اپنے ڈُوبڈُو ارتکاب کریں اور نہ ہی ہم کسی بھلی بات میں نافرمانی کریں۔ پھر فرمایا تم اپنے شوہروں کے ساتھ دھوکہ مت کرو، ہم نے ان شرائط کو قبول کر کے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئیں، میں نے ایک عورت سے کہا "تم واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ شوہروں کے حقوق کے سلسلے میں ہمارے اوپر کیا چیز حرام کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس عورت کو جواب دیا کہ "عورت چپکے سے اپنے خاوند کا مال لے اور پھر اس کے ذریعے غیر کے ساتھ رشتہ محبت جوڑ دے" یہ چیز عورتوں پر حرام کی گئی ہے۔[1]

[1] مسند الامام احمد ۶ / ۳۸۰۔ وتفسیر ابن کثیر ۸ / ۱۲۳۔

طبقۂ تابعین

شیخ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ آئندہ صفحات میں جن تابعین کرام کا تذکرہ آپ پڑھیں گے یہ وہ حضرات ہیں جو اتباع احکام شریعت، کمال درجہ کی عبادت، کم مائیگی پر گزارہ اور حد درجہ کے زہد کے ساتھ مشہور تھے، انھوں نے ہمیشہ دنیا اور اس کے دھوکے سے پہلو تہی کی، عبادت اور اسکی لذات سے راحت پائی ان حضرات تابعین کرام کی جماعت کثیر ہے لیکن ہم نے ان میں سے صرف مشاہیر پر ہی اکتفا کیا ہے ان حضرات کے فضائل میں بے شمار احادیث وآثار مروی ہیں۔

۱۵۶۰-ابونعیم اصفہانی، یونس ابوداؤد، شعبہ، منصور واعمش، ابراہیم، عبیدہ سلمانی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔[1]

اس حدیث کو بمثل مذکور بالا کے ابن عون نے ابراہیم سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۶۱-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر، شیبان ابومعاویہ، عاصم، خیثمہ وشعبی، نعمان بن بشیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ وزید بن ابی انیسہ زائدہ اور ابوبکر بن عیاش نے عاصمؒ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان حضرات نے شعبی کا واسطہ بیچ میں ذکر نہیں کیا۔

۱۵۶۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، دران بن سفیان، بصری، محمد بن کثیر، ہمام، قتادۃ، زرارہ بن ابواوفی کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میرے زمانے کے لوگ افضل ترین لوگ ہیں پھر وہ افضل ترین ہیں جوان کے بعد آئیں گے"۔

اس حدیث کو مطر وہشام وابوعوانہ نے بمثل مذکور بالا کے قتادہ سے روایت کیا ہے نیز زھدم جرمی اور ہلال بن یساف نے یہی حدیث عمران بن حصین سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۱۲ . وسنن ابی داؤد باب ۹ من کتاب السنۃ وسنن الترمذی ۲۲۲۲. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱۰/ ۱۶۰ . ومسند الامام احمد ۲/ ۲۲۸. ۴/ ۴۴۰. والحدیث لہ الفاظ عدیدۃ کما سیاتی فی النصوص التالیۃ.

۱۵۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عثمان، حماد بن سلمہ، جریری، ابونضرہ، عبداللہ بن مولہ، بریدہ اسلمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ''افضل ترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں میں موجود ہوں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

۱۵۶۴- حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم، محمد بن عجلان، ابوہریرہؓ کی سند سے روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا ''میں اور میرے صحابہ'' کسی نے پوچھا، پھر کون؟ فرمایا: ان کے بعد جوان کے نقش قدم پر چلیں گے'' راوی کہتے ہیں کہ چوتھی مرتبہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے جواب دینے سے احتراز کیا۔

اس حدیث کو صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے بھی اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سدی، عبداللہ بہی کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسے لوگ افضل ترین ہیں؟ ارشاد فرمایا، اس زمانے کے لوگ افضل ترین ہیں جس میں میں موجود ہوں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔

اس حدیث کو ابوسعید خدری، ابوبرزہ اسلمی، سمرہ بن جندب، سعد ابو بلال بن سعد نے بھی نبی ﷺ سے بمثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

تابعین کا پہلا طبقہ

(۱۶۲) اویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ

سید عابدین اور اولیاء عظام کی نشانی اویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ کے بارے میں نبی ﷺ نے بشارت دی تھی اور صحابۂ کرام کو ان سے ملاقات کرنے کی وصیت بھی کی تھی۔

۱۵۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم احمد بن خلیل تر جلانی، ابونضر، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابونضرہ، اسیر بن جابر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک محدث ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے، ایک دن اس حدیث کے بعد شاگردوں سے کہنے لگے کہ چلے جاؤ چنانچہ اکثر حضرات چلے گئے لیکن چھوٹی سی جماعت ادھر ہی بیٹھی رہی اس جماعت میں ایک آدمی اس طرح سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہا تھا کوئی دوسرا نہ سن پائے، مجھے اس سے سننے کا شوق پیدا ہوا میں نے اسے تلاش کیا مگر گم پایا۔ اسیر کہتے ہیں میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا، کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو؟ ایک آدمی کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ وہ ''اویس قرنی'' ہیں، میں نے کہا کیا تمہیں اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔ کہنے لگا جی ہاں مجھے معلوم ہے، چنانچہ میں اس آدمی کے ساتھ وادی کی تلاش میں نکل پڑا، جب ان کے گھر پہنچے تو وہ باہر نکلے، میں نے کہا میرے بھائی! کس چیز نے آپ کو ہم سے روک رکھا ہے؟ کہنے لگے میرے پاس اتنے کپڑے نہیں کہ میں ان سے کفایت کا کام لے سکوں دراصل اویس کے ساتھی ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور انھیں اذیت پہنچاتے، میں نے کہا یہ چادر لو اور اس سے ستر پوشی کا کام لو، کہنے لگے ایسا نہ کرو شریر لوگ اس چادر کو دیکھ کر مجھے اور اذیت پہنچائیں گے۔ اسیر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں برابر اصرار کرتا رہا بالآخر مجبوراً ان کو چادر اوڑھنی پڑی، میں شریروں کی مجلس میں آیا اور ان سے کہا، آخر تم کیا چاہتے ہو کہ تم اس آدمی کو اذیتیں پہنچاتے ہو آدمی کبھی ننگا بھی ہوتا ہے کپڑے میسر ہوں تو پہن لیتا ہے۔ (اس میں دوسروں کو ستانے کی کیا بات ہے) چنانچہ میں نے ان کی زبانی کلامی خوب خبر لی، راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً اہل کوفہ کا ایک وفد عمرؓ کے پاس گیا ان میں ایک مزاق اڑانے والا بھی شریک تھا، عمرؓ نے پوچھا کیا یہاں کوئی قرنی ہے؟ یہ آدمی آیا اور کہنے لگا میں ہوں کہنے لگے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''یمن سے تمہارے پاس'' اویس'' نامی ایک آدمی آئے گا اور وہ اپنے پیچھے یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے گا اس کے علاوہ اس کا کوئی رشتہ دار یمن میں نہیں ہوگا، اس کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے اس نے اللہ سے دعا کی جس سے اکثر داغ ختم ہوگئے تاہم پھر بھی ایک دینار یا ایک درہم کے بقدر باقی رہ گئے۔ تم میں سے جو آدمی بھی اس سے ملاقات کرے اس سے اپنے لئے استغفار کرائے۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اویس رحمہ اللہ ہمارے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا، تم کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگے میں یمن سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے، کہنے لگے ''اویس'' فرمایا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے جسے تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہو؟ کہنے لگے اپنی والدہ کو پیچھے یمن میں چھوڑا ہے فرمایا کیا تمہارے چہرے پر چیچک کے داغ تھے اور پھر تم نے اللہ سے دعا کی اور وہ ختم ہوگئے؟ کہا جی ہاں، فرمایا میرے لئے استغفار کرو کہنے لگے میرے جیسا عام آدمی آپ جیسی شخصیت کے لئے استغفار کرنے کا اہل کیسے ہوسکتا ہے؟ بہر حال انھوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے بھائی! مجھ سے اب جدا نہیں ہونا۔ لیکن وہ کھسک گئے، اب مجھے پتا چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آئے ہوئے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ مذاق اڑانے والا آدمی اویس رحمہ اللہ کی تحقیر کرنے لگا اور کہا یہ آدمی ہم میں نہیں ہے اور نہ ہی

ہم اسے جانتے ہیں عمرؓ نے فرمایا جی ہاں وہ ایسا ہی آدمی ہے گویا حضرت عمرؓ ان کی شان کو اس آدمی کے سامنے گھٹا رہے تھے۔ اس نے کہا اے امیر المومنین! ہمارے ہاں ایک شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں فرمایا: اسے پا لو لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے نہیں پا سکتے چنانچہ وہ آدمی اویس رحمہ اللہ کی طرف محو سفر ہوگیا اور اپنے گھر آنے سے پہلے اویس رحمہ اللہ کے پاس گیا، انھوں نے اس آدمی کو دیکھ کر فرمایا، تم نے خلاف عادت سنجیدگی کس طرح اختیار کی؟ کہنے لگا میں نے عمرؓ سے تمہاری شان میں ایسے ایسے سنا ہے۔ لہٰذا اویس! میرے لئے استغفار کرو! فرمایا میں نہیں کروں گا تاوقتیکہ تم میرے ساتھ عہد کرو کہ آج کے بعد میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور جو کچھ میرے متعلق تم نے عمرؓ سے سنا ہے اسکا کسی سے ذکر نہیں کرو گے چنانچہ اویس رحمہ اللہ نے اس آدمی کے لئے استغفار کیا۔

اسیر کہتے ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں اویس رحمہ اللہ کا چرچا کوفہ میں عام دام ہوگیا میں بھی ان کے پاس گیا اور کہا اے میرے بھائی کیا میں آپ کو ایک عجیب بات نہ بتاؤں حالانکہ ہمیں اس کا شعور تک نہیں؟ فرمانے لگے، اس میں وہ بات نہیں جس کی وجہ سے میں لوگوں کے بیچوں بیچ پہنچوں گا، اور ہر بندے کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اسیر کہتے ہیں اویس کھسک کر کہیں چلے گئے۔[1]

حماد بن سلمہ نے جریری سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زرارہ بن ابی اوفی نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے امام مسلم نے اسکی تخریج ابوخیثمہ عن ابی نضر کے طریق سے کی ہے۔

۱۵۶۷- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام دستوائی، زرارہ، اسیر بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب بھی اہل یمن کی امداد آتی، پوچھتے کیا تمہارے اندر اویس بن عامر قرنی ہیں .... پھر مذکورہ بالا حدیث ابونضر کو بیان کی اسیر بن جابر کے طریق سے پوری طوالت کے ساتھ۔

ضحاک بن مزاحم نے اس حدیث کو ابوہریرہؓ سے زائد الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن اس کا کوئی تابع نہیں ہے۔ اس حدیث کو نوفل سے نقل کرنے میں مجالد بن یزید متفرد ہے۔

۱۵۶۸- ابونعیم اصفہانی، ابوہ، حامد بن محمود، سلمہ بن شبیب، ولید بن اسماعیل حولانی، محمد بن ابراہیم، بن عبید، مجالد بن یزید، نوفل بن عبداللہ، ضحاک بن مزاحم، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کل صبح تمہارے ساتھ ایک جنتی آدمی نماز پڑھے گا حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے امید ہوئی کہ ہوسکتا ہے وہ میں ہوں'' چنانچہ صبح کو میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لوگ واپس لوٹ گئے مگر میں برابر مسجد میں ہی بیٹھا رہا اور رسول اللہ بھی بیٹھے رہے، اسی دوران ایک کالا آدمی معمولی کپڑے کا ازار باندھے ہوئے برقعہ اوڑھے ہوئے سامنے آیا اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے شہادت کی دعا کی، بخدا ہم اس آدمی سے مشک اذفر کی خوشبو سونگھ رہے تھے میں نے کہا، یا رسول اللہ کیا یہی آدمی جنتی ہے؟ فرمایا ''جی ہاں یہ فلاں قبیلے کا غلام ہے'' میں نے کہا یا نبی اللہ آپ اسے خرید کر آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے جنت کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے اور اے ابوہریرہ! جنتیوں کے کچھ سردار اور بادشاہ ہوں گے یہ کالا آدمی بھی جنتیوں کا سردار اور بادشاہ ہوگا، ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ بے شک اللہ تعالیٰ اچھے بزرگوں، نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے جنکے سر پراگندہ ہوتے ہیں، ان کے چہرے غبار آلود ہوتے ہیں، پیٹ ان کے بھوکے ہوتے ہیں، صرف حلال رزق کھاتے ہیں، جو امراء کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے، ہیں تو انھیں اجازت نہیں دی جاتی، اگر عیش پرست عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کا ان کو پیغام دیا جائے تو نکاح نہیں کرتے، اگر غائب ہوجائیں ان کی تلاش نہیں کی جاتی، اگر حاضر ہوجائیں تو انھیں آواز نہیں لگائی جاتی، انکی آمد

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۲۳۔ والمستدرک ۳/ ۴۰۵۔ ومشکاۃ المصابیح ۶۲۵۷۔ وطبقات ابن سعد ۶/ ۱۱۲۔

باعث مسرت نہیں ہوتی، مریض ہوں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی، اور اگر مر جائیں تو ان کے پاس کوئی حاضر نہیں ہوتا۔

صحابہ کرامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! ان بزرگوں میں سے ہمیں کوئی آدمی مل سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ''اویس قرنی'' ہے جس سے تمہاری ملاقات ہوگی، صحابہؓ نے اویس قرنی کی علامات پوچھیں ارشاد فرمایا: اس کی آنکھیں سرخ مائل ہوں گی، سرخ بالوں والا ہوگا، کشادہ کاندھوں والا، میانے قد والا، گندم گوں، سینے پر بالوں والا، دایاں بائیں پر رکھتا ہوگا۔ قرآن کی تلاوت کرے گا اور اپنے پر بہت روتا ہوگا، اہل سماء میں مشہور ہے، اگر اللہ پر کسی کام کے کرنے کی قسم کھالے تو اللہ اسے اپنی قسم میں بری کر دیتا ہے، سنو! اس کے بائیں کاندھے کے نیچے ایک چمک ہوگی، اہل زمین میں اسے کوئی نہیں جانتا، اون کا ازار باندھا ہوگا، اون ہی کی چادر اوڑھی ہوگی خوب سن لو، قیامت کے دن عام لوگوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اویس سے کہا جائے گا کہ ادھر کھڑے ہو جاؤ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، اے عمر و علی! جب تمہاری ان سے ملاقات ہوگی تو ان سے استغفار کرانا اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا، چنانچہ حضرت عمرؓ دس سال تک ان کی تلاش میں رہے مگر ان سے ملاقات نہ ہو سکی چنانچہ جس سال حضرت عمرؓ نے انتقال فرمایا: اس سال جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر بلند آواز لگائی کہ اے یمن والو کیا تمہارے ساتھ قبیلہ مراد، کا اویس ہے؟ ایک لمبی داڑھی والا بوڑھا اٹھا اور کہنے لگا ہم نہیں جانتے کون اویس؟ لیکن میرا ایک بھتیجا بھی ہے جس کا نام اویس ہے لیکن وہ ایک گمنام اور سفید پوش آدمی ہے۔ اسکی کیا حیثیت کہ ہم اسے آپ کے پاس لائیں، وہ تو ہمارے اونٹ چراتا ہے اور گھٹیا تصور کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے سامنے اویس رحمہ اللہ کے معاملہ کو ایسے پوشیدہ کیا گویا کہ انھوں نے ان کے متعلق پوچھا ہی نہیں۔ فرمایا: تیرا بھتیجا کہاں ہے، کیا وہ ہم سے زیادہ بُرا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں۔ فرمایا: وہ ہمیں کہاں مل سکتا ہے؟ کہنے لگا، مقام عرفات کے پہلو کے درختوں میں۔

چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جلدی سے عرفات کی طرف اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ جب وہاں پہنچے انھیں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اور اونٹ ان کے اردگرد چر رہے تھے۔ چنانچہ ان دونوں نے اپنی سواریوں کو آگے بڑھایا اور ان کے سامنے جا کھڑے ہوئے کہنے لگے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اویس رحمہ اللہ نے سن کر نماز کو خفیف کر لیا۔ جب فارغ ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: اونٹ چراتا ہوں اور ایک قبیلے کا مزدور ہوں فرمایا: ہم تجھ سے اونٹ چرانے اور مزدوری کے بارے میں نہیں پوچھ رہے بلکہ تیرا نام پوچھنا چاہتے ہیں، کہا: میرا نام عبداللہ ہے۔ حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ فرمانے لگے، آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے بندے (عبداللہ) ہیں ہم تمہارا وہ نام پوچھنا چاہتے ہیں جو تمہاری ماں نے رکھا ہے۔ کہا: بھلا آخر تمہیں مجھ سے کیا غرض ہے؟

کہنے لگے محمد عربیؐ نے ہمیں خیر التابعین اویس قرنی رحمہ اللہ کی کچھ علامات بتائی ہیں۔ تاہم ہم نے بالوں کی سرخی اور آنکھوں کی سرخی دیکھی نیز آپ ﷺ نے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ تمہارے دائیں کاندھے کے نیچے ایک سفید چمکدار نشان ہے۔ سو ہمیں اپنا کاندھا دکھاؤ تاکہ ہم اسے دیکھ سکیں اگر وہ ہے تو پھر تم اویس قرنی ہو چنانچہ انہوں نے اپنا کاندھا دکھایا اور وہ علامت ان حضرات نے حسب بیان اسی طرح پائی، دیکھ کر فرمانے لگے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم ہی اویس قرنی ہو، پس ہمارے لئے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

حضرت اویس نے کہا: میں تو ہر جان دار کے لئے استغفار کرتا ہوں حتیٰ کہ مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے بھی، اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے حال سے آگاہ کر دیا ہے اور میرے پوشیدہ معاملہ کو تمہارے سامنے آشکار کر دیا ہے۔ ذرا مجھے خبر دو تم دونوں کون ہو؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ تو امیر المؤمنین حضرت عمرؓ ہیں، اور میں علی بن ابی طالب ہوں، چنانچہ حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ نے ان حضرات کا تعارف سنا تو سیدھے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: السلام علیک یا امیر المؤمنین اور اے ابن ابی طالب اللہ تعالیٰ آپ کو اس

امت کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمرؓ فرمانے لگے، تم اسی جگہ ٹھہر و تا کہ میں مکہ میں جا کر تمہارے لئے کچھ خرچہ اور کپڑے لے آؤں حضرت عمرؓ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان یہ جگہ مقرر ہے۔حضرت اویسؒ نے کہا اے امیر المؤمنین !ہمارے ٹھہرنے کا میرے اور آپ کے درمیان کوئی عہد نہیں اور ممکن ہے آج کے بعد آپ مجھے نہ پہچان سکیں، تاہم میں نے خرچہ اور کپڑے کو کیا کرنا؟ کیا آپ میرے اوپر اون کا نیا ازار اور چادر نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے کب انھیں کھنگی میں دیکھا؟ کیا آپ کو علم نہیں مجھے اونٹ چرانے کے چار درہم ملتے ہیں۔ آپ نے مجھے کب انھیں کھاتے ہوئے دیکھا؟ یا امیر المؤمنین میرے اور آپ کے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے۔اسے وہی عبور کرے گا جو دبلا پتلا ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے جب ان کی زہد بھری باتیں سنیں تو اپنے دُرے کو زمین پر مار کر با آواز بلند پکار اٹھے۔اے کاش عمرؓ کو اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا، وہ بانجھ ہی رہتی، اور اس نے عمرؓ کے حمل کی مشقت نہ اٹھائی ہوتی۔

اویس قرنی رحمہ اللہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنی راہ میں اپنی راہ لیتا ہوں، چنانچہ حضرت عمرؓ مکہ کی طرف چل پڑے اور اویس رحمہ اللہ اپنے اونٹ ہانک کر اپنے قبیلے سے جا ملے۔

پھر وہ مزید اونٹ چرانے سے دست کش ہو گئے۔اور حق تعالیٰ سبحانہ کی بندگی میں مصروف ہو گئے۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں خیر التابعین اویس قرنی کے بارے میں یہ قصہ ہمیں اسی طرح پہنچا ہے اور سلمہ بن شبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اویس رحمہ اللہ کے بارے میں ہم نے بہت سی احادیث لکھیں مگر اس حدیث سے بڑھ کر اتم و اکمل کوئی حدیث نہیں لکھی۔

۱۵۶۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، محمد بن جریر، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، شریک، وابر، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی اویس قرنی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اور اویس قرنی سے کہنے لگا تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ اویس کہنے لگے میں نے صبح اللہ کی حمد کرتے ہوئے کی ہے۔اس نے پھر کہا: اور زمانہ تمہارے اوپر کیسا گزر رہا ہے؟ فرمایا: ایک عام آدمی پر زمانہ کیسے گزرتا ہے اگر صبح کردے تو اسے شام کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اگر شام کردے تو اسے صبح کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اور یہ کہ وہ جنت کی بشارت پانے والا ہے یا جہنم کی اسے کچھ علم نہیں۔اے قبیلہ مراد کے آدمی! بے شک موت کی یاد مومن کی خوشبو کو لے اڑتی ہے۔اور حقوق اللہ کی معرفت اس کے مال میں سونا چاندی نہیں چھوڑتی اور اس کا حق پر کھڑا ہو جانا اس کے کسی دوست کو باقی نہیں چھوڑتا۔

۱۵۷۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، زکریا بن یحییٰ بن رحمویہ، ہیثم بن عدی، عبداللہ بن عمرو بن مرہ، عمرو بن مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اویس قرنی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر آذر بائیجان میں جہاد کیا۔جب ہم واپس لوٹنے لگے اویس قرنی رحمہ اللہ بیمار پڑ گئے۔ہم انھیں اپنے ساتھ اٹھالائے مگر رستے میں جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ہم راستے میں ایک جگہ رک کے دیکھا کہ اچانک ایک قبر کھدی ہوئی ہے اور پانی، کفن اور حنوط تیار رکھا ہے۔ہم نے انہیں غسل دے کر کفنایا اور نماز پڑھی پھر انھیں دفن کر دیا۔ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر ہم اسطرف کبھی لوٹے بھی تو ان کی قبر پہچان لیں گے۔لیکن بعد میں ہم [illegible] لوٹے تو وہاں نہ قبر تھی اور نہ قبر کا نشان۔

۱۵۷۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد و عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن اشعث بن سوار، محارب بن دثارؒ کے سلسلہ سند سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے مسجد اور مصلیٰ میں آنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ان کے ایمان نے انھیں لوگوں کے آگے سوال کرنے سے روکے رکھا۔ان ہی

برگزیدہ ہستیوں میں سے اویس قرنی رحمہ اللہ اور فرات بن حیان رحمہ اللہ بھی ہیں۔[1]

۱۵۷۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی رحمہ اللہ اللہ کے راستے میں اپنے کپڑے بھی صدقہ کر دیتے اور ننگے بیٹھ جاتے اور اتنا کپڑا بھی نہیں پاتے تھے جسے پہن کر جمعہ پڑھنے جائیں۔

۱۵۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مھدی، سفیان، قیس بن بشیر بن عمرو، بشیر بن عمرو کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بشیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو ننگا دیکھا تو میں نے انھیں دو کپڑے پہنائے۔

۱۵۷۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عباس بن ایوب، یحیٰ بن محمد بن سکن، یحیٰ بن کثیر، بن ابوغسان، ہیثم بن جرموز، حمدان، لیمان تیمی، اسلم عجلی، ضحاک جرمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اویس قرنی کی زیارت کی تمنا میں کوفہ گیا، اور تلاش کرتے کرتے فرات کے کنارہ گیا، وہاں دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا نصف النہار کے وقت وضو کر رہا ہے اور کپڑے دھو رہا ہے۔ جبکہ میں اویس قرنی رحمہ اللہ کے اوصاف وعلامات قبل ازیں سن چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا، وہ فربہ اندام تھے، رنگ گندم گوں تھا بدن پر بال زیادہ تھے سر منڈا ہوا تھا، واڑھی گھنی تھی، بدن پر ایک صوف کا ازار اور ایک صوف کی چادر تھی، چہرا بہت بڑا اور مہیب تھا، قریب پہنچ کر میں نے انھیں سلام کیا میں نے مصافحہ کرنے کیلئے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ ان کی حالت دیکھ کر میرے گلے کو اچھو لگ گیا تھا، پھر میں نے کہا اے اویس ! السلام علیکم، اے بھائی آپ کیسے ہیں؟۔ اویس نے کہا اے ہرم بن حیان! اللہ تمہیں سلامت رکھے تم کیسے ہو؟ یہ تو بتاؤ تمھیں میرا پتہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے کہا خدا نے کہنے لگے، میرا رب پاک ہے۔ بے شک میرے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے"۔ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ اس سے پہلے نہ کبھی میں نے ان کو دیکھا تھا اور نہ انھوں نے مجھے دیکھا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیسے جانا ہے؟ خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی آپ کو نہ دیکھا تھا۔ فرمایا علیم وخبیر نے مجھے بتایا۔ جب تمہارے نفس نے میرے نفس سے باتیں کیں اسی وقت میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ زندہ اور چلتے پھرتے لوگوں کی طرح روحوں کے بھی جان ہوتی ہے مؤمنین خواہ آپس میں کبھی نہ ملے ہوں اور ان میں کوئی تعارف نہ ہو، اور نہ ان کو ایک دوسرے سے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ پھر بھی وہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور خدا کی روح کے وسیلہ سے باتیں کرتے ہیں خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

میں نے درخواست کی کہ آپ مجھے حضور ﷺ کی کوئی حدیث سنا سکتے ہیں؟ تا کہ میں آپ کی زبان سے سن کر اس کر یاد کرلوں۔

فرمایا! میں نے آپ ﷺ کو پایا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صحبت سے بہرہ ور ہوا۔ البتہ آپ ﷺ کے دیکھنے والوں کو دیکھا اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آپ ﷺ کی حدیثیں پہنچی ہیں لیکن میں نے اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا پسند نہیں کیا کہ میں قاضی یا مفتی بنوں، مجھے خود اپنی ذات کے بہت سارے کام ہیں۔ میں نے یہ جواب سن کر عرض کیا کہ چلو قرآن کی کچھ آیات ہی مجھے سنا دیجئے، آپ کی زبان سے قرآن سننے کی خواہش ہے۔ میں خدا کے لئے آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمایئے اور کچھ وصیتیں کیجئے۔ تا کہ میں انکو ہمیشہ یاد رکھوں۔

چنانچہ انھوں نے میری درخواست سن کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرات کے کنارے چلنے لگے پھر فرمایا میرے رب کا قول ہے جو سب سے سچا ہے سب سے اچھا کلام اس کا کلام ہے پھر پڑھا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین (الدخان:۴۰) بے شک قیامت کا دن ان سب کیلئے مقررہ وقت ہے" تلاوت کر کے چیخ مار کر ایسے خاموش ہوئے کہ میں سمجھا بے

۱۔ کنز العمال: ۳۴۰۶۰۔ والزھد للامام احمد ۱۳۰۔ ۳۴۱۔

بیہوش ہو گئے۔ پھر آیت کریمہ "یوم لایغنی مولی عن مولی شیئاً ولاھم ینصرون الامن رحمہ اللہ انہ ھو العزیز الرحیم" (ترجمہ) جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی مگر اس آدمی کی جس پر اللہ رحم کرے، بیشک وہ غالب رحم والا ہے۔ تلاوت کی، پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا اے ہرم بن حیان! تمہارے باپ مر چکے، عنقریب تم نے بھی مر جانا ہے۔ ابوحیان مر چکے، ان کے لئے جنت ہے یا دوزخ۔ ابن حیان! آدمؑ مر گئے۔ حواءؑ مر چکیں۔ ابن حیان! نوحؑ اور ابراہیم خلیلؑ مر گئے۔ ابن حیان! موسیٰؑ نجی الرحمٰن مر گئے۔ ابن حیان! داؤدؑ خلیفۃ الرحمٰن مر گئے۔ ابن حیان! محمد رسول الرحمٰن ﷺ والصلوٰۃ والسلام علیہ مر گئے۔ ابن حیان! ابوبکرؓ خلیفۃ المسلمین مر گئے۔ ابن حیان! میرے بھائی عمر بن خطابؓ مر گئے۔ یہ کہہ کر واعمراہ کا نعرہ لگایا اور ان کے لئے رحمت کی دعا کی۔ عمر فاروقؓ اس وقت تک زندہ تھے اور ان کی خلافت کا آخری زمانہ تھا۔ اس لئے میں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے، عمرؓ ابھی زندہ ہے۔ اویس قرنیؒ نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تم اس کو یونہی سمجھو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا تمہارا شمار مردوں ہی میں ہے۔ ہونے والی بات ہو چکی ہے۔ اس کے بعد آپؒ نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اور چند مختصر دعائیں پڑھ کر کہا: اے ہرم بن حیان! تم کو کتاب اللہ، صلحاء امت کی ملاقات اور انبیاء پر درود وسلام بھیجتے رہنے کی میری وصیت ہے۔ میں نے اپنی خبر موت دی اور تمہاری خبر موت دی، آئندہ ہمیشہ موت کو یاد رکھنا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہ ہونا اور واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرانا، اور اپنے ہم مذہبوں کو نصیحت کرنا اور اپنے نفس کے لئے کوشش کرنا، خبردار جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تمہارا دین چھوٹ جائے۔ اور قیامت میں تم کو آتش دوزخ کا سامنا ہو، پھر فرمایا، خدایا! اس شخص کا گمان ہے کہ وہ تیرے لئے مجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے لئے مجھ سے ملاقات کی ہے اس لئے خدایا! جنت میں اسکا چہرہ مجھے یاد کرا دینا۔ اور اپنے گھر دارالاسلام میں مجھے اس سے ملانا، وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رہے اسکو اپنے حفظ وامان میں رکھنا اس کی کھیتی باڑی کو اس کے قبضہ میں رہنے دے۔ اس کو تھوڑی دنیا پر خوش رکھ، اور دنیا سے جو حصہ تو نے اس کو دیا ہے وہ اس کے لئے آسان کر اور اپنے عطیات اور نعمتوں پر اس کو شاکر بنا، اور اس کو جزائے خیر عطا فرما۔

اویسؒ نے یہ دعائیں دے کر مجھ سے خطاب فرمایا کہ ہرم بن حیان! اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، اچھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اچھا اب میں تم کو آج کے بعد نہ دیکھوں۔ میں شہرت ناپسند کرتا ہوں، اور تنہائی اور عزلت کو دوست رکھتا ہوں، جب تک میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ زندہ رہوں گا، انتہائی غم والم میں مبتلا رہوں گا، اس لئے آئندہ نہ تم میرے متعلق پوچھنا اور نہ مجھے تلاش کرنا، تمہاری بات میرے دل میں ہمیشہ رہے گی، لیکن اس کے بعد نہ میں تم کو دیکھوں گا اور نہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ مجھے یاد کرتے رہنا اور میرے لئے دعائے خیر کرنا۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم کو یاد اور تمہارے لئے دعائے خیر کرتا رہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ ایک سمت چلے میں بھی ساتھ ساتھ ہو گیا کہ ایک ہی ساعت اور ساتھ ہو جائے لیکن اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے۔ اور ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حد نظر تک میں انھیں دیکھتا رہا تا آنکہ وہ ایک گلی میں چلے گئے، اس کے بعد میں نے ان کو بہت تلاش کیا اور لوگوں سے پوچھا لیکن کسی سے کچھ سراغ نہ ملا خدا ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے، اس ملاقات کے بعد سے کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا کہ میں ان کو ایک دو مرتبہ خواب میں نہ دیکھتا ہوں۔

۱۵۷۵- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد غطریفی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، عبدالصمد بن حسان، ابوصباح، ابوعصمہ (جو ہرم بن حیان کے پڑوسی تھے) ورجل من عبدالقیس، ہرم بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ہرم کہتے ہیں کہ میں نے اویس قرنی سے کہا: مجھے کوئی حدیث سناؤ، تاکہ میں اسے حفظ کرلوں، چنانچہ وہ رو پڑے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر کہا: میں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا نہ ہی ان کی صحبت سے مشرف ہوا ہوں، لیکن میں نے نبی ﷺ کے صحابہ عمرؓ وغیرہ کو دیکھا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ پھر مذکورہ حدیث کی

مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، شریک، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شامی نے آواز لگائی کہ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اویس قرنی خیر التابعین ہیں'' چنانچہ اس نے اپنی سواری کا رخ حضرت علیؓ کے لشکر کی طرف پھیر دیا۔

۱۵۷۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، احمد بن معاویہ بن ھذیل، محمد بن ابان عنبری، عمرو، شیخ کوفی، ابوسنان، حمید بن صالح کی سند سے مروی ہے کہ میں نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صحابہ کے معاملہ میں میری حفاظت کرو اور قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کے بعد میں آنے والے پہلوں پر لعنت کریں گے جب ایسا ہونے لگے گا تو اس وقت زمین اور اہل زمین اللہ کی پھٹکار کے سزاوار ہو جائیں گے۔ جو بھی اس زمانے کو پائے گا اسے چاہیے کہ تلوار اپنے کاندھے پر رکھے اور اپنے رب تعالیٰ سے بحالت شہید جا ملے اور اگر ایسا نہ کرے تو صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔

۱۵۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عیاش، ضمرہ، اصبغ بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی رحمہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لانے سے والدہ کی خدمت نے باز رکھا۔

۱۵۷۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن محمد، عبیداللہ بن عبدالکریم، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ، صبغ بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی جب شام کرتے تو کہتے کہ یہ رات حالت رکوع میں گزارنی ہے چنانچہ صبح تک حالت رکوع میں رہتے اور پھر جب شام ہوتی کہتے کہ آنے والی رات حالت سجدہ میں گزارنی ہے۔ پس پوری رات سجدہ میں رہتے تاوقتیکہ صبح ہو جائے، ان کا یہ دستور تھا کہ سر شام بچا ہوا کھانا اور کپڑے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتے اور کہتے اے میرے اللہ! جو بھوک میں مرے تو میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو ننگا رہے اسمیں بھی میرا مواخذہ نہ کرنا۔

(۱۶۳) عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ

تابعین طبقہ اولیٰ میں سے ایک تارک الدنیا، عیش و عشرت سے کنارہ کش عامر بن عبداللہ بن عبد قیس رحمہ اللہ بھی ہیں وہ زاہدانہ صفات کے ساتھ متصف ہونے کے علاوہ کمال درجہ کے مجاہد بھی تھے۔

۱۵۸۰-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، شعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے روایت ہے، علقمہ فرماتے ہیں کہ زہد کی انتہا آٹھ آدمیوں پر ہوئی جو کہ یہ ہیں: عامر بن عبداللہ بن عبد قیس، اویس قرنی، ہرم بن حیان، ربیع بن خثیم، مسروق بن اجدع، اسود بن یزید، ابومسلم خولانی، حسن بن ابی حسن رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ رہی بات عامر بن عبداللہ بن عبد قیس کی تو وہ کہا کرتے تھے کہ دنیا غموں اور حزنوں کا نچوڑ ہے اور آخرت آگ و حساب کا، سو راحت و آرام کہاں ہوا، اے میرے مالک! تو نے مجھے پیدا کیا حالانکہ تجھے میری تخلیق کا حکم نہیں کیا گیا تھا۔ اور تو نے مجھے دنیا کی بلاؤں اور آزمائشوں میں جگہ دی پھر میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اے نفس امارہ! میں کیسے باز رہ سکتا ہوں جب تو مجھے باز نہ رکھے گا۔ اے میرے معبود! یقیناً تو جانتا ہے کہ اگر یہ ساری کی ساری دنیا میرے قدموں میں ہو اور پھر تو مجھ سے اسکا مطالبہ کرے، تیری ذات کی قسم! میں تیرے لئے اس سے دستبردار ہو جاؤں گا۔

عامر بن عبداللہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی لذتیں چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانے میں۔ سو رہی بات مال اور عورتوں کی تو سو مجھے ان میں کچھ رغبت نہیں۔ رہی بات نیند اور کھانے کی سو ان کے سواء کوئی چارۂ کار ہے نہیں۔ بخدا میں ان دونوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ رات نماز میں کھڑے کھڑے گزار دیتے اور دن کو روزہ کی حالت میں

رہتے۔ حتی کہ ابلیس سانپ کی شکل میں ان کی سجدہ کی جگہ میں لیٹ جاتا، جب اس کی بدبو سونگھتے تو ہاتھ سے اسے ورے ہٹا کر سجدہ کر لیتے اور کہتے اگر تیری بدبو نہ ہوتی میں بلا رعایت تیرے اوپر سجدہ کر دیتا۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عامر بن عبداللہ کو نماز پڑھتے دیکھا درآں حالیکہ شیطان بشکل سانپ ان کی قمیص میں داخل ہوتا اور انھیں محو نماز دیکھ کر نکل جاتا اور انھیں اپنی گرفت میں نہیں لے سکتا تھا۔ انھیں مستغرق دیکھ کر کہا جاتا: جناب والا آپ سانپ کو اپنے آپ سے دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ کہتے: بخدا، مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی چیز سے ڈر محسوس کروں۔ بخدا مجھے اس کے داخل ہونے اور نکلنے کا کچھ پتا نہیں چلتا۔

جنت کے حصول اور جہنم سے چھٹکارے کا طریقہ...... بسا اوقات عامر بن عبداللہ سے کہا جاتا کہ حضرت! جنت بدوں مشقت بھرے مجاہدات کے بھی پائی جاسکتی ہے اور بدوں ان تکلفات کے بھی جہنم سے بچا سکتا ہے؟ فرماتے! نہیں میں اس وقت تک جنت کو نہیں پا سکتا اور جہنم سے نہیں بچ سکتا جب تک اپنے نفس کو خوب ذلیل نہ کرلوں چنانچہ ایک مرتبہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے رونے لگے، انھیں دیکھ کر سادہ لوح کہنے لگے جناب آپ تو بڑے متقی پرہیز گار اور زاہد انسان ہیں بھلا پھر رونا کیسا؟ کہتے ہیں کیونکر نہ روؤں، کون مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار ہے؟ میں دنیا کی حرص پر نہیں رورہا اور نہ ہی مجھے موت کا ڈر ہے۔ لیکن میں بُعدِ مسافت اور قلتِ زاد پر نوحہ زن ہوں۔ میں رات یا تو جنت میں گزاروں گا یا جہنم میں مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میں کس کی طرف سیدھا جاؤں گا۔

۱۵۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد حمصی، یحیی بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ زہد و تقوی کی انتہا تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر ہوئی (پھر مذکور بالا حدیث ذکر کی نیز اس میں کچھ زیادتی بھی ہے) کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا اگر کامیاب ہو گیا تو محض اللہ کا فضل و کرم ہوگا اور اگر جہنم میں داخل ہوا تو اپنی کوشش کی کوتاہی کا سزاوار ہوں گا۔ کہا کرتے کہ میں تمہاری دنیا میں رغبت پر نہیں رورہا میں تو گرمیوں کے روزے اور سردیوں کے قیام اللیل پر رورہا ہوں۔

۱۵۸۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد، ابوبکر بن عبید قرشی، محمد بن یحیی ازدی، جعفر رازی، ابو جعفر سائح، ابن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبداللہ افضل ترین عبادت گزار تھے۔ انھوں نے اپنے نفس پر ایک ہزار رکعتیں لازم کررکھیں تھیں طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھنے لگتے تا عصر مسلسل پڑھتے رہتے۔ واپس لوٹتے تو ان کی پنڈلیوں اور پاؤں میں آبلے پڑے ہوتے۔ کہتے! اے نفس امارہ تجھے تو محض عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا میں تجھے سرگرم عمل رکھوں گا حتی کہ بستر پر تجھے آرام نہیں لینے دوں گا۔

علقمہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ وادی سباع (درندوں کی وادی) میں تشریف لائے اور اس وادی میں ایک حبشی حممہ نامی عبادت گزار بھی تھا۔ چنانچہ دونوں حضرات چالیس دن تک دن رات عبادت میں مصروف رہے۔ انھوں نے نہ اس کی طرف التفات کیا اور نہ ہی اس نے ان کی طرف، جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو دونوں اکٹھے نماز پڑھ لیتے اور پھر انہی مقررہ جگہوں میں چلے جاتے اور نوافل میں مشغول ہو جاتے۔

چالیس دن کے بعد عامر حممہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کون ہو؟ اللہ تمہارے اوپر رحم فرمائے۔ کہنے لگے مجھے اپنے کام میں لگے رہنے دو اور میرے تعارف کو چھوڑو۔ فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے بتلاؤ، کہا میں حممہ ہوں۔ فرمایا: اگر تم وہی حممہ ہو جس کا قبل ازیں مجھ سے تذکرہ کیا گیا ہے تو پھر تم دنیا میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو، براہ کرم مجھے افضل ترین خصلت کے متعلق بتلاؤ؟ کہنے لگے مجھ سے عمل میں کوتاہی ہوتی ہے اگر فرض نماز کے اوقات مقررہ نہ ہوتے جو کہ میرے قیام و سجدہ کو توڑ دیتے ہیں، تو میں پسند کرتا ہوں کہ میری ساری عمر حالت رکوع میں گزرے اور میرا چہرہ حالت سجدہ میں رہے حتی کہ میں اللہ سے ملاقات کرلوں۔ لیکن فرض نمازیں مجھے ایسا نہیں کرنے دیتیں۔

اللہ آپ پر رحم فرمائے ذرا اپنے متعلق تو کہو، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عامر بن عبد قیس ہوں۔ کہا: اگر آپ وہی عامر ہیں جنکی شہرت میں نے سن رکھی ہے، تو پھر آپ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں۔ کہا مجھے بھی کسی افضل ترین خصلت کا بتلایئے؟ فرمایا: مجھ سے اعمال میں تقصیر ہو جاتی ہے لیکن میں خوف خدا کو اپنے سینے میں عظیم الشان سمجھتا ہوں حتی کہ میں کسی چیز سے اللہ کے سوا نہیں ڈرتا۔

درندوں کا عامر بن قیس سے شغف رکھنا......ایک مرتبہ درندوں نے عامر بن قیس کو آن گھیرا حتی کہ ایک درندے نے ان پر چھلانگ لگائی اور اپنے ہاتھ عامر رحمہ اللہ کے کاندھے پر ڈال دیئے مگر وہ آیت کریمہ " ذالکَ یوم مجموع لہ الناس و ذالک یوم مشھود" (یہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہے اور یہ حاضری کا دن ہے) تلاوت کرنے لگے، جب درندے نے دیکھا کہ انھیں اس کی کچھ پرواہ نہیں تو وہ خود ہی ان سے الگ ہو گیا۔ ہم کہنے لگے کونسی چیز تیرے لئے مہلک ہے؟ فرمایا مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی سے ڈروں، ہم کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیٹ کی آزمائش میں نہ مبتلا کیا ہوتا چونکہ جب ہم کھاتے ہیں تو پاخانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تو میرا رب مجھے نہ دیکھتا مگر حالت رکوع و سجدہ میں۔ چنانچہ ہم آٹھ سو رکعتیں روزانہ پڑھتے پھر بھی کہتے ہیں میں نے عبادت میں بہت کوتاہی کی، وہ اپنے نفس کو بہت ڈانٹتے تھے۔

۱۵۸۳- ابونعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن، شعیب بن محرز، سھل حزم کے بھائی کہتے ہیں کہ ہمیں عامر بن قیس کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت نے میرے لئے ہر مصیبت کو آسان کر دیا ہے اور ہر معاملہ میں مجھ سے راضی رہتا ہے اس سے محبت کرتا ہوں تب مجھے کچھ پرواہ نہیں میں کس حالت پر صبح کروں اور کس حالت پر شام کروں۔

۱۵۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن یرقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بصرہ کے امیر نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس قاصد بھیجا تاکہ ان سے پوچھے کہ وہ عورتوں سے نکاح کیوں نہیں کرتے؟ عامر بن عبد قیس نے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح اس لئے نہیں کرتا چونکہ عورتوں کے معاملہ میں میں تھکا ماندہ ہوں۔ قاصد کہنے لگا آپ پنیر کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا میں ایسی جگہ رہائش پذیر ہوں جہاں مجوسی کثرت سے آباد ہیں سو جس چیز کے بارے میں دو مسلمان گواہی دے دیں کہ اس میں مردار کی ملاوٹ نہیں میں اسے کھا لیتا ہوں۔ کہنے لگا: آپ امراء کے پاس کیوں نہیں تشریف لاتے؟ فرمایا، تمہارے دروازوں پر حاجتمندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ تم ان کی ضروریات کو پورا کرو، اور جن لوگوں کو تمہاری چنداں حاجت نہیں انھیں چھوڑ دو تاکہ اپنے کام میں لگے رہیں۔

۱۵۸۵- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد محترم سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن علی بن نہشل بن قیس عبدی، صخر بن ابوضحر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس فرما رہے تھے کہ کیا میں اہل جنت میں سے ہوں گا۔ یا یوں فرمایا کہ کیا میں جنتی ہوں گا؟ یا یوں فرمایا کہ کیا میرے جیسا بھی کوئی جنت میں جائے گا؟

۱۵۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، حوشب، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے عبداللہ بن عامر کو حکم دیا کہ جلدی سے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو ان کا اکرام کرو نیز ان سے کہو کہ جس عورت کو چاہیں نکاح میں لائیں، ان کا مہر بیت المال سے ادا کر دو۔ چنانچہ اس نے عبداللہ نے حضرت معاویہؓ کا پیغام عامر بن عبد قیس تک پہنچا دیا کہ امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ عامرؒ نے فرمایا۔ فلاں شخص اس کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر قاصد نے کہا کہ مجھے اس بات کا بھی فرمایا ہے آپ جس عورت سے چاہیں نکاح کر لیں

میں اس کا مہر بیت المال سے ادا کر دوں گا۔ عامر بن عبد قیس فرمانے لگے کہ میں نکاح کے معاملہ میں تھکا ماندہ ہوں۔ کہا پھر بھی آپ کسی عورت کو نکاح میں لانا چاہتے ہیں؟ جو خشک روٹی کا ایک ٹکڑا اور ایک بوسیدہ چادر قبول کرے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ مجھے بتاؤ، کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ اس کے دل میں اپنے اہل خانہ کی محبت نہ ہو؟ کہنے لگے جی ہاں کوئی ایسا نہیں۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے پہلو میں پڑی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے دل میں غیر اللہ کی محبت گھر کرے۔ بخدا، میں صرف ایک ہی چیز (اللہ کی محبت) کو اپنا مقصد بناؤں گا، حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پھر ایسا کر بھی دکھلایا۔

۱۵۸۷- دنیا کا ماحصل......ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعد، خلف بن خلیفہ، ابوہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کا اصل ماحصل چار چیزوں میں ہے مال، عورتیں، نیند اور کھانا، سو مجھے مال اور عورتوں کی چنداں حاجت نہیں رہی، رہی بات کھانے اور نیند کی، سو اللہ کی قسم! اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں ان پر بھی قابو پا لیتا۔

۱۵۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، فلاں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ ایک وسیع میدان میں سے گزرے، اچانک ایک ذمی کو دیکھا کہ اس پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے چنانچہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اپنی چادر ایک طرف رکھی اور کہا میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو ٹوٹتے نہیں دیکھ سکتا پھر اس مظلوم ذمی کی جان چھڑائی

۱۵۸۹ ابونعیم اصفہانی احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، عبداللہ بن عیاش مولیٰ بنی جشم، عیاش شیخ حدیث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبداللہ ایک مرتبہ سلطان کے کسی معاون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک ذمی کو کھینچے جا رہا تھا اور وہ ذمی اپنی مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ چنانچہ عامر بن عبداللہ نے ذمی کے پاس آ کر کہا۔ کیا تو نے جزیہ ادا کر دیا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے ادا کر دیا ہے۔ پھر عامل سے کہا: تمھیں اب اس سے کیا مطلب ہے؟ عامل کہنے لگا میں اسے لے جا رہا ہوں تا کہ امیر کے گھر کو جھاڑ دے۔ عامر رحمہ اللہ نے ذمی سے کہا: تم یہ کام خوشی سے کرلو، کہنے لگا مجھے اپنی جاگیر میں کام کرنا ہے۔ عامر بن عبد قیس نے عامل سے کہا اس کو چھوڑ دے۔ کہنے لگا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ حتی کہ آپؒ نے تین مرتبہ اصرار کیا مگر عامل نہ مانا۔ بالآخر جبراً ذمی کی جان اس سے چھڑائی اور فرمایا مجھے گوارہ نہیں کہ میرے زندہ رہتے ہوئے محمد عربی ﷺ کے ذمہ کو توڑا جائے۔ پس یہ بات ان کی جلاوطنی کا سبب بنی[1]۔

۱۵۹۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عفان، جعفر بن سلیمان، سعید جریری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبداللہ کے جلاوطن ہوتے وقت مقام ظہر مربد میں انھیں مریدوں نے الوداع کیا تو فرمایا میں دعا کرتا ہوں تم سب مل کر آمین کہو مریدین کہنے لگے ہم بھی اسی کے خواہشمند تھے۔ کہنے لگے اے میرے اللہ! جس نے میری چغلی کھائی، میرے خلاف جھوٹ بولا، مجھے میرے شہر سے نکالا اور مجھے اپنے مریدوں سے جدا کیا۔ اسکے مال واولاد کو بڑھا دے اسے صحت بخش اور اسے لمبی عمر عطا فرما۔

۱۵۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس[2] سے کہا گیا اگر آپ بصرہ چلے جائیں تو بہتر ہوگا کہنے لگے بخدا البصرہ ایسا شہر ہے جسکی طرف میں نے ہجرت کی ہے اور اس میں رہ کر قرآن سیکھا ہے لیکن یہ سفر عشق ومحبت کی راہوں کا سفر ہے جسکا کوئی ٹھکانا مقرر نہیں ہوتا۔

[1] الطبقات ابن سعد ۷/۴۹

[2] عامر بن قیس اور عامر بن عبداللہ دونوں طرح صحیح ہے۔ عبداللہ ان کے والد کا نام ہے جبکہ قیس ان کے دادا کا نام۔ تنوّلی

۱۵۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید، اشعب، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کو شام کی طرف بھیجا گیا تو کہنے لگے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے سوار کر کے جلا وطن کیا۔

۱۵۹۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس ہریری، محمد بن منصور طوسی، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے رب! موسم سرما میں حصول طہارت میرے لئے آسان فرما چنانچہ جب وہ ٹھنڈا پانی استعمال کرتے تو ان کے جسم سے بخارات نکل رہے ہوتے تھے۔

۱۵۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یحیٰ ازدی، مسلم بن ابراہیم، عمارہ بن ابوشعیب ازدی، مالکؒ بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کا گزر ایک رکے ہوئے قافلے کے پاس سے ہوا۔ پوچھا تم لوگ آگے چلتے کیوں نہیں؟ کہنے لگے شیر ہمارے راستے میں حائل ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ فرمایا: شیر کیسا یہ تو ایک کتا ہے چنانچہ عامر رحمہ اللہ شیر کے پاس سے بے پرواہ گزر گئے حتیٰ کہ ان کے جسد کے کپڑوں نے شیر کے منہ کو مس کیا۔

۱۵۹۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰ ازدی، جعفر بن ابوجعفر، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ کے گھر کا قرب و جوار آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے (لہٰذا اپنے گھر کی آپ کچھ فکر کریں) کہنے لگے، آگ کو چھوڑ وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ اتنا کہہ کر پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے چنانچہ آگ ان کے قرب و جوار کو ہڑپ کر گئی اور جب ان کے مکان تک پہنچی تو دوسری طرف پھر گئی۔

۱۵۹۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، عباس بن ابراہیم قراطیسی، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں ایک منادی کو آواز لگاتے دیکھا، کہہ رہا تھا کہ لوگوں کو بتادو کہ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو رہی ہے اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا۔

۱۵۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، عبدالجبار بن محمد، عبدالاعلیٰ، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بیٹھے عامر رحمہ اللہ کے بارے میں جائداد وغیرہ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ انھوں نے دوران نماز ان کے مذکرات کو سن لیا۔ فرمانے لگے، کیا تم اس کو پاسکتے ہو؟ کہنے لگی جی ہاں، فرمایا بخدا میرا پیٹ نیزوں سے چھلنی ہو جائے مجھے پسند ہے اس سے کہ دوران نماز ایسی باتیں کی جائیں۔

۱۵۹۸ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ اپنے چچازاد بھائیوں سے کہنے لگے کہ تم اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دو راحت پاؤ گے۔

۱۵۹۹ ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حذاء، احمد بن ابراہیم، دورقی، عبدالصمد بن عبدالوارث، جعفر، جریری، ابوغلاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی عامر بن قیس رحمہ اللہ سے کہنے لگا، میرے لئے استغفار کیجئے، فرمایا تو نے ایسے آدمی سے سوال کیا ہے جو اپنے متعلق بھی اس کی امید سے عاجز ہے۔ لیکن اتنی بات کرو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور پھر اس سے دعا مانگو۔

۱۶۰۰ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، شیخ ابوزکریا، مشائخ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس کی ایک صیدہ نامی چچازاد بہن تھی وہ انھیں مجاہدات شاقہ میں دیکھ کر ان کے لئے ثرید بناتی اور ان کے پاس لے آتی، عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ ثرید محلے کے یتیموں کی طرف لے جاتے اور انھیں بلا کر ان میں تقسیم کر دیتے چچازاد بہن کہتی ہیں، میں نے تو ثرید اپنے ہاتھ سے اس لئے بنائی ہے کہ آپ خود تناول فرمائیں، جواب میں فرماتے کیا تو نے کچھ نفع اٹھانے کا قصد [illegible] کیا؟

(یتیموں کے کھانے میں تیرے لئے زیادہ نفع ہے) نیز آپ اپنی چچازاد بہن سے فرمایا کرتے، یا عُبیدہ! دنیا سے الگ تھلگ ہوکر قرآن کے ساتھ نسبت پیدا کرو، جو قرآن کے ساتھ نسبت پیدا نہیں کرتا وہ پھر دنیا پر افسوس وحسرت ہی کرتا رہ جاتا ہے۔

۱۶۰۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، عبدالعزیز، بن مسلم، حرب، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ مسجد میں مجلس درس لگاتے تھے چنانچہ انھوں نے مجلس ترک کردی، ہم سمجھے شاید وہ اہل بدعت سے فروتنی برت رہے ہوں، ہم نے ان کے پاس آکر ترک مجلس کی وجہ پوچھی، جواب میں فرمانے لگے، دراصل مجلس میں فضول باتوں اور اختلاط کا وقوع زیادہ ہونے لگا تھا۔ ہم نے کہا ہم یہ سمجھے کہ آپ اہل بدعت کے معاملہ میں فروتنی سے کام لے رہے ہوں۔ بہر حال آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کہنے لگے عنقریب میں ان کے متعلق کچھ کہوں گا۔ میں نے نبی ﷺ کے صحابہؓ کی ایک اچھی خاصی جماعت کو دیکھا ہے اور ان کی صحبت میں مشرف بھی ہوا ہوں۔ انھوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے کہ قیامت کے دن ایمان کے اعتبار سے افضل ترین لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے سختی کے ساتھ دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہوگا اور جو دنیا میں خوشیاں زیادہ رکھے گا اسے آخرت میں غموں کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا اور جو دنیا میں زیادہ ہنسا وہ آخرت میں زیادہ روئے گا۔

اور صحابہ کرامؓ نے ہمیں یہ حدیث بھی سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض فرض کیے ہیں کچھ سنتیں جاری کی ہیں اور کچھ حدود مقرر کی ہیں سو جس نے فرائض وسنت پر عمل کیا اور مقررہ حد سے اجتناب کیا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے فرائض وسنن پر عمل کیا لیکن مقررہ حدود کی کچھ پرواہ نہیں کی اسے شدائد، تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بہر حال جنت میں داخل ہوگا چونکہ تجاوز حدود سے اس نے توبہ کرلی تھی۔ اور جس نے فرائض وسنن کی بجا آوری کا اہتمام کیا، لیکن حدود اللہ کی کچھ پرواہ نہ کی تجاوزِ حدود پر مصر رہا پھر بغیر توبہ کے مرگیا، ہاں مسلمان ہے پس اللہ چاہے اس کی مغفرت کرے چاہے اسے عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اسی طرح موقوف (بدوں ذکر صحابی کے) روایت کیا ہے۔ اور یہی الفاظ مرفوعاً نبی ﷺ سے بہت سارے واسطوں کے ساتھ روایت کئے گئے ہیں چنانچہ یہ حدیث ابودرداء، ابوثعلبہ، ابو عبادہ بن صامت وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔

۱۶۰۲-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو اعلیٰ مالکی، محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم انباری، عبداللہ بن مبارک، علی بن علی رفاعی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر تین امور کی پیشی ہوگی، دو پیشیاں حساب وکتاب اور عذر بازیوں کی شکل میں ہوں گی اور تیسری پیشی اعمال ناموں کی تقسیم کی شکل میں ہوگی پس کوئی دائیں ہاتھ میں لینے والے ہوں گے اور کوئی بائیں ہاتھ میں لینے والے، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرکے اشعار پڑھے۔

قد طارت الصحف فی الایدی منتشرةً...... فیها السرائر والجبار مطلع.

تحقیق اعمال ناموں کی تقسیم ہو چکی اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں کھلے پڑے ہیں۔ ان میں پوشیدہ راز ہیں حالانکہ رب جباران کو با خوبی جانتا ہے۔

فکیف سھوک والانباء واقعة...... عما قلیل ولا تدری بما تقع.

تیری بھول کیسی تھی حالانکہ خبریں تیرے پاس آتی رہیں اور تو نہیں جانتا کہ کیا چیز واقع ہونے والی ہے۔

اما الجنان وعیش لا انقضاء له......اما الجحیم فلا تبقیٰ ولا تدع.

یا تو جنت میں عیش پسند زندگی ہوگی جسکا خاتمہ نہیں ہوگا یا تو جہنم میں جائے گا جہاں نہ تجھے باقی رکھا جائے گا اور نہ ہی تجھے چھوڑا جائے گا۔

تھوی بسکا نہا طوراً وترفعہ...... اذا رجوا مخرجاً من غمہا قمعوا.

جہنم اپنے رہائشیوں کو کبھی نیچے پھینکے گی اور کبھی اوپر اچھالے گی اور جب جہنم کے غم سے چھٹکارہ پانے کی خاطر باہر نکلنے کی امید ظاہر کریں گے انھیں ذلیل وخوار کیا جائے گا۔

لینفع العلم قبل الموت عالمہ...... قد سال قوم بہا الرجعی فمارجعوا.

عالم کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے اپنے علم سے نفع اٹھالے۔ چونکہ کچھ لوگ سوالی ہوں گے کہ انھیں واپس بھیجا جائے تاکہ اپنے علم سے نفع اٹھالیں لیکن انھیں واپس جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس نے اس مذکورہ بالا حدیث کو یوں ہی موقوفاً روایت کیا ہے اور اس حدیث کو علی بن زید نے، حسن، ابوموسیٰؓ، رسول اللہ ﷺ، کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ بھی شبہ ہوسکتا ہے کہ عامر بن عبد قیس نے مذکورہ بالا روایت ابوموسیٰؓ سے روایت کی ہو اور آگے اسے مرسل روایت کیا ہو چونکہ عامرؒ نے قرآن مجید ابوموسیٰؓ سے پڑھا تھا جب وہ بصرہ تشریف لائے تھے۔ اس حدیث کو مروان اصفر نے ابووائل، عبداللہؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

ہم نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو اولاً ذکر کیا ہے چونکہ وہ خیر التابعین اور عبادت گزار تابعین کے سردار ہیں، ان کے بعد دوسرے نمبر پر عامر بن عبد قیس کو ذکر کیا ہے چنانچہ وہ قبیلہ بنوعنبر سے ہیں وہ پہلے ولی کامل بزرگ ہیں جنھوں نے بصرہ میں زاہدانہ وصوفیانہ اقدار کو پہچانا اور عبادت گزار تابعین میں مشہور ہوئے۔ اور بصرہ کے تابعین کو اس لئے مقدم کیا چونکہ بصرہ، کوفہ پر طبعاً مقدم ہے چونکہ بصرہ کی بنیاد کوفہ سے چار سال قبل رکھی گئی۔ اسی طرح اہل بصرہ، اہل کوفہ سے عبادت، زہد وتقویٰ میں زیادہ مشہور ہیں۔ عامر بن قیسؒ عبادت واحکام میں ابوموسیٰ اشعریؓ کے تربیت یافتہ تھے اور انہی سے قرآن سیکھا اور انہی کے طریقہ سلوک کے راہی بنے۔

۱۶۰۳ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، معاذ بن معاذ، ابوعون بن سیرین، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے عامر بن عبداللہ بن عبد قیس جنھیں عامر بن عبد قیس کی کنیت سے پکارا جاتا تھا۔ کی طرف خط لکھا کہ امابعد! میں تم سے ایک بات کا عہد لیتا ہوں اور مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے راستہ تبدیل کردیا ہے، اللہ سے ڈرو اور واپس لوٹ آؤ۔

(۱۶۴) مسروق[1]

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اولیاء تابعین میں سے ایک عالم باللہ، اللہ کی محبت میں سرگرداں رہنے والے، سراپا علم، اللہ پر بھروسہ کرنے والے، اللہ کے بندوں کے معشوق، ابوعائشہ مسروق رحمہ اللہ بھی ہیں ان کا نسب مسروق بن عبدالرحمٰن ہمدانی کوفی ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف تشمر لحوق (وصل کیلئے تیار رہنے) اور تبصر فی الوجود (کائنات میں غور وفکر کرنے) کا نام ہے۔

۱۶۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، احمد بن عبداللہ بن یونس، زائدہ، اعمش، مسلم، کے سلسلہ سند سے روایت ہے، مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو عالم ہونے میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور جاہل ہونے میں بھی اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل کو بڑا سمجھے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶ / ۷۶، والتاریخ الکبیر ۸/ ت ۲۰۶۵. والجرح ۸/ ۱۸۲۰. وتاریخ بغداد ۱۳ / ۲۳۲. وسیر النبلاء ۴/ ۶۳. والکاشف ۳/ ت ۵۴۸۴. وتہذیب التہذیب ۱۰ / ۱۰۹. والتقریب ۲/ ۲۴۲. والخلاصۃ ۳/ ت ۶۹۴۲.
جعفرت مسروقؒ اسلام اور جاہلیت دونوں زمانے پائے ہیں۔ ان کا تذکرہ عہدِ فاروقی میں منظر عام پر نمایاں ہوا۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ سیر الصحابہ ۷/۴۵۰۔

۱۶۰۵-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، سفیان بن عیینہ، ایوب طائی، کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ایوب طائی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ شعبی رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا، کہنے لگے آفاق میں علم کا طالب مسروق سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۶۰۶-محمد بن ابی احمد بن حسن، محمد بن عثمان، عبید بن یعیش، یحییٰ بن آدم، عبدالسلام، ابو خالد دوالانی، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مسروق بصرہ کی طرف کسی عالم سے ایک آیت کریمہ کے بارے میں پوچھنے نکلے، جب وہاں پہنچے تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا البتہ اس نے مسروق رحمہ اللہ کو اہل شام کے کسی عالم کے پاس جانے کی رہنمائی کردی چنانچہ مسروق رحمہ اللہ آیت کی تفسیر کے طلب میں شام کی طرف روانہ ہوگئے۔

۱۶۰۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن حمید، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، منصور، ہلال بن یساف کے سلسلہ سند سے روایت ہے۔ کہ مسروق رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی اولیں وآخریں، دنیا اور آخرت کے علم کے جاننے کا شوقین ہو وہ سورہ واقعہ تلاوت کیا کرے۔

۱۶۰۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج کرنے چلے گئے چنانچہ وہ ساری رات سجدہ میں گزارتے۔

۱۶۰۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ابوضمرہ، علاء بن ہارون، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج پر چلے گئے سجدہ کے سواء اپنے آپ کو زمین پر ٹکایا نہیں۔

۱۶۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسروق رحمہ اللہ سے میری ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگے: اے سعید! میرے لئے کوئی چیز مرغوب نہیں بجز اس کے کہ اپنے چہرے کو مٹی میں آلودہ کروں۔

۱۶۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن ابی سھل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابن ادریس، حسن بن عبیداللہ، ابوضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا، بندہ اللہ کے قریب تر حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔

۱۶۱۲- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یوسف بن موسیٰ، عبدالرحمٰن بن مغراء، اعمش، ابوضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہوتے یوں لگتے گویا کہ وہ کوئی راہب ہیں چنانچہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے کہ تمہاری جو کچھ مجھ سے حاجت ہے اسے بیان کرو قبل ازیں کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔

۱۶۱۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابوخالد احمر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ اپنے اور اہل خانہ کے درمیان پردہ لٹکا لیتے اور نماز میں متوجہ ہو جاتے اہل خانہ اور ان کی دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو جاتے۔

۱۶۱۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن جوراء شعبہ، ابراہیم بن محمد منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ عہدہ قضا پر اجرت نہیں لیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے "ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ" کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

۱۶۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سھل، محمد بن بشر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ہر جمعہ کو اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیتے پھر مقام حیرہ میں ایک قدیم کوڑا کرکٹ

کے ڈھیر پر تشریف لاتے اور فرماتے دنیا ہمارے قدموں تلے ہے۔

۱۶۱۶ ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن کنانہ، محمد بن ایوب، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ضمرہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مسروقؒ اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑ کر ایک مزبلہ (کوڑے کے ڈھیر) پر لے گئے اور فرمایا کیا میں تجھے دنیا نہ دکھاؤں؟ دیکھو یہ ہے دنیا اسکو کھا کر فنا کر دیا، پہن کر پرانا کر دیا، سوار ہو کر لاغر کر دیا اس کے لئے خون بہایا، محارم اللہ کو حلال سمجھا گیا اور رحم کو قطع کیا۔

۱۶۱۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ قبر سے بڑھ کر مومنین کے لئے کوئی چیز بہتر نہیں چونکہ مومن قبر میں جا کر دنیا کے غموں سے راحت پاتا ہے اور عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۶۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن سالم،......[1] ھناد بن سری، ابومعاویہ، اعمش، مسلم کے سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کہتے تھے کہ گمان کی بہتر حالت میں، میں اس وقت ہوتا ہوں جب میرا خادم مجھ سے کہتا ہے کہ گھر پر کھانے کی کوئی چیز ہے اور نہ ہی کوئی روپیہ پیسہ۔

اس فرمان کو ثوری، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۱۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حسن صائغ، ابوعباس سراج......[2] کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آدمی اس بات کا حقدار ہے کہ ایسی مجالس کا انعقاد کرے جن میں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے استغفار کرے۔

۱۶۲۰ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ اسدی، سفیان، ابووائل، کے سلسلہ سند سے مروی ہے مسروقؒ کہتے ہیں جو گھر مال سے بھر جائے وہ آنسوؤں سے بھی بھر جاتا ہے۔

۱۶۲۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن عقبہ سے مروی ہے محمد بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو کہتے سنا کہ مسروق یہ اشعار پڑھتے تھے۔

یکفیک مما اغلق الباب دونه...... وارخی علیه الستر ملح وجردق

ترجمہ: وہ نمک اور روٹی تجھے کافی ہے جسے اندر رکھ کر دروازہ بند کر لیا جاوے اور پردہ لٹکایا جائے۔

وماء فرات بارد ثم تغتدی...... تعارض اصحاب الثرید الملبق

اور کافی ہے تجھے فرات کا ٹھنڈا پانی پھر تو سادہ کھانا کھا کر نرم نرم ثرید کھانے والوں کے ساتھ بات کر۔

تجشا اذماهم تجشؤ اکانما...... غذیت بالوان الطعام المفتق

جب تیرے ساتھی ڈکار لینے لگیں تو یہ کھانا کھا کر تو بھی یوں ڈکار لے گویا کہ تجھے مختلف رنگوں کا مزیدار کھانا کھلایا گیا ہے۔

مسروق رحمہ اللہ کی بہت ساری مسانید ہیں جنکی کثرت شمار سے باہر ہے تاہم ذیل میں ان کی دو حدیث کیا ہی عجیب ہیں۔

۱۶۲۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قیس بن ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک خبیث آدمی برے کی تکفیر نہیں کرتا لیکن پاکباز آدمی برے کی تکفیر کرتا ہے۔

---

[1] یہاں عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم ایک راوی ساقط ہے۔

[2] اصل نسخہ میں یہاں کوئی راوی متروک ہے۔

۱۶۲۳- ابونعیم اصفہانی نے محمد بن جعفر بن ہیثم جعفر بن محمد صائغ، عدنان، عاصم بن بہدلہ، ابوضحی، مسروق، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ بھی زنا کرتی ہے۔[۱]

(۱۶۴) علقمہ بن قیس نخعی رحمہ اللہ[۲]

اولیاء تابعین میں سے عالم ربانی، فقیہ بے مثال ابوشبل علقمہ بن قیس نخعی ہمدانی بھی ہیں۔ حسن تلاوت اور زہد وتقویٰ کے امام تھے۔

۱۶۲۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق صینی، قیس بن ربیع، ابواسحاق، مرۃ الطیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ علقمہ ان دینداروں میں سے ہیں جو قرآن مجید کو حسن وخوبی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۱۶۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابوحارث، عبدالعزیز بن امان، مالک بن مغول، معقل، ابوسفر، مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس اس امت کے ربانی تھے۔

۱۶۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن عبید، اعمش، عمارہ، ابومعمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم عمر بن شرحبیل کے پاس گئے وہ کہنے لگے، میرے ساتھ چلو میں تمہیں ایک شخصیت کے پاس لے کر جاؤں گا جو سیرت وانداز و ادا کے اعتبار سے عبداللہ بن مسعودؓ کے زیادہ مشابہ ہے چنانچہ ہم علقمہ رحمہ اللہ کے پاس گئے۔

۱۶۲۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، قابوس بن ابی ظبیان کی سند سے مروی ہے، قابوس کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ علقمہ کے پاس کیا لینے جاتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو چھوڑ دیتے ہیں؟ کہنے لگے میں نے خود صحابہ کرامؓ کو علقمہ سے سوال کرتے اور فتوے پوچھتے دیکھا ہے۔

۱۶۲۸- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، محمد بن جعفر دوائنی، مہلب بن عثمان ازدی، ضرار بن مرہ، اسحاق بن عبداللہ، اصحاب عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ ایک مرتبہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ حلقہ لگائے بیٹھے تھے ان میں علقمہ، اسود، مسروق اور ان کے تلامذہ بیٹھے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ ان کے پاس ٹھہرے اور فرمایا کہ میرے ماں باپ علماء پر قربان جائیں، تم اللہ کے حکم سے اکھٹے ہوئے ہو، کتاب اللہ کو تلاوت کرتے ہو، اللہ کی مساجد تعمیر کرتے ہو اور اللہ کی رحمت کے منتظر ہو پس اللہ تم سے محبت کرے اور جو تم سے محبت کرے اس سے بھی اللہ محبت کرے۔

۱۶۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید، وہ اپنے چچا سے، شریک، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کہ جو چیز بھی میں پڑھتا ہوں اور جس چیز کا بھی میں علم رکھتا ہوں علقمہ

۱- المسند الامام احمد ۲/ ۴۲۷، ۳۴۳، ۴۱۱، ۵۲۸، ۵۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۹۲. ومجمع الزوائد ۶/ ۲۵۲، ۷/ ۱۲۵. وتلخیص الحبیر ۳/ ۲۲۵. ونصب الرایۃ ۴/ ۲۴۸. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۲۱. وکشف الخفاء ۲/ ۱۰۰. والترغیب والترھیب ۳/ ۳۶. والتمھید لابن عبدالبر (۴/ ۴۹).

۲- تھذیب التھذیب ۷/ ۲۷۶. والتقریب ۲/ ۳۰. والتاریخ الکبیر ۷/ ۴۱. والجرح والتعدیل (۶/ ۴۰۴) وطبقات ابن سعد ۶/ ۸۶.

بھی اسے پڑھتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے۔ کہا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! علقمہ تو ہم سے زیادہ پڑھنے والے (قاری) نہیں فرمایا بخدا علقمہ تم سب سے بڑا قاری ہے۔

۱۶۳۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، یحیٰ بن ایوب، عبدالغفار بن داؤد، ابوعبیدہ سعید بن رزین، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوش آوازی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کی نعمت عطا کی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ مجھے اپنے پاس بلوا لیتے اور مجھ سے قرآن پڑھوا کر سنتے اور جب میں پڑھ کر فارغ ہوجاتا فرماتے اور پڑھو۔

۱۶۳۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حصین، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم ہشیم، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ، عبداللہ بن مسعودؓ کو قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اور علقمہ رحمہ اللہ خوش آواز تھے چنانچہ ایک آدمی ان سے کہنے لگا ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھیے، میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بے شک ترتیل قرآن کی زینت ہے۔

۱۶۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جریر، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ ہر جمعرات کو قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، عثمان بن ابوشیبہ، ابن ابوفضل، ابوفضیل، شباک، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنے تلامذہ سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو ایمان زیادہ کریں یعنی مسائل فقہ کا مذاکرہ کریں۔

۱۶۳۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، میتب، بن رافع کے سلسلہ سے مروی ہے کہ تلامذہ جب علقمہ رحمہ اللہ کے پاس جاتے وہ اپنی بکریوں کو ادھر ادھر مار رہے ہوتے، دودھ دھو رہے ہوتے اور ان کو چارا دے رہے ہوتے۔

۱۶۳۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، ابن نمیر، حفص بن غیاث، اعمش، میتب بن رافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ اگر آپ مجلس لگا کر قرآن پڑھتے اور اپنے تلامذہ کو حدیثیں سناتے؟ فرمایا مجھے پسند نہیں کہ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔ چنانچہ وہ خود اپنے گھر پر بکریوں کے لئے چارہ اور چورلے وغیرہ کا بندوبست کرکے، ان کے پاس ایک چھڑی ہوتی جب بکریاں ایک دوسرے کو سینگ مارتیں تو اس چھڑی کے ساتھ بکریوں کو ادھر ادھر مارتے تھے۔ اس حدیث کو یزید بن عبدالعزیز نے اعمش سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، معاویہ، عمرو، زائدہ اعمش، مالک بن حارث، عبدالرحمٰن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ مسجد میں کیوں نہیں جاتے تاکہ آپ کے پاس لوگ جمع ہوں، آپ سے سوالات کیئے جائیں اور ہم آپ کے ساتھ مجلس کریں چونکہ جو آپ سے علم میں کمتر ہے اس سے سوالات کیئے جاتے ہیں (آپ سے کیوں نہیں کیے جائیں گے)؟ فرمانے لگے مجھے ناپسند ہے کہ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کرکے کہا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔

۱۶۳۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، اسماعیل، ابوالحکم، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ جب تلامذہ میں نشاط پاتے تو ان سے جنگہائے اسلام کا تذکرہ کرتے۔

۱۶۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیٰ بن آدم، ابوبکر، حسین بن عبداللہ نخعی کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اپنے ترکہ میں صرف ایک گھر، ایک ترک گھوڑا اور ایک قرآن مجید کا نسخہ باقی چھوڑا، ان اشیاء کی بھی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے لئے وصیت کی تھی جو کہ مرض وفات میں ان کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

۱۶۳۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابن کرامہ، ابواسامہ، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اہل بیت میں سے نکاح کیا تھا اپنے اہل بیت کے علاوہ، اس سے ان کا ارادہ تواضع کا ہوتا تھا۔

۱۶۴۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن حسن، اسحاق بن ابراہیم ہاشمی، اسماعیل بن عبداللہ، شریک، ابوحمزہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنی بیوی سے مرض وفات میں کہا کرتے کہ سنور کر میرے سر کے پاس بیٹھ جا شاید اللہ تعالیٰ تجھے میری کچھ مہربانیاں عطا فرمادے۔

۱۶۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید، یعلیٰ بن عبید، اعمش، ابراہیم، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے علقمہ رحمہ اللہ کے پاس آ کر انھیں گالیاں دینی شروع کر دیں، علقمہ رحمہ اللہ اسکو گالیوں کا جواب دینے کے بجائے آیت کریمہ "والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثماً مبینا" جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے قصور کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں سو وہ بہتان اور کھلے گناہ کے مستحق ٹھہرے ہیں" تلاوت کرتے رہے، وہ آدمی کہنے لگا، کیا تم مومن ہو؟ فرمایا اللہ سے مجھے یہی امید ہے۔

۱۶۴۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن احمد بن مخارق، محمد بن حسن بن سماعہ، ابونعیم، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے، علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ جوانی میں یاد کیا وہ میرے حافظہ میں ایسا پیوست ہے گویا کہ میں کسی ورق پر لکھے کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۴۳- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن علی خزاعی، قعنبی، عابس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علم کی زندگی مذاکرہ کرنے میں ہے۔

۱۶۴۴- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کا بار بار مذاکرہ کیا کرو چونکہ حدیث کی حیات مذاکرہ میں ہے۔

۱۶۴۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ حضرت! مجھے علم میراث سکھلایئے مجھے فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

۱۶۴۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد، اشعث، حکم، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا ایسا نہ ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں مشہور کی جاتی تھی، میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا، دروازہ بند کر دینا، میرے پیچھے کوئی عورت نہ آئے اور نہ ہی میرے پیچھے آگ لے کر چلنا اگر تم سے ہو سکے تو مجھے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا تا کہ میرا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو۔

۱۶۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، علی بن مدرک کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اگر میں مرجاؤں تو مجھے کلمہ توحید لا الــــہ الا اللہ کی تلقین کرنا، جب میں مرجاؤں تو میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا چونکہ مجھے خوف ہے کہیں زمانہ جاہلیت کی شہرت نہ بن جائے جب میرا جنازہ لے کر گھر سے نکل جاؤ تو دروازہ بند کر دو دراں حالیکہ مرد سب نکل جائیں اور عورت کوئی نہ نکلنے پائے چونکہ عورتوں کے میرے ساتھ جانے میں مجھے کوئی حاجت نہیں۔

علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث...... علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں تاہم چند ایک بطور

نمونہ درج ذیل ہیں۔

۱۶۴۸- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، معمر بن عبداللہ، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اسکی دی ہوئی رخصتوں کو قبول کیا جائے جس طرح کہ عزیمتوں کے بجالانے کو پسند فرماتا ہے۔[1]

اس حدیث کو معمر سے صرف شعبہ ہی مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور غندر و بکر بن بکار بھی اس کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۱۶۴۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ننگی چٹائی پر لیٹ گئے، جب اٹھے تو اس چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم پر نمایاں نظر آنے لگے پھر ارشاد فرمایا "میرا دنیا کے ساتھ کیا رشتہ، دنیا کے ساتھ میرا تعلق ایسا ہے جس طرح ایک مسافر سایہ حاصل کرنے کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائے پھر کچھ ہی دیر کے بعد اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔[2]

اس روایت کو سندِ متصل اور سندِ مرفوع کے ساتھ مسعودی کے علاوہ کسی نے بھی عمرو بن مرۃ سے روایت نہیں کیا۔

۱۶۵۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خلیفہ بن خیاط، یعقوب بن یوسف، فرقد، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم اس وقت تک زاہد نہیں بن سکتے جب تک تم تواضع نہ اختیار کرو۔[3]

۱۶۵۱- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان، حسن بن عمر، ابراہیم، جبارہ بن مغلس، موسیٰ بن عمیر، حکم بن عتبہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ساری مخلوق اللہ کا عیال ہے۔ تم میں اللہ کو زیادہ پسندوہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھائی سے پیش آئے۔[4]

۱۶۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، احمد بن یحییٰ بن منذر رجری، یحییٰ بن منذر، ابن اجلع، اعمش، یحییٰ بن وثاب، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم سے پہلی امتوں کو دینار و درہم نے ہلاک کیا یہ دونوں تمہارے لئے بھی مہلک ہیں۔[5] هذا حديث غريب من حديث يحيىٰ بن وثاب ورواه ابن الاجلع .

(۱۶۵) اسود بن یزید نخعی رحمہ اللہ[6]

اسود بن یزید رحمہ اللہ بھی اولیاء تابعین میں سے ہیں اسود رحمہ اللہ جلیل القدر فقیہ، قاری، صائم النھار و قائم الیل تھے۔

۱۶۵۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسود رحمہ اللہ رمضان المبارک میں صرف دو دن میں قرآن ختم کرتے تھے اور صرف مغرب وعشاء کے درمیان سویا کرتے

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۰۸ . والسنن الكبرى للبيهقى ۳/ ۱۴۰ . وصحيح ابن حبان ۵۴۵. ۹۱۳ . ۹۱۴(موارد) وصحيح ابن خزيمة والمصنف لابن ابى شيبة ۹/ ۶۰ . ومجمع الزوائد ۳/ ۱۶۲ . والترغيب والترهيب ۲/ ۱۳۵ . والدرالمنثور ۱/ ۱۹۳ . ومسند الشهاب ۱۰۷۸، ۱۰۷۹ ونصب الراية ۱/ ۱۶۹ .

۲۔ صحيح البخارى ۳/ ۲۱۳ . ومسند الامام احمد ۱/ ۳۰۱ . ۴۴۱ . والمستدرک ۴/ ۳۱۰ ، وفتح البارى ۱۱/ ۲۹۲ . وسنن الترمذى ۲۳۷۷ . والمعجم الكبير للطبرانى ۱۱/ ۳۲۷ .

۳۔ المعجم الكبير للطبرانى ۱۰/ ۱۱۰ . والكامل لابن عدى ۷/ ۲۶۰۸ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۵ .

۴۔ المعجم الكبير للطبرانى ۱۰/ ۱۰۵ . والكامل لابن عدى ۵/ ۱۸۱۰ . وتاريخ بغداد ۶/ ۳۳۴ . وكشف الخفا ۱/ ۴۵ . ومجمع الزوائد ۸/ ۱۹۱ . والدرالمنثور ۷۸ ومشكاة المصابيح ۴۹۹۸، ۴۹۹۹ والعلل المتناهيه لابن الجوزى ۲/ ۲۸ .

۵۔ كنز العمال ۶۲۵۷ . ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۳۷ والترغيب والترهيب ۴/ ۱۸۲ .

۶۔ تهذيب ۱/ ۳۴۳ التقريب ۱/ ۷۷ والتاريخ الكبير ۱/ ۴۴۹ . والجرح والتعديل ۲/ ۲۹۱ . طبقات ابن سعد ۶/ ۶۸ .

تھے جبکہ رمضان کے علاوہ باقی ایام میں صرف چھ دنوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۵۴- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ نے اسی کے لگ بھگ حج اور عمرے کیے۔ ابن علیہ نے بھی اس روایت کو میمون بن حمزہ، ابراہیم کی سند سے اسی طرح مذکورہ بالا کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۵۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن عون، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عامر شعبی سے اسود رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا گیا جواب دیا کہ وہ تقریباً ہر دن روزہ رکھتے، راتوں کو قیام کرتے اور ہر سال حج کرتے تھے۔

۱۶۵۶-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی، ازہر، کے سلسلہ سے مروی ہے کہ ابن عون نے شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ علقمہ افضل ہیں یا اسود؟ فرمایا علقمہ افضل ہیں، تاہم اسود بڑے حاجی تھے اور علقمہ تاخیر کر دیتے تھے اور وہ جلد باز کو پالیتے تھے

۱۶۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، محمد بن حسن، احمد بن بشر، اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اہل بیت یعنی علقمہ، اسود اور عبدالرحمٰن کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۶۵۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحمید حمصی احمد بن محمد بن سیار، یحیٰی بن سعید، یزید بن عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زھد کی انتہاء آٹھ تابعین پر ہوئی اسود رحمہ اللہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ محنت ولگن کے ساتھ عبادت کرتے، اسقدر روزے رکھتے کہ ان کا جسم سبزی وزردی مائل ہو جاتا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر علقمہ بن قیس ان سے کہتے، تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا میں اس جسم کو آئندہ راحت میں رکھنا چاہتا ہوں۔ اسود رحمہ اللہ وفات کے وقت رونے لگے: کسی نے پوچھا، یہ کیسی جزع وفزع ہے؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ بخدا، اگر میں اللہ کی مغفرت سے سرشار ہو جاؤں تو جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں اللہ سے حیاء مجھے غمگین رکھتی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان صغیرہ گناہ کا معاملہ ہوتا ہے سو وہ اسے معاف کر دیتا ہے پس بندہ اس سے مسلسل حیاء دار رہے۔ اسود رحمہ اللہ نے اسی (۸۰) کے لگ بھگ حج کیے۔

۱۶۵۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، اپنے باپ احمد بن حنبل سے، حجاج، محمد بن طلحہ، عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس اودی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ اپنے نفس کو روزہ اور عبادت کی مشقت میں ڈالے رکھتے تھے حتیٰ کہ ان کا جسم سبز وزردی مائل ہو جاتا، علقمہ رحمہ اللہ انھیں تنبیہ کرتے اور کہتے تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو، جواب دیتے کہ معاملہ بڑا عظیم ہے معاملہ بڑا عظیم ہے۔ (یعنی قیامت کا معاملہ بڑا سخت ہوگا خوف میرے لئے راحت کے مانع ہے۔ تنولی)

۱۶۶۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، اپنے والد احمد بن حنبل سے، معمر، بن سلیمان ..... عبداللہ بن بشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ اور اسود رحمہ اللہ اکٹھے حج پر تشریف لے گئے۔ اسود رحمہ اللہ عبادت گزار تھے۔ اثناء سفرِ حج میں انھوں نے ایک دن روزہ رکھ لیا حالانکہ لوگ گرمی کی شدت سے دوچار تھے چنانچہ شدت گرمی کی وجہ سے اسود رحمہ اللہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور ان کی ران پر مار کر کہا: اے ابوعمرو! اپنے جسم کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے، اس جسم کو کیوں عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ فرمانے لگے اے ابوشبل، معاملہ بہت ہی بڑا ہوگا۔

۱۶۶۱-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن سھل، ابواحمد محمد بن عبداللہ، حنش بن حارث، علی بن مدرک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے کہا (اسود رحمہ اللہ روزہ کی حالت میں تھے) تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا دراصل میں تو اس کے لئے راحت و آرام کا متلاشی ہوں۔

۱۶۶۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، حنش بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے، حنش

بن حارثؒ کہتے ہیں کہ میں نے اسود رحمہ اللہ کو دیکھا درآنحالیکہ لگاتار روزے رکھنے کی وجہ سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر، ابوخالد احمر، اعمش، عمارہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسود رحمہ اللہ ایک راہب لگتے تھے۔

۱۶۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان احمر، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میں اسود رحمہ اللہ کو عبادت میں مشغول دیکھتا ہوں تو برملا پکار اٹھتا ہوں کہ وہ کوئی راہب ہے اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اگرچہ پتھر پر ہی کیوں نہ بیٹھ جائیں۔

اسود رحمہ اللہ کی سند سے چند غرائب احادیث

۱۶۶۵- ابونعیم اصفہانی، سعد بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عبید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم، اسود کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "زکوٰۃ ادا کرکے اپنے اموال کو پاکیزہ کرلیا کرو، صدقہ کرکے اپنے مریضوں کا علاج کیا کرو اور دفع بلا کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا کرو"[1]

۱۶۶۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابوداؤد، شیبان، جابر، عبدالرحمٰن بن اسود، اسود بن یزید، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب قیدیوں کو لے کر آتے تو اہل بیت کو دے دیتے اور ناپسند سمجھتے کہ صحابۂ کرامؓ کے درمیان تقسیم کئے جائیں۔[2]

۱۶۶۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل بن خلیل خزار، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ و اسود کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "عنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے جو نمازوں کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے اور نمازوں کو بالکل خفیف کرکے ادا کریں گے شرق موتی (طلوع آفتاب کے وقت) تک لے جائیں گے، وہ اس آدمی کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی زیادہ شریر ہوگا اور اس آدمی کو جو اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں پائے گا۔ تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے وہ اپنے وقت پر نماز پڑھے اور اپنی نمازوں کو ان کے ساتھ بطور نوافل کے پڑھو۔[3]

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ اعمش کی حدیث سے غریب ہے اور دونوں حدیثیں علقمہ و اسود سے مروی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف علی بن مسہر کے طریق سے لکھی ہے۔

۱۶۶۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، معاویہ نضری (ثقہ راوی تھے) نہشل، ضحاک، اسود کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور اسے اپنے زمانے کے لوگوں کو سکھلائیں تو

۱- السنن الکبریٰ للبیهقی ۳/ ۳۸۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵۸. وتاریخ بغداد ۶/ ۳۳۴، ۱۳/ ۲۱. والکامل لابن عدی ۶/ ۲۳۴۰. ومجمع الزوائد ۳/ ۶۳. الترغیب والترهیب ۱/ ۵۲۰. وکشف الخفا ۱/ ۴۳۲ والعلل المتناهیه ۲/ ۳. والامالی للشجری ۱/ ۲۲۴ وکنز العمال ۱۵۷۵۹، ۱۵۷۶۰، ۴۳۳۰۵، ۴۳۳۵۳، ۴۳۳۵۴.

۲- سنن ابن ماجة ۲۲۴۸. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۹/ ۱۲۸. والمصنف لابن ابی شیبة ۷/ ۱۹۲. ومشکاة المصابیح ۳۳۷۳. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۹/ ۱۲۸. والمصنف لابن ابی شیبة ۷/ ۱۹۲. ومشکاة المصابیح ۳۳۷۳. وکنز العمال ۳۴۱۸۴.

۳- السنن الکبریٰ للبیهقی ۷/ ۳۰۱. وکنز العمال ۱۴۸۴۵. وسنن ابن ماجة ۱۲۵۷. ومسند الامام احمد ۶/ ۷، والجامع الکبیر للسیوطی ۲/ ۳۴۲. والصحیحة. الناقلة.

کیا ہی اچھا ہو لیکن وہ اس علم کو اہل دنیا کے لئے خرچ کریں گے تا کہ ان کی دنیا کو پالیں اس زمانے کے لوگوں میں ان کی کچھ حیثیت نہیں ہوگی، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس آدمی نے ایک ہی چیز (آخرت) کو غم بنایا اور اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے غم کی کفایت فرمائے گا اور جس نے بہت سارے غموں کو اپنا مقصد بنالیا پھر اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ہوگی وہ آخرت کی جس وادی میں جاتا ہے جاتا رہے[1]

اسود کی حدیث غریب ہے ضحاک ہی نے صرف اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور ان سے صرف نھشل نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حکم کی حدیث میں موسیٰ بن عمیر متفرد ہیں۔ اور جابر جعفی کی حدیث میں شبان متفرد ہیں۔

(۱۶۶) ابو یزید ربیع بن خثیم رحمہ اللہ[2]

اولیاء تابعین میں سے ایک متواضع متقی، قانع محتاج الی اللہ، چوٹی کے آٹھ تابعین زاہدوں میں سے ایک ابو یزید ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرائر میں دلچسپی اور محسوسات مظاہر میں عارضی مصروفیت ہے۔

۱۶۶۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، ازہر بن مروان، عبدالواحد بن زیاد، عبداللہ بن ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم جب عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آتے اور عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاں کسی کے لئے اجازت اس وقت تک نہیں ہوتی تھی جب تک وہ اپنے صاحب سے فارغ نہ ہو جائے عبداللہ بن مسعودؓ انہیں دیکھ کر فرماتے ابو یزید! اگر رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھ لیتے لازماً تجھ سے محبت کرتے، میں نے جب بھی تمہیں دیکھا مجھے مواضعین کی یاد تازہ ہوگئی۔

۱۶۷۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، اسماعیل، حماد بن ابی سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ جب ربیع بن خثیم کو دیکھتے فرماتے ابو یزید مرحبا انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے اور فرماتے، اگر رسول اللہ ﷺ تجھے دیکھ لیتے لازماً تجھ سے محبت کرتے۔

۱۶۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، مبارک بن سعید، یاسین زیات کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن کواء ربیع بن خثیم کے پاس آئے اور کہا مجھے کسی ایسے آدمی کی طرف رہنمائی کیجئے جو آپ سے بہتر ہو فرمایا جی ہاں وہ آدمی مجھ سے بہتر ہے جسکی باتیں ذکر خدا ہوں، جس کا سکوت تفکر آخرت کا مظہر ہو اور جسکی چال سے تدبر ٹپکے وہ مجھ سے بہتر ہے۔

۱۶۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محاربی بن عبدالملک بن عمیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ دوران مرض ربیع بن خثیم سے کہا گیا کیا ہم آپ کے علاج کے لئے کسی طبیب کو نہ بلائیں؟ ربیع بن خثیم کچھ دیر سوچتے رہے

---

[1] سنن ابن ماجة ۴۱۰۶. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۲۲. والدر المنثور ۲/ ۵۹. ۶/ ۵. وكشف الخفاء ۲/ ۲۱۷. واتحاف السادة المتقين ۱/ ۷۸، ۶/ ۱۲۷.

[2] تهذيب الكمال ۱۸۵۹ (۹/ ۷۰) وطبقات ابن سعد ۶/ ۱۸۲. ۱۹۳. والجرح والتعديل ۳/ت ۲۰۶۸. وثقات ابن شاهين ت ۳۵۴. والجمع ۱/ ۱۳۴. وسير النبلاء ۴/ ۲۵۸. ۲۶۲. وتذكرة الحفاظ ۱/ ۵۷. والكاشف ۱/ ۲۰۴. وتهذيب التهذيب ۳/ ۲۴۲. والخلاصة ۱/ ۲۰۲)

ربیع بن خثیم بن عائذ بن عبداللہ بن منقذ بن ثور ثوریؒ نے خصوصاً عبداللہ بن مسعود اور ابو ایوب انصاریؓ سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ زہد و ورع نے نور علم کو مدہم کر دیا، جب عبداللہ بن زیاد کوفہ کے امیر تھے اس وقت ان کی وفات ہوئی۔

پھر آیت کریمہ "وعاداً وثمود واصحاب الرس وقروناً بین ذلک کثیراً" ہلاک کیا ہم نے عام، ثمود، کنویں والوں اور بہت ساری امتوں کو، تلاوت کرنے لگے اور ان اقوام فانیہ کی دنیا پر حرص ورغبت اور دوسری خرابیوں کا ذکر کرنے لگے نیز فرمایا کہ ان میں بھی اطباء اور مریض ہوا کرتے تھے، میں معالج کو باقی دیکھتا ہوں اور نہ ہی علاج کرنے والے کو ناعت ومنعوت سب ہلاک کر دیئے گئے مجھے طبیب کی چنداں کوئی ضرورت نہیں۔

اس روایت کو نسیر بن ذعلوق نے بھی بکر بن ماعز، ربیع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۷۳- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، کے سلسلۂ سند سے علقمہ بن مرثد فرماتے ہیں: تابعین میں سے آٹھ حضرات پر زہد کی انتہا ہوئی، رہی بات ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی تو جب انہیں فالج کا عارضہ پیش آیا ان سے کسی نے کہا: اگر آپ علاج کروائیں (افاقہ ہوگا)، جواب دیا: میں جانتا ہوں کہ دوا حق ہے، لیکن عاد، ثمود، کنویں والے اور دوسری فانی امتیں مجھے یاد ہیں ان میں بیماریاں کثیر الوقوع تھیں، اور ان میں اطباء بھی موجود تھے پس نہ معالج باقی رہا اور نہ ہی علاج کرانے والا ان سے پھر کہا گیا: آپ لوگوں کو نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں اپنے نفس کے بارے میں راضی نہیں ہوں کہ اسکی مذمت سے فارغ ہوجاؤں اور لوگوں کی مذمت کی طرف توجہ دوں، لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں خوفزدہ ہیں حالانکہ وہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں، ان سے پھر پوچھا گیا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ فرمایا: ہر صبح کے وقت گناہ گار تھے؟ ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور موت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ انہیں دیکھ کر فرماتے، تواضع کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ، سن لو اگر محمد عربی ﷺ تجھے دیکھ لیتے لامحالہ تجھ سے ضرور محبت کرتے، ربیع رحمہ اللہ فرمایا کرتے: امابعد! اپنے لئے توشے کا بندوبست کرو، اپنے نفس کے جہاد میں مصروف رہو اور اپنے نفس کے وصی بنو۔

۱۶۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد، وکیع، اعمش، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم نے اپنے اہل خانہ سے کہا: ہمارے لئے گھی اور کھجوریں ملا کر حلوہ بناؤ۔ چنانچہ گھر والوں نے حلوہ تیار کیا تو انہوں نے ایک دیوانے آدمی کو حلوہ کھانے کی دعوت دی اس آدمی نے لقمے اٹھانا شروع کئے اور اس دوران لعاب اس کے منہ سے بہنے لگا، جب وہ آدمی کھا کر چلا گیا ربیع رحمہ اللہ کے اہل خانہ کہنے لگے: ہم نے محض تکلف کیا اور حلوہ بنایا، یہ کیا جانے کہ اس نے کیا کھایا ربیع رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

۱۶۷۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، خلاد بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی اہلیہ نے خبر دی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کا سارا عمل پوشیدہ ہوتا تھا حتی کہ اگر وہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر رہے ہوتے اور اچانک کوئی آدمی آجاتا تو قرآن مجید کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے۔ اعمش نے بھی سفیان سے اسی طرح یہ واقعہ روایت کیا ہے۔

۱۶۷۶ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ایک آدمی سے، مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ عمل جس سے خدائے تعالیٰ کی رضامندی مطلوب نہ ہو وہ نیست ونابود ہوجاتا ہے۔

۱۶۷۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہ اپنے والد اور چچا سے، عبداللہ بن ادریس، وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: رہی بات ربیع کی سو وہ پرہیزگاری میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن عثمان، عبید بن یعیش، یحییٰ بن آدم، مالک بن مغول، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ شعبی رحمہ

اللہ نے کہا: میں تجھ سے عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ کے اوصاف بیان کرتا ہوں تو ایسا محسوس کرے گا گویا کہ تو نے انہیں دیکھا ہے، ربیع بن خثیم ورع میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن حنبل، ہناد بن سری، ابواحوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کی ایک سورت ایسی ہے لوگ اسے چھوٹی سمجھتے ہیں حالانکہ میں اسے بہت طویل سمجھتا ہوں، بخدا! اللہ تعالیٰ نے ہمیں فقید المثال سورت عطاء فرمائی ہے۔ سوتم میں سے جو بھی پڑھے گا تو بالاستقلال اس سورت کے مضامین سے جامع کسی چیز کو نہیں پائے گا) اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ سورت کفایت کرنے والی ہے یعنی سورۃ الاخلاص۔

۱۶۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ہناد بن سری، ابواحوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی ربیع رحمہ اللہ کے پاس آ کر کچھ پوچھتا، جواب میں فرماتے: تمہیں جتنا علم ہے اس کے متعلق اللہ سے ڈرو اور جس چیز کو مخصوص کرلیا جائے اسکا مرجع اسکا عالم ہی ہوتا ہے۔ میں تمہارے اوپر عمد کے متعلق زیادہ خوفزدہ ہوں بلسبت خطاء کے آج میں نے تمہارے لئے کسی خیر کا انتخاب نہیں کیا، لیکن وہ بعد میں آنے والی شر سے بہتر ہے۔ تم نے خیر کی اتباع اس طرح نہیں کی جس طرح کہ اس کی اتباع کا حق ہے، تم لوگوں سے اس طرح نہیں بھاگے جس طرح ان سے بھاگنے کا حق ہے، جو کچھ محمد عربی ﷺ پر نازل ہو گیا ہے اس سب کا تم نے ادراک نہیں کرلیا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو، تم نہیں جانتے وہ سب کا سب کیا ہے؟ پھر فرمانے لگے: وہ پوشیدہ راز جنہیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مظاہر ہیں۔ ان امور کی دوائی کے متلاشی رہو اور ان امور کی دوائی ایسی توبہ ہے جسکے بعد ان کی طرف پھر نہ لوٹنا ہو۔

۱۶۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابواسامہ، سفیان، اپنے والد سے، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو روکے رکھ بجز اس چیز کے جو تیرا حق ہو نہ کہ تیرے خلاف، میں اپنی دینداری کے معاملہ میں لوگوں کو بدگمان سمجھتا ہوں، جتنا تجھے علم ہے اس کے مطابق اللہ کی اطاعت کر، جس چیز کو خاص کیا گیا ہے اس کا مرجع اس کا عالم ہی ہوتا ہے۔ بخدا، مجھے تمہارے اوپر خطا کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ عمد کا ہے۔ (پھر مذکورہ بالا حدیث احوص کی طرح ذکر کی)۔

اسرائیل نے سعید بن مسروق، منذر کی سند سے اس حدیث کی مثل ذکر کی ہے۔

۱۶۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، نضر بن اسماعیل، عبدالملک بن اصبہانی، اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے مریدوں سے پوچھا، کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوائی اور شفا کیا چیز ہیں؟ کہنے لگے ہم نہیں جانتے، فرمایا گناہ بیماری ہیں، استغفار دوائی ہے اور گناہ سے توبہ کر کے پھر اسکی طرف نہ لوٹنا استغفار ہے۔

۱۶۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابونصر تجلی، عبیداللہ بن موسیٰ، سفیان، نسیر بن ذعلوق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بہت روتے حتی کہ آنسوان کی داڑھی کو تر کر دیتے اور فرماتے، ہم نے ایسی اقوام کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلوؤں میں چور بن کر بیٹھے تھے۔

۱۶۸۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم دعا کرتے وقت فرماتے: یا اللہ! میں اپنی حاجت کا شکوہ تجھے سے کرتا ہوں۔ اس کی بیان بازی تیرے سامنے اچھی نہیں لگتی میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۶۸۵- ابونعیم اصفہانی ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن عمرو بن عبید عصفری، عثمان بن زفر کے سلسلۂ سند سے مروی

ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی کف دست پر عذاب سے حفاظت لکھ دیتے ہیں۔

۱۶۸۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سفیان، ابوعباس سراج، سفیان، وکیع، سفیان بن عیینہ، عمر بن ذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم سے پوچھا گیا، اے ابویزید! آپ نے صبح کس حالت میں کی: فرمایا ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی ہے اپنے رزق کھائے جارہے ہیں اور موت کی مقررہ مدت کی انتظار میں ہیں۔

۱۶۸۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان ثوری، ابویعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ربیع رحمہ اللہ سے کہا جاتا، آپ نے صبح کس حال میں کی؟ فرماتے: ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی اپنا رزق کھائے جارہے ہیں اور موت کے مقرر وقت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں (اس حدیث کو نسیر بن ذعلوق نے بکر بن ماعز سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۶۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، حفص بن غیاث، اشعث، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: کلام کم کرو بجز نو (۹) چیزوں کے تسبیح تہلیل، تکبیر، بھلائی کا سوال، شر سے پناہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور قراۃ قرآن کے۔ غالباً نویں چیز کسی راوی سے یا ربیع سے رہ گئی ہے۔ (اصغر)

یہ حدیث منذر ثوری نے ربیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ابوھمام ابونعیم، سفیان، منصور، ابراہیم، فلاں کی سند سے مروی ہے کہ میں نے ربیع رحمہ اللہ کو بیس سال سے نہیں دیکھا کہ ان کی زبان سے ایسا کلام نکلا ہو جس پر نکتہ چینی کی جاسکے بجز ایسے کلمے کے جس کو آسمانوں میں شرف قبولیت ملے۔

۱۶۹۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سفیان کہتے ہیں: ہم بیس سال تک ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی مصاحبت میں رہے ہم نے ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس پر نکتہ چینی کی جاسکے بجز ایسے کلمے کے جو اوپر عنداللہ مقبول ہو۔

۱۶۹۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، سفیان ثوری، بنوتیم اللہ کے ایک آدمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں دس سال تک ربیع کے پاس بیٹھا، اس دوران انہوں نے مجھ سے انسانوں کے دنیاوی حالات کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا، بجز دو مرتبہ کے ایک مرتبہ پوچھا: کیا تمہاری والدہ بقید حیات ہیں؟ اور دوسری مرتبہ پوچھا: تمہارے محلے میں کتنی مسجدیں ہیں؟

۱۶۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن مساور، سہل بن عثمان، سعید بن عبداللہ بن ربیع، نسیر بن ذعلوق، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم اور عبداللہ بن مسعودؓ دریائے فرات کے کنارے چل نکلے، وہاں آباد لوہاروں کے پاس سے گزرے، ان کی بھٹی میں آگ کے بلند شعلوں کو دیکھ کر ربیع بے ہوش ہوگئے، عبداللہ بن مسعودؓ تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں یا ربیع! کہہ کر آواز دی، مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ چل پڑے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور پھر ربیع کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں پھر دوبارہ پکارا مگر اس بار بھی ربیع نے کچھ جواب نہ دیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ پھر واپس لوٹ گئے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر تیسری بار ربیع رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں بار بار آوازیں دیں مگر اب کی بار بھی انہوں نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ وقت سحر کی سردی نے ان میں حرکت پیدا کی۔ یہ حدیث ابووائل نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے۔

۱۶۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورقی، ابوبکر بن عیاش، عیسیٰ بن سلیم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابووائل کہتے ہیں: ہم عبداللہ بن مسعودؓ کی معیت میں باہر نکلے اور ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم بھی تھے، چنانچہ ہم ایک لوہار کے قریب سے گزرے، عبداللہ بن مسعودؓ کھڑے ہوکر اس کی بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھنے لگے جونہی ربیع رحمہ اللہ نے بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھا تو ایک طرف جھک گئے اور نیچے گرنے لگے، عبداللہ بن مسعودؓ چل پڑے اور ہم جلدی سے فرات کے کنارے پر واقع ایک بھٹی پر آئے، عبداللہ بن مسعودؓ نے جب بھٹی میں بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت کریمہ تلاوت کرنے لگے "اذا رأتھم من مکان بعید سمعوا لھا تغیظاً وزفیراً ......ثبوراً تک۔ ربیع رحمہ اللہ بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہم انہیں گھر کی طرف اٹھالائے پھر مغرب تک عبداللہ بن مسعودؓ ان کے پاس رہے مگر انہیں کچھ افاقہ نہ ہوا، کچھ دیر کے بعد انہیں قدرے افاقہ ہوا تب عبداللہ بن مسعودؓ گھر واپس لوٹے۔

۱۶۹۴- ابوعبداللہ بن کواء نے ایک مرتبہ ربیع رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو برا نہیں کہتے اور نہ ہی کسی کی مذمت کرتے ہیں؟ فرمایا: ابن کواء: تیرا ناس ہو، مجھے خود اپنے نفس پر اطمینان نہیں ہے، میں کیسے اپنے گناہوں کو نظر انداز کر کے دوسروں کی عیب جوئی میں لگ جاؤں، لوگوں کا عجب حال ہے کہ وہ دوسروں کے گناہوں پر تو خدا سے ڈرتے ہیں لیکن خود اپنے گناہوں کی جانب سے بے خوف ہیں۔

۱۶۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ابوہمام، سعید بن عبداللہ بن ربیع، نسیر بن ذعلوق، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی دو قسمیں ہیں، مؤمن اور جاہل، رہی بات مؤمن کی اسکو اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل سے بدسلوکی مت کرو۔

۱۶۹۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، خلف بن خلیفہ، یسار، ابوالحکم، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم ربیع بن خثیم کے پاس آئے انہوں نے ہمارے آنے کی وجہ دریافت کی، ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اللہ کی حمد کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی حمد کریں اور آپ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، کہنے لگے: الحمدللہ: جب تم میرے پاس نہیں آتے ہوگے پھر تو تم کہتے ہوگے: آپ شراب پیتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ شراب پئیں اور آپ زنا کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ زنا کریں۔

۱۶۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، عطاء بن مسلم، علاء بن مسیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا گھوڑا چوری ہوگیا [illegible] نے کہا، آپ چور کے لئے بددعا کریں۔ فرمایا: بلکہ میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں، اے اللہ! چور اگر مالدار ہے تو قبول فرما اور اگر فقیر ہے تو اسے مالدار بنادے۔

۱۶۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن، سفیان، نسیر، ہبیرہ بن خزیمہ سند متصل سے روایت کرتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی ہوں جو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے پاس حسینؓ بن علیؓ کے قتل کی خبر لایا۔

۱۶۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ہاشم بن قاسم، زکریا بن سلام بلال بن منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا: اگر میں آج ربیع کی کوئی غلطی نہ نکال سکا کسی کے سامنے تو پھر کبھی بھی نہیں نکال سکوں گا، کہنے لگا: اے ابویزید: فاطمہؓ کے بیٹے قتل کردیئے گئے، چنانچہ ربیع رحمہ اللہ نے اطمینان کے ساتھ "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی "قل اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا یختلفون" کہہ دیجئے اے میرے اللہ! تو ہی آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے: کہنے لگا آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟ ربیع رحمہ اللہ نے کہا: میں کیا کہوں

گا: اللہ ہی کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے اور اللہ ہی ان کا حساب لے گا: (یہ ہاشم بن قاسم کے الفاظ ہیں)

۱۷۰۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، جریر، ابوحیان، تیمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ربیع رحمہ اللہ کی ایک وصیت تھی، اور اس چیز کی ربیع رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی۔

۱۷۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع سفیان، زائدہ، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے وفات کے وقت وصیت ان الفاظ میں کی تھی "ربیع نے اس چیز کی وصیت اپنے پر لازم کر رکھی تھی، اور اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا تھا اور اللہ ہی بطور گواہ کے کافی ہے، اور اپنے نیک بندوں کو وہی بدلہ دینے والا ہے، سو میں اللہ سے راضی ہوں کہ وہ میرا رب ہے اور محمد سے راضی ہوں نبی ہونے کے ناتے اور اسلام سے راضی ہوں حالانکہ وہ دین ہے۔ میں اپنے اوپر اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے پسند کرتا ہوں کہ میں عبادت کروں عبادت گزاروں میں، اسکی حمد کروں حامدین میں اور سب مسلمانوں کے لئے نصیحت کرتا ہوں۔

اس حدیث کو شعبہ نے سعید بن مسروق سے، اس نے ربیع سے روایت کیا ہے، شعبہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسروق سے پوچھا آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ کہنے لگے: ایک زندہ آدمی نے ربیع سے مجھے سنائی ہے۔

۱۷۰۲- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، سفیان، ابومحمد بن حیان، جعفر بن صباح، یعقوب دورقی، اشجعی، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس خیر و بھلائی سے تم اللہ کا ارادہ کرو تو اسے پالو گے ورنہ اس کے بغیر نہیں پا سکتے، اور اس موت کو کثرت سے یاد کرو جسے تم نے اس سے پہلے چکھا نہیں ہے اس لئے کہ غائب آدمی کو جب طویل مدت گزر جائے تو اسکی محبت دلوں میں گھر کر لیتی ہے، اس کے اہل خانہ اسکی انتظار میں لگے رہتے ہیں حالانکہ وہ عنقریب ان کے پاس آنا ہی چاہتا ہے۔

۱۷۰۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن مصعب، عبدالجبار بن علاء، مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کہنے لگے: اے منذر! میں نے کہا! لبیک، فرمانے لگے: لوگوں کا تمہاری تعریف کرنا تمہیں دھوکے میں نہ رکھے، تمہارے کام کی چیز تمہارا عمل ہے۔

۱۷۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، صدائی، عبدالرحمٰن بن عجلان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں نے ربیع کے ہاں ایک رات گزاری۔ ربیع نے نماز پڑھنا شروع کی جب وہ تلاوت کرتے ہوئے اس آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیئات " الآیۃ (الجاثیہ ۲۱) "جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے"...... پر پہنچے تو کثرت بکاء کی وجہ سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے...... حتی کہ اسی حالت میں پوری رات بسر کر دی۔

۱۷۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، حماد اصم [illegible]انی، ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے کسی مرید سے روایت کرتے ہیں کہ ہم شام کے وقت ربیع رحمہ اللہ کے بالوں میں کوئی نشانی مقرر کر لیتے تھے۔ ربیع رحمہ اللہ نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں جب صبح کرتے تو وہ نشانی جوں کی توں بالوں میں دیکھ لیتے۔ اس سے سمجھا جاتا کہ ربیع رحمہ اللہ رات کو بستر پر نہیں لیٹے۔

۱۷۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شعر کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ آپ کے اکابر حضرات اشعار پڑھتے تھے؟ فرمایا: جو کچھ بھی تم پڑھو گے وہ سب کچھ لکھا جائے گا میں نہیں پسند کرتا کہ قیامت کے دن اپنے سامنے نامہ اعمال میں اشعار لکھے ہوئے پڑھوں۔

۱۷۰۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابن فضیل، ابوہ (فضیل)، ابن مسروق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک سنبلانی قمیص زیب تن کی جسکی قیمت تین، چار درہم ہوتی ہوگی، اسکی آستینیں ناخنوں تک پہنچتی تھیں، اور جب اسے لٹکتی چھوڑتے تو پہنچے تک آ جاتی، کہنے لگے اے عبید! اپنے رب کے لئے تواضع کرو، پھر فرمایا اے طیمہ! اے دمیہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا؟ پھر سورۂ فجر کی آیات تلاوت کیں۔

"وذکت الارض دکا دکا وجاء ربک والملک صفا صفا وجیء یومئذ بجھنم "اور زمین برابر کر دی جائے گی، تیرا رب آ جائے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے اور جس دن جہنم ٹھاٹھ کے ساتھ لائی جائے گی۔

۱۷۰۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اپنے باپ احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید، ابوحیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوحیان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فالج کا عارضہ پیش آنے کے بعد دو آدمیوں کے سہارے پر محلے کی مسجد میں لایا جاتا تھا اور عبداللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ ان کی مشقت کو دیکھ کر کہتے: اے ابویزید اللہ تعالیٰ نے آپ کو رخصت دے رکھی ہے اگر آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیں تو یہ مشقت نہ کرنی پڑے، جواب دیتے: بات تو ایسی ہی ہے جیسے تم کہتے ہو، لیکن میں نے مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنا ہے سو تم میں سے جو بھی مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنے، اُسے اس نداء کا جواب دینا چاہیے خواہ ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر کیوں نہ دو۔

۱۷۰۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس، ثقفی، محمد بن صباح، جریر، ابوحیان تیمی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کو فالج کا عارضہ پیش آ گیا تو انہیں نماز کی طرف اٹھا کر لایا جاتا، ان سے کہا جاتا: آپ کو رخصت ہے پھر یہ تکلیف کیونکر فرماتے ہیں؟ فرماتے! میں جانتا ہوں لیکن اذان میں حی علی الفلاح کی نداء سنی ہے۔

۱۷۱۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سفیان، ابوہ، ابویعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کا اپنے رب کے سامنے قسمیں اٹھانا پسند نہیں ہے، جیسا کہ یوں کہے: اے میرے رب تو نے اپنی ذات پر رحمت مغفرت لازم کر رکھی ہے چونکہ اس سے بندے میں سستی آ جاتی ہے۔ میں نے کسی کو کہتے ہوئے نہیں دیکھا، کہ میں نے اپنی ذمہ داری نبھا دی اب تو اپنی ذمہ داری پوری کر۔

۱۷۱۱-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، ابوبکر، سعید بن عبداللہ، نسیر، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: اس موت کو کثرت سے یاد کرو جسکا مزہ تم نے اس سے پہلے نہیں چکھا۔

۱۷۱۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد، وکیع، سفیان اپنے والد سے اور وہ ابویعلیٰ کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: موت سے بڑھ کر بہتر کوئی بھی ایسی غائب چیز نہیں جسکی انتظار میں مؤمن لگا ہو۔

۱۷۱۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سریۃ الربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی اہلیہ سریۃ کہتی ہیں: ربیع رحمہ اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا ان کی بیٹی رونے لگی، پوچھا: بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ بلکہ کہو: میری خوشخبری جو خیر و بھلائی آئی۔

۱۷۱۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، حسین بن علی، محمد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو اسلم کا ایک آدمی جو کہ صبح سویرے مسجد میں آتا تھا، کہتا ہے: ربیع بن خثیم رحمہ اللہ جب سجدہ کرتے یوں لگتے گویا کہ کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے، چنانچہ چڑیاں آ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں۔

۱۷۱۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی

ہے کہ ہمیں بات پہنچی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی والدہ انہیں عبادت میں زیادہ مصروف دیکھ کر آوازیں دیتیں اور کہتیں اے بیٹے، اے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں ہو۔؟ جواب دیتے اے ماں! رات چھا جائے اور کسی آدمی کو اپنے اوپر شبخون کے مارے جانے کا خوف ہو کیا اسکا حق نہیں کہ رات کو وہ بیدار رہے؟ جب آدھی رات ہوئی اور والدہ نے ان کے رونے کی آواز سنی پھر انہیں پکارنے لگیں اور کہا: اے بیٹے شاید تم نے کسی کو قتل کیا ہو، کہنے لگے! جی ہاں میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگیں! اے بیٹے! یہ مقتول کون ہے؟ ذرا بتلاؤ تو سہی تا کہ ہم اس کے وارثوں کے پاس اسے لے جائیں اور وہ معاف کر دیں، بخدا! اگر مقتول کے ورثاء تیری آہ وزاری اور بیداری کو دیکھ لیتے عین یقین ہے کہ وہ تجھ پر رحم کریں گے۔ کہنے لگے اے اماں جان! وہ مقتول میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۱۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابوایوب، سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ان سے کہنے لگی اے ابا جان! آپ راتوں کو کیوں نہیں سوتے جبکہ اور لوگ سو جاتے ہیں؟ فرمانے لگے: رات کو آگ بھرا شبخون ہونا چاہتا ہے جو تیرے باپ کو سونے نہیں دیتا۔

۱۷۱۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، عبدالرحمٰن بن عجلان، نسرین بن ذعلوق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مانگنے والا آیا کرے اسے شکر کھلا دیا کرو چونکہ ربیع شکر پسند کرتا ہے۔

۱۷۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، بکر بن ماعز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کے جسم میں فالج کی وجہ سے کچھ گڑ بڑ پیدا ہوگئی تھی اور ان کے منہ سے لعاب بہنے لگا تھا میں نے ایک مرتبہ ان کے منہ سے لعاب صاف کی اور انہوں نے میری ناپسندیدگی کو محسوس کر لیا کہنے لگے: مجھے بنودیلم کی انگری کا اظہار ناپسند ہے کہ اللہ کے سامنے بڑائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

۱۷۱۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، مبارک بن سعید، سعید، ابوائل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابووائل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ جواب دیا میں عمر میں ان سے بڑا ہوں اور وہ عقل میں مجھ سے بڑے ہیں۔

۱۷۲۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سریج بن یونس، اسماعیل بن جعفر بن حبیب بن حسان، مسلم بطین کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک چھوٹی بیٹی آئی اور کہنے لگی، ابو جان! کیا میں کھیلنے جاؤں؟ فرمایا: جاؤ اور اچھی بات کہو۔

۱۷۲۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، ابوقدامہ، عبداللہ بن سعید، سفیان، سالم بن ابی حفصہ، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بات ہے اور وہ بات یہ کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۱۷۲۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس، ابن یزید، حصین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ملک الموت اور دیگر تین آدمیوں پر بڑی تعجب ہے۔ اول مجھے اس بادشاہ پر تعجب ہے جو اپنی قوت و طاقت کے گھمنڈ میں قلعہ بند ہوتا ہے اور اس کے پاس بھی موت کا فرشتہ آجاتا ہے اور اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی بادشاہت اس کے پیچھے دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ دوسرے اس مسکین پر مجھے تعجب ہوتا ہے جو بے حال راستے میں پڑا ہوتا ہے، لوگ اس کی میل کچیل کی وجہ سے اس کے قریب نہیں جاتے لیکن ملک الموت اسکی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی میل کچیل کی طرف چنداں خیال نہیں کرتا۔

۱۷۲۳- ابونعیم، اصفہانی، ابومحمد بن حیان، بغوی، احمد بن زہیر، غسان بن مفضل غلابی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ غلابی کہتے ہیں:

میں نے ایک آدمی کو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ اہواز میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے ایک مرید بھی تھے، ایک عورت نے ان کی طرف دیکھ کر ان سے تعرض کرنے لگی اور اپنے اوپر قدرت حاصل کرنے کی دعوت دی۔ لیکن شیخ رحمہ اللہ کی چیخیں نکل گئیں۔ مرید کہنے لگا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: وہ عورت بوڑھوں میں طمع کرنے لگی ہے۔ کیا اس نے ہماری طرح کے بوڑھے نہیں دیکھے۔

۱۷۲۴ ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سعید بن یحیی اموی، یحیی اموی، مالک بن مغول، حسن بن صالح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ ہمارے ساتھ مجلس کیوں نہیں کرتے؟ فرمانے لگے اگر ایک لحہ بھی میرا دل موت کی یاد سے غافل ہوجائے میری روحانیت پر فساد بپا ہوجائے گا۔

۱۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مالک بن مغول شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب سے ربیع رحمہ اللہ نے تہبند پہنی تب سے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور کہا کرتے تھے: میں ڈرتا ہوں کہ کسی مرد پر ظلم ڈھایا جائے اور میں اسکی مدد کو نہ پہنچوں یا کسی کو ستم کی نشانہ بنایا جائے اور مجھے گواہی قائم کرنے کے لئے مکلف بنایا جائے۔ میں نگاہ کو نیچا رکھوں اور رستہ پر ہدایت نہ پاؤں یا کوئی مزدور بوجھ اٹھاتے ہوئے گر پڑے اور میں اسے نہ اٹھاؤں۔

۱۷۲۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، منذر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ خود بیت الخلاء میں جھاڑو دیتے تھے ان سے کہا گیا، آپ یہ کام خود کرتے ہیں اس سے استغناء کیوں نہیں برتتے؟ جواب دیتے: میں چاہتا ہوں کہ گھریلو کام میں میرا بھی کچھ ہو۔

۱۷۲۷- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد غطریفی، حسین بن شقیق، غالب بن وزیر مغزی، ضمرہ، حفص بن عمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سائل کو ایک روٹی سے کم نہیں دیتے تھے۔ فرماتے تھے: مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں کل کے دن اپنی میزان میں نصف روٹی دیکھوں۔

۱۷۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدالشمس محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی سلیمان، حفصی بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین صوفی، ابوخیثمہ، یحیی بن سعید، سفیان، ابوہ، ابویعلی منذر ثوری، ربیع بن خثیم، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چوکور خط کھینچا اور اس کے وسط میں ایک خط کھینچا اور اس خط کو چوکور خط سے متجاوز کر کے کھینچا، اور اس خط وسطی کے اردگرد بہت سارے خطوط کھینچے، ارشاد فرمایا خط (چوکور) موت ہے خط وسطی انسان ہے۔ خط وسطی کا باہر نکلا ہوا حصہ امیدیں ہیں، اور چھوٹے چھوٹے خطوط انسان کو پہنچنے والی تکالیف، مصائب، اور حوادث ہیں پس ہر طرف سے مصائب اسکا پیچھا کیے ہوئے ہیں کہ ایک سے جان نہیں چھوٹی دوسری پیش آگئی۔ حالانکہ امید سے پہلے موت نے انسان کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔[1]
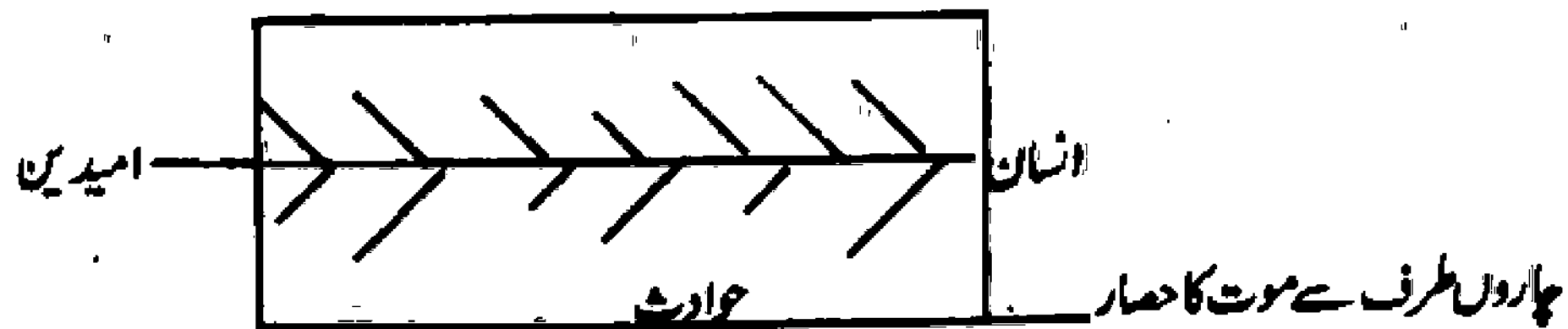
حدیث کے الفاظ سلیمان کے ہیں جبکہ یحیی بن سعید کہتے ہیں: وہ خطوط جو خط وسطی کی ایک جانب میں ہیں وہ حوادث ہیں جو اسے

[1] انظر الحدیث فی: صحیح البخاری ۸/ ۱۱۰. ومسند الامام احمد ۱/ ۳۸۵. وسنن الدارمی ۲/ ۲۷۳۲. وسنن ابن ماجۃ ۴۲۳۱. وسنن الترمذی ۲۴۵۴. وتحفۃ الاشراف ۹۲۰۰. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۳۹.

ہر جانب سے ڈستے ہیں اگر ایک تکلیف سے بچ نکلا تو دوسری کی زد میں آ جاتا ہے خط چوکور موت ہے جس نے انسان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور خط خارج امید ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے۔ ربیع سے صرف منذر نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۷۲۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ کاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبید، معاذ، شعبہ، علی بن مدرک، ابراہیم نخعی، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے؟ صحابہؓ کہنے لگے: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: سورت اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد الخ ایک تہائی قرآن کے مساوی ہے۔[۱]

ربیع کی یہ حدیث مذکور سند کے ساتھ غریب ہے معاذ بن معاذ متفرد ہے شعبہ سے۔ اس حدیث کو ہلال بن یساف نے ربیع سے روایت کیا ہے اور ابراہیم نخعی کی مخالفت کی ہے۔

۱۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، غالب، ابوحذیفہ، زائدہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، ایک انصاری عورت کے سلسلۂ سند سے ابوایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہو؟ ہم جماعت صحابہ ڈر گئے کہ کہیں آپ ﷺ ہمیں مشکل عمل کا حکم نہ دے دیں جس کے بجالانے سے ہم عاجز ہو جائیں؟ چنانچہ ہم نے خاموشی اختیار کر لی اور جب آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس امر کی پیشکش کی، پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات کو سوتے وقت سورہ اخلاص پڑھی گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔[۲]

یہ حدیث فضیل بن عیاض سے بھی منصور، ہلال کے طریق سے مروی ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۳۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن محمد بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، غسان بن ربیع، جعفر بن میسرہ ہلال ابوضیاء، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جو دیتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں بطور صدقہ کے لکھ دیا جاتا ہے۔[۳]

ہلال اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے جعفر بن میسرہ اس میں متفرد ہیں اور ہم نے اس طرف غسان کے طریق سے لکھا ہے اور فضل بن سہل بھی غسان سے روایت کرتے ہیں

۱۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالرحیم بن واقد، مسعدۃ بن صدقہ ابوالحسن، سفیان ثوری، ابوہ، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا حلال ہوگی، اس وقت وہی دین دار آدمی اپنے دین کو سلامت رکھ سکتا ہے جو اپنے دین کو لے کر ایک بلند پہاڑ سے دوسرے بلند پہاڑ کی طرف منتقل ہوتا رہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاتا رہے جس طرح کہ پرندہ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نقل مکانی کرتا رہتا ہے اور لومڑی اپنے بچوں کو لے کر کبھی یہاں کبھی وہاں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانے میں وہ گذریا جو اپنے علم کے مطابق نماز قائم کرے گا زکوٰۃ ادا کرے گا اور لوگوں سے کنارہ کش رہے گا ایسا وہ محض بھلائی کی وجہ سے کر سکتا ہے، بخدا عفراء کی وہ بکریاں جو سلع مقام میں چریں گی مجھے بنو نضیر کی بادشاہت سے زیادہ پسند ہیں یہ تمام امور اس وقت ہوں جب فلاں فلاں فتنوں کا ظہور

۱، ۲۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۳۳. مسند الامام احمد ۴/ ۳، ۲۴۲، ۱۲۲، وسنن الدارمی ۲/ ۴۶۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۲۵۵. والتمہید لابن عبدالبر ۷/ ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۱۴۳. والکامل لابن عدی ۲/ ۵۱۷. والدرالمنثور ۲/ ۴۰. وکنزالعمال ۱۵۳۷۵.

ہوگا، ربیع اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور ثوری صرف مسعدہ ہی سے روایت کرتے ہیں۔[1]

اور ہم نے اسے صرف عبدالرحیم بن واقد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۷۳۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعید طبری، ابویمان، سعید بن سنان، ابوزاہریہ، کثیر بن مرہ، ربیع بن خثیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طالب شہرت، ریا کار، بیہودہ کاموں میں مبتلا اور فضول کھیل کود اور لہو ولعب کرنے والے کی عبادت دعا کو قبول نہیں فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو رات کے وقت گانا گاتے ہوئے سنا ارشاد فرمایا: اسکی نماز نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہ اس طرح کی تین نمازیں پڑھ لے۔[2]

ربیع رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی مذکورہ سند سے اسے لکھا ہے۔

(۱۶۷) ہرم بن حیان رحمہ اللہ

ہرم بن حیان اجلہ تابعین میں سے ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرگرداں رہے۔ دنیا سے یکسر علیحدگی اختیار کی اور دنیا میں پیاسے رہے اور آخرت میں سیراب ہوئے۔ اسی لئے بعض نے کہا ہے کہ تصوف افتراق کے ڈر میں جلنا اور آخرت کے گھر کی طرف سدھارنے کا شوق ہے۔

۱۷۳۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ (احمد بن حنبل) جعفر، مطر الوراق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان نے حممہؓ صحابیٔ رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزاری اور حممہ نے وہ رات آہ وبکا میں گزاری، صبح کے وقت ہرم نے پوچھا: اے حممہ: آپ رات کو کیوں روتے رہے؟ جواب دیا: مجھے اس رات کی یاد پڑ گئی جسکی صبح کو قبریں اکھاڑ دی جائیں گی اور مردے ان کے بیچ سے نکل رہے ہوں گے اور آسمان کے ستارے بکھر جائیں گے، پس مجھے ان حوادث نے رُلا دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان اور حممہ طویل عرصہ تک آپس میں دن دن کے وقت اکھٹے رہے، اور خوشبوؤں کے بازار میں آتے اللہ سے جنت مانگتے اور خوب دعائیں کرتے۔ پھر لوہاروں کے پاس آتے اور ان کی بھٹی دیکھ کر جہنم سے پناہ مانگتے پھر اپنی اپنی منزل کی طرف تشریف لے جاتے۔

۱۷۳۵-ابونعیم اصفہانی، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلی بن زیاد سے روایت ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ رات کے کسی حصہ میں باہر تشریف لے جاتے اور بلند آواز سے پکارتے: میں تعجب کرتا ہوں جنت سے کہ کیسے اسکا طالب سو رہا ہے؟ اور میں جہنم پر بھی تعجب کرتا ہوں کہ اس سے بھاگنے والا کیسے آرام کی نیند سو رہا ہے؟ پھر سورت اعراف کی آیت ۹۷ تلاوت کی:

" **افامن اهل القری ان یاتیهم باسنا**". کیا بستیوں والے لوگ بے خوف ہیں کہ شبخون میں وہ سوئے پڑے ہیں۔

اس آیت کریمہ کے بعد سورۂ عصر اور "**الهاکم التکاثر**" تلاوت کی اور پھر اہل خانہ کی طرف لوٹ آئے۔

۱۷۳۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی، ابوحمزہ عطار، اسحاق بن ربیع، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی فرمایا کرتے تھے: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اسکا طلبگار سویا رہے اور جہنم جیسی بھی کوئی چیز

۱۔ المطالب العالیۃ ۳۴۴۲۷. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۲۹۱. وکشف الخفا ۱/ ۴۶۴۳. وقال الزبیدی فی الاتحاف ۵/ ۲۹۱. لحدیث الباب شواهد کثیرة کلها واهیة منها: فذکر الحدیث.

۲۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی ۲/ ۲۳۴.

نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا آرام سے سویا رہے۔ فرمایا کرتے تھے: اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو اور اپنے دلوں میں آخرت کی محبت بھر دو۔

۱۷۳۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام ولید بن شجاع، مخلد بن حسین، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان اور عبداللہ بن عامر حجاز کے ارادہ سے نکل پڑے، ان کی سواریاں درختوں میں الجھنا شروع ہوگئیں، چنانچہ ہرم، ابن عامر سے کہنے لگے: کیا تم پسند کرتے ہو کہ ان درختوں میں سے تم ایک درخت ہوتے؟ ابن عامر کہنے لگے: نہیں بخدا! ہم تو اللہ کی رحمت کے متمنی ہیں درخت ہونے میں ہم اللہ کی رحمت کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں۔ ہرم رحمہ اللہ کہنے لگے (ہرم بن عبداللہ ابن عامر سے افقہ اور اعلم تھے) بخدا! مجھے پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا مجھے یہ سواری کھا جاتی، پھر مجھے گوبر یا مینگنی کی شکل میں کہیں سے کہیں پھینک دیتی، مجھے قیامت کے دن حساب و کتاب کی تکلیف نہ دی جاتی۔ یا جنت میں جاتا یا جہنم میں، اے ابن عامر! تیرا ناس ہو، میں تو بہت بڑی ہولناکی (قیامت) سے ڈر رہا ہوں۔

۱۷۳۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن مظفر، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کو حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حکومتی عہدہ مل گیا۔ انہوں نے اپنے اعزہ و احباب کی یورش کے خیال سے غالباً گزرگاہ پر اس طرح آگ جلوادی کہ وہ ان کے اور باہر سے آنے والوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور دور سے سلام کر کے کھڑے ہو گئے ہرم رحمہ اللہ نے ظاہری طور پر مرحبا (خوش آمدید) کہا اور اپنے قریب ہونے کی دعوت دی۔ لوگ کہنے لگے: قریب آئیں تو آئیں کس طرح؟ ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے؟ ہرم رحمہ اللہ نے بڑا سبق آموز جواب دیا، تم لوگ اتنی سی آگ کو عبور نہیں کر سکتے حالانکہ تم لوگ مجھے اس سے زیادہ آتشِ سوزاں میں جھونکنا چاہتے ہو۔

۱۷۳۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے تھے: اے اللہ! میں اس زمانے کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں چھوٹے سرکش ہو جائیں گے، بڑے حکم کرنے لگ جائیں گے اور اس وقت ان کی عمریں موت کے قریب تر ہوتی جائیں گی (حسن رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۷۴۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حلف بن حلیفہ، اصبغ وراق، ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں گھوڑوں کی نگرانی کا عہدہ ہرم بن حیان کے سپرد کیا، اسی دوران کسی ماتحت پر غصہ ہوگئے اور اسکا حکم دیا کہ اسکی گردن الگ کردی جائے پھر اپنے مریدین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تمہیں بہتر بدلہ نہ دے تم نے مجھے فلاں بات کہتے وقت نصیحت کیوں نہیں کی اور مجھے غصہ سے باز کیوں نہیں رکھا، بخدا میں تمہارے عہدے سے دست کش ہوتا ہوں پھر حضرت عمرؓ کی طرف دستبرداری لکھ بھیجی، اے امیر المؤمنین! مجھ میں اس عہدہ کو نبھانے کی قوت نہیں ہے لہٰذا آپ کسی اور کو ممنون فرمائیں۔

۱۷۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابواشہب، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کسی غزوہ میں شریک تھے کہ ایک آدمی نے آکر ان سے اجازت طلب کی حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ آدمی اپنی کسی ضرورت کی خاطر طالب اجازت ہے۔ لیکن وہ اپنے اہل خانہ کے پاس چلے گئے اور حسب خواہش ان کے پاس رہے۔ پھر تشریف لائے اور کہا تم کہاں تھے؟ وہ آدمی کہنے لگا فلاں دن میں نے آپ سے اجازت طلب کی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ کہنے لگے: کیا میں نے اس کام کا ارادہ کیا تھا؟ کہنے لگا جی ہاں۔

ابواشہب کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے اس حاجتمند کو سخت باتیں کہی تھیں، ان کے غیظ وغضب کو دیکھ کر ان کے جلساء میں کسی کو بھی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، جلساء سے کہنے لگے: تمہیں اللہ برا بدلہ دے تم دیکھتے جارہے ہو کہ میں اپنے مسلمان بھائی کو کتنا برا بھلا کہے جارہا ہوں اور مجھے کوئی باز نہیں کرتا اے اللہ برے لوگوں کو برے زمانے کے لئے رکھ دے۔

۱۷۴۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہرم بن حیان، کا تذکرہ کیا گیا: کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کا کہا گیا۔ فرمانے لگے: میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا وصیت کروں لیکن اتنا کر دو کہ میری ذرع بیچ کر میرا قرض ادا کرنا، بفرض محال اگر قرض کی ادائیگی اس سے نہیں ہوئی تو میرے غلام کو بیچ کر اس سے قرض کی تمام ادائیگی کرنا اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

"ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة "الخ

۱۷۴۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مصری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ سے کہا گیا: آپ کچھ وصیت کریں۔ کہنے لگے: زندگی میں میرے نفس نے صدقات کئے ہیں اور اب میرے پاس کچھ چیز نہیں جسکی میں وصیت کروں، لیکن میں تمہیں سورہ نحل کے آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۷۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن اسماعیل، خلف بن خلیفہ، عون بن شداد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کی وفات کے وقت لوگ ان کو کچھ وصیت کرنے کا کہنے لگے، فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرضہ ادا کر دو اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں پھر پڑھنے لگے، "ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة" سے "والذین ھم محسنون" تک۔

س حدیث کو شعبہ نے ابن یونس، ابوقزعہ سے روایت کیا ہے اور جریر نے ابونضرہ، ہشام، ابوحمزہ، حسن، ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے

۱۷۴۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالواحد حداد، منذر، ثعلبہ، محمد بن یزید عبدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ جب ہرم بن حیان اہل خانہ کو زیادہ ہنستے ہوئے دیکھتے تو انہیں نماز کا حکم دیتے۔

۱۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابواحمد، ھارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کہتے تھے کہ اگر مجھ سے کہا جائے کہ تم جہنمی ہو تو میں عمل نہیں چھوڑوں گا تاکہ میرا نفس مجھے ملامت نہ کرے کہ تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

۱۷۴۷- ہرم کی قبر پر خدا کی رحمت برسنا..... ابونعیم اصفہانی، ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبدالواحد بن سلیمان براء، ہشام بن حسان، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے انتہائی سخت گرمی کے دن وفات پائی جب لوگ اپنے ہاتھ جھاڑ کر چلے گئے تو بادلوں کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا چلتا ہوا قبر پر آیا، نہ قبر سے لمبا اور نہ ہی قبر سے چھوٹا، بادلوں کے ٹکڑے نے قبر پر پانی کی پھوار پھینکی حتی کہ قبر کو سیراب کر دیا اور پھر واپس چلا گیا۔

۱۷۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، ایوب بن محمد وزان، ضمرہ، سری بن یحییٰ، قتادہ سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ جس دن قبر میں دفنائے گئے اسی دن ان کی قبر پر یہ بارش برسی اور اسی دن قبر پر گھاس بھی اُگ گئی۔

۱۷۴۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عمرو بن حمدان، ابونضر، ہشام، حسن بصری سے روایت ہے کہ جس دن ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے وفات پائی اس دن بادلوں نے ان کے جنازہ پر سائبان بنالیا تھا اور جب دفن کر دیئے گئے تو

ان کی قبر پر بادلوں نے پتلی پتلی پھوار برسائی حتی کہ سرِ مو برابر بھی قبر کے اردگرد پھوار نہیں پہنچی۔

(۱۶۸) ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے مشکلات و تکالیف کو اپنے سینے سے لگایا، ذکر اللہ اور اوراد سے دل کا اطمینان حاصل کرتے، انہیں حکیم الامت اور نمونہ امت کا لقب دیا گیا، ساری عمر خدمت بندگانِ خدا کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

کہا گیا ہے کہ تصوف انقضائے فانی سے علیحدگی اور بقائے اصلی کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۷۵۰- **دنیاوی امور سے کنارہ کشی** ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن حسن، ابو حمید بن محمد بن سیار حمصی، یحیی بن سعید، عطاء بن یزید، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں کہ تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر زہد کی انتہاء ہوئی، ان میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں، ابو مسلم رحمہ اللہ نے کسی کے ساتھ کبھی بھی دنیاوی معاملات میں مجلس نہیں کی، اور نہ ہی دنیوی امور کے متعلق کبھی بات کی، جب بھی ایسی نوبت پیش آئی فوراً پہلوتہی سے کام لیا، ایک مرتبہ لاعلمی کے عالم میں مسجد میں ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر داخل ہوئے وہ سمجھے کہ ممکن ہے کہ ذکر خیر ان کا موضوع گفتگو ہو۔ اسی کشمکش میں ان کے پاس جا بیٹھے۔ اچانک ایک آدمی کہنے لگا: میرا غلام آ گیا ہے اور اس نے فلاں فلاں چیز پائی ہے دوسرا کہنے لگا: میں نے اپنے غلام کو سامان تجارت دے کر تیار کر رکھا ہے، ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ان کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کیسی ہے؟ جس طرح موسلا دھار بارش میں بھیگا ہوا ایک آدمی ہو اور وہ کسی پناہ کی تلاش میں ہو، اچانک وہ ایک چوپٹ کھلے دروازے پر ہو اور کہے: کاش میں اس دروازے سے داخل ہو جاؤں تا کہ بارش ٹل جائے، چنانچہ وہ اندر داخل ہو جائے اور اندر جا کر کیا دیکھا کہ اس گھر کی چھت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس بیٹھا کہ ممکن ہے تمہارا موضوع گفتگو ذکر خیر ہو مگر تم تو سب کے سب محض دنیا دار نکلے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کے متعلق اگر آپ تقصیر سے کام لیتے؟ فرمانے لگے: مجھے بتلاؤ اگر تم نے گھڑ دوڑ میں چند گھوڑوں کو مقرر کر رکھا ہو کیا تم گھڑ سوار سے نہیں کہو گے کہ اس گھوڑے کو چھوڑ دو اور اس سے ذرا نرمی سے پیش آؤ؟ حتی کہ جب تم انتہاء کو دیکھ لیتے ہو اس سے آگے ایک قدم بھی نہیں بڑھتے، کہنے لگے جی ہاں ایسی ہی بات ہے۔ فرمایا: میں سبقت کی انتہائی علامت کو دیکھ چکا ہوں اور ہر کوشاں رہنے والے کے لئے ایک غایت ہے اور ہر کوشاں شخص کی غایت موت ہے سو کوئی سبقت لے جانے والا ہوتا ہے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا ہوتا ہے۔

۱۷۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن مبارک، ابراہیم بن نشیط، حسن بن ثوبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ایک مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے مسجد میں ایک جماعت کو مجتمع دیکھا.............اسطرح پوری حدیث ذکر کی......مگر تم تو سب دنیا دار نکلے، تک۔

۱۷۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسامہ، محمد بن عمرو، صفوان بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خالص پتوں کی مانند ہوتے تھے کہ ان میں کانٹوں کا نام و نشان تک نہ ہوتا تھا، آجکل لوگ خالص کانٹے ہیں جن میں پتوں کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اگر تو ان کو بالفرض گالیاں دے گا وہ بھی تجھے جواب میں گالیاں سنائیں گے اور اگر تو ان سے جھگڑے گا وہ بھی ترکی بہ ترکی تجھ سے جھگڑیں گے اور اگر تم چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے انہیں چھوڑے گا وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔

اس حدیث کو صفوان بن عمرو نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، ابومسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اس میں اتنی زیادتی ہے کہ: اگر تو ان سے بھاگے گا وہ تیرا پیچھا کرتے ہوئے تجھے پالیں گے مخاطب کہنے لگا: پھر میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنی عزت کو اپنے فقر کے دن کیلئے ہبہ کردے اور کچھ نہ لینے سے کچھ لے لے۔

۱۷۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ، کعب رحمہ اللہ نے ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو دیکھ کر لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ابومسلم خولانی ہیں، کہنے لگے یہ اس امت کے حکیم ہیں۔

۱۷۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن صباح، سفیان، ابوہارون موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہا جاتا تھا کہ ابومسلم خولانی نمونۂ امت ہیں۔

۱۷۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابوالملیح، یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کثرت سے آواز بلند تکبیر کہتے تھے حتیٰ کہ بسا اوقات بچوں کے ساتھ بھی تکبیر کہہ دیتے، فرمایا کرتے تھے: اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کرو کہ جاہل تمہیں دیکھ کر مجنون سمجھنے لگے۔

۱۷۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن ابی عدی، ابن عون، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتلاؤ کہ ایک نفس کا اگر میں اکرام کروں، اسکو عیش وعشرت میں رکھوں اور اسے آزاد چھوڑے رکھوں تو کل کے دن اللہ کے ہاں وہ میری مذمت کرے گا اور اگر اسے میں تنگی میں رکھوں، مصائب کا شکار بنائے رکھوں اور اسے کسی نہ کسی عمل میں مصروف رکھوں تو کل کے دن وہ مجھ سے راضی رہے گا؟ لوگوں نے پوچھا: اس کا آپ کے ساتھ اے ابومسلم! کیا تعلق ہے؟ فرمایا: بخدا وہ میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۵۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی، مروان، ظاہری، سعید بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر کہا جائے کہ جہنم کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو میں اپنے عمل میں کچھ کمی بیشی نہیں کروں گا۔

۱۷۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، ہدبہ، حماد بن سلمہ، قاسم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابومسلم خولانی رحمہ اللہ نے معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام قبول کیا ہے۔

چنانچہ ان سے پوچھا گیا نبی ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں آپ کو اسلام قبول کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا: میں نے اس امت کو تین قسموں پر پایا ہے، ایک قسم جنت میں بغیر حساب وکتاب کے داخل ہوگی، دوسری قسم سے تھوڑا بہت حساب وکتاب لیا جائے گا اور تیسری قسم کو کچھ تھوڑی سی سزا ہوگی اور پھر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے، سو میں نے چاہا کہ میں پہلی دو قسموں سے ہوں۔ اگر ان میں سے نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جن کا تھوڑا بہت حساب وکتاب لیا جائے گا، اگر ان میں سے بھی نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں معمولی سزا ہوگی اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ ابومسلم خولانی معاویہؓ کے عہدِ خلافت میں اسلام لائے ہیں لیکن دراصل انہوں نے معاویہؓ کے عہدِ خلافت میں ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کی ہے اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔

۱۷۵۹- سربراہ قوم کی حیثیت ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، علی بن ثابت، جعفر بن برقان، ابوعبداللہ

حرسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور کہا: اے مزدور! السلام علیکم، لوگوں نے کہا اے ابو مسلم! یہ تو امیر المؤمنین ہیں۔ ابو مسلم پھر کہنے لگے: اے مزدور! السلام علیکم۔ لوگ نے پھر متنبہ کیا کہ ابو مسلم: یہ تو امیر ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ فرمانے لگے ابو مسلم! کو چھوڑ دو اسے کچھ نہ کہو وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس سے با خوبی واقف ہے۔

ابو مسلم حضرت معاویہ سے کہنے لگے: آپ کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا ہو، بکریاں چرانے کا کام اس کے ذمہ لگایا ہو اور مزدوری اس شرط پر دیگا کہ وہ اچھی طرح سے بکریاں چرائے گا، اون بڑھائے گا اور دودھ میں اضافہ کرے گا اگر اس نے اپنی ذمہ داری اچھی طرح نبھائی اور اون وغیرہ میں اضافہ کیا حتیٰ کہ اس کی محنت سے کمسن بکری بھی بچے دینے لگی اور کمزور بکری موٹی ہوگئی تو لامحالہ مالک اسے مزدوری دے گا بلکہ اپنی طرف سے زیادہ دے گا۔ اور اگر اس نے بکریوں کے چرانے کی طرف پوری توجہ نہ دی اور اپنی ذمہ داری کو نہ نبھایا، بکریاں ضائع ہوگئیں حتیٰ کہ کمزور بکری مرگئی۔ تگڑی کمزور پڑ گئی، اون اور دودھ میں قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا بلکہ ان میں الٹا نقصان ہوا تو یقیناً اسکا مالک اس پر غصے ہوگا، اسے سزا دے گا اور اسے مزدوری بھی نہیں دے گا۔ امیر معاویہؓ اس کو سن کر فرمانے لگے: جو اللہ چاہے ہو کر رہتا ہے۔

۱۷۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سیار، عبداللہ بن شمیط، ابو شمیط کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی لوگوں کے پاس چکر لگاتے اور اسلام کی خبر گیری کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں بلا کر ان سے نام پوچھا فرمایا میرا نام معاویہ ہے کہنے لگے: بلکہ آپ تو آغاز قبر میں ہیں اگر آپ بہتر عمل کریں گے تو اسکا بدلہ بھی آپ کو بہتر ملے گا اور اگر برا عمل کریں گے تو اس کا بدلہ بھی برا ملے گا۔ اے معاویہ! اگر آپ سب اہل زمین پر عدل کریں اور پھر ایک آدمی آپ کے ظلم کا نشانہ بنے یقیناً آپکا ظلم عدل کو نیست و نابود کر دے گا۔

۱۷۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی جب کسی ویران جگہ پر ٹھہرتے تو فرماتے: اے ویران جگہ! تیرے اہل وعیال کہاں ہیں؟ جنہوں نے اس دنیا سے کوچ کیا اور ان کے اعمال باقی رہ گئے، خواہشات ختم ہوئیں اور گناہ باقی رہ گئے۔ اے ابن آدم! گناہ چھوڑنا آسان ہے طلب توبہ سے۔

۱۷۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مغیرہ، ہشام بن غاز، یونس بن ہرم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کو آواز دی درآں حالیکہ حضرت معاویہؓ دمشق میں منبر پر تشریف فرما تھے، کہنے لگے: اے معاویہ! تو تو ایک قبر ہے اگر اپنے ساتھ اچھائی لائے گا اسکا اچھا بدلہ اپنے ہاں پائے گا اور اگر کچھ اچھائی اپنے ساتھ نہ لائی تو اسکا بدلہ بھی تیرے لئے کچھ نہ ہوگا۔ اے معاویہ! یہ گمان نہ رکھ کہ خلافت مال جمع کرنے اور خرچ کرنے کا نام ہے۔ لیکن حق پر عمل پیرا ہونے، عدل بھری بات کرنے اور حدود اللہ کو تجاوز نہ کرنے پر لوگوں کو پکڑنے کا نام خلافت ہے۔ اے معاویہ! ہمیں نہروں کے گدلہ ہونے کی کوئی پرواہ نہیں جب ہمارے چشمے سے صاف ستھرا پانی آرہا ہو، آپ ہمارا سرچشمہ ہیں، اے معاویہ! عربوں کے کسی قبیلہ کے خوف سے بچو چونکہ تیرا خوف و ڈر تیرے عدل کو ختم کر دے گا جب ابو مسلم رحمہ اللہ نے اپنا مقالہ ختم کیا تو معاویہؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ پر رحمت برسائے۔

۱۷۶۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی نے فرمایا: قوم کے پیشوا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک صاف ستھرا، پاک و شفاف پانی والا چشمہ ہو، اس سے پانی بہہ کر ایک بڑی نہر میں جا گرتا ہو، لوگ اس نہر میں گھستے ہوں تو اس میں پانی کی کدورت کو محسوس کرتے ہوں تو چشمہ کا صاف پانی ان تک پہنچے

گا اور کدورت ختم ہو جائے گی، لیکن اگر یہ کدورت چشمے کی طرف سے ہو تو نہر قابل استعمال نہیں رہے گی۔

اسی طرح فرمایا: پیشوا اور عام لوگوں کی مثال خیمے کی سی ہے جو کہ ستونوں کے بغیر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اور ستون رسیوں اور میخوں کے بغیر نہیں قائم رہ سکتے، جب بھی ایک میخ نکل جائے گی ستون میں کمزوری آ جائے گی، اسی طرح لوگوں میں امام پیشوا کے بغیر کھڑا رہنے کی صلاحیت نہیں ہے اور امام لوگوں کے بغیر کھڑے رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

۱۷۶۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین زہری، ابن مبارک، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم خولانی، عمر بن سیف خولانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی فرمایا کرتے تھے! میرا ایک بیٹا ہو جسے اللہ تعالیٰ پالے اور بڑھائے پس جب وہ جوانی کے جوبن کو پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرلے (میرے ساتھ ایسا ہو) مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے لئے دنیا و مافیہا ہو۔

۱۷۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ دو آدمی ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس ان کے گھر آئے (ابو مسلم رحمہ اللہ ارضِ روم میں جہاد کر چکے تھے)، انہوں نے ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس حال میں پایا کہ انہوں نے خیمہ میں ایک گڑھا کھودا ہوا ہے اور گڑھے میں ایک کپڑے کا ٹکڑا بچھایا ہوا ہے اور اس پر پانی ڈال رکھا ہے اور وہ خود اس گڑھے میں گھسے ہوئے ہیں درآں حالیکہ وہ روزے سے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: آپ کو روزہ رکھنے کی کیا مجبوری پیش آئی حالانکہ آپ مسافر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حالتِ سفر اور جہاد میں رخصت دے رکھی ہے۔ فرمانے لگے جب جہاد بالفعل شروع ہو جائے گا تو میں افطار کرلوں گا اور فی الحال جہاد کے لئے قوت حاصل کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ گھوڑے جب خوب موٹے ہو جائیں تو وہ انتہائی حد تک دوڑ کر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تو آخری حد تک اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ دبلے پتلے (مضبوط) ہوں۔ ہمارے سامنے کچھ دن آنے والے ہیں ہم ان کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

۱۷۶۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، ولید بن شجاع، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی عاتکہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی کا معمول تھا کہ وہ مسجد میں ایک کوڑا لٹکا رکھتے تھے اور فرماتے: چوپائے اس کوڑے کے زیادہ حقدار ہیں سو جب چوپائے میں سستی آ جائے تو ایک یا دو کوڑے اسکی پنڈلی پر برسا دیئے جائیں۔

فرمایا کرتے تھے: اگر میں جنت کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تو میں اپنے عمل میں کچھ زیادتی نہیں کروں گا اور اگر جہنم کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تب بھی میں اپنے عمل میں ذرہ کی بیشی نہیں کروں۔ (یعنی ان کا عمل علی وجہ الکمال تھا جیسا کہ جنت جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ تنویلی)

۱۷۶۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، عمرو بن علی، معتمر، سلیمان بن یزید عدوی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ام مسلم! اپنی سواری کو درست کرلو اس لئے کہ جہنم کو عبور کرنے کے لئے اس پر کوئی پل موجود نہیں ہے

۱۷۶۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن یونس، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سلیمان بن عبدالملک بن عمیر کی سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ چار چیزیں، چار چیزوں میں قابل قبول نہیں۔ جہاد، حج، عمرہ اور صدقہ میں دھوکہ، یتیم کا مال، خیانت اور چوری (قابل قبول نہیں)۔

۱۷۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالملک، ابوالیمان، اسماعیل، شرحبیل بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ سے کعب احبار رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو مسلم! اپنی قوم کو اپنے لئے کیسا پاتے ہو؟ جواب دیا: اے ابو اسحاق! میری قوم نے مجھے جلاوطن بھی کیا ہے اور میرا اکرام بھی کرتی ہے۔ کعب احبار رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابو مسلم! تورات تو اس طرح نہیں

کہتی ہے فرمایا: اے ابواسحاق! تورات پھر کس طرح کہہ رہی ہے؟ کہا۔ اے ابو مسلم! تورات میں لکھا ہے نیک وصالح آدمی کے بڑے دشمن اسکی قوم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے قریبی رشتہ دار اس سے جھگڑتے ہیں، ابو مسلم رحمہ اللہ کہنے لگے: تورات نے بالکل سچ کہا۔

۱۷۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن شعیب، دمشق کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ ہم روم سے واپس آرہے تھے جب حمص سے دمشق کی طرف آئے تو راستے میں حمص سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع عیسر نامی جگہ سے گزرے۔ وہاں ایک راہب نے ہماری باتیں سنی اور پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے جواب دیا ہم اہل دمشق کے کچھ لوگ ہیں اور روم سے واپس آرہے ہیں کہنے لگا کیا تم ابو مسلم خولانی کو جانتے ہو؟ ہم نے جی ہاں میں جواب دیا۔ کہنے لگا جب تم اس کے پاس جاؤ تو اسے میرا سلام کہنا، اور خوب سمجھ لو! ہم انہیں اپنی کتابوں میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا دوست پاتے ہیں اور سنو! اگر تم اسے واقعۃً جانتے ہو تو تم اسے زندہ نہیں پاؤ گے ۔راوی کہتے ہیں: چنانچہ جب ہم غوطہ مقام پر پہنچے تو ہمیں ان کی موت کی خبر ملی۔

۱۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، عبدالملک بن محمد بن عدی، صالح بن علی نوفلی، عبدالوہاب بن نجدہ، اسماعیل بن عیاش، شرحبیل خولانی کہتے ہیں کہ جب اسود بن قیس بن ذی حمار عنسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تو ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ کہنے لگے جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں۔ پھر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگے: مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اسود عنسی نے بہت بڑی آتش سوزاں جلوائی اور اس میں ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو ڈلوایا مگر بفضل اللہ تعالیٰ آگ نے انہیں ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچایا۔

لوگ اسود عنسی سے کہنے لگے اگر تم نے اسے اپنے ملک میں زندہ چھوڑ دیا تو تمہاری شان اور رتبہ میں بگاڑ پیدا کردے گا۔ چنانچہ اسود عنسی نے انہیں یمن سے نکل جانے کا حکم دیا۔ ابو مسلم مدینہ تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور ﷺ انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ نامزد ہو چکے تھے۔ ابو مسلم خولانی نے مسجد کے ستون کے ساتھ سواری باندھی اور ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ اتفاق سے حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ لیا چنانچہ حضرت عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یمن سے۔ فرمایا: بتاؤ تو سہی دشمنِ خدا نے ہمارے اس ساتھی کے ساتھ کیا کیا جس کو اس نے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا، مگر آگ نے اس کو ضرر نہیں پہنچایا؟ ابو مسلم نے عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بتاؤ کیا وہ تم ہی ہو؟ فرمایا: اللہم! جی ہاں وہ میں ہوں۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر انہیں لائے اپنے اور ابوبکرؓ کے درمیان بٹھایا، کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے آپ کو امتِ محمد ﷺ میں نہیں دیکھ لیا۔ میرے ساتھ بھی ایسا کیا گیا جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی قوم کو پایا ہے جو یمن سے جہاد میں بطور مدد کے آئے تھے وہ ایک دوسری عنسی قوم سے کہہ رہے تھے۔ تمہارے وڈیرے نے ہمارے ساتھی کو آگ میں جلایا لیکن آگ نے اسے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔

۱۷۷۳- ابونعیم اصفہانی، ثابت بن احمد، محمد بن اسحاق، عبدالملک کے سلسلۂ سند سے بھی حدیث بالا اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۷۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن حیان، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد، عبدالرحمٰن، ضمرہ، بلال بن کعب کمی کہتے ہیں کہ ہرن ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرتا تو بچے ان سے کہتے: اللہ سے دعا کیجئے تا کہ اس ہرن کو روک دے اور ہم اپنے ہاتھوں سے اسے پکڑ لیں، چنانچہ حضرت ابو مسلم اللہ سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ہرن کو چلنے سے روک دیتے اور بچے اپنے ہاتھوں سے اس کو پکڑ لیتے۔

۱۷۷۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، ابوزرعہ، سعید بن اسد، ضمرہ، عثمان بن عطاء، عطاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے عطاء کہتے ہیں: ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ جب مسجد سے اپنے گھر واپس جاتے مین گیٹ پر آواز تکبیر کہتے اور آگے سے سن کر ان کی بیوی بھی تکبیر کہتی،

جب گھر کے صحن میں پہنچتے وہاں بھی تکبیر کہتے اور بیوی بھی آگے سے تکبیر کہتی اور جب گھر کے دروازے پر پہنچتے وہاں بھی تکبیر بلند کرتے آگے سے بیوی بھی تکبیر کا جواب دیتی، چنانچہ ایک رات مسجد سے واپس گئے گیٹ سے داخل ہوتے وقت تکبیر کہی مگر آگے سے جواب نہ آیا پھر صحن اور گھر کے دروازے پر بھی تکبیر بلند کی مگر بیوی کی طرف سے کچھ جواب موصول نہ ہوا۔

ابو مسلم رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تھے معمول یہ تھا کہ بیوی ان کی چادر اور جوتے آگے بڑھ کر لیتی اور کھانا سامنے لا کر رکھتی۔ مگر آج کی رات جب داخل ہوئے تو بیوی سر جھکائے لکڑی کے ساتھ زمین کریدتے ہوئے خاموش بیٹھی ہوئی دیکھی، بیوی کو ناراض دیکھ کر پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی معاویہؓ کے ہاں آپ کا ایک مقام و مرتبہ ہے ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے۔ اگر آپ ان سے کسی خادم کو مانگ لائیں جو ہماری خدمت کرے؟ فرمانے لگے: اے میرے اللہ کسی نے میری بیوی کی سوچ کو بگاڑ دیا اور اس کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ دراصل ان کی اہلیہ کے پاس اس سے پہلے ایک عورت آئی تھی اور اس نے ان کی بیوی سے کہا تھا تمہارے شوہر کا معاویہؓ کے ہاں ایک مقام ہے ان سے کہو کہ معاویہؓ سے خدمت کے لئے ایک خادم، مانگ لائیں۔ اور تم لوگ آرام سے رہو۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی کہ اچانک اسکی نظر جواب دے گئی کہنے لگی: تمہارے چراغ کو کیا ہوا جو بجھ گیا؟ گھر والے کہنے گے ایسی بات نہیں چراغ حسب سابق جوں کا توں چل رہا ہے۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گناہ اور اس پر مرتب سزا کو فوراً بھانپ گئی اور فوراً ابو مسلم رحمہ اللہ کے پاس روتی ہوئی پہنچی اور درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تا کہ میری نظر دوبارہ عطا فرمائے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس عورت پر رحم آیا اور اس کے لئے دعا کی اللہ نے اس کو نظر پھر سے دوبارہ عطا فرمائی۔

☆☆☆

مسانید ابومسلم خولانی رحمہ اللہ

۱۷۷۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، زبیر بن بکار، عبدالعزیز، یاسین بن عبداللہ بن عروہ، ابومسلم خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن ابی سفیانؓ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور انہوں نے دو یا تین مہینے کے عطیات لوگوں میں تقسیم نہیں کئے تھے۔ ابومسلم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: اے معاویہ! یہ مال نہ تیرا ذاتی ہے، نہ تیرے باپ کا اور نہ ہی تیری ماں کا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے اس دوران لوگوں کی طرف ضبط وتحمل کے لئے اشارہ کر دیا۔ پھر منبر سے اترے غسل کیا اور واپس آئے کہا۔ اے لوگو! ابومسلم کہتا ہے یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا اور نہ ہی میری ماں کا ہے۔ اس نے صاف سچ کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے ہے اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، پس تم میں جس کو غصہ آئے وہ غسل کرے''۔ صبح آنا اور اپنے عطیات وصول کرنا۔[۱]

۱۷۷۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن یرقان، حبیب بن ابی مرزوق، عطاء بن ابورباح، ابومسلم خولانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی مسجد میں گیا اچانک امیس تیس کے لگ بھگ بوڑھے صحابۂ کرامؓ کو بیٹھے دیکھا، انمیں سرگیں آنکھوں چمکیلے دانتوں والا خاموش نوجوان بیٹھا دیکھا، ان لوگوں کو جب بھی کوئی شک وشبہ پیش آتا فوراً اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس سے پوچھتے، میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا یہ کونسی شخصیت ہیں؟ جواب دیا: یہ معاذؓ بن جبل ہیں۔ چنانچہ ان کی رعب داب شخصیت میرے جسم وجان میں اتر گئی، میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا تاوقتیکہ سب اٹھ کر چلے گئے کچھ دیر کے بعد میں پھر مسجد کی طرف آیا دیکھا کہ معاذ بن جبلؓ ایک ستون کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے بھی نماز پڑھی پھر میں اپنی چادر سے احتساب بنا کر بیٹھ گیا اور معاذؓ بھی آبیٹھے میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں نہ ہی ان سے بات کرتا ہوں اور نہ وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔ پھر ہمت کرتے ہوئے میں نے ہی بات کی: بخدا! مجھے آپ سے محبت ہے۔ کہنے لگے! مجھ سے محبت کیوں ہے؟ میں نے کہا، اللہ کے لئے، انہوں نے سنکر مجھے لطف بھرے انداز میں احتباء بندھی چادر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: اگر تم سچے ہو تو خوش ہو جاؤ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالص میری رضاء کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن نور کے بڑے بڑے منبر ہوں گے اور انہیں دیکھ کر انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ان کے پاس سے نکل کر میں نے عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ابوولید! کیا میں آپ کو ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے معاذ بن جبلؓ سے باہمی محبت کرنے والوں کے بارے میں سنی ہے؟ عبادہ بن صامتؓ کہنے لگے میں آپ کو سناتا ہوں جو اللہ باری تعالیٰ سے نبی ﷺ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ فرمایا: میری رضاء کے لئے باہمی محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو چکی ہے۔ میری رضا کے لئے آپس میں زیارت وملاقات کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو چکی ہے اور میری خاطر آپس میں نصیحت کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت واجب ہو چکی ہے۔[۲]

۱۷۷۸-ابونعیم اصفہانی، جبیر بن نفیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابومسلم خولانی فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

۱۔ کشف الخفاء ۲/ ۱۰۳ . واتحاف السادة المتقین ۷/ ۲۶ . والتاریخ الکبیر ۷/ ۸ . وتخریج الاحیاء ۲/ ۳۳۸، ۳/ ۱۶۳ . والاحادیث الضعیفة ۵۸۲.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۹۰ . ومسند الامام احمد ۵/ ۲۳۹ . والترغیب والترهیب ۴/ ۱۹ . واتحاف السادة المتقین ۶/ ۱۷۴ . یہی روایت دوسرے الفاظ میں دیکھئے: مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۶ . والمستدرک ۴/ ۱۷۰ . وصحیح ابن حبان ۲۵۱۰ (موارد) والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/ ۱۷۹ . وامالی الشجری ۲/ ۱۳۸ . ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۷۷.

تعالیٰ نے میری طرف وحی نہیں بھیجی کہ میں مال جمع کرتا رہوں اور تاجر بن جاؤں لیکن اللہ رب العزت نے میری طرف وحی کی ہے کہ میں اپنے آپ تسبیح کروں، اسکو سجدہ کروں اور موت آنے تک اسکی عبادت کرتا رہوں۔[1]

جبیر نے اس حدیث کو ابو مسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

(۱۶۹) حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ[2]

اولیاء تابعین میں سے ایک حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں جو عمر بھر غمگین و حزین رہے، جنہوں نے فکر آخرت کو اپنا مقصد بنایا، نیند اور اونگھ ان کے قریب تک نہیں آئی، فقیہ بے مثال، زاہدہ، تارک دنیا، دنیا اور اس کی عارض خوبی و حسن سے کنارہ کش، شہوت نفس اور اسکی نخوت سے سراسر بیزار رہنے والے تھے۔ کہا گیا ہے کہ باطنی میل و کچیل سے صفائی ستھرائی اور بدن کے بچاؤ کا نام تصوف ہے۔

۱۷۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، احمد بن موسیٰ شوطی، محمد بن سابق، مالک بن مغول، محمد بن جحادہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کسی عارف باللہ کے پاس جاؤ اور تمہاری بری باتیں باقی رہیں اور مسلمانوں میں جو باقی رہنے والا ہے وہ مغموم ہو سکتا ہے۔

۱۷۸۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کامل مؤمن صبح کرتا ہے تو غمگین شام کرتا ہے تو غمگین اس کے علاوہ مؤمن کے لئے کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ چونکہ مؤمن خوف کی دو حالتوں میں رہتا ہے، ایک گناہ میں جو گزر گیا اس کے بارے میں اسے پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔ اور دوسری موت جس کے بارے میں اسے پتہ نہیں کہ اسکو کتنی دشواریاں پیش آنے والی ہیں۔

۱۷۸۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، حاتم بن لیث، قبیصہ، سفیان ثوری، یونس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کا دل ہمہ وقت غمگین رہتا تھا۔

۱۷۸۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، ابوغسان مالک بن اسماعیل، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، حجاج بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حکم بن حجل ابن سیرین رحمہ اللہ کے دوست تھے جب ابن سیرین رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو حکم اتنے غمگین ہوئے کہ بیماری کی طرح ان کی تیمارداری کی جانے لگی، افاقہ کے بعد بیان کرنے لگے کہ میں نے اپنے بھائی ابن سیرین رحمہ اللہ کو خواب میں ایک عالی شان محل میں تشریف فرما دیکھا نیز وہ غایت درجے کی فضیلت میں تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائی! آپکی بہتر حالت نے مجھے خوش کر دیا ہے ذرہ مجھے بتائے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ کہنے لگے: ان کو مجھ پر نوے درجے بلند فوقیت دی گئی ہے، میں نے کہا وہ کیسے؟ کہا ان کو یہ مرتبہ زیادہ غمگین رہنے کی وجہ سے عطا کیا گیا۔

۱۷۸۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبداللہ، بن شمیط کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: مؤمن صبح کرتا ہے غمگین ہو کر شام کرتا ہے غمگین ہو کر اور اسے موت آتی ہے درآں حالیکہ وہ

---

[1] الزهد للامام احمد ۳۹۱. ومشكاة المصابيح ۵۲۰۶. والكامل لابن عدى ۵/ ۱۸۹۷. وتفسير القرطبى ۱۰/ ۶۴. وتاريخ جرجان ۳۴۲. وكنز العمال ۶۳۷۴، ۶۳۷۵.

[2] تهذيب التهذيب ۲/ ۲۶۳. والتقريب ۱/ ۱۶۵. والتاريخ الكبير ۲/ ۲۸۹. والجرح والتعديل ۳/ ۴۰. وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۶. واخبار اصبهان ۱/ ۲۵۴. والجمع ۱/ ت ۳۰۴ وسير النبلاء ۴/ ۵۶۳. ۵۸۸. وتذكرة الحفاظ ۱/ ۷۱. والكاشف ۱/ ۲۲۰ والميزان ۱/ ۵۲۷. وتهذيب التهذيب ۲/ ۲۶۳. ۲۷۰.

غمگین ہوتا ہے، دنیا میں اس کے لئے اتنی مقدار کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کے لئے کافی ہوتی ہے یعنی مٹھی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی۔

۱۷۸۴-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن مسلم، عباد، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مؤمن صبح شام ہر وقت غمگین رہتا ہے اور دنیا سے غمگین حالت میں کوچ کرتا ہے نیز اسکو اتنی چیز کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کو کافی ہے۔

۱۷۸۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابوعروبہ، ابواشعث، حزم بن ابی حزم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ قسم اس اللہ کی جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں، مؤمن کے لئے اس کی دینداری میں غمگین کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں۔

۱۷۸۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، جعفر بن سلیمان، ابراہیم بن عیسیٰ یشکری کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ غمگین نہیں دیکھا، میں نے ان کو نہیں دیکھا مگر میں یہی سمجھا کہ انہیں کسی نئی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔

۱۷۸۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابومروان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو آدمی جانتا ہو کہ موت اس کا گھاٹ ہے، قیامت مقرر وقت پر آنے والی ہے اور قیامت کے دن اس نے اللہ کے سامنے حاضری دینی ہے، اسکا حق بنتا ہے کہ وہ زیادہ غمگین رہے۔

۱۷۸۸-ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، سعید بن عجب، سعید بن بہلوان، عباد بن کلیب، اسد بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں غم وحزن عمل صالح کے لئے بڑھوتری ہے۔

۱۷۸۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بخدا! لوگوں میں سے جس آدمی نے بھی صحابۂ کرامؓ کو اپنے درمیان صبح کرتے ہوئے پایا ہے مگر یہ کہ وہ صبح بھی غمگین ہوتا تھا شام کو بھی غمگین ہوتا تھا۔

۱۷۹۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کا اس قرآن پر پختہ ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمگین ہو، مرجھایا ہوا ہو، تھکا ماندہ، پگھلا ہوا اور مصیبت زدہ ہو، (یعنی قرآنی تعلیمات سے اس کی مذکورہ حالت آشکارہ ہوتی ہو۔تب تو لی۔

۱۷۹۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، خوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اے ابن آدم! اگر تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور پھر اس پر ایمان لاتا ہے تو ضرور دنیا میں تیرا حزن طویل تیرا خوف انتہائی شدت والا اور کثرت کے ساتھ تیری آہ وبکا ہونی چاہیے۔

۱۷۹۲-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں، تابعین میں آٹھ نفوس قدسیہ پر زہد کی انتہاء ہوئی ان میں سے ایک حسن بن ابی حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں ہم نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر غمگین کسی کو نہیں دیکھا، جب بھی ہم نے انہیں دیکھا ایسا لگا جیسے ابھی کسی نئی مصیبت سے ان کو واسطہ پڑا ہے۔ پھر فرمایا: ہم ہنستے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو بنظر غائر دیکھ رہا ہو اور فرماتا ہو: میں تمہارے کسی عمل کو قبول نہیں کروں گا: اے ابن آدم تیرا ناس ہو، کیا تجھ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے کی طاقت ہے؟ چونکہ جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ جھگڑنے کی ہمت کرتا ہے۔ بخدا! میں نے ستر سے زیادہ بدری صحابۂ کرام کو پایا ہے ان کا زیادہ تر لباس اون ہوتی تھی۔ اگر تم انہیں دیکھ لیتے یقیناً دیوانے سمجھتے، اور اگر وہ تمہارے اچھوں کو دیکھ لیں لامحالہ کہیں گے: ان لوگوں کے لئے بھلائی کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ اور اگر تمہارے بروں کو دیکھ لیں کہیں گے کہ

قیامت پر ان کا کچھ ایمان نہیں۔ بخدا! میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں دنیا جن کے آگے پاؤں تلے روندی جانے والی بے قدر مٹی سے بھی کمتر حیثیت رکھتی تھی۔ اور میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک، کہیں چلتا وہ اپنے پاس معمولی زادِ راہ رکھتا تھا، اس کے متعلق بھی کہتا کہ میں اس سارے کے سارے کو اپنے پیٹ کا ایندھن نہیں بناؤں گا بلکہ اس میں سے کچھ اللہ کے راستے میں دیتا ہوں چنانچہ وہ اس معمولی زادِ راہ سے بھی صدقہ کرتا اگرچہ حقیقت میں صدقہ کرنے والا، متصدق علیہ سے کتنا ہی زیادہ محتاج کیوں نہ ہو۔

حسن بصریؒ کا عمرؒ بن عبدالعزیز کو عبرت آموز خط

۱۷۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن حرب بن جبلہ، حمزہ بن رشید ابوعلی، عمرو بن عبداللہ بن قرشی، ابوحمید شامی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

دوسری سند: ابونعیم اصفہانی، محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید لیثی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم عبداللہ بن ابی اسود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:۔

ابوحمید شامی کے سیاق کے مطابق ذیل کی حدیث ذکر کی گئی ہے۔

جان لو! غور وفکر نیکی اور اس پر عمل کرنے کی طرف لیجاتی ہے۔ برائی پر اظہارِ ندامت اس کو چھوڑنے کا سبب بنتا ہے۔ جو فنا ہو جائے وہ باقی ماندہ کے برابر نہیں ہوسکتا اگرچہ فانی کثیر ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طلب بھی زیادہ ہو۔ منقطع ہونے والی سختی جس کے بعد طویل راحت و آرام میسر آئے اس کا برداشت کرنا بہتر ہے اس راحت سے جو جلدی ملنے والی ہو لیکن کسی بھی گھڑی منقطع ہو جائے اور اس کے بعد سختی اور مشقت دائمی ہو۔ آخرت اس دھوکہ باز، فریبی اور بچھڑنے والی دنیا سے بہتر ہے۔ یہ دنیا دھوکہ دینے کے واسطے مزین ہوتی ہے اور خوب دھوکہ دیتی ہے۔ اپنے اہل کو امیدوں ہی امیدوں میں قتل کر دیتی ہے۔ پیغام نکاح دیتی ہے اور آراستہ دلہن کی طرح ہو جاتی ہے، آنکھیں اس سے لطف اندوز ہونے کے لئے اوپر اٹھ جاتی ہیں، لوگ اس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں، دلوں میں اسکا والہانہ لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے حسن و جمال کے سبب دماغوں کو چھو جاتی ہے۔ پھر وہ نکاح کے بعد اپنے شوہر کو دردناک انداز میں قتل کر دیتی ہے۔

ماضی پر کچھ اعتبار نہیں۔ مستقبل ہاتھ میں نہیں۔ دوسرا پہلے کے انجام سے عبرت نہیں پکڑتا۔ عقلمند تجربوں کی کثرت سے نفع نہیں اٹھاتا۔ عارف باللہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتا: دلوں میں دنیا کی محبت گھٹی کی مانند پڑ گئی ہے۔ لوگوں کے نفس ہیں کہ اس پر مرے جاتے ہیں۔ ہم ہیں کہ اس سے عشق سے کم پر راضی نہیں۔ جو مرض عشق میں مبتلا ہو اس کو سوائے عشق کے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ اسکی طلب میں لگا لگا مر جاتا ہے یا پالیتا ہے۔ دنیا اور اس کا طلب گار دونوں ایک دوسرے کے عاشق و طالب ہیں۔ اسکا عاشق اپنے خیال میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اسکی محبت میں گرفتار ہو کر مبدأ و معاد کو بھول جاتا ہے، اسکی عقل اسمیں مشغول ہو جاتی ہے۔ اس میں پڑے پڑے اسکی عقل غفلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسکے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اسکی تمنا کا شر آشکار ہو جاتا ہے۔ اسکی پشیمانی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسکی سختیوں میں شدت آ جاتی ہے۔ اس پر سکراتِ موت کے درد والم کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ موت کی آمد اسے غصہ دلاتی ہے۔ جس کرب ومصیبت میں وہ گرفتار ہوتا ہے وہ قابل بیان نہیں۔ بالآخر وہ فتحمند ہونے سے پہلے موت کا لقمہ بن جاتا ہے۔ اسکے ساتھ اسکا غم اور اس کی الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں لیکن وہ اپنے مطلوب کو نہیں پا سکتا۔ اسکا نفس مشقت و تھکاوٹ سے آرام نہیں پا سکتا۔ اس کا حال ایسا ہے جیسے کوئی نکل پڑا بغیر توشہ کے اور بدون ٹھکانے کے۔

سو اس دنیا سے خوب ڈرو وہ اس سانپ کی طرح ہے جسکا چھونا نرم ہے اور اسکا زہر قاتل ہے، لہٰذا جو تجھے اس دنیا میں بھلا لگے

اس سے اعراض کر، اسکے غموں کو اپنے سے اتار پھینک چونکہ تو اس کے دکھ درد کا معاینہ کر چکا ہے، اسکی جدائی کا تجھے سو فیصد یقین ہے۔ تو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہو، چونکہ دنیا کا عاشق جب بھی اس سے لطف اندوز ہو کر اطمینان پاتا ہے وہ بڑے برے طریقے سے اسکو اپنا بے قرار کرتی ہے، جب بھی اس دنیا کی کسی چیز کے پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور کسی سے اسکی تعریف بیان کرتا ہے تو دنیا اس پر پلٹ آتی ہے، اس سے سرور پانے والا دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے، اس سے نفع اٹھانے والا نقصان اٹھاتا ہے، اس کی نرمی تک پہنچنے کے لئے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسمیں بقا فنا ہے اسکے سرور میں غم وحزن کی ملاوٹ ہوتی ہے، اس میں زندگی کا انجام ضعف وکمزوری ہے، اسکی طرف نظر زاہد کی طرح کر، مرمٹ جانے والے عاشق کی نظر سے اسکو نہ دیکھ، اور جان لے کہ یہ اپنے ساکن کو زائل کر دیتی ہے، اس میں دھوکہ کھانے والا بد اعتماد پریشان ہو جاتا ہے، جو یہاں سے گیا وہ واپس نہ پلٹا، یہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والا کس کے پاس آئے گا کہ وہ اس کا انتظار کرے۔

اس دنیا سے ڈرو چونکہ اسکی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں، اسمیں زندگی محض تنگی ہے، اسکا خالص گدلا ہے، تو اس میں خطرہ پر ہے یا زائل ہو جانے والی نعمت یا سر پڑنے والی مصیبت یا فیصلہ کن تمنا، پس اگر سمجھے تو حقیقت یہ کہ معیشت تنگ پڑ گئی ہے، نعمتوں کے معاملہ میں خطرے پر ہے، آزمائش خدا پر ہے، موت کے بارے میں یقین ہے۔ اگر خالق باری تعالیٰ نے اس دنیا کی خبر نہ دی ہوتی اسکی مثال بیان نہ کی ہوتی اور اسمیں زہد کا حکم نہ دیا ہوتا تو یہ دنیا سونے والے کو کب کی جگا چکی ہوتی، غافل کو بیدار کر چکی ہوتی، یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی ڈانٹ آ چکی ہے۔ اسمیں واعظ بھی ہے، اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں اسکے انتہائی کم وزن ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ وزن نہیں ہے، یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک کنکری سے بھی زیادہ وزن نہیں رکھتی، جمیع ثریٰ میں ذرات کے بقدر بھی اسکی مقدار نہیں ہے۔ اہل اللہ کے ہاں دنیا مبغوض ترین شی ہے۔ جب سے اس کو پیدا کیا گیا اس کی طرف بطور سزا کے دیکھا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کو یہ دنیا بتمامہا پیش کی گئی اور اسکے خزانوں کی چابیاں آپ ﷺ کو دی گئیں مگر آپ ﷺ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا حالانکہ آپ ﷺ کو اس کے قبول کرنے سے باز نہیں رکھا گیا تھا اور نہ اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں آپ کے مرتبہ میں کوئی کمی واقع ہونے والی تھی مگر صرف یہ بات آپ ﷺ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لہذا آپ بھی اس کو ناپسند کرنے لگے اور اللہ نے اس کو چھوٹا اور حقیر کر دیا تو آپ ﷺ کے ہاں بھی یہ حقیر اور چھوٹی ہوگئی۔ اگر اسے قبول فرما لیتے تو فقط آپ کے اسے قبول کرنے ہی سے اس کی محبت پر دلیل ہو جاتی۔ لیکن خالق باری تعالیٰ جس چیز سے بغض رکھتے ہیں اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

اگر یہ دنیا حقیر نہ ہوتی بلکہ کسی قدر بھی وقعت والی ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں کیلئے اس کا حصول باعث ثواب بناتے اور نافرمانوں کیلئے اس کو باعثِ عذاب قرار دیتے مگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ پس طاعت کا ثواب اس سے نکال دیا اور معصیت کی عقوبت کو خارج کر دیا۔ تیری رہنمائی کی ہے اس دنیائے شر پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور دوستوں کو اس سے الگ رکھا، دنیا سے دھوکہ کھانے والا اور اس میں مبتلا آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ اسکا تو دنیا کے ساتھ اکرام کیا جا رہا ہے، اور بھول جاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰ کلیم اللہ المختار کے ساتھ اللہ باری تعالیٰ نے کیا کیا، رہی بات محمد عربی ﷺ کی، سو وہ بھوک کے عالم میں پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے انتہائی کمزور ہونے کی وجہ سے پیٹ کی جھلی میں پڑی ترکاری کا سبز رنگ دکھائی دیتا تھا، جس دن انہوں نے سائے میں ٹھکانا پکڑا اللہ سے صرف اتنا کھانا مانگا جس سے بھوک بند ہو جاتی، روایات میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! جب فقر وفاقہ کو اپنی طرف آتے دیکھو تو صالحین کے شعار کو مرحبا کہو اور جب غنی ومالداری کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: گناہ ہے جسکی عقوبت جلد ہی پیش آنے والی ہے۔ اگر چاہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مماثلت کرو۔ ان کا معاملہ عجیب ترین ہے۔ وہ کہا کرتے تھے: میرا نمونہ بھوک اور میرا اشعار خوف ہے، میرا لباس اون میری سواری پاؤں ہے۔ چاند اندھیرے میں میرا چراغ ہے۔

سردیوں میں میری سینک دھوپ ہے۔ میرے پھل اور خوشبو وہ نباتات ہیں جو درندوں اور چوپاؤں کے لئے زمین سے اُگتے ہیں، میں رات گزارتا ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور مجھ سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں اور اگر چاہو تو میں سلیمان علیہ السلام کا ذکر کروں ان کا معاملہ بھی بڑا عجیب تھا، وہ اپنے خواص میں جو کی روٹی کھاتے اور اپنے اہل کو بھوسی اور لوگوں کو عمدہ کھانے کھلاتے۔ جب رات چھا جاتی تو ٹاٹ پہنتے اور ہاتھ کو گردن سے لگا لیتے اور روتے ہوئے رات گزارتے حتی کہ اسی عالم میں صبح کرتے، کھردرا کھانا کھاتے اور بالوں کے بنے کپڑے پہنتے۔

انہی کے نقش قدم پر نیک لوگ چلے۔ ان کے آثار کو لازم پکڑا۔ غور وفکر سے لطف اندوز ہوئے۔ تھوڑی مدت انہوں نے صبر کیا اس دھوکے سے جو فنا کی طرف لے جانے والا تھا۔ آخر دنیا کی طرف انہوں نے نظر کی اول کی طرف نہیں۔ اس کی دائمی کڑواہٹ پر نظر رکھی اور وقتی حلاوت کو خاطر میں نہیں لائے، پھر انہوں نے اپنے نفسوں پر صبر کو لازم کیا۔ اور دنیا کو اس میتہ کے بمنزلہ شمار کیا جس سے بقدر ضرورت سیرابی پانا حلال ہے اور اس سے اتنا کھایا جس سے نفس میں حرکت اور روح میں کسی قدر بقا ہو۔ انہوں نے دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا کہ جس کے قریب سے ہرگز رنے والا اس کی بدبو کی وجہ سے ناک پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ پاس سے گزرنے والوں کو مردار کی بدبو ضرر پہنچتی ہے نہ کہ بھوک سے سیری ملتی ہے۔ یہ ان کا نفسیاتی مرتبہ تھا وہ اس مردار سے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے۔ وہ کہتے تھے: کیا تم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو کہ سیر ہو کر کھانے سے ڈرتے نہیں، اس سے لذت اٹھاتے ہوئے باک نہیں محسوس کرتے، کیا انہیں بدبو نہیں آتی؟ بخدا! یہ دنیا آخرت میں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی، ہاں کچھ لوگ جلدی کرتے ہیں اور بدبو نہیں پاتے، عقلمند کو اتنی بات کافی ہے، کہ جو بھی دنیا سے مرا اور اپنے پیچھے مال کثیر چھوڑا وہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا یا کوئی شرافت والا آدمی چاہے گا کہ وہ کمتر ہوتا یا آسائشمند آدمی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں مصیبتوں میں گرفتار ہوتا یا اگر صاحب اقتدار تھا تو وہ تمنا کرے گا کہ معمولی آدمی ہوتا، کیا یہ بات بطور دلیل کے کافی نہیں ہے کہ دنیا ذلت کا منارہ ہے۔

بخدا! اگر کوئی آدمی دنیا سے کوئی چیز حاصل کر لینے کا ارادہ کرے اور پھر اسے کچھ نہ کچھ مل جائے تو لامحالہ حقوق اللہ اس پر لاگو ہوں گے اور بعد الموت اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور حساب لیا جائے گا، لہٰذا عقلمند آدمی کے لئے مناسب ہے کہ دنیا سے صرف بقدر کفایت لے جس سے اسکی بھوک روکی جاسکے۔ لہٰذا اپنے آپ کو بچاؤ اور شدت حساب سے ڈرو اور جب تو دنیا کے معاملہ میں غور وفکر کرے گا تو تیرے سامنے تین طرح کے دن ہیں ایک وہ دن جو گزر چکا اور ایک وہ دن جس میں تو آج موجود ہے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اس دن کو غنیمت سمجھے اور ایک دن وہ ہے جو آئندہ آنے والا ہے اس کے متعلق تجھے پتہ نہیں کہ کل تو اہل دنیا میں سے ہوگا یا نہیں۔ یہ بھی تو نہیں جانتا کہ تو کل آنے سے پہلے ہی مر جائے۔ گزشتہ میں تو حکیم مودب ہے، آج کے دن تو دوست ہے جو الوادع کیا جاسکتا ہے، اگر تو گزشتہ دن کو اچھا گزار چکا تو بہتر ہے ورنہ ایک دن اور آیا ہے اسکو بہتر بنانے کا سوچ لے۔ پس عمل پر اعتماد کر امید کے دھوکے چھوڑ دے، شغل میں کثرت ہوگئی حزن میں اضافہ ہوگیا تھکاوٹ بڑھ گئی اور بندے نے عمل کو امید سے ضائع کر دیا۔

اگر لالچ آج کے دن تیرے دل سے نکل چکی تو آج تو عمل کرنے میں بہتر رہا۔ اور ان کے لئے اپنے دن کو چھوٹا کر دے چونکہ لالچ تجھے تفریط کی طرف لے جائے گی اور طلب میں تجھ سے اضافہ کا مطالبہ کرے گا۔ اگر چاہو تو اکتفا کر لو میں تمہارے لئے ایک ساعت کا تذکرہ دو ساعتوں کے درمیان ایک ہے ساعت گزشتہ ایک آنے والی اور ایک وہ ساعت جس میں تو ابھی موجود گزارے اور آنے والی ساعت کے بارے میں راحت وامن میں نہیں رہ سکتا اور نہ ان کی آزمائش میں دکھ درد دنیا ایک ساعت ہے اور تو اس میں موجود ہے یہ ساعت تجھے جنت سے دھوکہ دے رہی ہے اور تجھے جہنم کی طرف لے جا رہی ہے، آج کا دن تیرا مہمان ہے۔ اگر تو نے اس کی اچھی میزبانی کی اور اسکا رہن سہن اچھا رکھا تو تیری تعریف کرے گا، اور اگر تو نے اس کی مہمانی اچھی نہیں کی تو وہ تیری آنکھوں میں

چکر لگاتا ہی رہے گا۔ اور یہ دو دن بمنزلہ دو بھائیوں کی طرح ہیں ایک دن تیرے پاس آچکا اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا تو اس دن کے بعد ایک دوسرا دن آنے والا ہے۔ یہ دن کہتا ہے کہ میں گزشتہ دن کا بھائی ہوں اگر تو نے میرے ساتھ اچھائی کی تو کل کے ساتھ کی گئی برائی مٹ جائے گی جو کچھ تو نے کیا وہ اس کی مغفرت ہوگی، اور جو عمر باقی رہی اسکا ثمن وعدل نہیں ہے۔ مقبور کی زیادہ عظمت کے ساتھ اس کی تعظیم نہیں ہوتی، چونکہ سب کچھ تیرے سامنے ہے، جو تو نے دنیا کمائی اب تو قبر میں مدفون ہو چکا اور تیرا مال تیرے بیٹے بہو کے لئے ہو گیا اور وہ تیرے بعد عیش وعشرت کریں گے۔ دنیا تو تھا اور وہ نہیں تھے، یہ تجھے زیادہ پسند ہے حالانکہ تو اپنے لئے عمل کرے۔ جو بھی تو جمع کرے آج کے دن کے ساتھ مگر یہ کہ آج کا دن تو نے اختیار کیا رغبت کرتے ہوئے، اگر تو اقتصار کرے اس ساعت پر جو بہتر ہے اور انصاف اس کا غیر کے لئے ہے، اگر تو صرف ایک کلمہ کہے تب بھی وہ لکھا جائے گا۔ سمجھا جائے گا کہ تو نے اپنے لئے صرف ایک کلمہ پسند کیا ہے۔ لہذا آج کے دن کو اپنے لئے خالص کر لے۔ موجودہ ساعت کو دیکھ اور بات کو بڑا سمجھ۔ موت کے وقت حسرت کرنے سے ڈر اور یہ نہ سمجھ کہ کلام اس وقت حجت ہوگا، اللہ ہمیں اور تمہیں وعظ ونصیحت سے نفع بخشے اور انجام سے نوازے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۷۹۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن بحر مروزی، عبدالوہاب بن عطاء، عبیدہ بن سعید بن رزین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ اپنے مریدین کو وعظ کرنے لگے فرمایا دنیا دارِ عمل ہے جو اس دنیا سے کنارہ کش رہا وہ کامیابی سے ہمکنار ہوا اور دنیا کی پاسداری اسے نفع بھی پہنچاتی ہے اور جس نے دنیا کی مصاحبت اختیار کی اور اس میں رغبت اور محبت کو سہارۂ حصول بنایا اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور نتیجۃً اسکے وافر حصہ کے حصول سے ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر اسے ایسی ہلاکت کی طرف دھکیل دیا جسکی برداشت کی اس میں نہ صبر ہے اور نہ ہی اس میں طاقت ہے۔ اس دنیا کا معاملہ بہت چھوٹا اور اسکا متاع بہت قلیل ہے، اس پر فناء کا حکم لکھا جا چکا اور پھر اس کی میراث کا ولی اللہ ہی ہوگا۔ اس کے اہل کو ایسے ٹھکانوں کی طرف پھیر دیا جائے گا جو بوسیدہ نہیں ہوں گے اور طول قیام کی وجہ سے ان میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اللہ کے سواء کسی کو قوت حاصل نہ ہوگی۔ پس یہی موطن ہوگا، اس انقلاب کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ اے ابن آدم! اپنے ارادے کو دنیا کے لگاؤ سے قطع کر دے، کیونکہ تو نے جو اس کے ساتھ تعلقات وابستہ کر رکھے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں گے، پھر جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کا ذکر بھی تجھ سے منقطع ہو جائے گا حق سے تیرا دل کجروی کا راستہ اختیار کرے گا۔ تو دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا اور دنیا تجھے ہلاک کر دیگی۔ یہ دنیاوی ٹھکانے اس کے ضرر سے بدترین ہیں۔ اس کا نفع منقطع ہو جائیگا۔ بخدا! یہ تجھے نہ ختم ہونے والی ندامت اور عذاب شدید کی طرف لے جائے گی۔ اے ابن آدم اس دنیا کے مکر سے دھوکہ نہ کھانا۔ بے شک عظیم تر ہولناکی تیرے سامنے ہے۔ ابھی تک ان سے تجھے خلاصی نہیں ملی۔ اس طریقہ چال کے سوا تیرے لئے کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔ یہ امور یا تو تجھے اپنے شر سے نجات دیں گے یا تو ان میں گرفتار ہو جائے گا۔ یہ منازل سخت ڈراؤنی اور دلوں کو دھچکا لگانے والی ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہمہ وقت تیار رہ۔ ان کے شر سے بھاگنے کی سوچ۔ تجھے قلیل متاع جو کہ فانی ہے غفلت میں نہ ڈالے۔ انتظار میں نہ رہ، چونکہ یہ بہت جلد تیری عمر کو گھٹا رہے ہیں۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑ چونکہ تجھے کیا معلوم کب اللہ تعالیٰ کی طرف تو کوچ کر جائے۔ صاحبو! خوب جان لو کہ لوگ دنیا میں رہ کر صبح کرتے ہیں اور ہر اندھا پن کام ان کی اگلی منزل ہوتا ہے۔ دنیا کا بندہ اس سے خوش رہتا ہے اور ہر وقت مزید ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ یاد رکھ! جب تک محض اللہ کے لئے اس کی فرمانبرداری نہیں کرے گا خسارہ اسکا مقدر رہے گا اور اسکی کوشش ضائع ہو جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں سے اللہ کی اطاعت کے واسطے کرلے گا وہی آگے کام آئے گا اور یقیناً ایسے ہی خوش نصیبوں نے راہِ کامیابی پالی۔ ان کے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ماضی اور مستقبل کی تمام خبریں اور ان سے پچھلے لوگوں کی خبریں ہیں۔ اللہ کا فیصلہ آج بھی وہی ہے جو پہلے لوگوں کیلئے تھا۔ اللہ کی حجت نافذ

ہوکر رہتی ہے۔عذر واضح ہے۔سب کچھ اللہ کی مرضی کے مطابق ہوکر رہے گا۔پھر اللہ کی قضا اس کے بندوں کے ساتھ دو طرح ہوگی، ایک یہ کہ یا تو اس کے لئے رحمت و مغفرت کا فیصلہ ہوگا اور پھر اس کے لئے نعمت و کرامت عیش وعشرت ہوگی۔یا اس کے لئے غیظ وغضب اور سزا وعقوبت کا فیصلہ ہوگا۔تب اس کے لئے حسرت وندامت ہے۔جس کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام پہنچ گیا کہ یہ امر ہونے والا ہے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، سو اس پر خدا کا حق ہے کہ وہ اس (دنیا) کو چھوٹا اور حقیر سمجھے جس کو خدا نے حقیر کر دیا اور اس (آخرت) کو بڑا سمجھے جس کو خدا نے عظیم قرار دیدیا۔کیا اللہ نے اس چیز کو اور اس کے اہل کو کراھۃً ذکر نہیں کیا؟ کیا نہیں بتایا کہ دنیا کوچ کا نقارہ بجا چکی ہے اور اس کی نعمتوں کو زوال لازم ہے۔اس کی مصیبتوں سے امن نہیں مل سکتا۔اس کا جدید پرانا ہو جاتا ہے۔اسکا تندرست بیمار پڑ جاتا ہے۔اسکا غنی محتاج بن جاتا ہے۔یہ دنیا اپنے اہل کو گھائل کرنے والی ہے۔ہر حال میں ان کے ساتھ کھیلنے والی ہے اس میں عبرت ہے لیکن اس کیلئے جو عبرت حاصل کرنا چاہے۔جب سب کچھ واضح ہے تو پھر تیرا انتظار کیسا؟

اے ابن آدم! آج تو ایک ایسے گھر میں ہے جس کا معاملہ واضح ہو چکا۔اس کی پیش رفت خاتمے کی طرف ہے۔یہ اپنے اہل کو سختیوں کی طرف دھکیلنے والی ہے جو انتہائی خطرناک ہیں۔اے ابن آدم! اللہ سے ڈر۔دنیا میں تیری تمام تر کوششیں آخرت کے لئے ہونی چاہئیں۔چونکہ دنیا میں تیرے لئے کچھ نہیں مگر یہ کہ تو اس کو آخرت کے لئے بھیج دے۔تو وقتی حوائج کے سوا اپنا مال ذخیرہ ہرگز نہ کر۔ جسکو ایک دن تجھے چھوڑنا ہے اس کیلئے اپنی جان کو مت تھکا۔لیکن دور کے پر مشقت سفر کے لئے زادراہ تیار کر رکھ۔ان دنوں کو شمار کر کر کے استعمال کر قبل اس سے کہ خدا کی طرف سے آنے والا آجائے اور وہ تیرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔اے ابن آدم اب تو ندامت کا اظہار کر لے کیونکہ بعد میں ندامت تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی۔دنیا کو اپنے سے اتار پھینک اور جو بچا کھچا ہے اسکو چھوڑ دے۔چونکہ جب تو نے ایسا کر لیا تو تو اس وقت قیمتی بدلہ کو پالے گا۔یعنی وہ نعمتیں میسر ہونگی جو کبھی زائل ہونے والی نہیں ہوں گی۔ اور ایسے عذاب سے نجات پا جائے گا جس میں مبتلا انسانوں کو راحت و آرام کبھی میسر نہیں ہوتا۔محنت کر اس مقصد کے لئے جس کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے قبل اس کے کہ تجھ پر ایسے کام آن پڑیں جن کا اجتماع تیرے لئے مشقت آمیز ہوگا۔دنیا کی مصاحبت صرف جسم کی حد تک اختیار کر۔دل سے اس کو دور رکھ...... تاکہ جو عمر تو نے دیکھ لی اس کا تجھے کچھ نفع ہو۔اہل دنیا اور ان کے شغل کو چھوڑ۔اسکا وبال خوفناک ہے۔لہذا تو اس میں زندگی کنارہ کشی کے عالم میں بسر کر۔چونکہ یہی طریقہ صالحین کا رہا ہے۔

اے ابن آدم! تو امر عظیم کا طلبگار ہے اسمیں کوتاہی محروم ہی کرتا ہے۔تو دیکھتے بھالتے دھوکہ میں نہیں پھنس جانا، جو تیرا حصہ تجھے پیش کیا جائے اسکو نہیں چھوڑنا۔تجھ سے سوال کیا جائے گا لہذا اپنے عمل کو خالص کر لے۔جب صبح کرے تو موت کا انتظار کر۔جب شام کرے تو تب بھی تیرا یہی حال ہو۔اللہ کے علاوہ کسی کی قوت نہیں اور اطاعت پر طاقت صرف وہی بخشتا ہے۔لوگوں میں نجات یافتہ وہی ہے جو منزل حق پر سختی ونرمی دونوں حالتوں میں عمل پیرا ہے۔وہ اطاعتِ خدا اور اطاعت رسول کو اپنا شعار بنائے جس کا بندوں کو حکم ملا ہے۔تم صبح کرتے ہو برے گھر میں، جسے بطور آزمائش کے پیدا کیا گیا ہے۔اس کے اہل کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے جب اس تک ان کی انتہاء ہوتی ہے خود ہلاک ہو جاتے ہیں۔یہ اپنی نباتات اگاتی ہے۔اس میں ہر طرح کا جانور پھیلا ہوا ہے۔پھر خبر دی انکو اس چیز کی جس کی طرف وہ رواں دواں ہیں۔

پھر اپنے بندوں کو اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا اور اس کا رستہ صاف واضح کیا، یعنی فرمانبرداری کا رستہ۔ ان سے جنت کا وعدہ کیا، وہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔لوگوں کے اعمال میں سے کچھ بھی اس پر مخفی نہیں ہے۔عاصی ومطیع کی کوشش الگ الگ ہے۔ اللہ کی طرف سے ہر ایک کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا اور پورا پورا حصہ ملے گا۔وہ سب کا سب اللہ نے نہیں بتایا جو اپنے بندوں سے وعدے کر رکھا ہے اور کتاب میں اس بات کو نازل کیا ہے۔اپنی مخلوق میں سے جس کو اسکی طرف راغب کیا ہے۔حالانکہ اطمینان کے ساتھ اسکی

رضامندی نہیں ہوتی اور نہ اسکی طرف اسکا جھکاؤ ہوتا ہے بلکہ ان کی نشانیاں اور علامات بیان کردی ہیں۔ ان کا عیب بیان کیا اور نہی وارد کی اس کے غیر میں رغبت دلائی۔ اپنے بندوں کے لئے بیان کیا کہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جسکے لئے دنیا اور اہل دنیا کو پیدا کیا گیا۔ اسکا مطلع ھولناک ہوگا۔ میں اس دنیا کو ایسا گھر سمجھتا ہوں جسکا ثواب کسی اور ثواب کے مشابہ نہیں ہوسکتا نہ عقاب کسی سزا کے۔ لیکن یہ دار خلود ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس میں بدلہ دے گا۔ پھر انہیں اپنے اپنے ٹھکانوں میں اتارے گا۔ اسمیں کسی کی پریشانی متغیر نہیں ہوگی نہ ہی نعمتوں میں تغیر ہوگا۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے جو حلال کا طالب ہوحتی کہ جب اس میں تصرف کرنا چاہتا ہے تو اس کو نیک راستے کی طرف پھیر دیتا ہے۔

اے ابن آدم تیرا ناس ہو تجھے ضرر نہیں پہنچائے گا وہ آدمی جس نے دنیا کے شدائد کا مقابلہ کیا ہو جب تیرے لئے آخرت کی بھلائی خالص ہو۔ تمہیں کثرت سامان نے ھلاکت میں ڈال دیا حتی کہ تم نے قبریں جادیکھیں۔ کثرت مال نے لوگوں کو رسوا کردیا۔ کثرت مال نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کردیا حالانکہ اللہ کی دعوت تمہیں پہنچی ہے۔ بخدا! ہم ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحب رہے ہیں جو کہا کرتے تھے کہ دنیا میں نہیں کوئی حاجت نہیں، اس کے لئے ہم پیدا بھی نہیں کئے گئے۔

وہ صبح شام جنت کی طلب میں لگے رہتے تھے، بخدا! اس طلب میں انہوں نے اپنے خون تک بہادیئے۔ ہمیشہ باامید رہے کامیاب ہوئے اور نجات پائی۔ مبارک ہے ان کو ان میں سے کوئی بھی اپنے کپڑے نہیں لپیٹتا تھا اور نہ بچھاتا تھا۔ تو ان سے ملاقات کرے گا در آں حالانکہ وہ روزہ دار، عاجز، غمگین اور خوفزدہ ہوں گے...... حتی کہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آتے ہیں اگر اہل خانہ انہیں کچھ کھانے کو دے دیں تو کھالیتے ہیں ورنہ خاموشی اختیار کرلیتے ہیں اور یہ نہیں پوچھتے کہ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے؟۔ سن! ؎

لیس من مات فاستراح بمیت ۔ انما المیت میت الاحیاء .

جو آدمی مر کر راحت و آرام میں ہو وہ مردہ نہیں ہے۔ اگر کوئی مردہ ہوسکتا ہے تو وہ زندوں کا مردہ ہے۔

حسن بصریؒ کا بلیغ خطبہ

۱۷۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، طالوت بن عباد، عبدالمؤمن بن عبیداللہ، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرا عمل عمل ہے، وہ نفس الامر میں تیرا گوشت اور خون ہے۔ سو بنظر غائر دیکھ تو کس حال میں اپنے عمل کو پاتا ہے۔ بے شک اہل تقویٰ کی علامتیں ہوتی ہیں جن سے انہیں پہچان لیا جاتا ہے۔ وہ علامتیں یہ ہیں سچی بات، عہد و وفا، صلہ رحمی، کمزوروں پر شفقت و مہربانی، فخر و تکبر سے سراسر دوری، بھلائی کرنے کی عادت، لوگوں پر نہ اترانا، حسن خلق، ایسی عادات کا خوگر ہونا جو قربت الٰہی کے لئے ممد و معاون ہوں۔ اے ابن آدم! بے شک تو اپنے عمل کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے اسکی بھلائی واچھائی کا وزن کیا جائے گا۔ معمولی نیکی کو بھی کمتر و حقیر نہ سمجھ بے شک جب تو معمولی نیکی کو دیکھے گا اس کا تیرے نامہ اعمال میں ہونا تجھے خوش کرے گا۔ اور چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی ہرگز معمولی نہ سمجھ چونکہ نامہ اعمال میں تو اسے دیکھ کر پریشان ہوجائے گا۔ پس اللہ اس آدمی کو غریق رحمت کرے جو حلال کمائے اور پھر اسے اللہ کی رضا جوئی کی خاطر خرچ کرے اپنے فقر و فاقہ کے دن کے لئے ذخیرہ کرنے کے واسطے۔ افسوس افسوس یہ دنیا میری حالت کے ساتھ انجام کار کے طور پر ختم ہوچکی اور اعمال گردنوں میں ہار بن کر اٹک گئے۔ تم لوگوں کو ہانک رہے ہوگے اور قیامت تمہیں ہانک رہی ہوگی۔ تمہارے اچھوں کو جلد بازی کا سامنا کرنا چاہیے۔ بھلا تم کس انتظار میں ہو؟ معاینہ اور مشاہدہ ہوچکا ہے۔ تمہاری کتاب کے بعد کوئی اور کتاب نہیں۔ اور تمہارے نبی آخر الزمان کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ ڈالو۔ اس طرح دونوں سے نفع کماؤ گے، آخرت کو دنیا کے بدلے میں ہرگز مت بیچو ان دونوں سے خسارے میں رہو گے۔

۱۷۹۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، محمد بن سابق، مالک بن مغول، حمید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ماہ رجب میں مسجد میں تشریف فرما تھے۔آپ نے منہ میں پانی لیا اور اسکی کلی کر دی اتنے میں لمبے لمبے سانس لیے اور پھر رونے لگے حتی کہ ان کے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی پھر فرمانے لگے:اے کاش! دلوں کو حیات جاودانی ملی ہوتی اور نہیں ہمت ہوتی تو بخدا! میں تمہیں قیامت کی صبح تک رُلاتا رہتا۔بے شک وہ رات جو قیامت کی صبح کو طلوع کرے گی اس دن کے متعلق مخلوق نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ اس دن بے پردگی کی کثرت ہو اور کسی روتی آنکھ کو اس دن سے بڑھ کر نہیں دیکھا ہوگا یعنی قیامت کے دن۔

۱۷۹۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ احمد بن حنبل، محمد بن سابق، ابن مغول، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہر بندہ صبح کر کے اپنے مطلوب میں مصروف ہو جاتا ہے اور آدمی اپنے مطلب ومقصود کا ذکر کثرت سے کرتا ہے، جسکی آخرت نہیں اسکی دنیا نہیں اور جس نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی نہ اس کی دنیا رہی نہ اس کی آخرت رہی۔

۱۷۹۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد علی بن مسلم، سیار، جعفر ابراہیم بن عیسی یشکری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا دنیا دار کے لئے دنیا باقی نہیں رہی اور نہ ہی وہ دنیا کے لئے باقی رہا اور جس نے دنیا کی اتباع کی وہ سلامتی میں نہیں رہا اور اس کے شر وحساب سے محفوظ بھی نہیں رہا۔(البتہ اس دنیا کو جس نے زخمی کیا وہ سلامتی کے ساتھ نکال لیا گیا)۔

۱۷۹۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن آدم مطیعی، مخلد بن حسین ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آیت کریمہ:" هاؤم اقرء وا كتابيه انى ظننت انى ملاق حسابيه " کی تفسیر کے متعلق فرمایا: بے شک مؤمن اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے اور عمل بھی اچھا کرتا ہے اور کافر اپنے رب کے بارے میں برا گمان رکھتا ہے اور پھر عمل بھی برا کرتا ہے۔

۱۸۰۰-ابونعیم اصفہانی، ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد ادیب، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابوحاتم سجستانی، اصمعی، عیسی ابن عمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں کو چستی کی جلا بخشا کرو چونکہ دل سستی کی طرف جلدی سے پیش رفت کرتے ہیں نفوس کو جھنجوڑا کرو چونکہ یہ بڑے دھوکے باز ہیں اور اگر تم نے ان کی فرمانبرداری کی تو یہ تمہیں شر وفساد کی گہری کھائیوں میں پھینک دیں گے۔

۱۸۰۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن عبداللہ قاری، عبید بن حسن، سلیمان، بن داؤد، ابومعاویہ ضریر، عوام بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں چار چیزیں ہوں اللہ تعالی اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں اور شیطان سے اسے پناہ دیتے ہیں۔وہ چار چیزیں رغبت، رہبت، شہوت اور غضب ہیں۔ان کی کیفیت کے وقت جو اپنے نفس پر قابو پائے وہ اس خوشخبری کا مستحق ہے۔

۱۸۰۲-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ بن محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم، ہثیم بن عدی، ابوبکر ہذلی کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا: ہم ابھی عبید اللہ بن اہتم کے پاس گئے ان کی روح بس ابھی پرواز کرنا چاہتی ہے۔ہم (وہاں پہنچے اور ہم) نے کہا: اے ابومعمر! اس وقت تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ کہنے لگا: بخدا! مجھے سخت تکلیف ہے اور موت اب یقینی ہے۔لیکن تم لوگ صندوق میں پڑے ایک لاکھ درہم کے بارے میں کیا کہتے ہو جن سے زکوۃ ادا کی گئی اور نہ ہی رشتہ داروں پر خرچ کئے گئے؟ ہم نے کہا: اے ابومعمر! تم انہیں کس لئے جمع کرتے رہے؟ کہا گردشِ زمانہ، سلطان کی جفاکشی، اور کثرتِ خاندان کے لئے میں نے انہیں جمع کیا تھا۔حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے: اس مصیبت زدہ فقیر کو

دیکھو۔ دراصل اس کے پاس شیطان آیا اور اسے گردشِ زمانہ، سلطان کی جفاکشی اور اہل وعیال سے ڈراتا رہا، حالانکہ اللہ نے یہ دولت اسکو ودیعت کی تھی اور اسے عمر دی تھی۔ بخدا! وہ اس دنیا سے غمگین، شکستہ دل اور ذلیل وخوار ہو کر نکلے گا۔ اے مخاطب! دھوکے میں مت رہ جس طرح کہ تیرا وہ قریب المرگ ساتھی دھوکے میں رہا۔ یہ مال تیرے پاس حلال طریقے سے آیا سو اپنے آپ کو خوب بچا، کہیں وہ تمہارے لئے وبالِ جان نہ بن جائے۔ بخدا! جو آدمی مال جمع کرنے والا ہو، کنجوس ہو، دن رات لگاتار اسکو محو گردش رکھتا ہو یا در کھے کہ اس میں بیابان اور جنگل قطع ہو جاتے ہیں، اسکا جمع کرنا باطل ہے اور اسکی قوت حق ہے چنانچہ وہ دولت کو جمع کرتا ہے اور پھر اسکی حفاظت کرتا ہے اور پھر اسے سنبھال کر رکھتا ہے اس سے زکوٰۃ تک نہیں ادا کرتا اور صلہ رحمی بھی اس دولت کے ذریعے نہیں کرتا، قیامت کے دن محض حسرتوں کو لئے ہوگا، بڑی حسرت کی بات یہ ہے کہ بندہ کل کے دن اپنے مال کو دوسرے کے ترازو میں دیکھے، کیا تمہیں معلوم ہے یہ کس طرح ہوتا ہے؟ وہ اس طرح کہ ایک آدمی کو اللہ نے مال دولت سے نوازا اور اسے حکم دیا کہ حقوق اللہ میں خرچ کر و لیکن وہ بخل سے کام لیتا ہے اور اسکی دولت وہیں کی وہیں پڑی رہ جاتی ہے اتنے میں اسکا کوئی وارث اسے سمیٹ لیتا ہے چنانچہ وہ آدمی اپنے مال کو غیر کے ترازو میں دیکھتا ہے اب اس کے لئے بے مثال ٹھوکر ہے اور ایسی توبہ جو ہاتھوں سے نکل چکی۔

۱۸۰۳- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابوعبیدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو صاحب معرفت ہو اور صبر کرے پھر صاحب بصارت ہو۔ بے شک بہت سارے لوگ صاحب معرفت ہوتے ہیں جنکی جزع وفزع نے ان کی آنکھوں کو بیکار بنا دیا وہ اپنے مطلوب کو نہیں پا سکے اور جو چھوڑ آئے اس کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے، ان گمراہ کن خواہشات سے بچو جو کہ اللہ سے دور کرنے والی ہیں ان کے مقتضی پر چلنا سراسر گمراہی ہے اور انکا انجام جہنم ہے جس نے انہیں پالیا وہ گمراہ ہوا اور جس کو ان خواہشات نے پالیا وہ مقتول ہوا۔ اے ابن آدم تیرا دین سلامتی میں ہے تو تیرا خون وگوشت بھی سلامتی میں ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت حال ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ چونکہ وہ نہ بجھنے والی آگ ہے۔ نہ مندمل ہونے والا زخم ہے۔ نہ ختم ہونے والا عذاب ہے اور نہ مرنے والا نفس ہے۔ اے ابن آدم! تجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور تو اپنے عمل کا مرہون ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے اپنے پیش آنے والے حالات کے لئے لے لے۔ موت کے وقت تجھے خبر ہوگی، تجھ سے سوال ہوگا تجھے اسکا جواب نہیں آئے گا۔ بے شک بندہ اس وقت تک ہمیشہ بھلائی میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہے اور نفس کا محاسبہ اسکا اہم ترین مقصد ہو۔

۱۸۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد بن حنبل، صفوان بن عیسیٰ ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے جس کے ہاں گھر پر لیٹنے کے لئے معمولی کپڑا بھی مہیا نہیں ہوتا تھا اور ان میں سے کوئی اپنے اہل خانہ کو کھانا تیار کرنے کا بھی حکم نہیں دیتا تھا زمین پر چلتے ہوئے کبھی اس سے باعث فساد بات سرزد نہیں ہوئی بسا اوقات ان میں سے کوئی یہ بھی کہہ دیتا کہ میں پسند کرتا ہوں میرے پیٹ میں کھانے کی بجائے پکی اینٹ پڑی ہو، حسن بصری رحمہ اللہ ہم سے کہا کرتے تھے: اینٹ پانی میں تین سو سال تک باقی رہتی ہے میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے کہ ان میں سے اگر کوئی مال عظیم کا وارث بنے تو کہے گا، بخدا یہ میرے لئے بڑی مشقت کی چیز ہے وہ اپنے بھائی سے کہتا: اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہے کہ یہ میراث میرے لئے حلال طیب ہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ میرے دل کی روحانیت پر موت کو نہ واقع کر دے پس مال ودولت تو رکھ لے مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ وہ سارے کا سارا مال اپنے بھائی کے حوالے کر دیتا تھا اور اسمیں سے کبھی اپنے لئے نہیں روکتا تھا حالانکہ حقیقت میں وہ اس مال کا شدت سے محتاج ہوتا تھا۔

۱۸۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ھارون، ابوعبیدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ

اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو سب کچھ ہڑپ کر چکا، مال و دولت خوب جمع کر کے رکھا اور تھیلوں کو خوب کس کس کے باندھا، عمدہ گھوڑے پر سوار ہوا اور نرم و ملائم لباس پہنے پھر کہا گیا فلاں مر گیا اور اس دنیا کو سدھار گیا اور آخرت کی طرف کوچ کر گیا۔ بے شک مؤمن محض اللہ کے لئے تھوڑے دنوں تک عمل کرتا ہے اور پھر اسے ملنے والی نعمتوں پر ندامت نہیں ہوتی، لیکن دنیا ان کے لئے بڑی خوشگوار ہے اس کو سہولت کے ساتھ نگل کر آخرت کے لئے ہضم کر لیتا ہے۔ وہ اس دنیا سے گزارے کے لئے زاد راہ لیتا ہے حالانکہ وہ نفس الامر میں اس دنیا کو ٹھہرنے کا گھر نہیں بناتا وہ اس دنیا کی عیش و عشرت چمک دمک کی طرف راغب نہیں ہوتا، کتنی بڑی سے بڑی آزمائش میں وہ مبتلا ہو جائے اس کی نظر لاشی کے درجے میں ہوتی ہے اور جوانمردی سے اسکا مقابلہ کرتا ہے اور اسے عنداللہ باعث اجر وثواب سمجھتا ہے اور دنیا کے عطایا کو نظر انداز کرتا ہے حتی کہ وہ اس دنیا سے رغبت، خوف اور خوشگوار انداز میں سدھار جاتا ہے۔ پس اپنے اس رویے کے زیر سایہ اپنی روح کو بے خوف کر دیتا ہے اور اپنی بے پردگی کو چھپا لیتا ہے اور اپنے حساب سے ہمہ وقت خوش و خرم رہتا ہے مسلمانوں میں سے سمجھدار لوگ کہا کرتے تھے: وہ تو ایک صبح کا آنا یا شام کا جانا ہے۔ اے ابن آدم! استقامت تیرا شعار ہونا چاہیے۔ حتی کہ بندے کو اللہ اگر جنت عطا فرمائے تو وہ کامیاب ہوا اور اللہ اپنی جنت کے بارے میں کسی کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا اور محض خواہشات کے بل بوتے پر کسی کو جنت عطا بھی نہیں فرماتا حالانکہ اب بخل و حرص مین شدت آ گئی ہے۔ خواہشات کا ظہور ہو چکا ہے اور متمنی اپنی تمناؤں کے دھوکے میں گرفتار ہے۔

۱۸۰۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسامہ، سفیان، عمران قصیر کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک چیز کے متعلق دریافت کیا چنانچہ میں نے کہا: فقہاء یوں اور یوں کہتے ہیں، فرمانے لگے: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو تارک الدنیا، اپنے دین پر گہری نظر رکھنے والا اور اپنے رب عزوجل کی ہمہ وقت عبادت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۸۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، معمر، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ اگر تم حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھ لیتے کہتے کہ میں تو کبھی کسی فقیہ کے پاس بیٹھا نہیں ہوں۔

۱۸۰۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ہوذہ بن خلیفہ، عوف بن ابی جمیلہ اعرابی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی کے بیٹے تھے۔ چنانچہ ام سلمہؓ لونڈی کو کسی کام میں مشغول کر دیتیں حسنؒ بہت رونے لگتے ام سلمہؓ کو ان پر ترس آتا اور انہیں اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیتی اور حسن کے منہ میں اپنا پستان دے دیتیں چنانچہ اس طرح ان کے پستان میں دودھ اتر آیا اور حسن رحمہ اللہ نے اسے پینا شروع کر دیا اس وجہ سے کہا جانے لگا کہ حسن بصری رحمہ اللہ کو علم و حکمت کا یہ مرتبہ ام سلمہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ کا بابرکت دودھ پینے کی وجہ سے ملا ہے۔

۱۸۰۹- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن عبدوس ہاشمی، عیاش بن یزید، حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ حکمت کے بیان سے عاجز تھے حتی کہ بالآخر اسکی نطق پر قادر ہو گئے اور جب بھی ان کا تذکرہ ابوجعفر محمد بن علی بن حسن رحمہ اللہ کے سامنے کیا جاتا فوراً گویا ہوتے کہ ان کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہے۔

۱۸۱۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث، ابو عبدالصمد، محمد بن ذکوان، خالد بن صفوان کی سند سے مروی ہے، خالد کہتے ہیں: جب حیرہ میں مسلمہ بن عبدالملک سے میری ملاقات ہوئی کہنے لگا: اے ابوخالد! مجھے اہل بصرہ کے حسن کے بارے میں خبر دو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی حالت بہتر کرے میں آپ کو ان کے متعلق بخوبی آگاہ کروں گا بایں طور کہ میں ان کا پڑوسی اور شریک مجلس ہوں، چنانچہ جو بات ان کے دل میں ہے وہ اسی کو علی الاعلان ظاہر کرتے ہیں اور جو بات ان کے قول میں ہے وہی بات ان کے عمل میں آتی ہے۔ جس حالت میں وہ بیٹھتے ہیں اسی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جس بات پر قائم

رہتے ہوئے وہ کھڑے ہوتے ہیں اسی پر مصر رہتے ہوئے بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی بات کا حکم کرتے ہیں لوگوں میں سب سے زیادہ خود اس پر عمل کرتے ہیں، اور اگر کسی بات سے منع کرتے ہیں لوگوں میں سب سے پہلے خود اسکو چھوڑتے ہین۔ آپ ان کو لوگوں سے سراسر بے نیاز دیکھیں گے حالانکہ لوگ صحیح معنوں میں ان کے محتاج ہیں۔ مسلمہ کہنے لگا: بس خالد! وہ قوم کیسے گمراہ ہو سکتی ہے جسمیں ایسا عظیم الشان ولی اللہ موجود ہو۔

۱۸۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن موفق، علی بن مسلم، ابوداؤد، طلحہ بن عمرو حضرمی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے: میں ان کے پاس جا بیٹھا اور وہ ارشاد فرما رہے تھے: ہمیں باوثوق ذرائع سے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم! میں نے تجھے پیدا کیا اور تو میرے علاوہ غیروں کی عبادت کرتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول گیا ہے، میں تجھے بلاتا ہوں اور تو مجھ سے دور بھاگتا ہے۔ یقیناً تیری یہ ادا میری زمین پر بہت بڑے ظلم کے مترادف ہے، پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے سورۂ لقمان کی آیت کریمہ تلاوت کی:

"یابنی لاتشرک باللہ" اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چونکہ "ان الشرک لظلم عظیم" شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۱۸۱۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ابوعبید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی بارانِ نعمت ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہے: "الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات" (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمتوں سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتے ہیں اور اس پر نعمتوں کی مزید برسات کرتے ہیں۔

۱۸۱۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، مبارک بن فضالہ، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فاسقوں کا فاسق وہ آدمی ہے جو ہر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے اور فخر و تکبر میں اپنی نمائش کرے اور کہے کہ میرے ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی حرج نہیں، اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کبھی دنیا میں نقد ہی سزا دے دیتا ہے اور کبھی آخرت تک سزا کو مؤخر کر دیتا ہے

۱۸۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر بن حمال، یعقوب دشکی، عباد بن کلب، موہب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انکی طرف خط لکھا، جس میں انہوں نے امابعد کے بعد تحریر کیا:

> بے شک دنیا ایک ڈراونہ گھر ہے۔ آدم علیہ السلام کو زمین پر سزا کے طور پر اتارا گیا، خوب جان لو! اگر آپ دنیا کو پچھاڑیں گے تو یہ دنیا کا پچھاڑنا ہوگا اور اگر آپ اسکا اکرام کریں گے تو آپ کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، اس دنیا کا ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی مقتول موجود ہوتا ہے لہذا آپ اس دنیا میں اے امیر المؤمنین! اس معالج کی طرح رہیں جو اپنے زخم کے سلسلے میں دوائی کی شدت پر صبر کرتا ہے تاکہ اسکا زخم کہیں طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام۔

۱۸۱۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابوربیعہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ابن فضل، زکریا ساجی، یحییٰ بن حبیب، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو پرانا کپڑا پہن کر گزر بسر کرے، خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے ننگی زمین پر لیٹ جائے، اپنے گناہوں پر روئے اور ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہے۔

۱۸۱۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن موفق، علی بن ابان، احمد بن شعیب بن یزید، احمد بن معاویہ، ابوخوص عبدی، خوشب بن مسلم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اگر عمدہ قسم کے ترکی گھوڑے ان مردوں میں شور و غل مچائیں اور جنگجو

لوگ انہیں پاؤں میں روند ڈالیں تو بے شک گناہوں کی رسوائی ان کے دلوں میں سرایت کر کے رہے گی تیز جو بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ندامت کی دہلیز پر جھکاتے ہیں۔

۱۸۱۷-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا موت نے دنیا کو رسوا کر دیا ہے پس دنیا میں کوئی عقلمند آدمی خوش نہیں رہتا۔

حضرت حسن بصریؒ کی گورنر عراق عمر بن ہبیرہ کو نصیحتیں

۱۸۱۸-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمر بن ہبیرہ کو جب عراق کا گورنر بنایا گیا اس نے حسن بصری رحمہ اللہ اور امام شعبی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور انہیں تقریباً ایک مہینہ تک ایک عمدہ قسم کے گھر میں ٹھہرایا ایک دن ان کے پاس غلام آیا اور کہا: امیر یعنی عمر بن ہبیرہ آپ کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں چنانچہ عمر بن ہبیرہ عصا کے سہارے آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا اور آداب و تعظیم بجالایا۔ کہنے لگا: امیر المؤمنین یزید بن عبدالملک خطوط کے ذریعے ایسے احکام لاگو کرنا چاہتا ہے کہ اگر میں ان کا نفاذ کردوں یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہروں گا، اگر اسکی نافرمانی کروں تو اللہ کی فرمانبرداری بجالاؤں گا لیکن اس کے عتاب و سزا کا مستحق بن جاؤں گا۔ کیا اسکی اتباع میں آپ حضرات میرے لئے کچھ گنجائش سمجھتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے جواب دینے کی درخواست کی۔ چنانچہ امام شعبی نے بات کی اور قدرے نرمی کا پہلو نکالا۔ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابوسعید! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر! شعبی کی بات آپ نے سن لی، ہاں مزید کان کھول کر سن لو کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ جو انتہائی بد خلق، سخت مزاج اور اللہ کے حکم کی ذرہ نافرمانی نہیں کرتا تجھے دنیا کی وسعتوں سے نکال کر قبر کی تنگیوں کی طرف لے جائے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا وہ تجھے یزید بن عبدالملک کے عتاب سے بچالے گا لیکن یزید بن عبدالملک تجھے اللہ تعالیٰ کے عتاب و عذاب سے نہیں بچا سکے گا۔ اے ابن ہبیرہ۔ بے خوف نہ رہ کہ تو یزید بن عبدالملک کی اطاعت میں جن قباحتوں کا ارتکاب کرتا ہے بعد میں ان سے تو بہ تائب ہو جائے گا ایسا بھی عین ممکن ہے تجھ سے ورے مغفرت کا دروازہ بند ہو جائے اے ابن ہبیرہ! میں نے اس امت کے نفوسِ قدسیہ کو دیکھا ہے بخدا! وہ دنیا پر رہے در آں حالانکہ دنیا ان کی طرف متوجہ کم ہوتی تھی اور بھاگتی زیادہ تھی۔ اے ابن ہبیرہ مجھے اللہ کے سامنے تیرے کھڑے ہونے کا زیادہ خوف ہے، پھر سورۂ ابراہیم کی آیت تلاوت کی:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید یہ مرتبہ ومقام اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور میری وعید سے ڈرے۔

اے ابن ہبیرہ! اگر تو اللہ کی اطاعت بجالا کر یزید بن عبدالملک کے عتاب کو مول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ یزید کی طرف سے تیری کفایت کریں گے اور اگر تو نے معاصی کا ارتکاب کرتے ہوئے یزید بن عبدالملک کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کر دیگا اور تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے یکسر دست کش ہو جائے گا۔ چنانچہ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی دوٹوک نصیحت سن کر چیخ اٹھا اور اشکبار ہو کر وہاں سے کھڑا ہوا۔ دوسرے دن انہیں واپس جانے کی اجازت بھی دی اور ساتھ انعامات وتحائف بھی روانہ کئے اور امام شعبی رحمہ اللہ کو اس کے انعام و کرام کی قدرے حاجت بھی تھی چنانچہ امام شعبی رحمہ اللہ مسجد میں آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر ترجیح دیتا ہو اسے ایسا کرنا چاہیے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے جو کچھ ابن ہبیرہ کو نصیحت کی ہے میں اس سے جاہل نہیں تھا لیکن میں نے ابن ہبیرہ کے بسورے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ایسا کلامی رویہ اختیار کیا پس

اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن بصری رحمہ اللہ کے موقف سے دور کر دیا۔

علقمہ بن مرثد کہتے ہیں: ایک دن مغیرہ بن مخادش حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگا، ہم ان لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کریں جو ہمیں ڈراتے رہتے ہیں حتیٰ کہ قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ پڑیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اگر تو ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحبت اختیار کرے جو تجھے ڈراتے رہتے ہیں یہاں تک کہ تجھے امن وشانتی میسر آ جائے تو یہ بہتر ہے بنسبت ان لوگوں کی مصاحبت کے جو تجھے بے خوف رکھیں اور بالآخر تجھے خوف وہراس سے دوچار ہونا پڑے۔

کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: ہمیں نبی ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کی صفات بتلا دیجئے۔ حسن بصری رحمہ اللہ رو پڑے اور پھر فرمایا: حضرات صحابۂ کرامؓ سے بہت ساری علامات خیر مترشح ہوئیں، بلند پائیگی، درستگی وراستبازی، نمونۂ سیرت وصدق، اقتصادیات میں تہی دست، ان کی چال تواضع سے لبریز، جو بات ان کی زبان پر وہی ان کے عمل میں ہوتی تھی، ان کا کھانا اور پینا رزق حلال وطیب تھا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری خضوع وخشوع کے ساتھ بجالاتے، ان کا استفادہ محض حق کی خاطر تھا، ان کا عطاء بھی حق کے لئے تھا، اللہ کی راہ میں پیاس کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، ان کے اجسام کمزور تھے، خالق کو راضی رکھتے اگرچہ مخلوق ناراض ہی کیوں نہ ہو، غیظ وغضب میں افراط سے کام نہ لیتے تھے۔ ظلم کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتے نہیں تھے، اللہ کے قرآنی حکم سے سرمو برابر بھی تجاوز نہیں کرتے تھے، اپنی زبانوں کو ہمہ وقت ذکر اللہ میں مشغول رکھتے تھے، جب ان سے مدد طلب کی گئی تو انہوں نے اپنے خون نچھاور کر دیے، جب ان سے قرض مانگا گیا انہوں نے اموال کی بارش برسا دی، مخلوق کا خوف انہیں کارخیر سے نہیں روک سکتا تھا۔ ان کے دنیوی اخراجات بہت قلیل تھے اور تھوڑی چیز دنیا میں ان کے لئے کافی ہوتی تھی۔

۱۸۱۹- محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، محمد بن عبداللہ بن سعید، احمد بن زیادہ، عصمہ بن سلیمان حرانی، فضیل بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ ابن ہبیرہ کے پاس سے باہر تشریف لائے جونہی دروازے پر پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ قرآء کھڑے ہیں اور ابن ہبیرہ کے پاس جانے کے متمنی ہیں۔ فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ کیا تم بھی ان خبیثوں کے پاس جانا چاہتے ہو؟ بخدا! خوب سن لو! ان لوگوں کے ساتھ نیکوکاروں کا اٹھنا بیٹھنا زیبا نہیں دیتا، جواں مردو، اٹھو اور یہاں سے چلتے بنو، تم بڑے شوق کے ساتھ متکبرانہ حالت میں بال کٹوا بنوا کر قرآء کو رسوا کرنے آئے ہو اللہ تمہیں رسوا کرے، بخدا! اگر تم ان امراء کی دنیا سے کنارہ کش رہو وہ تمہارے دین میں رغبت کریں گے اور اگر تم ان کی دنیا میں رغبت کرو گے وہ تمہارے دین سے کنارہ کش ہو جائیں گے سو جو دور ہوا، اللہ اسے دور ہی کر دیتا ہے۔

اہل اللہ کی صفات

۱۸۲۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، مسلمہ بن جعفر حمسی اعور، عبدالمجید زیادی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جیسا کہ انہوں نے جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل دیکھ لیا ہو، ان کے دل غمگین رہتے ہیں، برائیوں کا ان کے ہاں نام ونشان تک نہیں، ان کے حوائج بہت قلیل ہیں، ان کے نفوس پاکدامن ہیں، حوادث زمانہ پر چند روز صبر کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ ختم ہونے والی راحت ہی راحت ان کا مقصد ہے۔ راتوں کو ان کے پاؤں صف بستہ کھڑے رہتے ہیں، ان کے رخساروں کو ان کے آنسوؤں کی لڑیاں تر کرتی رہتی ہیں، اپنے رب کے سامنے خوب گڑگڑاتے ہیں، دن کے وقت وہ حلیم الطبع نیکوکار متقی علماء ہوتے ہیں، جیسا کہ سیدھے تیر ہوتے ہیں اور دیکھنے والا انہیں مریض گمان کرتا ہے، حالانکہ مرض ان کے قریب تک نہیں پھٹکتا ہوتا، دراصل فکر آخرت نے ان کی یہ دگرگوں حالت بنائی

ہوتی ہے۔

۱۸۲۱-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، سعید بن عامر، جویریہ، حمید طویل کہتے ہیں: ایک آدمی نے حسن بصری کو اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ نکاح کر لینے کا پیغام بھیجا، حمید طویل کہتے ہیں کہ ان حضرات کے درمیان سفارت کے فرائض میں نے انجام دیئے تھے چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ گویا کہ قریب قریب راضی ہو چکے تھے: پس ایک دن میں ان کے پاس بیٹھ کر سسرال کی تعریفیں کرنے لگا میں نے کہا اے ابوسعید میں آپ کو یہ بھی بتلاؤں کہ آپ کے سسر کے پاس پچاس ہزار درہم بھی ہیں فرمانے لگے: کیا تم انہیں حلال کے سمجھتے ہو؟ میں نے کہا اے ابوسعید! جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ متقی پرہیزگار مہمان آدمی ہے کہنے لگے چلو مان لیا کہ وہ حلال کے ہیں مگر ان کو جمع کر کے کنجوسی اور بخل سے کام لیا ہے۔ بخدا ہمارے اور اس کے درمیان کبھی سسرالی رشتہ نہیں چلے گا۔

۱۸۲۲-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد ترقفی، محمد بن یوسف، سفیان، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ذیل کے دوشعروں کو عموماً پڑھا کرتے تھے ان میں ایک ابتدائے دن میں پڑھتے اور دوسرا اختتام دن میں۔

یسر الفتیٰ ما کان قدم من تقی ...... اذا عرف الداء الذی هو قاتله

نوجوان آدمی کو خوش کر دیتی ہے وہ دوائی جس سے کو تقویت ملے خاص کر اس وقت جب اسے بیماری کی پہچان ہو جائے جو اسے قتل کرنے والی ہوتی ہے۔

وما الدنيا بباقية لحی. ولا حی علی الدنيا بباق

دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہی اور نہ زندہ دنیا پر باقی رہتا ہے۔

۱۸۲۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلمہ، سیار، مسمع بن عاصم، ولید مسمعی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے ابن آدم! چھری تیز کر لی گئی ہے، بکرے کو چارہ دیا جا چکا ہے اور تنور میں آگ جلائی جا چکی ہے۔

۱۸۲۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! جس نے بھی درہم کو باعث عزت سمجھا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کا سامنا کرواتے ہیں۔

۱۸۲۴-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبیداللہ بن عمر، منہال، غالب، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم: تو نے دوسواریوں کے درمیان صبح کی ہے جو تجھے لے کر لاغر نہیں ہوں گی یعنی رات اور دن کے خطرہ پر تم ہمہ وقت موجود ہوتا وقتیکہ آخرت کا ظہور ہو جائے پھر یا تو جنت میں کامیابی یا جہنم میں ناکامی سو تجھ سے بڑا خطرہ اور کس کو ہو سکتا ہے۔

۱۸۲۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ابوموسیٰ، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: مجھے وصیت کیجئے۔

فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ کو ہر حال میں قابل عزت سمجھو وہ تمہیں عزت بخشے گا۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے حسن بصری کی وصیت یاد کر لی حتی کہ مجھے عزت مند سمجھا جانے لگا۔

۱۸۲۶-ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان بن حماد بن سلمہ، ثابت، سالم، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا مؤمن کی ہنسی دراصل اس کے دل کی غفلت ہے، اور ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا: کثرت ضحک دل کی موت ہے۔

۱۸۲۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: اسلام

اور اسلام کیا ہے؟ پوشیدہ و علانیہ دونوں اسمیں مشتبہ ہوں۔ بایں طور کہ تیرا دل محض اللہ کے لئے اسلام لائے اگر چہ ہر مسلمان اور ہر معاہد آپ سے اسلام کا مطالبہ کررہا ہو۔

۱۸۲۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، معمر، یحییٰ بن مختار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا! بخدا! جس عمل سے جنت کے متمنی جنت کے خواہشمند ہوں گے وہ خوف خدا اور آہ وزاری سے بڑھ کر کوئی عظیم الشان چیز نہیں ہے۔

۱۸۲۹-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن، عبداللہ بن مبارک، طلحہ بن صبیح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن وہ ہے جو یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے فرمایا ایسا ہی حق ہے، مؤمن لوگوں کے ساتھ معاملات اچھے رکھتا ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے، اگر وہ پہاڑ کے برابر دولت اللہ کے راستے میں خرچ کردے پھر بھی وہ بے خوف نہیں رہتا، مؤمن اصلاح، نیکی اور عبادت میں جتنی ترقی کرتا ہے اس کے بقدر ترقی خوف خدا میں بھی کرتا ہے اور مؤمن کہتا ہے میری نجات نہیں ہوگی اور منافق کہتا ہے: لوگوں کا یہ جم غفیر میرے لئے بہت ہے، جب میں مرجاؤں گا وہ میرے لئے استغفار کریں گے اور مجھے کچھ پریشانی نہ ہوگی، چنانچہ عمل کو بھول جاتا ہے اور اللہ پر رحم و کرم کی تمنا کئے بیٹھتا ہے۔

۱۸۳۰-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے:

فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور

تمہیں دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے رکھے اور نہ ہی شیطان دھوکہ باز اللہ کے بارے میں تمہیں دھوکہ میں مبتلا کردے۔

فرماتے! یہ ارشاد کسی کا فرمودہ ہے؟ اللہ جل شانہ نے اس ارشاد کا مخاطب اپنی مخلوقات کو بنایا ہے حالانکہ وہ اس آیت کے مصداق سے باخوبی واقف ہے۔ پھر فرمایا: دنیا اور اس کے اشغال سے بچو بندہ جب بھی اپنے اوپر کسی شغل کا دروازہ کھولتا ہے، کیا بعید ہے اس بندے پر اس شغل کے ضمن میں دسیوں دروازے اور کھل جائیں۔

۱۸۳۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، مالک بن اسماعیل، مسلمہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو زمین پر مبعوث کیا تو اہل عرب ان کے چہرے اور نسب سے باخوبی واقف تھے۔ فرمایا: یہ میرا پسندیدہ نبی ہے، اسکی سنت میں اپنے آپ کو رنگو اور اس کے رستہ پر چلو، بخدا وہ عیش و عشرت سے ہمہ وقت دس کش رہے، صبح یا شام کسی وقت بھی ان کے ہاں بڑے پیالے زیر استعمال نہیں آتے تھے، ان پر دروازے نہیں بند کئے جاتے تھے۔ آپ ﷺ پر پہرہ دار کھڑے نہیں ہوتے تھے، ننگی زمین پر بیٹھ جاتے، زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمالیتے، موٹا کپڑا زیب تن فرمالیتے، گدھے پر سواری کرلیتے اور اپنے پیچھے ضرورت کے وقت کسی کو بٹھا بھی لیتے، کھانا کھانے کے بعد اپنا ہاتھ چاٹتے تھے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: نبی ﷺ کی سنت مطہرہ سے اعراض کرنے والے اور تارکین سنت کی تعداد میں کسی قدر اضافہ ہوتا جارہا ہے پھر یہ جنگلی گدھے فساق و فجار، سود خور اور دھوکا باز سنت رسول اللہ ﷺ سے دست کش ہیں، اللہ رب العزت نے انہیں دنیوی امور میں ہی مشغول کردیا ہے اور انہیں ذلیل خوار کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتے پیتے ہیں اس میں ان پر کچھ حرج نہیں ہے نیز وہ صلح سازی سے کام لیتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں: کس نے اللہ کی دی ہوئی زینت اور رزق طیب کو حرام کیا، اللہ نے ان خبائث کو اولیاء شیطان کے لئے بنایا ہے۔ زینت وہ ہے جو اس کے بدن پر ظاہر ہوجائے اور طیبات وہ ہیں جس کو اللہ نے ان کے بطون کے لئے مقرر کیا ہے۔ پس کوئی اللہ کی نعمتوں کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں اپنے پیٹ، شرمگاہ اور پیٹھ وغیرہ کے لئے لہو ولعب کا سامان

بنالیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے عطیات دیتے وقت ان چیزوں کو بھی مباح کر دیتا اور پھر ان کے نتیجے میں ان امور کو بھی لاتا جنہیں وہ لوگ سنتے رہتے ہیں۔ سو کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کو ناپسند کرتا ہے سو جس نے اللہ کی نعمت لی اور اس کے ذائقے سے لطف اندوز ہوا سو اس کے لئے وہ نعمت باعث برکت اور خوشگوار ہے اور جس نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اپنے پیٹ، شرمگاہ، اور پیٹھ کے لئے لہو ولعب کا سامان بنالیا قیامت کے دن وہی نعمت اس کے لئے وبال جان ہوگی۔

۱۸۳۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، سلیمان بن داؤد، ابوربیع ختلی، بقیہ بن ولید، خالد ابوبکر مولیٰ حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا در آں حالانکہ اس نوجوان نے خوبصورت چادر اوڑھ رکھی تھی، حسن بصری رحمہ اللہ نے اسے بلایا اور کہا: ابن آدم! اپنی جوانی، کپڑے اور حسن وجمال پر اتراتا ہے؟ گویا قبر نے اس کے بدن کو چھپادیا ہے اور گویا کہ تو نے اپنے عمل کو پالیا ہے، بس اپنے دل کا علاج کرلے بے شک اللہ کو بندوں سے صرف دلوں کی اصلاح کی حاجت ہے۔

۱۸۳۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، سلیمان بن داؤد، بقیہ بن ولید، ابان بن محبر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس انتقال کے وقت ان کے کچھ تلامذہ آئے اور کہنے لگے: اے ابوسعید! ہمارے لئے کچھ نصیحت بھرے کلمات ارشاد فرمائیں جو ہمیں تادم حیات نفع پہنچائیں۔ فرمانے لگے میں تمہیں تین کلمات کی وصیت کروں گا پھر تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے خلوت میں رہنے دو جس چیز سے میں تمہیں باز رہنے کا کہوں لوگوں میں تم سب سے پہلے اسے چھوڑنے والے ہو، جس بھلی بات کا میں تمہیں حکم دوں اس پر بلا چوں وچراں کے تم سب سے پہلے عمل کرنے والے ہو اور خوب اچھی طرح سے سمجھ لو جو قدم تم اٹھاتے ہو ان قدموں کی دو قسمیں ہیں، ایک قدم تمہارے نفع میں ہے اور دوسرا قدم تمہارے نقصان میں ہے لہٰذا بنظر غائر دیکھ لو تم صبح کو کہاں جاتے ہو اور شام کو کہاں جاتے ہو۔

۱۸۳۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، مالک بن اسماعیل، ابوعبداللہ خالد بن شوذب جشمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے محمد عربی ﷺ کو دیکھا ہے، تحقیق اس نے محمد عربی ﷺ کو صبح وشام دیکھا ہے۔ اس نے اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ ہی لکڑ پر لکڑ رکھی، علم اس کے لئے اٹھایا گیا اور وہ متکبرانہ چال پر اتر آیا بس نجات اور نجات اس چیز سے جس پر تم مرمٹنے کو تیار ہو تمہارے اخیار اول واہلہ میں آخرت کی طرف سدھار چکے اور تمہارے نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو چکے اور تم ہر روز رذالت کی طرف پیش رفت کرتے ہو۔

۱۸۳۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابواحمد بن حنبل ویعقوب دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، بکر بن حمران، صالح بن رستم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جسے لوگوں کی دنیاداری دھوکے میں نہ ڈالے، اے ابن آدم! تو نے تنہا مرنا ہے، تو نے قبر میں بھی تنہا داخل ہونا ہے تجھے تنہا ہی قبر سے اٹھایا جائے گا، تیرا احساب بھی تنہائی میں ہوگا اور اے ابن آدم! تو ہی ان تمام امور کا مقصد و مطلب ہے اور اصلی مراد بھی تو ہی ہے۔

۱۸۳۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد بن معبد، ابن نعمان، ابوربیعہ زید بن عوف، ابوجمیع سالم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز لوگوں کو دیکھا ہے جو اچھی بات کا لوگوں میں سب سے زیادہ حکم کرتے اور اسے سب سے زیادہ دل وجان سے قبول کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں سے منع کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں کو ہی چھوڑنے والے تھے، اور اب معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی لوگ امر بالمعروف زیادہ کرتے ہیں اور خود اس معروف سے کوسوں دور رہتے ہیں نیز نہی عن المنکر بھی زیادہ کرتے ہیں حالانکہ وہ خود اس منکر میں سب سے زیادہ گرفتار ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ کیسے زندہ رہا جاسکتا ہے۔

۱۸۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، محمد بن نعمان سلمی، ھدیہ، حزم بن ابی حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دو دوست بہت برے ہیں یعنی درہم اور دینار، جب تک تم سے جدا نہ ہو جائیں اس وقت تک تمہیں نفع نہیں پہنچائیں گے

۱۸۳۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے قدموں سے زمین کو روندو وہ عنقریب تیری قبر بننے والی ہے جب سے تو نے جنم لیا تب سے مسلسل تو اپنی عمر کو معدوم کیے جا رہا ہے۔

۱۸۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ہارون بن حمید، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابوقیس کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو، بے شک اللہ کے امر کی مخالفت گھروں کے تعمیر کرنے میں ہے جسکا کھنڈرات میں تبدیل ہونا اللہ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

۱۸۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن ابان عسقلانی، بکیر بن نصیر، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ جب حجاج مر گیا اور اسکی جگہ سلیمان کو گورنر بنایا گیا اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ جاگیریں لینی شروع کیں چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان سے کہا: (اگر ہم بھی جائداد کا کچھ حصہ لے لیں جس طرح کہ لوگ لے رہے ہیں، جواب دیا: خاموش ہو جاؤ، مجھے پسند نہیں کہ دو پلڑوں کے درمیان میرے لئے مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔

۱۸۴۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمرہ، حمید بن رومان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں کہ اپنے کسی بندے کو دنیا سے کچھ عطا فرمائیں اگر کچھ عطا فرمائیں گے بھی تو وہ عطیہ کسی بلاؤ آزمائش کے معرض خطر میں ہوگا خواہ وہ آزمائش اس بندے کو فی الحال دنیا میں پیش آئے یا کچھ تاخیر کے ساتھ۔

۱۸۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ کہتے ہیں: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی دوران ان کا بیٹا آیا اور کہنے لگا: اے ابا جان! یہ تیر ٹوٹ چکا ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: معاملہ اس سے بھی جلدی پیش آنے والا ہے۔

۱۸۴۳- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن علی بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوسعید! ایمان کیا ہے؟ جواب دیا: صبر اور ساحت (سخاوت) ایمان ہے، اس آدمی نے پھر سوال کیا، صبر اور ساحت کیا ہیں؟ جواب دیا اللہ کی نافرمانی سے باز رہنے کا نام صبر ہے اور اللہ کے فرائض کی ادائیگی ساحت ہے۔

۱۸۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ......[1] ابویحییٰ، عبداللہ بن عائشہ، روید بن مجاشع، غالب قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فعل کو قول پر فضیلت دینا کرامت ہے اور قول کو فعل پر فضیلت دینا نقصان ہے۔

۱۸۴۵- ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن محمد، عبداللہ بن سلمہ بن شبیب، ابو ولید بن غیاث ضبعی، صالح مری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اور فرقد سبخی کو ایک ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ یہ دونوں حضرات جب ولیمہ میں تشریف لے گئے ان کے سامنے دستر خوان پر رنگا رنگ کھانے چنے گئے۔ چنانچہ فرقد نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کچھ نہ کھایا، حسن بصری رحمہ اللہ نے دیکھ کر فرمایا: اے فرقد تمہیں کیا ہوا جو کھانا نہیں کھاتے؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے تیرے بھائیوں پر بوجہ اس فاخرہ لباس کے فضیلت حاصل ہے؟ تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ عامہ اہل نار فاخرہ لباس زیب تن کرنے والے ہوں گے۔

۱۸۴۶- ابو نعیم اصفہانی ، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری

---

[1] یہاں ایک راوی ساقط ہے۔

رحمہ اللہ نے فرمایا: امید اور خوف مؤمن کی دوسواریاں ہیں۔

۱۸۴۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بنی اسرائیل نے حبّ دنیا کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرنے کے بعد بتوں کی عبادت کرنی شروع کردی تھی۔

۱۸۴۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، فیاض بن محمد، ابوایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ مسجد میں تشریف لائے، اور ان کے ساتھ فرقد سنجی بھی تھا، چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ حلقے میں بیٹھے لوگوں کے پاس جا بیٹھے فی الحال انہوں نے لوگوں کی گفتگو کی طرف چنداں توجہ نہ کی پھر فرقد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فرقد! بخدا یہ لوگ عبادت کی نیت سے مسجد میں حلقہ لگائے بیٹھے ہیں حالانکہ باتوں میں مصروفیت ان کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتی نیز انکا تقوی اور ورع بہت قلیل ہے تب ہی باتوں میں مصروف ہیں۔

۱۸۴۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابواسامہ، ابوہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کے لئے اسکا رزق تقسیم کرلیا گیا ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لئے کس چیز کو پسند کیا گیا ہے مگر عاجز اور ناسمجھ آدمی۔

۱۸۵۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن مالک، معمر، یحییٰ بن مختار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن اپنے نفس کا نگران ہوتا ہے اور اللہ کی خاطر نفس کا محاسبہ کرتا ہے بے شک قیامت کے دن حساب کی تخفیف کی جاتی ہے بشرطیکہ لوگوں نے نفس کا محاسبہ دنیا میں کیا ہو، مؤمن کو پیش آنے والی چیز چونکا دیتی ہے اور اس سے متعجب ہو کر کہتا ہے: بخدا! مجھے تیری خواہش ہے اور تجھ سے میری حاجت بھی وابستہ ہے لیکن بخدا! تجھے پانے کا میرے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اب دوریاں ہمارے درمیان حائل ہوگئی ہیں پھر مؤمن اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتا ہے تجھے ان چیز سے کیا سروکار ہے، بخدا مجھے اس کے بارے میں کوئی عذر نہیں ہے بخدا میں اس کی طرف دوبارہ کبھی غور نہیں کروں گا۔ بے شک مؤمنین کی قوم قرآن پر اعتماد کرتی ہے اور قرآن اسکی ہلاکت کے درمیان آڑے آجاتا ہے بے شک مؤمن دنیا میں قیدی کی مانند ہے اور اپنی رہائی کی خاطر محو جستجو ہوتا ہے جبتک اللہ سے اس کی ملاقات نہ ہوجائے تب تک وہ کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا چونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس میں وہ مزید گرفتار ہوجائے۔

۱۸۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ھارون، ابوعبیدہ ناجی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو لوگوں کو بھلائی کے کام میں مصروف دیکھے تو اس بھلائی کے کام میں ان پر سبقت لے جانے کی کوشش کر اور جب تو انہیں ہلاکت میں دیکھے تو ان سے کنارہ کش ہوجا اور ان کے مطلوب کی طرف سے صرف نظر کر، ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے دنیا کو عاقبت پر ترجیح دی ہے پھر انہیں ذلت و ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا ہے، اے ابن آدم! حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جس نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنا حکم چلایا، وہ امام عادل ہے دوسرا وہ جس نے غیر اللہ کے حکم پر اپنا فیصلہ کیا سو وہ امام جاہلیت ہے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، مؤمن، کافر، منافق، پس مؤمن اللہ کی اطاعت بجالاتا ہے، اور کافر کو اللہ نے رسوا کیا ہے، جیسا کہ تم مشاہدہ کرچکے ہو اور منافق یہاں مجلس میں ہمارے ساتھ ہوگا بازاروں اور رستوں میں بھی۔ منافق سے اللہ کی پناہ، سو منافق اپنے رب کو پہچانتا نہیں ہے، ان کے اعمال خبیثہ سے رب کا انکار مترشح ہوتا ہے، مؤمن ہمہ وقت صبح شام خوف خدا کو دل میں بٹھائے رکھتا ہے چونکہ وہ دو خوفوں کے بیچ ہوتا ہے ایک وہ گناہ جو ہوچکا اسکا پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا کرے گا دوسرا خوف موت ہے جس کا پتہ نہیں کہ کتنی ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مؤمن بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، وہ بنی آدم کے اعمال کو کتاب اللہ پر پیش کرتے رہتے ہیں سو جسکا عمل کتاب

اللہ کے ساتھ موافقت رکھے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جس کا عمل کتاب اللہ کے مخالف ہو تو مؤمن بندے فوراً پہچان لیتے ہیں کہ یہ عمل کتاب اللہ کے مخالف ہے اور گمراہ کی گمراہی کو بھی فوراً قرآن سے پہچان لیتے ہیں۔

۱۸۵۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسی، حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اشعث کہتے ہیں جب ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھ کر اٹھتے تو دنیا کو ہم لاشئی کے درجے میں بھی نہیں شمار کرتے تھے۔

۱۸۵۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ابوعباس سراج، حاتم بن لیث، اسحاق بن اسماعیل طالقانی، بکیر بن محمد عابدی، ابو زہیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بے شمار مردوں کو دیکھتا ہوں مگر عقلوں سے خالی بہت ساری آوازوں کو سنتا ہوں لیکن ان میں مانوس کرنے والی آواز کوئی نہیں ہوتی اور زبانوں کو سرسبز مگر دلوں کو قحط زدہ پاتا ہوں۔

۱۸۵۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمرہ، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کی دو خصلتیں جب درست ہو جائیں ان کے علاوہ باقی ساری خصلتیں خود بخود درست ہو جاتی ہیں، ظالموں کی طرف میلان اور نعمتوں میں سرکشی سو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود ۱۱۳)

ترجمہ: مت ظالموں کی طرف جھکاؤ کرو، تاکہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

ولا تطغوا فیہ فیحل علیکم غضبی

عیش و عشرت میں سرکشی کی حد تک جھکاؤ نہ کرو تاکہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

۱۸۵۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: مؤمن بندے سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو پھر وہ ہمیشہ اس پر پریشان و غمگین رہتا ہے۔

۱۸۵۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، جویریہ بن بشیر کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو آیت کریمہ "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان" الخ الآیۃ پڑھتے ہوئے سنا پھر آپ نے وقف کیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ساری کی ساری خیر و شر کو جمع کر دیا ہے بخدا! اللہ نے عدل و احسان اور اطاعت خداوندی کو نہیں چھوڑا سب اس آیت میں جمع کر دیا اور معصیتوں میں سے فحش، منکر اور بغاوت کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا مگر سب امور اس آیت میں جمع کر دیئے ہیں۔

۱۸۵۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، عثمان بن عبدالرحمٰن بن علی بن زید بن جدعان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے عثمان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو حجاج کے مرنے کی خبر دی تو انہوں نے سجدہ شکر بجالایا اور فرمایا: اے اللہ! حجاج تیرا دہشت گرد تھا تو نے اسے قتل کیا اب اس کے طریقہ کار کو بھی ختم کر دے اور ہمیں اس کی اور اسکے اعمال خبیثہ کی پیروی کرنے سے بچا، یوں حسن بصری رحمہ اللہ حجاج کے لئے بددعا کرنے لگے۔

۱۸۵۸-ابونعیم اصفہانی، علی بن ہارون بن محمد، یحییٰ بن محمد حناء، عبداللہ بن عمر قواریری، معتمر فارسی، عبدالواحد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عابدین کو یہ بتلا دیا جائے کہ وہ قیامت کے دن دیدار خداوندی سے مشرف نہیں ہوں گے وہ لامحالہ ضرور مر جاویں گے۔

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے اتنے ہی ملفوظات پر اکتفا کرتے ہیں
اور اس کے بعد ان کی سند سے مروی چند احادیث حوالہ قرطاس کرتے ہیں۔

چند مسانید حسن بصری رحمہ اللہ

۱۸۵۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، خسر و ابوجعفر، حسن کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ یٰس رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔[1]

۱۸۶۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، مسلم بن ابراہیم، یونس بن سہل سراج، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوآدمی بھی اللہ کے فرائض میں سے ایک کلمہ یا دو کلمے یا چار یا پانچ کلمے خود سیکھے یا دوسروں کو سکھلائے مگر یہ کہ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں بھولا جب سے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت حسن بصری سے اس حدیث کو چند راویوں نے روایت کیا ہے اور تابعین میں سے یونس بن سہل سراج نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۸۶۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر ہاشم بن قاسم، ابوجعفر رازی، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تاوقتیکہ وہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ سو جب انہوں نے ایسا کرلیا تب انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیا..... مگر یہ کہ انہی کا کوئی حق ہو اور انکے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔[2]

یونس کی حدیث حسن بصری کے واسطے سے غریب ہے۔ نیز ابوجعفر رازی متفرد ہیں۔ اس حدیث کو آئمہ روایت میں سے احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، اور ابوخیثمہ نے نضر سے روایت کیا ہے۔

۱۸۶۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا، عمرو بن حصین، ابراہیم بن عطاء، ابی عبیدہ، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو محض اپنی ذات کے لئے خالص کیا ہے اور تمہارے دین کے لئے صرف سخاوت اور حسن اخلاق بہتر ہیں۔ سن لو! اپنے دین کو ان دونوں کے ساتھ مزین کرو۔[3]

عمران اور حسن بصری کی حدیث غریب ہے اور ابوعبیدہ اسکی روایت میں متفرد ہیں اور محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ کے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۔ الاذکار للنوی ۱۰۲ وتفسیر القرطبی ۱۵ / ۱. وتفسیر ابن کثیر ۶ / ۵۴۷.

۲۔ صحیح البخاری ۱ / ۱۳، ۱۰۹، ۲ / ۱۳۱، ۴ / ۵۸، ۹ / ۱۹، ۱۱۵، ۱۳۸، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲، ۳۴، ۳۵.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸ / ۱۵۹. واتحاف السادة المتقین ۷ / ۳۲۰. والترغیب والترھیب ۳ / ۳۸۳. وتخریج الاحیاء ۳ / ۳۹ وکنزالعمال ۸۹۹۸۱.

۱۸۶۳-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ ہمدانی، شداد بن حکیم، عباد بن کثیر، عثمان اعرج، حسن بصری، عمران بن حصین وجابر بن عبداللہ وابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی مجموعی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔ نیز تھوک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کو بھی مٹانے سے منع فرمایا۔[1]

حسن بصری کی حدیث عمران بن حصین، جابر، ابوہریرہ کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اسے عباد بن کثیر سے لکھا ہے۔

۱۸۶۴-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، اسماعیل بن مسلم، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس آدمی کی دو زبانیں ہوں گی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کی دو زبانیں بنائیں گے۔[2]

۱۸۶۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، خالد بن یزید ارقط، حمید بن حکم جرشی، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر تین مہلک ترین چیزوں کا زیادہ خوف ہے بخل، اتباع خواہشات اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر فخر وتکبر کرنا۔[3]

انس کی حدیث غریب ہے اور حمید حسن بصری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور اس حدیث کو محمد بن عرعرہ نے حمید سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۸۶۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، سعید بن نصر طبری، علی بن ہاشم بن مرزوق، ابوہاشم، عمرو بن ابی قیس، ابوسفیان، عمر بن نبہان، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے نیکی کو دل میں نور، چہرے پر زینت اور عمل میں قوت کی شکل میں پایا اور برائی کو دل میں سیاہ داغ، چہرے پر عیب اور عمل میں باعث سستی پایا۔[4]

حسن بصری کی یہ حدیث انس سے غریب ہے۔ ہم نے اس حدیث کو طریق مذکور پر لکھا ہے، نیز عمرو بن ابی قیس اور ابو سفیان اسکو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۔ سنن ابی داؤد ۵۲۶۷. وسنن ابن ماجة ۳۲۲۴. والمسند للامام احمد ۱/ ۳۳۲. وتاریخ بغداد ۹/ ۱۲۰. والدرالمنثور ۴/ ۱۲۳. ومشکل الآثار ۱/ ۳۷۱.

۲۔ مجمع الزوائد ۸/ ۹۵. والمطالب العالیة ۲۶۶۲. والترغیب والترهیب ۳/ ۶۰۴. والاحادیث الصحیحة ۲/ ۵۸۴. واتحاف السادة المتقین ۲/ ۲۷۱. وفتح الباری ۱۱/ ۳۳۶. وتاریخ بغداد ۱۲/ ۱۰۳.

۳۔ السنة لابن ابی عاصم ۱/ ۱۴۲. ومجمع الزوائد ۵/ ۲۲۸. وکنزالعمال ۴۳۸۶۳.

۴۔ کنزالعمال ۸۴۴۴۰. وعلل الحدیث لابن ابی حاتم ۱۹۰۹.

طبقہ اہل مدینہ

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں جن حضرات اولیاء تابعین عظام کا تذکرہ ہوا اب ان کے بعد طبقہ اہل مدینہ کے تابعین کا ذکر کیا جارہا ہے چنانچہ اہل مدینہ پر تفقہ فی الدین اور معرفت کا غلبہ تھا اور لوگوں نے ان حضرات تابعین کے فتاویٰ جات کو قرن اول میں ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور عبادت وسلوک میں یہ حضرات کمال درجے کا مرتبہ رکھتے تھے، عبادت وتقویٰ کو ان حضرات نے حتی الامکان پوشیدہ رکھا ہے ان حضرات میں سے سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد ابی بکر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، خارجہ بن زید بن ثابت، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، سلیمان بن یسار زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔ انہی سات حضرات کو فقہاء سبع کا لقب دیا گیا ہے ان کی عبادت اور احکام شرع کی بے مثال پابندی نے مشتہرین میں بھی شہرت بخشی۔ ہم بالترتیب ان حضرات کا مختصراً تذکرہ کریں گے بایں طور کہ ان کے اقوال واحوال مع چند ایسی احادیث کو جوان کی سند سے مروی ہیں حوالۂ قرطاس کرتے جائیں گے تاکہ ہدایت ومعرفت کا طلبگار ان حضرات کے نقش قدم پر چلے۔

(۱۷۰) سعید بن المسیب رحمہ اللہ[۱]

ابومحمد سعید بن المسیب بن حزن مخزومی رحمہ اللہ کو بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم حقوق اللہ میں کسی ملامت کار کی ملامت کی پرواہ نہیں کی۔ عبادت گزار تھے۔ جماعت، عفت اور قناعت کے خوگر تھے۔ وہ اپنے دلکش نام کی طرح حقیقت میں بھی خوش بخت تھے۔ نیز معصیت کے شبہ سے بھی کوسوں دور تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خدمت پر قدرت اور حرمت کی حفاظت ہے۔

۱۸۶۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، فضل بن محمد جندی، صامت بن معاذ، عبدالمجید ابن ابی رواد، معمر بن بکر بن خنیس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے میں نے کہا: آپ نے ایسے نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے جو نماز وعبادت میں بے مثال مرتبہ رکھتے تھے۔ اے ابومحمد! آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگے: اے ابن الاخ! وہ عبادت نہیں ہے جسے تم سمجھتے ہو۔ میں نے پوچھا: اے ابومحمد! پھر عبادت کیا ہے؟ جواب میں فرمایا: اللہ کے امر میں غور وفکر کرنا، محارم اللہ سے اجتناب اور اللہ کے مقرر کردہ فرائض کو ادا کرنا عبادت ہے۔

۱۸۶۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حسن بن طفیل، محمد بن عمرو مغربی، عطاف بن خالد، صالح بن محمد بن زائدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قبیلہ بنولیث کے چند نوجوان بڑے جوش وخروش کے ساتھ عبادت کرتے تھے..... حتی کہ سخت گرمی کے دنوں میں عین دوپہر کے وقت مسجد میں آتے اور تاعصر عبادت میں مصروف رہتے۔ صالح نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا یہ ہوئی نا عبادت، کاش کہ ہم بھی ان نوجوانوں کی طرح قوت وطاقت رکھتے! سعیدؒ بن مسیب نے فرمایا یہ عبادت نہیں۔ عبادت اللہ کے امر میں غور وفکر کرنا اور

۱۔ تهذيب التهذيب ۴/ ۸۴. والتقريب ۱/ ۳۰۵. والتاريخ الكبير ۳/ ۵۱۰. والجرح والتعديل ۴/ ۵۹. وطبقات ابن سعد ۵/ ۱۱۹.

دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) پیدا کرنا ہے۔

۱۸۶۹- ابن المسیب کی بے مثال نماز کی پابندی ..... ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید عطاف بن خالد، عبدالرحمٰن بن حرملہ کے سلسلۂ سند
سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے پانچ نمازوں پر باجماعت پابندی کی اس نے عبادت کے ساتھ بر و بحر کو بھر دیا۔

۱۸۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم وابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابن قتیبہ بن سعید، عطاف، ابن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ کی آنکھوں میں کچھ شکایت ہوگئی ان سے کہا گیا: ابومحمد! اگر آپ عقیق مقام کی طرف تشریف جائیں وہاں سبزہ زار کو دیکھیں اور قدرتی ہوا اپنے آپ کو لگائیں تاکہ آپ کی بصارت کو نفع پہنچے، سعید بن میتب رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن مغرب اور عشاء کی نماز میں حاضری کا کیا کروں گا۔

۱۸۷۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن فضل، ابوعباس سراج، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: چالیس سال سے میری باجماعت نماز فوت نہیں ہوئی۔

۱۸۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، ابوسہل، عثمان بن حکیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: تیس سال سے میں موذن کی اذان سے پہلے ہی مسجد میں موجود رہا ہوں۔

۱۸۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن یزید رقی، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب نے چالیس سال تک لوگوں سے یوں ملاقات نہیں کی کہ لوگ نماز سے فارغ ہوکر مسجد سے نکل چکے ہوں۔ (یعنی لوگ نماز پڑھ کر جارہے ہوں اور آپ رحمہ اللہ تشریف لائیں ایسا نہیں ہوا بلکہ سب سے آخر میں نکلتے تھے)

۱۸۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، انس بن عیاض، عبدالرحمٰن بن حرملہ، بردمولیٰ ابن میتب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ چالیس سال سے جب بھی اذان ہوئی سعید بن میتب رحمہ اللہ اس سے پہلے سے مسجد میں موجود ہوتے تھے

۱۸۷۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، یحیی بن واضح، داؤد بن علیہ، اسماعیل بن امیہ، سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: جونہی نماز کا وقت ہوا میں نماز کی تیاری میں مصروف ہوگیا اور جونہی فرض نماز کی ادائیگی آئی میں اس کا شدت سے مشتاق ہوا۔

۱۸۷۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن سعید، معاذ بن ہشام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بیس سال سے ایسے لوگوں کی گدی میں نظر نہیں ڈالی جو نماز میں مجھ پر سبقت لے گئے ہوں۔ (اس کا مطلب جو زیادہ قرین قیاس ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ صف اول میں آکر پہلے سے تشریف فرما ہوگئے لہذا دوران جماعت کبھی کسی کی گدی پر نظر نہیں پڑی۔ تنولی)

۱۸۷۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن میتب رحمہ اللہ کا ایسا عظیم الشان مرتبہ ہے کہ ہم اسے نہیں جانتے چنانچہ چالیس (۴۰) سال تک ایک وقت بھی نماز باجماعت ناغہ نہ ہوئی اور بیس سال سے انہوں نے لوگوں کی گدیوں میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن حامد، عبدالمنعم بن ادریس، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن

مسیب رحمہ اللہ نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور فرمایا کرتے تھے: پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور پچاس سال سے میں نے نماز میں کسی آدمی کی گدی میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۹-ابن المسیبؒ کا تقوی...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر فریابی، وہب بن بقیہ، خالد بن داؤد، ابن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا کونسی چیز نماز کو قطع کر دیتی ہے؟ جواب میں فرمایا: فجور نماز کو قطع کر دیتا ہے اور تقویٰ نماز پر پردہ کرتا ہے۔

۱۸۸۰-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، زکریا بن یحیی ساجی، ہبہ بن خالد، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن ابی حازم کہتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ لگاتار روزے رکھتے تھے۔

۱۸۸۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رعنی، ابن ابی مریم، سلیمان بن ابی بلال کے سلسلہ سند سے ابن حرملہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ: میں نے چالیس حج کیے ہیں۔

۱۸۸۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے عمران بن عبداللہ بن طلحہ خزاعی کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا نفس اللہ کی ذات کے معاملے میں مکھی کے نفس سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔ (یعنی معمولی سی نافرمانی بھی ناقابل برداشت تھی۔ اصغر)

۱۸۸۳-ابونعیم اصفہانی، حسن بن عبداللہ بن سعید، محمد بن عمرو بن سعید بصری، محمد بن ذکریا، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت گزار بندے اللہ کی اطاعت کے بجالانے کے مقابلے میں اپنے نفسوں کا اکرام نہیں کرتے اور اللہ کی معصیت میں اپنے نفسوں کی اہانت کرتے ہیں، مؤمن کو اللہ کی اتنی مدد بھی کافی ہے وہ دیکھے کہ اسکا دشمن اللہ کی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ (لہذا خدا خود اپنے دشمن کو سنبھال لے گا۔ اصغر)۔

۱۸۸۴-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد کے سلسلہ سند سے ابن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ رات کے وقت باہر نکلے اور اس رات میں سخت بارش، کیچڑ اور شدید تاریکی چھائی ہوئی تھی اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ اسی اثناء میں ان کے ساتھ عبدالرحمن بن عمرو بن سہل رحمہ اللہ آملے درآں حالیکہ ان کے ہمراہ ایک غلام ایک چراغ اٹھائے ہوئے بھی تھا۔ عبدالرحمن نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو سلام کیا اور دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چلتے رہے۔ جب عبدالرحمن رحمہ اللہ کا گھر آ گیا تو غلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے ابو محمد (سعید بن مسیب) کے ساتھ چراغ لے کر جاؤ اور انہیں گھر تک پہنچا آؤ۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہاری روشنی کی ضرورت نہیں اللہ کی روشنی تمہاری روشنی سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۸۸۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن زید، یحیی بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ مجلس درس میں کہا کرتے تھے "اللھم سلم سلم" اے اللہ سلامتی سلامتی۔

۱۸۸۶-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی نماز اور ان کے یومیہ عمل کو اچھی طرح یاد کر لیا۔ رہی بات ان کے رات کے عمل کی سو اس کے متعلق میں نے ان کے غلام سے سوال کیا: اس نے مجھے بتلایا کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ہر رات کو سورۂ ''ص والقرآن'' پڑھتے تھے۔ میں نے ان کے ''ص والقرآن'' کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کی وجہ دریافت کی؟ غلام کہنے لگا: دراصل ایک مرتبہ ایک انصاری کسی درخت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے

لگا اور اس قرات میں سورہ ''صٓ والقرآن'' کی تلاوت کی اور سجدہ کرنے لگا درخت نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا چنانچہ اس انصاری نے درخت کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ مجھے اس سجدے کے بدلے میں اجر عطا فرما اور اس کے ذریعے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، اس کے بدلے میں مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور اس سجدہ کو میری طرف سے قبول فرما جسطرح تو نے اس سجدہ کو اپنے برگزیدہ بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا۔

۱۸۸۷- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عبدالرحمٰن بن حرملہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جنازہ اٹھائے سعید بن مسیب کے پاس سے گزرے، جنازے کے ساتھ ایک آدمی آواز لگائے جارہا تھا: اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو، اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سن کر فرمانے لگے: یہ راجز (منادی) کیا کہتا ہے؟ میرے اہل خانہ کو مجھ پر رجز پڑھنا حرام ہے کہ یوں کہے: سعید مر چکا ہے تم اسکی گواہی دو۔ بلکہ مجھے وہ کافی ہے جو اللہ کی طرف سے میرا سامنا کرے اور میرے ساتھ دھونی دار خوشبوؤں کو لے کر چلے بشرطیکہ کوئی خوشبو...... ہو ورنہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمام تر خوشبوؤں سے افضل ہے۔ (لہذا اس کا پکار پکار کر اس کیلئے استغفار کی درخواست کرنا اس کی موت کا اعلان کرنا اور اس پر رجز پڑھنا ہے)

۱۸۸۸- ابن مسیبؒ سے حجاج کا مرعوب رہنا...... ابونعیم اصفہانی، ابویوسف بن محمد نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آخر کیا وجہ ہے کہ حجاج بن یوسف آپکی طرف کوئی پیغام نہیں بھیجتا؟ آپ کو برانگیختہ کرتا ہے اور نہ ہی آپکو اذیت پہنچانے کے درپے ہوتا ہے؟ فرمایا: بخدا مجھے اس کے علاوہ کچھ علم نہیں کہ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا بایں حالت کہ وہ رکوع کو ختم کرتا تھا اور نہ ہی سجدہ کو، میں نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور اسکو دے ماریں، حجاج کہتا ہے میں اس کے بعد مسلسل نماز اچھی طرح سے پڑھنے لگا۔

۱۸۸۹- ابن مسیبؒ کا آخرت سے لگاؤ...... ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حیان، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر بن قتال، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب توبہ کرنے والوں کو مغفرت کا پیغام سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جو آدمی گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے اور دوبارہ جان بوجھ کر کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اللہ اسکی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۸۹۰- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، عبدالسلام بن حرب، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے۔ ہمارے ساتھ نافع بن جبیر بھی تھے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی ام ولد[1] کہنے لگیں انہوں نے تین دن سے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ لہذا ان سے بات کرو تاکہ کچھ تناول فرمائیں چنانچہ نافع بن جبیر نے لب کشائی کی جسارت کی اور سعید بن مسیب سے کہنے لگے: جب تک آپ دنیا میں بقید حیات ہیں تب تک آپ اہل دنیا میں سے ہیں۔ لہذا اہل دنیا کے لئے اس چیز کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس سے ان کی حالت درست رہے۔ بھلا کیا ہی اچھا ہوگا اگر آپ کچھ تناول فرمالیں! فرمانے لگے: بھلا وہ آدمی کیسے کچھ کھا سکتا ہے جسے ہماری جیسی حالت کا سامنا ہو، یعنی جس نے تھوڑی دیر کے بعد جہنم یا جنت کی طرف سدھار جانا ہے۔ نافع کہنے لگے: اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو شفا بخشے چونکہ مسجد میں آپکا ہمہ وقت موجود ہونا شیطان کو غصہ دلاتا ہے (لہذا شفا ملے گی تو آپ مسجد جائیں گے اور شیطان کو غصہ آئے گا)۔ فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے

---

[1] (وہ لونڈی جس سے اس کے مالک کی اولاد پیدا ہوئی ہو۔ اس کو آقا فروخت نہیں کر سکتا اور آقا کے نطفہ سے پیدا ہونے والی اولاد آزاد ہوتی ہے ۔ نیز آقا کے مرنے کے بعد یہ لونڈی بھی آزاد ہو جاتی ہے۔) تنویر

درمیان سے سلامتی کے ساتھ نکال لیا ہے۔ (میرے لئے یہی بہتر ہے)۔

۱۸۹۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ بن طلحہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو تینتیس ہزار دراہم سے کچھ زیادہ پیش کیے گئے کہ وہ انہیں قبول فرمائیں، چنانچہ جواب میں انہوں نے فرمایا: مجھے ان دراہم کی حاجت ہے اور نہ ہی بنومروان کو حتی کہ اللہ سے میری ملاقات ہو جائے اور پھر وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائے۔

۱۸۹۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن بندار، احمد بن محمد خزاعی، قعنبی، مالک بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے ایک غلام سے دوتہائی درہم کے بارے میں جھگڑا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ ان کے چچازاد بھائی نے انہیں ایک مرتبہ چار ہزار درہم پیش کئے مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ (کیونکہ غلام کی کمائی خدا نے مالک کی قراردی ہے۔ جبکہ ممکن ہے کہ چچازاد بھائی کا ہدیہ دین میں رخنہ کا باعث ہو۔)

۱۸۹۳- ابن المسیبؒ کی عورتوں سے احتیاط...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ (ابی شیبہ)، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میری عمر اسی سال تک پہنچ چکی ہے اس کے باوجود میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر (از روئے فتنہ کے) کوئی چیز زیادہ خوفزدہ نہیں۔

۱۸۹۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ (عثمان بن ابی شیبہ)، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بلحاظ عمر اسی سال تک پہنچ چکا ہوں میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز (بلحاظ فتنہ) زیادہ خوفزدہ نہیں۔ جبکہ اس وقت ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی۔

۱۸۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو عورتوں کے پھندے کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے۔ علی بن زید کہتے ہیں: مجھے سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے خبر دی ہے (درآں حالیکہ اس وقت وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور ان کی ایک آنکھ کی بصارت ختم ہو چکی تھی اور دوسری آنکھ کی بھی نگاہ کمزور پڑ چکی تھی) کہ سب سے زیادہ ڈر مجھے عورتوں کے فتنے کا ہے۔

۱۸۹۶- ابونعیم اصفہانی، ابوہ (عبداللہ)، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع رشدینی، ابن وہب، ابن جریج، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب ارشاد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی قدرت بندوں پر حاوی ہے۔ پس جس نے اپنے آپ کو بلند کیا اللہ تعالیٰ اُسے نیچا کر دیتے ہیں اور جس نے اپنے آپ کو کمتر سمجھا اللہ اسے برتر بنا دیتے ہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے سائے تلے اعمال کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں اسے اپنے سائے تلے سے باہر نکال دیتے ہیں جسکی وجہ سے اسکی بے پردگی لوگوں کے سامنے آشکارہ ہو جاتی ہے۔

۱۸۹۷- بنی مروان کیلئے ابن مسیب کا بددعا کرنا...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، حجاج، حماد بن سلمہ، علی بن زید کہتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: آپکی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ کو حج سے اس بات نے روک رکھا ہے کہ آپ نے اللہ کے واسطے منت مان رکھی ہے کہ جونہی آپ کی نظر کعبۃ اللہ پر پڑے گی تو آپ مروان کے لئے بددُعا کریں گے؟ فرمایا: بہر حال میں نے تو ایسا نہیں کیا ہاں البتہ جب بھی میں نے نماز پڑھی ہے بنی مروان کے لئے ضرور بددعا کی ہے حالانکہ میں نے بیس سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کیے ہیں جبکہ مجھ پر زندگی میں صرف ایک حج فرض کیا گیا ہے۔

۱۸۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس ثقفی، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کسی کو گالی دیتے ہوئے نہیں سنا، مگر انہیں صرف اتنا کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فلاں کو قتل کرے وہ پہلا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو تبدیل کیا حالآنکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس آدمی کے لئے فراش ثابت ہو اس کے لئے ولد کا نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں" [1]

۱۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ دینار، درہم اور کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے، عمران بن عبداللہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات سعید بن مسیب کو مشروبات پیش کئے جاتے لیکن وہ اعراض فرمالیتے تھے۔

۱۹۰۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ بن ربیعہ، ابراہیم بن عبداللہ کنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دو درہم مہر کے عوض میں اپنی بیٹی کی شادی کرادی تھی۔

۱۹۰۱- ابن المسیبؒ کی بے مثال قربانی...... ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ سلیمان بن اشعث، احمد بن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی وداعہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس پابندی سے جاکر بیٹھتا تھا، ایک مرتبہ چند دن غیر حاضری کے بعد جانے کا اتفاق ہوا سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اتنے دن تک کہاں غائب رہے؟ میں نے کہا: میری بیوی کا انتقال ہوگیا تھا اس لئے حاضر نہ ہوسکا، فرمایا: مجھے کیوں نہ خبر دی! میں بھی تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا...... چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے دوسری بیوی کا کوئی انتظام کیا؟ میں نے جواب دیا: میں غریب نادار اور دو چار پیسے کی حیثیت کا آدمی ہوں، میرے ساتھ کون شادی کرے گا؟ فرمایا میں کروں گا، تم تیار رہو، میں نے کہا بہت خوب۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اسی وقت حمد و صلوٰۃ اور مختصر سا خطبۂ نکاح پڑھا اور اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے دو تین درہم مہر کے عوض کردیا۔ میں وہاں سے اٹھا تو فرطِ مسرت میں میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں گھر پہنچ کر رخصتی کے لئے قرض کی فکر میں پڑ گیا۔

شام کے وقت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اپنی لڑکی کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ پہلے دو رکعت خود پڑھیں اور دو رکعت لڑکی سے پڑھوائیں، اس کے بعد لڑکی کو لئے ہوئے میرے گھر تشریف لائے۔ میں مغرب کے بعد روزہ افطار کرنے کے لئے جارہا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا: سعید! میں نے سعید نام کے جتنے حضرات بھی مدینہ میں موجود تھے سوچے، مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کون سعید ہیں؟ جبکہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف خیال بھی نہیں گیا چونکہ وہ اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں بھی آتے جاتے نہیں تھے۔ اسی تذبذب میں اٹھ کر دروازہ کھولا، دیکھا تو سامنے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے کہا: آپ نے کیوں زحمت گوارا کی؟ مجھے بلا بھیجا ہوتا، فرمایا: نہیں مجھے تمہارے پاس آنا چاہیے تھا، میں نے عرض کیا فرمائیے کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: تم تنہا آدمی تھے اور تمہاری بیوی موجود تھی۔ میں نے خیال کیا کہ تنہا تم کیوں رات بسر کرو، اس لئے تمہاری بیوی کو لے کر آیا ہوں۔ وہ ان کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی، انہوں نے اس کو دروازے کے اندر کرکے باہر سے دروازہ بند کردیا، میری بیوی شرم سے گر پڑیں۔ میں نے اندر سے دروازہ بند کرلیا۔ اس کے بعد چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں میں اعلان کیا کہ آج سعیدؒ بن مسیب نے اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کردیا ہے اور اسے میرے گھر پہنچا گئے ہیں، میری ماں نے تین دن تک دستور کے مطابق اسکو خوب بنایا سنوارا، بننے سنورنے کے بعد میں نے اس کو دیکھا تو وہ نہایت حسین و جمیل، کتاب اللہ کی حافظہ، سنت رسول اللہ ﷺ کی عالمہ اور حقوق شوہر سے

---

[1] صحیح البخاری ۵/ ۱۹۲، ۸/ ۱۴۰. ۲۰۵. وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۳۶، ۳۷.

باخوبی واقف عورت تھی۔

ابن ابی وداعہ کہتے ہیں: اس کے بعد تقریباً ایک مہینے تک میں سعید بن میسب کے پاس گیا اور نہ ہی وہ میرے پاس تشریف لائے۔ بالآخر میں نے ہی ان کے پاس جانے کی جسارت کی، جب ان کے پاس گیا تو وہ حلقہ تلمیذاں میں تشریف فرما تھے، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کے جواب سے مجھے ممنون فرمایا اور اس سے زیادہ مجھ سے کوئی بات نہ کی حتی کہ اہل مجلس منتشر ہو گئے اور جب میرے علاوہ ان کے پاس کوئی نہ رہا، فرمایا: اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: اے ابو محمد! خیریت ہے، بایں حال کہ دوست خوش ہوں اور دشمن رنجیدہ۔ فرمایا: اگر تمہیں کسی قسم کی گزند کا شبہ ہو تو یہ عصاء ساتھ لیتے جاؤ۔ (یعنی اگر میری بیٹی تمہاری فرمانبرداری میں کوئی کمی کرے تو اس لکڑی سے خبر لینا) اس کے بعد میں اپنے گھر کو واپس لوٹ آیا اور دوسرے دن سعید بن میسب رحمہ اللہ نے بیس ہزار درہم میری طرف بھجوا دیئے۔

عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ سعید بن میسب رحمہ اللہ کی بیٹی کو عبدالملک اپنی بہو بنانا چاہتا تھا اس نے اپنے ولی عہد ولید بن عبدالملک کے ساتھ اس کی نسبت کا پیغام بھیجا۔ سعید بن میسب رحمہ اللہ نے دو ٹوک الفاظ میں انکار کر دیا۔ عبدالملک نے ان پر بہت دباؤ ڈالا اور مختلف قسم کی سختیاں کیں...... مگر سعید بن میسب برابر انکار پر قائم رہے۔ حتی کہ عبدالملک نے ناامید ہو کر انہیں سو کوڑے لگوائے، سخت سردی کے دن ان پر ٹھنڈے پانی کا مٹکا بہایا اور اہانت کی غرض سے اون کا بنا ہوا جبہ انہیں پہنوایا۔

عبداللہ کہتے ہیں: ابن ابی وداعہ وہ کثیر بن عبدالمطلب بن ابی وداعہ ہیں۔

۱۹۰۲- **ہر مشکل کے حل کی دعا**...... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن علی، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میسب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں چاندنی رات میں مسجد میں چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ صبح ہو چکی ہے لیکن رات اپنے حال پر جوں کی توں ہے کہ ختم ہونے کو آتی نہیں۔ میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور پھر اس کے بعد دعا مانگنے میں مصروف ہو گیا، اچانک مجھے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی کہ اے اللہ کے بندے! کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ پھر آواز آئی کہ کہو "اے اللہ! میں تجھی سے سوال کرتا ہوں بے شک تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ ہر چیز پر تو قدرت رکھتا ہے اور جس امر کو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے"۔ سعید بن میسب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی ان کلمات کو تمہید بنا کر کسی مشکل کے حل کی اللہ سے دعا مانگی اللہ نے اس مشکل کو میرے لئے آسان فرمایا۔

۱۹۰۳- **حدیث رسول کا ادب اور حکمرانوں سے رویہ**...... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، یعقوب بن میسب، مطلب بن حنطب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطلب بن حنطب سعید بن میسبؒ کے پاس آئے اور وہ بوجہ مرض کے لیٹے ہوئے تھے۔ مطلب بن حنطب نے ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا، فرمایا: مجھے بٹھاؤ چنانچہ مریدوں نے انہیں بٹھایا آپ فرمانے لگے: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کروں اور میں لیٹا ہوا ہوں۔

۱۹۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک رات وہ نیند سے بیدار ہوا کوشش کے باوجود اسے دوبارہ نیند نہ آئی۔ حاجب کو حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دیکھو اگر مدینہ کا کوئی قصہ خواں[1] مل جائے تو لے آؤ۔ حاجب مسجد میں گیا ایسے وقت میں یہاں کون ملتا۔ سعید بن میسب رحمہ اللہ ذکر و شغل میں مشغول تھے: حاجب انہیں پہچانتا نہ تھا، ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اشارہ سے ان

[1] (پہلے زمانہ میں رات بسر کرنے کیلئے لوگ قصہ گویوں کو اجرت پر بلواتے تھے جو ان کو مختلف قصے سنایا کرتے اور سننے والوں کی رات کٹتی تھی۔ اصغر)

کو بلایا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ حاجب نے خیال کر کے کہ یہ عمداً متوجہ نہیں ہو رہا ہے۔ قریب جا کر اشارہ کیا اور کہا! میں نے تم کو اشارہ کیا تھا تم نے دیکھا نہیں؟ ابن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا اپنی ضرورت بیان کرو، حاجب نے کہا امیر المؤمنین کی آنکھ کھل گئی ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی قصہ خواں کو لے آؤں، اس لئے تم چلو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا کیا مجھ کو بلایا ہے؟ حاجب نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تھا کہ جا کر دیکھو اگر اہل شہر میں سے کوئی قصہ خواں ہو تو لے آؤ میں نے تم سے زیادہ مستعد کسی کو نہیں پایا۔ یہ سن کر سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ یہ جواب سن کر حاجب سمجھا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہے اس لئے واپس لوٹ گیا اور عبد الملک سے کہا کہ مسجد میں صرف ایک بوڑھا شخص نظر آیا میں نے اس کو اشارہ کیا، مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، پھر میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ امیر المؤمنین نے مجھے کسی قصہ خواں کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ عبد الملک ان کے مزاج سے باخوبی واقف تھا اس لئے یہ واقعہ سن کر اس نے کہا وہ سعید بن مسیب ہیں انہیں چھوڑ دو۔

۱۹۰۵- ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، زکریا بن یحیٰی، اصمعی، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا ایک حقیر چیز ہے اور وہ ہر حقیر کی طرف زیادہ مائل ہونے والی ہوتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ حقیر وہ ہے جو اسے بغیر کسی حق کے اور بلاوجہ اسکا طالب ہو اور پھر غیر معروف مصرف میں اس دنیا کو استعمال کرے۔

۱۹۰۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن عمرو عسقلانی، ابراہیم بن ادہم، ابوعیسیٰ خراسانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالم امراء کے معاونین سے آنکھیں دو چار کرو مگر بامرِ مجبوری تاکہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

۱۹۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کی وفات کے بعد سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا: میں قیامت کی صبح تک دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ ان سے کہا گیا: چلیں آپ اتنا کر دیں کہ (جس کمرے میں وہ موجود ہیں اس کے) ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر تشریف لے جائیں۔ اسطرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی ہے: فرمایا مجھے ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بخدا! لوگوں میں سے کوئی بھی میری اقتداء نہیں کرے گا، چنانچہ بیعت نہ کرنے پر ابن مسیب رحمہ اللہ کو سو کوڑے لگائے گئے اور لوگوں کے سامنے انہیں رسوا کرنے کے لئے لنگوٹ پہنایا گیا۔

۱۹۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن عبدالعزیز، ضمرہ، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید، رجاء بن جمیل ایلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، فرمایا: عبدالملک بن مروان کے مرنے کے بعد جب ولید اور سلیمان کی بیعت کا معاملہ کھڑا ہوا اس وقت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ کو تین چیزوں کا مشورہ دیتا ہوں، پوچھا: وہ کونسی عبدالرحمٰن نے کہا: آپ اپنی جگہ کو تبدیل کر دیں چونکہ آپ ایسے مقام پر ہیں جہاں آپ ہشام بن اسماعیل کو نظر آتے ہیں، فرمایا میں ہرگز ایسی جگہ کو تبدیل نہیں کروں گا جہاں میں نے چالیس سال سے قیام کر رکھا ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اگر یوں نہیں تو پھر آپ عمرہ کی غرض سے یہاں سے چلے جائیں فرمایا: جس چیز کی میں نے نیت نہیں کی اس میں میں اپنا مال کیوں خرچ کروں اور اپنی جان کیوں کھپاؤں؟ اب تم بتاؤ تیسری چیز کیا ہے؟ عبدالرحمٰن نے کہا پھر آپ بیعت ہی کر لیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ، اللہ نے جس طرح تمہاری آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اس طرح تمہارے دل کو بھی اندھا کر دیا ہے، آخر مجھے کیا مجبوری ہے؟ عبدالرحمٰن اس وقت نابینا ہو چکا تھا۔

رجاء کہتے ہیں ہشام نے عبدالملک کو سارا واقعہ لکھ بھیجا عبدالملک نے جواب میں لکھا: تمہیں سعید سے کیوں پالا پڑا ہمیں ان

کی جانب سے کسی ناپسندیدہ بات کا سامنا نہیں، اچھا جب تم انہیں بیعت کی دعوت دو اور وہ انکار کر دیں تو انہیں تیس کوڑے مارو اور لوگوں کے لئے نشان عبرت بنانے کے واسطے انہیں بالوں کا بنا لنگوٹ پہنا دو، چنانچہ ہشام نے انہیں بیعت کی دعوت دی فرمایا میں دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ رجاء کہتے ہیں ہشام نے انہیں تیس کوڑے مروائے بالوں کا بنا لنگوٹ بھی پہنایا اور سر عام لوگوں کے سامنے کھڑے کر دیے گئے۔

رجاء کہتے ہیں مجھے ایلیوں نے بتایا جو کہ مدینہ منورہ میں محکمہ پولیس میں ملازم تھے کہ ہم جانتے تھے کہ بحالت خوشی لنگوٹ نہیں پہنایا جاتا لہذا ہم نے کہا: اے ابو محمد! آپ کو قتل کیا جائے گا تب آپ نے یہ لنگوٹ ستر عورت کے لئے پہن لیا۔ جب انہیں کوڑے مارے جا چکے تو سعید بن مسیب نے فرمایا ایلہ کے جلد باز و! اگر مجھے قتل کا گمان نہ ہوتا میں لنگوٹ ہرگز نہ پہنتا۔

۱۹۱۰- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابن ابی الثلج، یحیی بن غیلان، ابو عوانہ، قتادہ کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا جبکہ آپ کو بالوں سے بنا ہوا لنگوٹ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ میں نے اپنے معاون سے کہا: مجھے ان کے قریب کر دے۔ اس نے مجھے ان کے قریب کر دیا اور میں ان سے اس خوف کے مارے سوال کرنے لگا کہ کہیں یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائیں لیکن وہ مجھے تسلی دینے لگے۔ لوگ اس امر کو دیکھ کر تعجب کر رہے تھے۔

۱۹۱۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن قاسم بن بشار انباری، ابو قاسم بن بشار، قاسم بن عبید اللہ بن احمد بن حارث، عمر و عدوی، یحیی بن سعید کہتے ہیں مدینہ کے والی نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا: سعید بن مسیب کے علاوہ تمام اہل مدینہ نے ولید اور سلیمان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔ عبد الملک نے جواب لکھا: تلوار کے زور پر ان سے بیعت لو۔ اگر بیعت کر لیں تو فبہا ورنہ انہیں پچاس کوڑے مارو! اور مدینہ کے بازاروں میں چکر لگواؤ۔ مدینہ میں جب عبد الملک کا خط پہنچا تو موقع غنیمت سمجھ کر سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر اور سالم بن عبد اللہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ کو خبر دیں کہ والی مدینہ کو عبد الملک بن مروان نے خط لکھا ہے کہ اگر آپ بیعت نہ کریں تو آپ کی گردن اڑا دی جائے، ہم آپ کے دفاع کی خاطر آپ پر تین باتیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک مان لیجئے۔ اول یہ کہ والی نے اتنی بات مان لی ہے کہ عبد الملک کا خط آپ کو پڑھ کر سنایا جائے اور آپ اس کے جواب میں بیعت کا اقرار کریں اور نہ ہی انکار، اس طرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی۔ فرمایا: میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ یحیی بن سعید کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ جب کسی چیز کا انکار کر دیتے پھر ساری دنیا لگی رہے اسکا اقرار نہیں کروا سکتی تھی۔ پھر ابن المسیبؒ نے فرمایا: اچھا ایک بات ہو چکی دو باتیں باقی رہتی ہیں وہ بھی جلدی کر لو۔ کہنے لگے دوسری یہ کہ آپ کچھ دنوں تک گھر ہی میں نشست و برخاست رکھیں اور مسجد کی طرف تشریف نہ لے جائیں۔ اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ جب آپ کو مجلس درس میں تلاش کیا جائے گا تو آپکو وہاں نہیں پایا جائے گا فرمایا؟ میں موذن کو اپنے کانوں سے حی علی الصلاۃ و حی علی الفلاح کہتے سنتا ہوں لہذا میں ایسا بھی نہیں کر سکتا۔ کہنے لگے: تیسری بات یہ کہ آپ اپنی مجلس سے کہیں اور منتقل ہو جائیں اور والی آپ کو مجلس سے بلوائے گا تو آپ مجلس سے غائب ہوں گے۔ اس طرح وہ پھر آپ سے بیعت لینے کے اصرار سے رک جائے گا۔ فرمانے لگے: مخلوق سے ڈر کر میں ایک بالشت بھی آگے اور نہ ہی پیچھے رہوں گا۔ یہ حضرات مشیرین ناامید ہو کر ان کے پاس سے چلتے بنے اور ان کے دیکھا دیکھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ مسجد کی طرف نماز ظہر پڑھنے چل پڑے اور حسب سابق اسی مجلس میں تشریف فرماتے رہے۔

والی نے ظہر کی نماز پڑھ کر آپ کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: امیر المومنین کا خط آیا ہے اور اس میں لکھا ہے: آپ بیعت کر لیں ورنہ ہم آپ کا سر قلم کر دیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ والی نے جب دیکھا کہ وہ اسکے اصرار کا مثبت جواب نہیں دے رہے تو انہیں کھلی جگہ کی طرف نکال کر لے گیا۔ ان کی گردن کھینچی گئی اور تلواریں سونت لی گئیں۔

مگر آپ تھے کہ پہاڑ ملے تو ملے لیکن ابن المسیب نہ ملے اور ان کے پائے اثبات میں سرمو برابر بھی لغزش نہ آئی اور اپنے موقف پر ہی مصر رہے چنانچہ جب والی نے انہیں دیکھا کہ وہ ان کو ٹس سے مس نہیں کر سکا تو ان کے کپڑے اتروا لیئے گئے اور انہیں لنگوٹ پہنایا گیا۔ اس موقع پر فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ میں قتل نہیں کیا جاؤں گا تو اس لنگوٹ میں میری شہرت نہ کی جاتی۔ بالآخر والی نے انہیں پچاس کوڑے مارے اور پھر انہیں مدینہ کے بازاروں میں چکر لگوائے۔ چنانچہ والی نے جب سعیدؒ بن میتب کو پاس کیا لوگ اس وقت عصر کی نماز سے فارغ ہو کر گھروں کو واپس جا رہے تھے۔ فرمایا گیا: یہ سب کچھ ان چہروں کے لئے ہوا جنکی طرف میں نے چالیس سال سے نظر نہیں کی تھی۔

محمد بن قاسم کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ کو سعید بن منیتب کی حدیث مسند بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھے بھول ہوگئی ہے وہ کہہ رہے تھے جب سعید بن میتب رحمہ اللہ کو کوڑے مارنے کے لئے ان کے کپڑے اتارے گئے تو ایک عورت کہنے لگی یہ تو رسوائی کا مقام ہے۔ چنانچہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے اس عورت کو جواب دیا ہم تو رسوائی کے مقام سے بھاگے ہیں، یہ رسوائی کا مقام نہیں ہے۔

۱۹۱۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابوعباس بن طفیل، احمد بن زید، ضمرہ، ابن شذوب، عبداللہ بن قاسمؒ کہتے ہیں میں سعید بن میتب رحمہ اللہ کے پاس جا بیٹھا فرمانے لگے: مجھے مجالست سے منع کیا گیا ہے میں نے کہا: میں اجنبی آدمی ہوں فرمایا: تب مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں علم سکھلاؤں۔

۱۹۱۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابوہ شجاع، علاء بن عبدالکریم کہتے ہیں کہ میں سعید بن میتب رحمہ اللہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا فرمانے لگے: مجھے تو مجالست سے روک دیا گیا ہے۔

۱۹۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عفان، ہمام قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بیٹھنے کا ارادہ کرتا تو وہ فرماتے: ارباب اقتدار نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں اور مجھے مجالست سے روک دیا ہے۔

۱۹۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب نے فرمایا: قرآن مجید کا نام اسم تصغیر کے ساتھ مُصَیحِف اور مسجد کا مُسَیجِد نام مت لو چونکہ جو چیز اللہ کی ہو وہ عظیم الشان اور حسین وجمیل ہوتی ہے، نہ کہ مصغر۔

۱۹۱۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمٰن بن حرملہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ کوئی انسان بھی ایسا نہیں تھا جو جرأت کر کے سعید بن میتب سے کچھ پوچھے مگر پہلے سوال کرنے کی اجازت لیتا تھا جیسا کہ کسی امیر سے اجازت لی جاتی ہے۔

۱۹۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمٰن مقری، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اس آدمی میں کچھ بھلائی نہیں جو جمع مال کا ارادہ نہ رکھتا ہو تا کہ اس سے اپنے حقوق ادا کرے اور لوگوں کی زبانوں کو لغویت سے باز رکھے۔

۱۹۱۸- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے وفات پائی تو انہوں نے دو یا تین ہزار دینار ورثہ کے لئے ترکہ میں چھوڑے اور فرمایا: میں نے ترکہ میں اتنے سارے دینار صرف اس لئے چھوڑے ہیں تا کہ ان کے ذریعے اپنے دین اور حسب کو محفوظ رکھ سکوں۔

یہ حدیث ثوری نے یحییٰ بن سعید، سعید بن میتب کے طریق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک سو دینار ترکہ میں چھوڑے

ہیں اور فرمایا ان کے ذریعے میں اپنی دینداری، عزت اور حسب کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔
۱۹۲۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰ ثعلب نحوی، ذویب بن عمامہ، محمد بن معن غفاری، محمد بن عبداللہ بن اخی زہری، عن عمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت سعیدؒ بن میتب نے فرمایا: جو آدمی اللہ سے مستغنی و بے نیاز ہوا وہ لوگوں کا محتاج ہو جاتا ہے۔
۱۹۲۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عارم، حماد بن زید، علی بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے علی کہتے ہیں ایک مرتبہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا میں نے ریشم کا ایک جبہ پہن رکھا تھا، فرمایا: تو نے بڑا عمدہ جبہ پہنا ہے۔ میں نے کہا یہ جبہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا کیونکہ سالم (جلدی بیماری) نے اسکا فساد مجھ پر ڈال دیا۔ (اس وجہ بدرجہ مجبوری پہنا ہے۔) سعید بن میتب رحمہ اللہ فرمانے لگے: اپنے دل کی اصلاح کرو اور جو من چاہے پہنو۔

سعیدؒ ابن میتب کی سند سے چند احادیث

۱۹۲۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اُسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرؓ نے مسجد نبوی کے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب خدا کے حکم رجم (زانی اور زانیہ کو سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے: یہ حکم تو قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اگر میں قرآن مجید میں زیادتی کو مکروہ وحرام نہ سمجھتا آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حکم رجم پر عمل کیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی عمل کیا اور میں نے بھی حکم رجم پر عمل کیا ہے۔

یحیٰ بن سعید نے بھی اس حدیث کو سعید بن میتب سے اسی طرح روایت کی ہے۔
۱۹۲۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون، یحیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن میتب کو بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: تم آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے بچو۔
۱۹۲۴-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن منصور رمانی، معافی بن سلیمان، حکیم بن نافع، یحیٰ بن سعید، سعید بن میتب کے سلسلۂ سند سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اُمت میں سب سے پہلے امانت اٹھالی جائے گی اور آخر میں صرف نماز باقی رہے گی لیکن بہت سارے ایسے نمازی ہوں گے جن میں بھلائی کی کچھ توقع نہیں ہوگی۔[۱]
۱۹۲۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یعقوب بن حمید بن کاسب، عبداللہ بن عبداللہ اموی، حسن بن حر، یعقوب بن عتبہ بن اخنس، کے سلسلۂ سند سے سعید بن میتب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غلاموں کو سامان فخر بنایا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکا دیتے ہیں۔[۲]
۱۹۲۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر، محمود بن مروزی، احمد بن یعقوب، ولید بن سلمہ، یونس بن یزید، ابن شہاب زہری، احمد، سعید بن میتب کے سلسلۂ سند سے عثمانؓ بن عفان کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آذان سنو فوراً کھڑے ہو جاؤ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۳۸ . ومجمع الزوائد ۷/ ۳۲۱ . ولسان المیزان ۳/ ۲۲۶ . وکنز العمال ۹۵ ۵۴ .
۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۳ ۴ . والزہد للامام احمد ۳۹۰ . وتخریج الاحیاء ۴/ ۵۴ ۲ . والضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۷۱ . وکشف الخفاء ۲/ ۳۲۴ . والدرالمنثور ۱۵۲ وکنز العمال ۲۵۰۴۲ .

سے بھی عزیمت ہے۔[۱]

۱۹۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن طلحی، ابو حصین محمد بن حسن وادعی، یحییٰ حمانی، قیس بن ربیع، عبداللہ بن عمران، علی بن زید، سعید بن میب کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ بن ابی طالب کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے؟ جواب دیا کہ عورتیں مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد انہیں دیکھیں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے یہ جواب نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؓ تو میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔[۲]

۱۹۲۸- اللہ سے ڈرنے والا...... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، سعید بن علی بن خلیل، اسحاق بن عنبر، نصر بن ثابت، یحییٰ بن سعید، سعید بن میب کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قوی تر ہو جاتا ہے اور اپنے شہر و علاقہ میں امن و سلامتی کے ساتھ چلتا پھرتا ہے۔[۳]

۱۹۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن میب کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دورانِ مقابلہ جس آدمی نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا درآنحالیکہ اسے اعتماد نہیں کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ صریح جوا بازی ہے۔[۴]

۱۹۳۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن بکر بن حیان، عمر بن حصین، ابراہیم بن عطاء، یزید بن عیاض، زہری، سعید بن میب کے سلسلۂ سند سے عمارؓ بن یاسر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن خلق اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اخلاق ہے۔[۵]

۱۹۳۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، حبیب کاتب مالک، عن ابن اخیہ الزہری، زہری، سعید بن میب کے سلسلۂ سند سے اُبی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: عمرؓ کی وفات پر اسلام کو لبیک ہے۔[۶]

۱۹۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، خشاب رقی، رزیق ابو قاسم حمصی، حکم بن عبداللہ ایلی، زہری، سعید بن میب رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی عظمت و شرافت ہوتی ہے جس سے لوگ رونق حاصل کرتے ہیں اور میری امت کی رونق و شرافت قرآن مجید ہے۔

۱،۲۔ الاحادیث الضعیفة ۱/ ۱۷. وکنز العمال ۳۱۰۰۱.

۳۔ تاریخ اصبهان للمصنف ۲/ ۶۳، ۲۲۸. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۲۱۶. وکشف الخفاء ۱/ ۳۷۳.

۴۔ المستدرک ۲/ ۱۱۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/ ۲۰. وسنن ابی داؤد. کتاب الجهاد باب ۶۹. وسنن ابن ماجة ۲۸۷۶. وسنن الدار القطنی ۴/ ۱۱۱. ۳۰۵. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲/ ۴۹۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۶۹ ومشکاة المصابیح ۳۸۷۵.

۵۔ مجمع الزوائد ۸/ ۲۰. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۳۲۰. والدر المنثور ۲/ ۷۵ والترغیب والترهیب ۳/ ۴۰۶. وکنز العمال ۵۱۴۰.

۶۔ مجمع الزوائد ۹/ ۷۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۱. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۳۱۴. وکنز العمال ۳۲۷۳۶.

(۱۷۱) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ[۱]

مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بھی ہیں مدینہ کے فقہائے سبعہ میں انکا شمار ہوتا ہے۔طاعت خداوندی کو انہوں نے ساری عمر اپنا شعار بنایا۔مختلف آزمائشوں میں مبتلا رہے۔اور باعث ثواب سمجھ کر ان سے نبرآزما ہوئے، مجتہد مطلق، عبادت گزار اور دائمی روزہ دار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف معرفت احسانات اور آزمائشوں کا خفاء ہے۔

۱۹۳۳-**چار لوگوں کی چار دعائیں اور ان کی قبولیت**......احمد بن بندار، عبداللہ بن سلیمان الاشعث، سلیمان بن معبد، اصمعی، عبدالرحمن بن ابی زناد، ابوہ ابوزناد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عروہؒ بن زبیرؓ، عبداللہؓ بن زبیرؓ، مصعبؒ بن زبیرؓ اور عبداللہؓ بن عمرؓ ایک حجرے میں جمع تھے۔کسی نے تجویز کی کہ ہم لوگ اپنی اپنی آرزوئیں پیش کریں۔سب نے اسے پسند کیا۔سب سے پہلے عبداللہؓ بن زبیرؓ نے کہا: میری آرزو یہ ہے کہ مجھے خلافت ملے۔عروہ رحمہ اللہ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔مصعب رحمہ اللہ نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ عراق کی ایک خوبصورت عورت اور قریش کی دو عورتیں عائشہ بنت طلحہ، سکینہ بنت حسین میرے عقد میں آجائیں۔عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میری تمنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بھرپور مغفرت فرمائے۔

چنانچہ خدا نے ان چاروں کی دعا قبول فرمائی اور ہر ایک کی تمنا پوری ہوئی، امید ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی مغفرت بھی کردی ہوگی۔

۱۹۳۴-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس سماع حدیث کے لئے لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔عمرو بن دینار کہتے ہیں ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم سیکھو۔

۱۹۳۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو باہلی، اصمعی، ابن ابی زناد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے ہم کسی دوسری کتاب کو نہیں رکھیں گے، سو میں نے اپنی بہت ساری کتابیں مٹا ڈالی ہیں۔اب میں چاہتا ہوں کہ میری کتابیں میرے پاس موجود ہوتیں چونکہ کتاب اللہ کا معاملہ کافی حد تک مضبوط ہو چکا ہے۔

(لہذا غیر قرآن کا قرآن مجید کے ساتھ خلط ملط ہونے کا شک وشبہ دور ہو چکا ہے چونکہ قرآن مجید کا جمع دوبار ہو چکا اس کے نسخے دنیا میں عام ہو چکے ہیں اب اس میں خلط ملط ہونے کا ڈر نہیں رہا۔تنوّی۔)

۱۹۳۶-**امانت کے تقاضا میں عروہؒ کی نرمی**......ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، محمد بن ضحاک

۱۔ تهذيب التهذيب ۷/ ۱۸۰ والتاريخ الكبير ۷/ ۳۱. والجرح والتعديل ۶/ ۳۹۵ .وطبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۸

نام عروہ، ابوعبداللہ کنیت، مشہور صحابی حواری رسول اللہ ﷺ زبیر بن عوامؓ کے فرزند، ابوبکر صدیق کے نواسے اسماءؓ کے لخت جگر تھے۔حضرت عمرؓ کے آخر عہد میں پیدا ہوئے ۹۴ ہجری میں وفات ہوئی۔اپنے زمانہ میں صاحب ثروت لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا بڑے فیاض تھے روزانہ غسل کرتے لباس فاخرہ زیب تن کرتے تھے۔

کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق کے پاس مصعب بن زبیر کے بیٹوں کا مال ودیعت رکھا۔ پھر وہ اور ام طلحہ عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ شام کی طرف نکل گئے۔ چنانچہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ طلحہ نے مال ودیعت سے گھر تعمیر کرنے اور غلام اونٹ اور بکریاں خریدنی شروع کردی ہیں۔ عروہؒ جب طلحہ کے پاس آئے تو اپنے آنے کی وجہ ان سے بیان کرنا ناپسند سمجھی اور مال کا تقاضا بھی نہ کیا چنانچہ عروہ رحمہ اللہ ان سے ملتے مگر مال کا تقاضا نہ کرتے، طلحہ نے ایک دن ان سے کہا کیا تم اپنا مال واپس نہیں لیتے؟ جواب دیا جی ہاں واپس لیتا ہوں۔ کہا: اپنا ایلچی بھیج کر اپنا مال لے لو۔ عروہ رحمہ اللہ نے پوچھا! کب؟ کہا: جب تم چاہو لے لو، چنانچہ عروہ رحمہ اللہ نے اپنا ایلچی بھیجا لیکن اچانک جس گھر میں مال رکھا تھا وہ منہدم ہوگیا۔ مال اس سے نکالا اور ایلچی عروہ رحمہ اللہ کے پاس آگیا اور آگے سے عروہ رحمہ اللہ نے ذیل کے شعر بطور تمثیل کے پڑھنے شروع کردیئے۔

فما استخبات فی رجل خبیئاً...... کمثل الدین او حسب عتیقٍ

ذوو الاحساب اکرم ما ثرات...... واصبر عند نائبة الحقوق.

میں نے ایک آدمی کے بارے میں ایک چیز پوشیدہ کی اور پھر اس کا اس سے پوچھا جیسے دین اور عمدہ حسب ونسب، حسبوں والے خاندانی وموروثی عزت ووقار کے اعتبار سے اکرم واشرف ہوتے ہیں اور حقوق کا حادثہ جب انہیں پیش آتا ہے تو صبر آزما ہوتے ہیں۔

۱۹۳۷- عروہؒ کے فرمودات...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن شاہین، مصعب بن عبد اللہ زبیری، ابوہ عبد اللہ، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا: بہت سارے ایسے ذلت کے کلمات ہیں جنہیں میں نے سن کر برداشت کیا تو ان کلمات ذلت نے مجھے طویل عزت بخشی۔

۱۹۳۸- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں جب تم کسی آدمی کو نیکی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس نیکی کے ضمن میں کچھ اور نیکیاں بھی اس کے ہاں موجود ہیں اور جب تم کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس برائی کے ضمن میں کچھ اور برائیاں بھی ہیں پس یقیناً نیکی پوشیدہ نیکیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور برائی پوشیدہ برائیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۱۹۳۹- ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، نصر بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ، احمد بن عبد العزیز جوہری، عمر بن شبہ وابوزید، اصمعی، عبد الرحمٰن بن ابی زناد، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے...... عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو تم میں سے کوئی بھی اپنے رب تعالیٰ کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنے کرم کی طرف اس کو ہدایت نہ دے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اکرم فرما ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکو اختیار کیا جائے، فرمایا کرتے تھے: اے بیٹو! علم حاصل کرو سو اگر تم قوم میں کم مرتبہ ہو تو ان میں تم بڑے مرتبے والے بن جاؤ گے۔ ہائے افسوس! بوڑھا جاہل قبیح تر ہے۔ اور فرمایا کرتے! جب تم شر کا خوشنما لباس کسی کو پہنے دیکھو تو اس سے ڈرو، اور اگر لوگوں کے ہاں کوئی سچا آدمی ہے تو اس کے صدق کے ماتحت اور بھی سچائیاں ہیں اور جب تم خیر کا خوشنما لباس کسی آدمی کو پہنے دیکھو تو اس سے اپنی امید وابستہ رکھو۔ اگر لوگوں کے درمیان کوئی برا آدمی ہے تو اس میں اور برائیاں بھی ہوں گی۔ لوگ اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے اپنے والدین کے مشابہ ہوتے ہیں۔

۱۹۴۰- ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، نصر بن علی، اصمعی، ابن ابی زناد، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عروہؒ فرمایا کرتے تھے: شرف ومرتبے کا بھی عاشق ہوتا ہے جس طرح حسن وجمال کا عاشق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فلاں

عورت کے دل میں فلاں قبیلہ کی الفت پیدا کر دی ہے۔ وہ سب لمبے اور سفید ہیں اور تم نے سیاہ بونوں کو قبول کر لیا۔

۱۹۴۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابومعاویہ الضریر، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا اچھی بات حکمت ہے۔ تمہارا چہرا کھلا ہوا ہونا چاہیے اور جنہیں تم عطیات دیتے ہو ان کے ہاں تم سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گے۔

۱۹۴۲-حضرت عروہؒ کی قوت برداشت اور وظائف پر کاربندی......ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوحسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے......کہ عروہ بن زبیر ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ ان کے بیٹے محمد بھی تھے۔ اسی دوران محمد بن عروہ چوپایوں کے اصطبل کے پاس سے گزرے کہ اچانک ان کو کسی چوپائے نے لات ماردی جس سے وہ گر پڑے اور وہیں ان کی موت ہو گئی۔ اسی دوران عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل آیا انہوں نے اس رات بھی اپنا یومیہ وظیفہ، ذکر واذکار نہیں چھوڑا۔ ولید نے ان سے کہا پاؤں کٹوا دیجیے ورنہ یہ پھوڑا آپ کے بدن کو فاسد کر دے گا چنانچہ ان کا پاؤں آری کے ساتھ کاٹ دیا گیا وہ اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے اور انہیں پاؤں کٹواتے وقت کسی نے بھی سہارا نہیں دیا تھا؟۔

جب ولید کے پاس سے واپس لوٹنے لگے فرمایا: ہمیں اس سفر میں عظیم مشقت سے دو چار ہونا پڑا۔

۱۹۴۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن محمد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کبھی اپنا وظیفہ نہیں چھوڑا علاوہ اس رات کے جس میں ان کا پاؤں کاٹا گیا اور وہ معن بن ایاس کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لعمرک ما اهويت کفي لريبه...... ولا حملتني نحو فاحشة رجلي

ولاقادني سمعي ولابصري له...... ولا دلني رأي عليها ولاعقلي

واعلم اني لم تصبني مصيبة...... من الدهر الا قداصابت فتى قبلي

تیری عمر کی قسم! میں نے ہتھیلی بھی بے قراری کی وجہ سے بلند نہیں کی اور نہ ہی مجھ پر کبھی کسی نے حملہ کیا بمثل اس ناسور کے جو میرے پاؤں پر ہو گیا تھا۔ میرے کانوں اور آنکھوں نے میری قیادت نہیں کی اور نہ میری رائے وعقل نے اس پر دلالت کی۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی بجز اس کے جو مصیبت زمانہ میں کسی نوجوان کو مجھ سے پہنچی۔

۱۹۴۴-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، یحیی بن طلحہ، عیسی بن یونس، عبدالواحد مولی عروہ کہتے ہیں کہ میں عروہ رحمہ اللہ کے پاس تھا وہ روزے میں تھے کہ ان کا پاؤں جوڑ سے کاٹا گیا۔

۱۹۴۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، عبیداللہ بن سعد زہری، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ہر دن مصحف سے دیکھ کر ایک چوتھائی قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے، اور رات کو بھی اتنا ہی نماز میں پڑھتے۔ اپنے اس معمول کو انہوں نے صرف اس رات چھوڑا جس میں انہیں زہریلا پھوڑا ہو گیا تھا جسکی وجہ سے پاؤں کٹوانا پڑا۔

۱۹۴۶-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، عامر بن صالح زبیری، ہشام بن عروہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے وہیں ان کے پاؤں میں ایک زہریلا پھوڑا نکل آیا ولید ان سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو پاؤں کاٹنے کی رائے دیتا ہوں۔ چنانچہ ان کا پاؤں کاٹا گیا وہ روزہ میں تھے اور ان کے چہرے پر تکلیف

کے ذرا اثرات بھی نہیں تھے۔ اسی دوران وہیں انکا بڑا بیٹا اصطبل میں گیا اور کسی چوپائے نے اس کو ٹانگ ماری جس سے وہ مرگیا، چنانچہ ان کی مدینہ تشریف آوری تک میں نے ان کے منہ سے کچھ نہیں سنا بالآخر یہاں آ کر فرمایا: اے اللہ! میرے چار اطراف تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے۔ میں اس پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور میرے چار بیٹے تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے اس پر بھی میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں بخدا! اگر تو نے لے ہی لیا ہے تو اُسے باقی رکھا ہے اور اگر تو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو عافیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

۱۹۴۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوحسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ بن زبیرؓ ولید بن عبدالملک کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو قریش وانصار ان کے پاس ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرنے آئے۔ ان سے عیسیٰ بن طلحہ کہنے لگے اے ابوعبداللہ! اللہ نے آپ کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا ہے چونکہ بخدا! آپ کو چلنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کتنا اچھا کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے سات بیٹے عطا فرمائے ان میں سے ایک کو واپس لے لیا اور باقی میرے پاس رہنے دیے اور ایک عضو واپس لیا اور پانچ اعضاء کو میرے پاس باقی رہنے دیا یعنی دو ہاتھ ایک پاؤں آنکھ اور کان۔

۱۹۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، عبدالرزاق، معمر، زہری کہتے ہیں کہ عروۃ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل گیا تھا اسکا اثر پنڈلی تک تجاوز کر گیا۔ ولید بن عبدالملک نے ان کے پاس اطباء بھیجے تا کہ خاطر خواہ علاج کرواسکیں۔ طبیبوں نے کہا: اس پھوڑے کی کاٹنے کے سوا کوئی دوائی نہیں ہے چنانچہ پاؤں کاٹا گیا مگر ان کا چہرہ شدت الم کی وجہ سے بسورہ تک نہیں۔

۱۹۴۹- دنیا کی رونق دیکھنے پر حکم خداوندی...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی دنیا کی زینت ورونق کو دیکھے وہ فوراً اپنے اہل خانہ کے پاس آئے انہیں نماز کا حکم کرے اور صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے: **"ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیاۃ الدنیا لنفتنھم فیہ"** اور لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تا کہ ان کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا۔

۱۹۵۰- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان عثمانی، احمد بن سلیمان طوسی، زبیر بن بکار، ابوضمرہ انس بن عیاض، ہشام بن عروہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب عروہؓ نے عقیق مقام میں محل لیا تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے مسجد نبوی سے کنارہ کشی کی ہے؟ فرمانے لگے ان لوگوں کی مسجدیں لہو ولعب اور ان کے بازار لغویات کا گہوارہ ہیں ان کے بازار مہنگائی کا گڑھ ہیں اور ان کے راستوں میں بے حیائی کی گرم بازاری ہے لہذا ان سے کنارہ کش عافیت میں رہے گا۔

۱۹۵۱- عروہؓ کی سخاوت..... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن سعید، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس جب خوش حالی کے دن آجاتے تو اپنے مکان کی دیوار میں شگاف بنا لیتے اور لوگوں کو آمد کا اذن عام دیدیتے۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس آتے، کھاتے پیتے اور کھانا اپنے ساتھ بھی لے جاتے اور عروہ رحمہ اللہ سورہ کہف اور ذیل کی آیت بار بار تلاوت کرتے:

ولو لا دخلت جنتک قلت ماشآء اللہ لاقوۃ الا باللہ

جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کیوں نہیں کہا؟

عروہؓ کی سند سے مروی احادیث

شیخ کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں خاص کر انہوں نے کبار صحابہ کرام اور صحابیات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۹۵۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن عبداللہ بن کناسہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے زبیر بن عوامؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سر کے سفید بالوں کو متغیر کرلیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔[1]

عروہ کی حدیثِ مذکور غریب ہے ابن کناسہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۹۵۳-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابن لہیعہ، ابواسود، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اُسکا گھر بنائیں گے۔[2]

عروہ کی حدیث غریب ہے عبداللہ بن لہیعہ متفرد ہیں۔ ابن مبارک اور ابن وہب وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۹۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن اسد بن شیبہ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظلماً ایک بالشت کے برابر بھی زمین قبضہ کی زمین کو اس کا طوق بنا کر سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔[3]

یہ حدیث صحیح مشہور ہے لیکن عروہ سے صرف ہشام روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۵-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن حمدون، مقدم بن محمد واسطی، قاسم بن محمد، عبیداللہ بن عمر، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ابومحمد! استلام حجر اسود کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے اسکا استلام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا ارشاد فرمایا: تو نے درست کیا۔[4]

ایک جماعت نے اس کو ہشام عن عروۃ کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ عبیداللہ سے صرف قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں اور مقدم بن محمد اس میں متفرد ہیں۔

۱۹۵۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن، یزید، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ

---

[1] سنن الترمذی ۱۷۵۲. وسنن النسائی ۸/ ۱۳۷، ۱۳۸، والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۳۱۱. ومسند الامام احمد ۱/ ۱۶۵، ۲/ ۲۶۱. ومجمع الزوائد ۵/ ۱۶۰. وفتح الباری ۱۰/ ۳۵۵. ومشکاة المصابیح ۴۴۵۵.

[2] مسند الامام احمد ۱/ ۲۰ وفتح الباری ۱/ ۵۴۴، ۵۴۵، وصحیح ابن خزیمة ۱۲۹۱ ۱۲۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۲۶۸. ومشکوة المصابیح ۶۹۷. وکنز العمال ۲۰۷۶۰، ۲۰۷۲۸، ۲۰۷۶۷. سنن الترمذی ۳۱۸. وسنن ابن ماجة ۷۳۶، وصحیح ابن حبان ۳۰۱.

[3] صحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، والسنن الکبری للبیهقی ۶/ ۹۸، ۹۹، ومجمع الزوائد ۴/ ۱۷۶، ۱۷۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۹۹. ومسند الامام احمد ۱/ ۱۸۸، ۱۹۰، ۲/ ۳۸۸. صحیح البخاری ۴/ ۱۳۰.

[4] الکنی للدولابی ۱/ ۱۰

بن عمرو کی روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو چھین کر نہیں قبض کریں گے لیکن علماء کو اٹھا لینے سے علم قبض کرلیں گے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو اپنا بڑا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔[1]

عروہ بن زبیر کی یہ حدیث ثابت شدہ ہے ان سے ان کا بیٹا ہشام، زہری اور ابو اسود بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، ابوہ ابو اویس، ہشام بن عروہ، اپنے والد عروہ سے وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنیٰ سے کیا جائے تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ صدقہ کی ابتداء اپنے عیال سے کرے۔ (بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنیٰ سے کیا جائے اس کا مطلب ہے کہ تمام مال صدقہ نہ کرے بلکہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے بھی کچھ چھوڑ دے۔ اصغر)

یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۹۵۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عثمان بن ہیثم، ہشام بن زیاد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللھم متعنی سمعی وبصری وعقلی واجعلھما الوارث منی وانصرنی علی عدوی وارنی فیہ ثأری" اے اللہ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں اور عقل سے فائدہ پہنچا۔ ان کو میرا وارث بنا، میرے دشمن کے خلاف میری مدد کر اور اس میں مجھے میرا بدلہ دکھلا۔

عثمان بن ہیثم نے اپنی حدیث میں زیادتی کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین ومن الجوع فانہ بئس الضجیع۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور بھوک سے بے شک وہ بُرا ساتھ لیٹنے والا ساتھی ہے۔[2] اس روایت میں عقلی کے الفاظ روایت کرنے میں عثمان بن ہیثم متفرد ہیں۔

۱۹۵۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن قاسم بن زیات، واحمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، خالد بن عبدالرحمٰن، سفیان ثوری، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے۔

۱۹۶۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، عمر بن سلمہ غفاری، جعفر بن محمد بن زبیر، ہشام، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو غفار کے ایک آدمی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے چنانچہ اسکو شدت کے بخار میں پایا جسکی وجہ سے وہ بے چارہ شدید چیخ و پکار میں مبتلا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار کا تعلق جہنم کی تپش سے ہے اور بخار مؤمن کیلئے آگ سے حصہ ہے۔[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰۔ والسنن الکبری للبیھقی ۶/ ۹۸، ۹۹، ومجمع الزوائد ۴/ ۷۶، ۱/ ۷۹، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۹۹۔ ومسند الامام احمد ۱/ ۸۸، ۱۹۰، ۲/ ۳۸۸۔ وانظر کذلک: صحیح البخاری ۴/ ۱۳۰۔

۲۔ الکنیٰ للدولابی ۱/ ۱۰

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۶۔ وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳۔ وسنن الترمذی ۲۶۵۲۔ وسنن ابن ماجۃ ۹۔ ومسند الامام احمد ۲/ ۱۶۲، ۱۹۰۔ وسنن الدارمی ۱/ ۷۷۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اسکی جو تمنا ہے وہ اسے عطا فرما چنانچہ اس مریض نے ایک دردناک آہ بھری اور مر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری فرما دیتا ہے۔

عروہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ہشام سے صرف جعفر بن محمد ہی روایت کرتے ہیں۔ اور ہم نے اسے فقط عمر بن سلمہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۹۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری، حسن بن موسیٰ سمسار، محمد بن عبدک قزوینی، عباد بن صہیب، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیؓ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔[۱]

ہشام بن عروہ کی یہ حدیث ضعیف ہے جو صرف عبادۃ سے ہی مروی ہے۔

صحابۂ کرامؓ کے خلاف جرات کرنے والوں کیلئے وعید......۱۹۶۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، ابراہیم بن ہیثم، محمد بن خطاب موصلی، عبداللہ بن ولید عدنی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہؓ کے خلاف جرات کرنے والے میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

عروہ کی یہ حدیث غریب ہے ابوبکر بن ابی سبرہ مدنی صاحب غرائب اسکو روایت کرنے میں متفرد ہے۔

(۱۷۲) قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ[۲]

ان میں سے ایک فقیہ، پرہیزگار، شفیق، فروتنی و عاجزی کرنے والے، عمدہ و اعلیٰ حسب نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپؒ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے، محاسنِ اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ طالب کیلئے بلندی اور میل جول والے کیلئے صفائی عین تصوف ہے۔

قاسم بن محمد کی عمر بن عبدالعزیز کو نصیحت اور اس کا اثر......۱۹۶۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن عثمان بن طلحہ، افلح بن حمید کہتے ہیں کہ جب عبدالملک بن مروان کی موت ہوئی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز کو شدید رنج ہوا...... حتیٰ کہ انہیں عیش و عشرت سے نفرت ہوگئی حالانکہ وہ ناز و نعمت کے پلے ہوئے تھے۔ ستر دن تک ٹاٹ کے کھردرے کپڑے پہنے۔ قاسم بن محمدؒ نے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ہمارے اسلاف مصائب کا بڑی جوانمردی کے ساتھ استقبال کیا کرتے تھے اور ناز و نعمت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسی دن حالت سوگ اور بوسیدگی کو ختم کر کے آٹھ ہزار دینار کی مالیت کے کپڑے زیب تن کئے۔

۱۹۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبدالرحمٰن بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ قاسم بن محمدؒ فرمایا کرتے تھے: گناہ اہل گناہ ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔

۱۹۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر اشعری، ابن ادریس، ابن ابی زناد...... ابی زناد کہتے ہیں میں

۱۔ المستدرک ۱/ ۲۳ ۵، ۲/ ۱۴۲. والادب المفرد ۲۵۰. والمعجم الصغیر ۲/ ۱۰۸ والمصنف لعبدالرزاق ۱۹۶۶۰. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۵۵۹، ۷۳۰ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۸.

۲۔ التاریخ الکبیر ۱/ ت ۳۶۹. والجرح ۷/ ت ۱۲۳۲. والاستیعاب ۳/ ۱۳۶۶. وسیر النبلاء ۳/ ۴۸۱. واسد الغابة ۴/ ۳۲۴. والکاشف ۳/ ت ۴۸۱۹. والاصابة ۳/ت ۸۲۹۴، والتقریب ۲/ ۱۴۸.

نے قاسم بن محمد سے افضل فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۹۶۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یحیی بن سعید نے کہا کہ ہم مدینہ طیبہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے تھے جس کو قاسم بن محمد پر فضیلت دے سکیں۔

۱۹۶۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، حیان بن ہلال، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم رحمہ اللہ کو مقام منیٰ میں فرماتے سنا جبکہ لوگوں نے ان پر مسائل کی بوچھاڑ کردی تھی فرمانے لگے: بخدا! کہ میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں، جو کچھ تم سوال کرتے ہو اسکا ہم علم نہیں رکھتے۔ اگر ہم جانتے تو علم نہ چھپاتے اور نہ ہی تم سے چھپانا ہمارے لئے حلال ہے۔

یحیی بن سعید کہتے ہیں میں نے قاسمؒ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ سب کچھ ہم بیان نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد آدمی جاہل زندہ رہے اس سے بہتر ہے کہ وہ لاعلمی کے عالم میں کچھ کہے۔

۱۹۶۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، صباح، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے بڑھ کر سنت رسول اللہ ﷺ کا بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا اور اس زمانے میں کسی آدمی کو کامل اس وقت تک شمار نہیں کیا جاتا تھا جب تک وہ سنت رسول اللہ ﷺ کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

۱۹۶۹- قاسم بن محمد رحمہ اللہ کی وفات...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ حج یا عمرہ کرنے کے قصد سے نکلے اور مکہ ومدینہ کے درمیان انتقال فرمایا۔ انتقال کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا: میری قبر پر مٹی ڈال کر برابر کردینا، اہل خانہ کے پاس واپس چلے جانا اور اس طرح کہنے سے بچنا کہ میں ایسا تھا اور ایسا تھا (یعنی واپس جاکر تم میری تعریف میں یوں نہ کہو کہ میرا باپ بہت بڑا محدث، فقیہ اور عالم بالسنہ تھا وغیرہ)

۱۹۷۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، حاتم بن لیث، ابن نمیر، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی قاسم بن محمد کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ بڑے عالم ہیں یا سالم؟ جواب دیا یہ مرتبہ تو سالم کا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کہا حتیٰ کہ دیہاتی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے ناپسند سمجھا، یوں کہیں کہ سالم مجھ سے تگڑے عالم ہیں چونکہ جھوٹ ہوجاتا یا یوں کہتے کہ میں اس سے بڑا عالم ہوں اس طرح ان کو اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنی پڑتی۔

۱۹۷۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب صائغ، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، حاتم جوہری، عارم، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔

آپؒ نے اپنے ایسے ایک لاکھ درہم چھوڑ دیئے جنکے متعلق ان کے دل میں کچھ کھٹکا تھا۔

قاسم بن محمد کی سند سے چند مروی احادیث

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد کی سند سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں ان کی زیادہ تر مروی احادیث احکام ومناسک حج میں ہیں۔

۱۹۷۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قاضی ابومحمد، محمد ایوب، ابوولید طیالسی، یزید بن ابراہیم وحماد بن سلمہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت ذیل تلاوت کی

"هو الذى انزل عليك الكتاب منه ايات محكمات هن ام الكتاب "الیٰ آخر الایۃ

اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی اسمیں سے کچھ واضح حکم والی آیات ہیں اور وہی اصلِ کتاب ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو متشابہات کے بارے میں سوال کرتے دیکھو تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زیغ سے تعبیر کیا ہے۔[1]

حدیث کے الفاظ قاضی کے ہیں حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور سلسلۂ سند یوں ہے عبدالرحمٰن بن ابی القاسم عن ابیہ القاسم عن عائشہ۔ عبدالرحمٰن متفرد ہیں ولید بن مسلم سے۔

۱۹۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، ابن زنجویہ بن ہیثم، عبدالعزیز بن یحییٰ مدنی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں: ہائے میرا سر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے سر میں درد ہو اور میں زندہ ہوں تو میں تیرے لئے استغفار اور دعا کروں گا، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں، افسوس بخدا! میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اور اگر یہی معاملہ ہے تو آپ کے آخری دن کا پچھلا پہر کسی اور بیوی کے پاس گزرے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میرے خود سر میں درد ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلوا کر کچھ وصیت کروں تاکہ لوگ چہ مگوئیاں نہ کریں اور میں کہوں کہ اللہ نے انکار کیا اور مؤمنوں نے دفاع کیا یا فرمایا اللہ نے دفاع کیا اور مؤمنوں نے انکار کیا۔[2]

اس حدیث کو یحییٰ بن حسان نے سلیمان بن بلال کے طریق سے روایت کیا ہے اور زبیدی نے عبدالرحمٰن بن قاسم، عن ابیہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۹۷۴- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب نبی ﷺ بارش دیکھتے تو ارشاد فرماتے "اے اللہ موسلا دھار اور سکون کی بارش عطا فرما"۔[3]

یہ حدیث نافع مولیٰ ابن عمرؓ نے بھی قاسم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۷۵- بابرکت عورت اور نکاح...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، قاسم بن ابی محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے کسی ایک کے لقمہ (کے ثواب) کو اس قدر بڑھاتا ہے جس طرح کسی آدمی کی اونٹنی کے بچے کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ کو احد کے پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔

۱۹۷۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، موسیٰ بن تلیدان، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ بلحاظ برکت افضل ترین نکاح وہ ہے جو اخراجات کے اعتبار سے کمتر ہو، حضرت عائشہ فرمانے لگیں یہ حدیث میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے تب تمہیں سنا رہی ہوں۔

یہ حدیث اسی طرح عمر بن علی مقدمی، عبدالصمد اور سعید بن عامر نے موسیٰ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب العلم ۱، وسنن ابى داؤد ۴۵۹۸. وسنن الدارمى ۱/۵۵ وسنن ابن ماجة ۴۷. وتفسير الطبرى ۳/۱۱۹. وتفسير ابن كثير ۲/۶. وتفسير الدر المنثور ۲/۵ والاسماء والصفات للبيهقى ۴۵۷.

[2] صحيح البخارى ۷/۱۵۵، ۹/۱۰۰. والسنن الكبرىٰ للبيهقى ۳/۳۸۷. وفتح البارى ۱۰/۱۲۳، ۱۳۸، ۲۰۵. ودلائل النبوة للبيهقى ۷/۱۶۸. ومشكاة المصابيح ۵۹۷۰.

[3] صحيح بخارى ۲/۴۰ وسنن ابى داؤد كتاب الادب باب ۱۱۳ والسنن الكبرى للبيهقى ۳/۳۶۱. وصحيح ابن حبان ۶۰۰، م۲۰۵ (موارد) وفتح البارى ۲/۵۱۸.

۱۹۷۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اُسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ابن سخبرہ، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین عورت بلحاظ برکت کے وہ ہے جسکا خرچہ کم ہو۔[۱]

۱۹۷۸- ابونعیم اصفہانی، محمد احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، لہیعہ، خالد بن ابی عمران، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ عزوجل کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: وہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا حق دیا جائے قبول کر لیتے ہیں اور اگر ان سے حق مانگا جائے تو فوراً دے دیتے ہیں: نیز وہ لوگوں کے لئے فیصلے ایسے ہی کرتے ہیں جیسے اپنے لئے۔[۲]

یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ اسمیں متفرد ہے۔ احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابن عفیر انصاری، شعیب بن سلمہ، عصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قدرت رکھتے ہوئے عورت کے محاسن کو دیکھنے سے اپنی نظر بچا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں عبادت کا ایسا شوق ڈال دیتے ہیں جسکی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔[۳]

(۱۷۳) ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ[۴]

ابوبکر بن عبداللہ فقیہ بے مثال، وجیہ الشان اور ایسے عبادت گزار تھے جنہیں راہب قریش کہا جاتا تھا۔ آپ بھی فقہاء سبعہ میں سے ہیں ان کی اکثر احادیث قضاء و احکام میں ہیں۔

۱۹۸۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب کے سلسلۂ سند سے زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے ابوحسان کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو کثرت نماز کی وجہ سے راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، یحییٰ بن عبدالملک ہدیری، مغیرہ بن عبدالرحمٰن مخزومی، (ابوہ) عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم تین امور میں سے کسی ایک کے لئے ہوسکتا ہے، اعلیٰ نسب والے کے لئے کہ وہ علم سے اپنے نسب کو مزین کر دیتا ہے۔ یا دین دار کیلئے کہ وہ علم سے اپنے دین کو مزین کرتا ہے۔ یا یہ علم سلطان کے لئے ہو کہ اسے نفع پہنچاتا ہے۔ میں عروہ بن زبیر اور عمر بن عبدالعزیز کے سوا کسی کو نہیں جانتا کہ اس میں یہ تینوں خصائص جمع ہوں، چنانچہ وہ دونوں پختہ دیندار، اعلیٰ نسب اور سلطنت کے مرتبہ پر بھی فائز تھے۔

۱۔ المستدرک ۲/ ۱۷۸. ومسند الامام احمد ۶/ ۱۴۵. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۵۵. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۳۴۶. والمصنف لابن ابی شیبة ۴/ ۱۸۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۶/ ۶۷. والزهد ۴۰ ومشكاة المصابيح ۳۷۱۱.

۳۔ الكامل لابن عدى ۵/ ۲۰۰۹.

۴۔ تهذيب التهذيب ۷/ ۲۳. وتقريب التهذيب ۱/ ۵۳۵ والتاريخ الكبير ۵/ ۳۸۵. والجرح والتعديل ۵/ ۵۱۹.

مسندِ ابوبکر بن عبدالرحمٰن

۱۹۸۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، عن اخیہ، سلیمان بن بلال، محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق وموسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں [1]

(۱۷۴) عبیداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ [1]

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی بحور اربعہ (چار بڑے عالموں) میں سے ایک ہیں۔ شب بیداری ان کا مزاج دنیا سے کنارہ کشی انکی طبیعت تھی۔ علم وعمل کے بحر بیکراں تھے۔

۱۹۸۴-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، نوح بن حبیب، محمد بن یحییٰ ومحمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قریش کے چار علم کے سمندروں کو پایا ہے سعید بن مسیب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، عبیداللہ بن عتبہ اور عروہ بن زبیر رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا۔

۱۹۸۵-عبیداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی ......ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اسحاق بن اسماعیل، مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر عبیداللہ بن عتبہ مجھے پالیتے جس وقت کہ خلافت کا بارِ عظیم میرے اوپر ڈال دیا گیا تھا تو وہ ضرور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتے۔

۱۹۸۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس ثقفی، محمد بن حسین بن اشکیب، ابوحسین بن اشکیب، ابن ابی زناد، ابوزناد کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ان کی امارت کے معاملہ میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ کے پاس مشورہ لینے کیلئے آتے دیکھا ہے۔ چنانچہ عبیداللہ رحمہ اللہ کبھی انہیں امارت سے روک دیتے اور بسا اوقات اجازت دے دیتے۔

۱۹۸۷-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، ابراہیم بن منذر، عبدالرحمٰن بن مغیرہ، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوہ ابوزناد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف چند اشعار لکھ کر بھیجے:

باسم الذی انزلت من عنده السور...... والحمد لله امابعد یاعمر

ان کنت تعلم ماتأتی وماتذر......فکن علی حذر قدینفع الحذر

واصبر علی القدرِ المحتوم وارض به...... وان اتاک بمالاتشتهی القدر

فما صفالا مریء عیش یسر به...... الاسیتبع یوماً صفوه کدر

اس ذات کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے پاس سے سورتیں نازل ہوئیں اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں امابعد! اے عمر! اگر تم جانتے ہو جولاتے ہو اور جو چھوڑتے ہو

---

[1] سنن ابن ماجة ۶ / ۳۸ . ومسند الامام احمد ۲/ ۴۵۰ . وصحیح ابن حبان ۵۶ ۲۴ . ۵۸ ۲۴ . (موارد) ۱۱/ ۱۰۱ . وامالی الشجرة ۱/ ۲۳۴ . واتحاف السادة المتقین ۵/ ۵۶ ، ۱۰/ ۱۱۲ . والدر المنثور ۲/ ۲۳ .

[1] طبقات ابن سعد ۵/ ۲۵۰ . والتاریخ الکبیر ۵/ ت ۱۲۳۹ . والجرح ۵/ت ۱۵۱۷ . والجمع ۱/ ۳۰۱ . وسیر النبلاء ۴/ ۴۷۵ . والکاشف ۲/ت ۳۶۰۸ . وتهذیب التهذیب ۷/ ۲۳ . والتقریب ۱/ ۵۳۵ . والخلاصة ۲/ ت ۴۵۶۴ .

تو پس اللہ سے ڈرتے رہو چونکہ اللہ کا ڈر نفع بخشتا ہے۔ حتمی تقدیر پر صبر کرو اور اس سے راضی رہو اگر چہ تقدیر تمہارے سر پر تمہاری خواہش کے خلاف امور ڈالے۔ آدمی کی صاف وشفاف زندگی جو اُسے بھلی لگتی ہے مگر ایک نہ ایک دن اسکی خوشگوار زندگی کے بعد تکلیف دہ زندگی بھی آجاتی ہے۔

مسانید عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ

ان کی اکثر احادیث حقارتِ دنیا اور زہد سے متعلق ہیں۔

۱۹۸۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن سہل بن مہاجر، محمد بن مصعب، اوزاعی، زہری، عبید اللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دنیا اللہ کے ہاں اس مردار بکری سے بھی زیادہ حقیر ہے۔[1]

اوزاعی کی یہ حدیث غریب ہے زہری کی سند سے۔

۱۹۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن وہب، یونس بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابی ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کی بقدر سونا ہوتا تو مجھے خوش نہ کرتا کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہو اور تین دن گزر جائیں مگر کچھ تھوڑا بہت قرض کی خاطر روک رکھا ہو۔[2]

۱۹۹۰- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعید، محمد بن اسحاق، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں کرتے یہاں تک کہ اسکو پہلے آگاہ نہ کردے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت ہوا ان کی آخری بات جو میں نے سنی فرما رہے تھے "جنت کا رفیق اعلیٰ عطا فرما"[3] میں نے کہا: جب آپ کا یہ ارادہ ہے تب تو وہ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں پہچان گئی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر انہیں پہلے خبر دیجاتی ہے۔

(۱۷۵) خارجہ بن زید رحمہ اللہ[4]

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک فقیہ بن فقیہ خارجہ بن زید بن ثابت انصاری رحمہ اللہ بھی ہیں۔ یہ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے ہیں جنہوں نے فقہ وعلم میں مہارت پیدا کی۔ عزلت کو ترجیح دی۔ ان کا کلام وعلم اس وجہ سے زیادہ نہیں پھیلا کیونکہ ان کی عام احادیث قضاء واحکام سے متعلق ہیں۔

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۲۹، ۲/ ۳۳/ ۴/ ۲۲۹، ۲۳۰، ۳۳۶، والترغیب ۴/ ۱۷۳، والدر المنثور ۳/ ۲۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۷.

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۴۶، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۱/ ۳۳۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۶/ ۲۳۴. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۸۸.

۴۔ تہذیب التہذیب ۳/ ۷۴، والتقریب ۱/ ۲۱۰، والتاریخ الکبیر ۳/ ۲۰۴. والجرح والتعدیل ۳/ ۷۴۳. وطبقات ابن سعد ۵/ ۲۶۲. والتاریخ الکبیر ۳/ ت ۶۹۹ واخبار القضاۃ ۱/ ۱۰۸ والجمع ۱/ ۱۲۶. وسیر النبلاء ۴/ ۴۳۷، ۴۴۱. والکاشف ۱/ ۲۶۵ وشذرات الذہب ۱/ ۱۱۸.

خارجہ کی سند سے مروی احادیث

۱۹۹۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد، خارجہ بن زید بن ثابت کے سلسلۂ سند سے ان کے والد زید بن ثابت رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مال خوشگوار اور لذیذ ہے۔[1]

۱۹۹۲-قاتل کیلئے سخت وعید......ابونعیم اصفہانی، شافع بن محمد، ابوعوانہ اسفرائنی، احمد بن عبدالعزیز جوہری، علی بن حرب، عبدالعزیز بن یحییٰ بن مدنی، مالک بن انس، ابوزناد، خارجہ بن زید کے سلسلۂ سند سے زید بن ثابتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کرتے اور احادیث ارشاد فرماتے تھے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے صفحۂ ہستی پر شرک کے بعد حرام ترین گناہ ناحق قتل کرنا ہے۔ بخدا! زمین اللہ کے سامنے چلا اٹھتی ہے اور اجازت مانگتی ہے تاکہ مرتکب قتل کو اپنے اندر دھنسا دے۔[2]

(۱۷۶) سلیمان بن یسارؒ[3]

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ عبادت گزار تھے، فتنوں سے کنارہ کش تھے۔ آپؒ نے ساری عمر علم و عمل میں کھپا دی۔

۱۹۹۳-یوسف ثانی......ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب، عبداللہ بن ابراہیم بن بیان، محمد بن خلف بن وکیع، ابوبکر عامری، سلیمان بن ایوب، مصعب بن عبداللہ زبیری، مصعب بن عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے آپ کو گھر کے اندر غلط کاری پر مجبور کرنا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا عورت آپ کی قربت کیلئے التجاء کرتی رہی لیکن آپ گھر سے نکل کر بھاگ گئے اور عورت کو وہیں چھوڑ گئے۔

سلیمان بن یسار کہتے ہیں اس فتنہ کے بعد میں نے خواب میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ یوسف ہیں؟ فرمایا ہاں میں یوسف ہوں جس نے ارادہ کر لیا تھا اور تو سلیمان ہے جو ارادے سے بھی محفوظ رہا۔

۱۹۹۴-سلیمان بن یسارؒ کے مضبوط کردار کا ایک قصہ......ابونعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابوعباس بن مسروق، محمد بن حسین، محمد بن بشر کندی، عبدالرحمٰن بن جریر بن عبید بن حبیب بن یسار کلاب کے سلسلۂ سند سے ابوحازم کہتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ سلیمان بن یسار مدینہ سے چلے اور ان کے ساتھ ان کا ایک رفیق سفر بھی تھا چنانچہ دوران سفر مقام ابواء پر پڑاؤ کیا سلیمان بن یسار لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ پرہیزگار و متقی تھے۔ رفیق سفر نے کھانا لانے کیلئے کپڑا لیا اور بازار کی طرف چل پڑا تاکہ کھانا خرید لائے۔ سلیمان بن یسار خیمے میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک اعرابیہ کی نظر پہاڑی کے بالائی حصہ سے ان پر پڑ گئی۔ اعرابیہ نظر پڑتے ہی ان پر فریفتہ ہوگئی اور ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر پہاڑ سے نیچے اتری اور آپ رحمہ اللہ کے خیمے میں آ گئی در آں

۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۲/ ۷۸، ۳، وفتح الباری ۹/ ۵۳۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/ ۵۳۹. ۱۱/ ۲۴۴. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۳/ ۱۹۸. (وانظر فی الحدیث: صحیح مسلم ۷۱۷. وسنن النسائی ۵/ ۹۱، ۱۰۰، والمستدرک ۲/ ۳ وصحیح ابن حبان (۸۵۱) موارد.

۲۔ کشف الخفاء ۲/ ۷۹، ۴. والجامع الکبیر ۲/ ۲۱.

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۴. والتاریخ الکبیر ۴/ ت ۱۹۰۱. والجرح ۴/ ت ۶۴۳، والجمع ۱/ ۱۷۷. وسیر النبلاء ۴/ ۴۴۴. والکاشف ۱/ ت ۲۱۵۷. وتهذیب التهذیب ۴/ ۲۲۸ والتقریب ۱/ ۳۳۱.

حالیکہ اس نے برقعہ اور دستانے پہن رکھے تھے۔ ان کے سامنے آ کر کھڑی ہوگئی چہرے سے پردہ جو ہٹایا یوں لگی جیسے چاندی کا ٹکڑا ہو۔ کہنے لگی کیا آپ مجھے ہبہ کرتے ہیں: سلیمان رحمہ اللہ سمجھے کہ وہ بچا ہوا کھانا مانگ رہی ہے۔ اس غرض سے دستر خوان کی طرف اٹھے تا کہ اسے کھانا تھما دیں، کہنے لگی میں اسکی تو خواہشمند نہیں ہوں میں تو آپ سے اس بات کی خواہاں ہوں جسکی خواہاں ہر عورت مرد سے ہوتی ہے۔

فرمایا: تجھے شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے، پھر انہوں نے سر آستینوں کے درمیان رکھ لیا اور گریہ وزاری شروع کردی۔ جب عورت نے یہ عالم دیکھا تو اپنا برقعہ چہرے پر لٹکایا اور جلدی جلدی اپنے خیمہ کی طرف واپس چلی گئی۔ اتنے میں ان کا رفیق واپس لوٹ آیا اور مطلوبہ سامان اپنے ساتھ خرید لایا۔ جب ان کو دیکھا درآنحالیکہ ان کی آنکھیں رونے سے پھٹی جارہی تھیں۔ پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا، خیریت ہے۔ پوچھا کیا بچے یاد آگئے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا قصہ ہے؟ بچوں سے آپ کو جدا ہوئے لگ بھگ تین دن ہوئے ہیں...... الغرض رفیق سفر مصر رہا۔ بالآخر انہوں نے حقیقت حال سے رفیق سفر کو آگاہ کردیا۔ رفیق سفر نے دستر خوان لگایا اور اس نے بھی رونا شروع کردیا۔ سلیمان رحمہ اللہ نے پوچھا تو کیوں رو رہا ہے؟ کہا: میں آپکی بنسبت رونے کا زیادہ حقدار ہوں، پوچھا: وہ کیوں؟ کہنے لگا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو میرا صبر کا دامن چھوٹ جاتا، پس دونوں برابر روتے رہے۔

چنانچہ سلیمان رحمہ اللہ جب مکہ پہنچے، طواف اور سعی سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس آئے اور کپڑے سے حبوہ باندھ کر بیٹھے ہی تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی اچانک خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک انتہائی خوبصورت، حسین وجمیل، قد آور اور خوشبو سے مہکتا ہوا شخص دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں یوسف بن یعقوب ہوں، پوچھا کیا یوسف صدیق؟ جواب دیا: جی ہاں، میں نے کہا: آپکی عزیز مصر کی عورت کے معاملہ میں عجیب شان ہے۔ یوسف علیہ السلام نے ان سے فرمایا: آپکی شان ابواء کی عورت کے ساتھ تو اس سے بھی عجیب ہے۔

مسانید سلیمان بن یسار رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں ان کی اکثر مسانید ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا وعنہم اجمعین سے مروی ہیں۔

۱۹۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، ابن جریج، یونس بن یوسف:

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابوہریرہؓ سے منتشر ہوگئے تو آپؓ کہنے لگے اہل شام کا بھائی آگے بڑھ گیا۔ لوگ کہنے لگے آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیے! فرمایا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں جسکو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جن لوگوں کو اول وہلہ میں فیصلہ سنایا جائیگا ان میں سے ایک وہ شہید بھی ہوگا جسکو بلا کر اولاً اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی۔ وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: تیری رضا کے لئے جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہوگیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں گے سو کہا جاچکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا وہ حاصل ہوچکی۔ اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا وہ عالم بھی ہوگا جس نے پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اسکو بلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کئے گئے تھے انکا اظہار کیا جائے گا اور وہ اقرار کرے گا اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں میں کیا کام کئے؟ وہ عرض کریگا کہ تیری رضا کے لئے پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا قرآن پاک تیری رضا کے لئے حاصل کیا۔ جواب ملے گا جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں گے اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں گے سو کہا جاچکا (جو غرض

پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہوچکی)۔اس کے بعد اس کو بھی حکم سنادیا جائے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا تیسرا وہ مالدار بھی ہوگا جسکو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق عطا فرمائی ہوگی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا ہوگا، اس کو بھی بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگزاری کی ہے؟۔ وہ عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس میں خرچ کرنا تیری رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو! ارشاد ہوگا جھوٹ ہے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ لوگ تجھے فیاض کہیں، سو کہا جاچکا۔ پھر اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۹۹۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم معدل، ہانی بن یحییٰ، یزید بن عیاض، صفوان بن سلیم، سلیمان بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تفقہ فی الدین سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔[2] حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں ایک گھڑی فقہ میں مصروف رہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ پوری رات صبح تک عبادت میں مشغول رہوں۔ بخدا! ایک تنہا فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقیہ ہے۔

یہ حدیث ہیاج بن بسطام نے یحییٰ بن سعید انصاری عن سلیمان کی سند سے مثل مذکور بالا کے روایت کی گئی ہے نیز یزید بن عیاض عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۹۹۷-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سلیمان، حمید بن زنجویہ، ابوایوب دمشقی، عبداللہ بن احمد نخعی، محمد بن عجلان، سلیمان بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین تین چیزیں ایمان اور امانت کا جزو لازم ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اول و آخر تمام رسولوں کی تصدیق کرنا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا، یہ اجزائے ایمان ہیں۔ اور امانت کے اجزائے لازمی: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے متعلق اسکی نماز پر اعتماد ہو، اگر چاہے کہے کہ میں نے نماز پڑھ لی حالانکہ اس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ دوم یہ کہ اسے وضو پر اعتماد ہو اگر چاہے کہے کہ میں باوضو ہوں حالانکہ اس نے وضو نہ کیا ہو سوم یہ کہ اسے اعتماد ہو روزے پر اگر چاہے تو کہے میں نے روزہ رکھا ہے حالانکہ وہ روزے میں نہ ہو۔

سلیمان بن یسار کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی اسناد سے لکھا ہے۔

(۱۷۷) سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ[3]

تابعین اہل مدینہ سے ایک فقیہ باکمال، متخشع، خوف خدا سے سیر، خشوع وخضوع میں مستغرق اور ساری عمر قناعت کو اپنا شعار بنانے والے سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع وخضوع کو لازمی پکڑنا اور جزع وفزع سے بیزاری کا نام ہے۔

۱۔ سنن النسائی ۶/ ۲۳ . ومسند الامام احمد ۲/ ۳۲۲. والسنن الکبری للبیھقی ۹/ ۱۶۸ والمستدرک ۱/ ۱۰۷، ۲/ ۱۱۰ . واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۴۵.

۲۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ۱/ ۱۰۲ وسنن الدار القطنی ۳/ ۷۹ واتحاف السادة المتقین ۱/ ۸۱. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۲۱. وکشف الخفاء ۲/ ۲۶۵. ۲۱۷.

۳۔ تھذیب التھذیب ۳/ ۴۳۷. والتقریب ۱/ ۲۸۰. والتاریخ الکبیر ۴/ ۱۱۵. والجرح والتعدیل ۴/ ۱۸۴ . وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۹۵.

۱۹۹۸- تیل لگانے میں سنت طریقہ...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ، حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، یونس بن زید، حکم بن عبداللہ فرماتے ہیں:

سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا تو اس کے پاس قاسم اور موصوف سالم بن عبداللہ بھی آئے۔ سالم دونوں میں سے جسم و جان کے لحاظ سے خوبصورت تھے۔ سلیمان نے سالم رحمہ اللہ کو دیکھ کر کہا آپ کا کھانا کیا ہے؟ جواب دیا روٹی اور زیتون کا تیل (جو عام سی غذا تھی۔) کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟ جواب دیا: میں اُسے چھوڑے رکھتا ہوں...... حتی کہ اس کی از خود اشتہاء پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر سلیمان نے خوشبو منگوائی تو ایک خوبصورت، خوب سیرت اور لمبے قد والی لونڈی خوشبو لائی اور انہیں لگانے لگی۔ سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے دور ہو جا پھر ان دونوں حضرات نے تیل لیا اس سے تھوڑا سا چاٹا اور باقی سر پر لگالیا پھر کہنے لگے: جب رسول اللہ ﷺ کو استعمال کے لئے تیل پیش کیا جاتا تو پہلے اسے چاٹتے پھر سر پر لگاتے تھے۔

۱۹۹۹- زہری کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ میں ولید بن عبدالملک کے پاس گیا وہ کہنے لگا: تیرا جسم کتنا اچھا ہے! آپ کیا چیز تناول فرماتے ہیں؟ جواب دیا کعک[1] اور زیتون کا تیل۔ کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں فرمایا: میں اسے چھوڑ دیتا ہوں حتی کہ اسکا مجھے شوق ہو جاتا ہے، چنانچہ جب مجھے اس کا شوق ہو جاتا ہے تو کھالیتا ہوں۔

۲۰۰۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابی صفوان، یحیی بن کثیر، عبداللہ بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم گوشت کا سالن استعمال کرنے سے بچو چونکہ اس کا بھی شراب کی طرح نشہ اور عادت ہوتی ہے

۲۰۰۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حنظلہ کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو اپنی ضروریات کی خریداری کے لئے بازار جاتے دیکھا۔

۲۰۰۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابن ناجیہ، محمد بن عباد بن موسیٰ، ابوعباد بن موسیٰ، غیاث بن ابراہیم، اشعب بن ام حمید کہتے ہیں میں سالم بن عبداللہ کے پاس آیا۔ آپؓ حضرت عمرؓ کا صدقہ تقسیم کر رہے تھے میں نے بھی ان سے مانگا وہ روشندان سے جھانکے اور کہا: اے اشعب! تیرا ناس ہو اسوال مت کر۔

۲۰۰۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالعزیز، محمد بن عبداللہ بن مکحول، عثمان بن خرزاد، ابراہیم بن عرعرہ، ابوعاصم، جویریہ بن اسماء، اشعب کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ نے مجھے کہا: اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگ۔

۲۰۰۴- بادشاہوں کا حال...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، شریح بن یونس، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ کی طرف خط لکھا کہ مجھے عمرؓ بن خطاب کے کچھ رسائل و پیغامات لکھ بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے جواب میں لکھا: اے عمر! میں آپ سے ان بادشاہوں کا تذکرہ کروں گا جنکی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور جنکی لذت کبھی ختم نہیں ہوتی تھیں، ان کے پیٹ بھی پھٹ گئے جو کبھی سیر نہیں ہوتے تھے اور وہ زمین کے اوپر اور زمین کے پیٹ میں مردار کی مانند ہیں فرض کیجئے: اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوں تو اس مسکین کو ان بادشاہوں کی بدبو سے سخت اذیت پہنچے گی۔

۲۰۰۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیی حلوانی، احمد بن یونس، زہیر بن معاویہ، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی کسی قبر کے قریب سے گزرتے خواہ دن کو یا رات کو تو قبر پر سلام ضرور کرتے تھے۔ چنانچہ کہتے السلام علیکم۔

---

[1] آٹا، دودھ اور شکر ملا کر بنائی گئی روٹی، غالباً ہم اس کو تافتان یا شیرمال سے تعبیر کر سکتے ہیں، اصغر۔

مسانید سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ

سالم بن عبداللہ کی سند سے بے شمار مرویات ہیں اوران کی مسانید خصوصاً اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ اوران کے اجلہ اصحاب سے مروی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل مذکور ہیں۔

۲۰۰۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عثمان بن فارس، یونس بن یزید بن زہری، سالم کی سند سے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان بھائی پر حسد کرنا جائز نہیں مگر دوآدمیوں پر، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کے علم سے نوازا ہواور وہ دن رات اس کے مقتضاء پر عمل کرتا ہو، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہواور وہ اسے دن رات صدقہ کرتا ہو۔[1]

عثمان نے اسی طرح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۰۷-**اللہ کی مدد حاصل کرنے کا طریقہ**......ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فرغانی، ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن عقیل، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے (حوادث کے) سپرد کرتا ہے اور جوبھی اپنے مسلمان بھائی کے کام میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ اور جوبھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ جوبھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مصائب کو دور فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی کریگا۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری ومسلم دونوں نے اس حدیث کی اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی ہے نیز یہ حدیث قتیبہ سے کئی ائمہ عظام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہم نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۰۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، حنظلہ بن ابی سفیان......سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بخدا! اگر مؤمن کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو بہتر ہے اس سے کہ وہ اشعار سے بھرا ہو۔[3]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو کبار محدثین کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۰۹-ابونعیم اصفہانی، سہل بن اسماعیل فقیہ واسطی، عبداللہ بن سعد رقی، عبداللہ کی والدہ محترمہ مروہ بنت مروان، مروہ کی والدہ محترمہ عاتکہ بنت بکار، وہ اپنے والد بکار سے، وہ زہری عن سالم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

[1] صحیح البخاری ۶/ ۲۳۶ . وصحیح مسلم، کتاب المسافرین ۴۷ . ومسند الامام احمد ۱/ ۳۸۵ . ۴۳۲، ۲/ ۳۶، ۸۸، ۱۵۲، ۴۵۹.(والحدیث سقط منه الشطر الاول فی الاصل، والشطر الثانی فی (ج)

[2] صحیح البخاری ۳/ ۱۶۸، ۹/ ۲۸، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۳۲، ۵۸، وسنن ابی داؤد، کتاب التلذر باب ۸، وسنن ابن ماجة ۲۱۱۹، ۲۲۴۶ . ومسند الامام احمد ۲/ ۲۷۷، ۳۱۱، ۳/ ۴۹۱، ۵/ ۲۴، ۲۵، ۷۱، ۷۹، ۳۸۱، والمستدرک ۲/ ۸.

[3] صحیح البخاری ۸/ ۴۵ . وصحیح مسلم، الشعر ۷، ۸، ۹، ۱۰.

فرمایا: جس آدمی نے کوئی چیز محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑی اللہ تعالیٰ اسکو اُسکا عوض عطا فرمائیں گے اور وہ عوض اس کے لئے دین و دنیا میں بہتر ہوگا۔ (مثلاً کوئی مسجد بنوادی یا رفاہ عام کا کوئی بھی کام کر دیا وغیرہ وغیرہ۔)

۲۰۱۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبداللہ بن حماد، عبدالرحمٰن بن مغراء، ازہر بن عبداللہ، محمد بن عجلان، سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ عمرؓ بن خطاب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کبھی آپ (مجلس رسول میں) حاضر ہوتے ہیں اور ہم غائب ہوتے ہیں اور کبھی آپ غائب ہوتے ہیں اور ہم حاضر ہوتے ہیں، کیا آپ کو ایسے آدمی کا علم ہے جو حدیثیں بیان کرتا ہو جب کوئی بھول جائے تو وہ اسے یاد کرائے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر دل پر بادل چھائے رہتے ہیں جس طرح چاند پر جبکہ وہ چاند چمک رہا ہو اور اچانک اس پر بادل چھا جائیں اور اسے تاریکی میں تبدیل کر دیں، پھر فوراً بادل چھٹ جائیں اور چاند دوبارہ روشن ہو جائے، بعینہ اسی طرح ایک آدمی حدیثیں بیان کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک نسیان کے بادل اس کے دل و دماغ کو ڈھانپ لیتے ہیں جسکی وجہ سے وہ بھول جاتا ہے، پھر اچانک یہ بادل چھٹ جاتے ہیں اور اُسے حدیث یاد آ جاتی ہے۔[۲]

محمد بن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے، سالم سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن مغراء متفرد ہیں۔

۲۰۱۱-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، عباس بن فرج، سہل بن صالح، ولید بن مسلم، ابوسلمہ، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ! مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب فرما جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر آنسوؤں سے سیراب کر دیں، قبل اس کے کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔[۳]

یہ حدیث دُحیم نے ولید سے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۱۲-اللہ کیلئے محبت کرنے کا ادب اور اس کا صلہ......ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوخالد یزید بن صالح یشکری، خارجہ بن مصعب، عمرو بن دینار ابویحیٰ، سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ اچانک ایک آدمی ان کے قریب سے گزرا اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس آدمی سے محض اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تم اسکا نام جانتے ہو؟ کہا: نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے اسکا نام پوچھ لو؟ چنانچہ اس آدمی نے اس سے نام پوچھا، اس نے نام بتا دیا اور کہنے لگا: وہ اللہ تجھ سے محبت کرے جسکی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ گیا اور انہیں اس آدمی کا جواب بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جنت واجب ہو گئی ہے۔

عمرو بن دینار کی یہ حدیث غریب ہے، خارجہ روایت میں متفرد ہیں۔

۲۰۱۳-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عبید بن یعیش، ابوبکر بن عیاش، ہشیر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہرین لوگوں میں سے برے ترین لوگ ہیں، صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مجاہرین کون لوگ ہوئے؟ ارشاد فرمایا: جو رات کو گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر دے لیکن جب صبح ہو تو لوگوں سے بیان کرتا

۱- الدر المنثور للسیوطی ۱۵۸/۱. و کشف الخفاء ۲/۲۷۷. و تاریخ ابن عساکر ۳/۲۸۷، ۱۰/۲۴۴.

۲- مجمع الزوائد ۱/۱۶۲. و کنز العمال ۲۲۲۷، ۱۲۰۹.

۳- الزهد لابن المبارک ۱۶۵. والزهد للامام احمد ۱۰. واتحاف السادة المتقين ۹/۲۱۴. و تاريخ ابن عساكر ۳/۲۹۸ (التهذيب)

پھرے اور کہے: میں نے آج رات فلاں فلاں گناہ کیا ہے سو اللہ تعالیٰ بھی اس کے پردے کو پھاڑ دیتے ہیں۔
یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث کو زہری سے ان کے بھتیجے نے بھی روایت کیا ہے۔ اور مبشر سعدی کوفی ہیں، ابوبکر بن عیاش منفرد ہیں۔

۲۰۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبدالرحمٰن مقری، حیوہ، ابی صخر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سالم بن عبداللہ بن عمر کے سلسلۂ سند سے ابوایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسراء کی رات جبرئیل امین علیہ السلام مجھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے لیکر گزرے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبریل! تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا یہ محمد عربی ﷺ ہیں فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو حکم کیجئے کہ وہ جنت میں پودے کثرت کے ساتھ لگائیں چونکہ جنت کی زمین وسیع تر اور اسکی مٹی پاکیزہ ہے۔ محمد عربی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ جواب دیا "لاحولَ و لا قُوۃ الا باللہ" جنت کے پودے ہیں۔

سالم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن وہ ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف حیوۃ سے لکھی ہے، اس حدیث کو آئمہ نے ابوعبدالرحمٰن مقری سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۸) مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ[۱]

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک عبادت گزار، شکر گزار، نفس کو ذلیل کرنے والے اور ذکر اللہ کے پیاسے مطرف بن عبداللہ بن شخیر بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نفس کو ذلیل کرنے اور اعمال پر دوام رکھنے اور تھوڑے میں سے تھوڑا ایثار کرنے کا نام ہے۔

۲۰۱۵- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عبید ضبی، نصر بن علی، اصمعی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف بن عبداللہ نے ابن ابی مسلم سے کہا: جب بھی کسی نے میری مدح کی میں حقارت کا سزاوار ہوا۔

۲۰۱۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ المقتولی المقری، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، یسار، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف نے فرمایا: میں رات کو بستر پر لیٹ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرتا ہوں اور اپنے عمل کو اہل جنت کے عمل پر پیش کرتا ہوں اچانک ان کے اعمال بھرپور نظر آتے ہیں وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے پوری رات اپنے رب کے حضور سجود و قیام میں گزار دیتے تھے۔ جو لوگ راتوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزار دیں، میں ان میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ پس میں اپنے آپ کو اس آیت پر پیش کرتا ہوں۔ ماسلککم فی سقر (مدثر۴۲) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟۔ لوگوں کو میں عملی طور پر اس آیت کو جھٹلاتے دیکھ رہا ہوں مطرف رحمہ اللہ لوگوں کو ذیل کی آیت پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

و آخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئاً (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۲)
اور کچھ دوسرے لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے، جنہوں نے عمل صالح کو برے عمل کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

اور فرماتے تھے کہ مجھے خطرہ ہے کہ میں اور آپ انہی میں سے ہوں گے ہائے افسوس! میرے بھائیو!۔

۲۰۱۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبلؒ، عبدالرحمٰن مہدی، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی

۱- تھذیب التھذیب ۱۰ / ۱۷۳ . والتقریب ۲/ ۲۳۵ . والتاریخ الکبیر ۷/ ۳۹۶ . والجرح ۸/ ۳۲۲ . وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۴۱ .

ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ ہمیں اپنے خوف سے ہلاک کردے تو ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں، لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اس کے علاوہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: رب تعالیٰ کا کوئی قاصد میرے پاس آئے اور مجھے دخولِ جنت یا دخولِ جہنم یا دوبارہ مٹی ہو جانے کا اختیار دے تو میں دوبارہ مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔

۲۰۱۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ نے فرمایا: بالفرض اگر میرے دو نفس ہوتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر مقدم ہوتا پھر اگر ایک بھلائی پر آمادہ ہو جاتا تو دوسرا بھی اس کی اتباع کرتا ورنہ کم از کم اسے باز رکھتا، لیکن میرا ایک ہی نفس ہے لیکن مجھے پتہ نہیں وہ کس پر آمادہ ہوگا؟ نیکی پر یا برائی پر۔

۲۰۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، حسین بن منصور ابوعلویہ صوفی، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کی اصلاح عمل کی اصلاح سے ہے اور عمل کی اصلاح نیت کی درستی سے ہے

۲۰۲۱- **مطرف بن عبداللہ کا اپنے بیٹے کی وفات پر طرزِ عمل** ...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن متوکل، ابوحسن مدائنی، ابومحمد باہلی، زہیر البانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا مطرف رحمہ اللہ نے زلفوں میں کنگھی کی اور عمدہ جوڑا زیب تن کر کے محلہ میں نکلے۔ لوگ کہنے لگے آپ کا بیٹا مرا ہے آپ یوں اس حالت میں اچھے نہیں لگتے۔ فرمایا: کیا تم لوگ مجھے حکم دیتے ہو کہ میں محض مصیبت کا ہو کر بیٹھ جاؤں، بخدا!! اگر دنیا و مافیہا میرے ہوں اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ایک گھونٹ پانی کے وعدے پر مجھ سے لے لیں تو میں دنیا و مافیہا کو پانی کی گھونٹ کا اہل بھی نہیں سمجھتا ہوں چہ جائیکہ نمازوں، ہدایت اور رحمت کا اس کے ساتھ تقابل کیا جائے۔

۲۰۲۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن عطاء، ابوعبداللہ بن شیرزاد، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم عبسی، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ساری دنیا میری ہو پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے لے لیں اس شرط پر کہ اس کے بدلہ میں قیامت کے دن مجھے ایک گھونٹ پانی پینے کے لئے دیا جائیگا تو فی الواقع اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری دنیا کی بہترین قیمت عطا کر دی۔

۲۰۲۳- **خدا کا محبوب بندہ** ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ کہا کرتے تھے، صابر و شاکر اللہ کا محبوب ترین بندہ ہے جو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو صبر کرے اور اگر اسے نعمتیں عطا ہوں تو شکر کرے۔

۲۰۲۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوسلیمان دارانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ صوف کے کپڑے پہن کر مسکینوں کے ساتھ بیٹھے۔ اس انوکھی ادا کے متعلق آپ سے جب پوچھا گیا تو جواب دیا: میرا باپ متکبر تھا میں اپنے رب کی خاطر عاجزی و انکساری کرتا ہوں تا کہ میرا رب میرے باپ سے غصے میں تخفیف کرے۔

۲۰۲۵- ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ فرمایا کرتے: میں اس چیز میں نظر کرتا ہوں جس میں سراسر خیر ہو اور اس میں شر و آفت نہ ہو، ہر چیز کی آفت ہوتی ہے میں نے نہیں پایا کہ بندے کو عافیت مل جائے اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

۲۰۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عوانہ، قتادہ کہتے ہیں مطرف بن عبداللہ نے فرمایا: مجھے عافیت

ملے اور میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے کسی مصیبت میں گرفتار کیا جائے اور میں صبر کروں۔

۲۰۲۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، فضل بن سہل، یزید بن ہارون، ابواشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں رات سوتے ہوئے گزاروں اور پھر صبح کو اس پر ندامت کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں رات بھر عبادت کرتا رہوں اور صبح کروں تو بڑائی میں گرفتار ہوں۔

۲۰۲۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن ابی سراج زیاد، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے اور فرمائے اے مطرف! (یہ عمل) تو نے کیوں نہ کیا؟ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اے مطرف! کہہ کر پکارے۔

۲۰۲۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، سلیمان بن حسن، عبدالواحد بن غیاث، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں (خدا پر) قسم اٹھاؤں امید ہے کہ میں اپنے قسم میں بری ہو جاؤں گا حالانکہ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں کوتاہی نہ کرتا ہو۔

۲۰۳۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، ابویعلیٰ محمد بن صلت، ابن عیینہ، ابن ابی عروبہ، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی ''فاطلع فرآہ فی سواء الجحیم (سورت صافات ۵۵) پس جہاں نکلے گا اور اسکو جہنم کے بیچ میں دیکھے گا'' کے متعلق فرمایا جہنم میں ان کو دیکھے گا کہ ان کی کھوپڑیاں ابل رہی ہوں گی اور آگ نے ان کی رونق و ہیئت ہی تغیر کر دی ہوگی۔

۲۰۳۱-انسان ہر کام میں اللہ کا محتاج ہے...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، روح بن مسیب، ثابت بنانی نے مطرف رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے فرمایا: انسان بمنزلہ پتھر کے ہے اگر اللہ تعالیٰ اس میں بھلائی کی صلاحیت رکھے تو وہ اس میں ہوگی۔ پھر تلاوت فرمائی:

ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور (سورۃ نور آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ جسکے نور کو بیدار نہ فرمائے اس کے لئے نور نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد کہنے لگے: یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں جنت میں داخل ہوں سکتے ہیں اور اگر چاہیں جہنم میں، پھر مطرف رحمہ اللہ نے تین مرتبہ پکی قسمیں کھائیں کہ کوئی بندہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، مگر یہ کہ کوئی بندہ چاہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا عمداً۔

۲۰۳۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ مطرف بن عبداللہ نے کہا: میں بندے کو اللہ تعالیٰ اور شیطان کے درمیان پڑا دیکھتا ہوں، یا تو رب تعالیٰ کے غضب سے بچ گیا تو نجات پا گیا ورنہ اسے چھوڑ دیا تو شیطان اسے لے جاتا ہے۔

۲۰۳۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت کی سند مذکور سے مطرف رحمہ اللہ کا قول منقول ہے: اگر میرا دل نکال کر بائیں ہاتھ میں رکھ دیا جائے اور بھلائی لائی جائے اور وہ دائیں ہاتھ میں رکھ دی جائے تو میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ دل میں کچھ بھلائی داخل کر دوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسکو نہ رکھ دے۔

۲۰۳۴-تقدیر کی تشریح...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، حماد، داؤد بن ابی ہند کے سلسلۂ سند سے مطرف

بن عبداللہ کا فرمان ہے کسی آدمی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ کنویں کے منڈیر پر چڑھ کر اپنے آپ کو کنویں میں گرائے اور کہے: میرے مقدر میں یہی لکھا تھا۔ لیکن اسے چاہیے کہ ڈرتا رہے، کوشش کرے اور تقویٰ اختیار کرے، ہاں اس کے باوجود اگر اُسے کوئی مصیبت پہنچے حالانکہ اسے کچھ علم نہیں تھا تو یہ اس کے مقدر میں لکھا تھا۔

۲۰۳۵- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ و بدیل عقیلی کے سلسلۂ سند سے مطرف رحمہ اللہ کا قول مروی ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کر دیا حالانکہ لوگوں نے تقدیر کی طرف لوٹنا ہے۔ (بلکہ ان کو اپنے اختیار سے صحیح راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اصغر)

۲۰۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن یعقوب، حنبل بن اسحاق، خلف بن ولید جوہری، ابوبکر نہشلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس انسانی لوگوں کے سامنے اترانے کیلئے بنتا سنورتا ہے جبکہ اللہ کے ہاں یہ نفس کو ڈھٹائی اور برائی کی دہلیز پر جھکاتا ہے۔

۲۰۳۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ مقتولی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر، معلیٰ بن زیاد کہتے ہیں کہ مطرف رحمہ اللہ کے پاس ان کے بھائی بند بیٹھے جنت کے موضوع پر محو گفتگو تھے، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو؟ جبکہ میرے اور جنت کے درمیان جہنم کا تذکرہ حائل ہے۔

۲۰۳۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: گویا کہ دلوں کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور گویا کہ حدیث میں ہمارے علاوہ کسی اور کو مراد لیا جا رہا ہے۔

۲۰۳۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، عفان، حماد، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شکاری آدمی کسی شکار کو دیکھے حالانکہ شکار اسکو نہ دیکھ رہا ہو اور شکاری اسی پیچ وتاب میں ہو کہ وہ اس کو پکڑ لے؟ مریدین نے جواب دیا: جی ہاں پھر؟۔ فرمایا: اسی طرح شیطان ہمیں دیکھ رہا ہے حالانکہ ہم اسے نہیں دیکھ سکتے پس وہ ہمیں اپنے پھندے میں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

۲۰۴۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن شعیب، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، عبداللہ بن محمد عبسی، وہیب، حریری، ابوعلاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان کے بعد عقل سے افضل ترین چیز کوئی نہیں دی گئی۔

۲۰۴۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق ثلاثائی، زکریا ساجی، محمد بن خالد بن حرملہ، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی عقلیں ان کے زمانے کی بقدر ہوتی ہیں۔

۲۰۴۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحٰق، عمر بن محمد بن حسن، ابومحمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ لوگ ارادہ کرتے ہیں اور کچھ دوسرے لوگ بھی ارادہ کرتے ہیں حالانکہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ پھر وہ دوسرے لوگوں کے پانی میں گھسے ہوئے ہیں۔

۲۰۴۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس سراج، عبیداللہ، سعید ابوقدامہ، عبدالرحمٰن، شعبہ، خالد حزاء، غیلان بن جریر بن مطرف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ ''فرماتا ہے'' لیکن کہو کہ اللہ ''نے فرمایا'' پھر کہنے لگے: آدمی دو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: کوئی چیز نہیں کوئی چیز نہیں، کیا کوئی چیز بھی نہیں ہے؟ یعنی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے۔

۲۰۴۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدرستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن یزید، اسحق بن سوید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز یوں نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے انعام یافتہ ہوا چونکہ اللہ کی ذات کسی کی بھی انعام یافتہ نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ یوں کہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعام کیا۔

۲۰۴۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ "ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلاۃ وانفقوا مما رزقناھم سرا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور۔" (فاطر ۲۹) بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز ہلاک (بے سود) نہ ہوگی۔ کے متعلق فرماتے تھے: کہ یہ قرآء کی آیت ہے۔

۲۰۴۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد عطاء، عبداللہ بن شیراز، عبداللہ بن محمد عبسی، غندر، شعبہ، یزید رشک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ان الذین یتلون کتاب اللہ الایۃ کے بارے میں فرمایا: یہ قرآء کی آیت ہے۔

۲۰۴۷- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحق، حربی، ابوکریب، اسحق بن سلیمان، ابوجعفر رازی، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: موت نے نعمتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی نعمتوں پر فساد برپا کر دیا ہے پس ایسی نعمتوں کو طلب کرو جن میں موت نہ ہو۔

۲۰۴۸- ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب بن نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم زید بن صوخان کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ کے بندو! کرم کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور اچھا برتاؤ کرو اس لئے کہ بندوں کا وسیلہ اللہ کی طرف دو چیزوں خوف اور امید کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک دن میں ان کے پاس آیا اور لوگوں نے ایک معاہدہ لکھ لیا تھا، معاہدے کا مضمون کچھ یوں تھا:

> "بے شک اللہ ہمارا رب ہے، محمد ہمارے نبی اور قرآن ہمارے سامنے ہے۔ نیز جس نے ہمارا ساتھ دیا ہم اس کے معاون ہوں گے اور جس نے ہماری مخالفت کی تو ہمارا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا اور ہم بھی اس کے مخالف ہوں گے"

زید بن صوخان نے معاہدہ ایک ایک کر کے لوگوں پر پیش کیا اور لوگ کہتے اے فلاں! میں نے اقرار کیا حتی کہ لوگ مجھ تک پہنچے اور کہنے لگے اے لڑکے! کیا تو نے اقرار کیا؟ میں نے کہا نہیں۔ زید بن صوحان کہنے لگے لڑکے پر جلدی نہ کرو اے لڑکے تم کیا کہتے ہو؟ اور مدعا بیان کرو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہم سے عہد لے رکھا ہے میں اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کے سوا کوئی نیا عہد ہرگز نہیں کر سکتا۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے بھی معاہدے سے رجوع کر لیا حتی کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے مطرف سے پوچھا اس وقت تم کتنے لوگ تھے؟ فرمایا تقریباً تیس آدمی تھے۔ قتادہ کہتے ہیں: جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو مطرف اس سے باز رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی اس سے بھاگ جاتے اور حسن رحمہ اللہ فتنے سے باز رہنے کی تاکید تو کرتے مگر خود نہیں بھاگتے تھے۔ مطرف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اس آدمی کے مشابہ ہیں جو لوگوں کو سیلاب سے ڈرائے لیکن خود دیوار بن کر اس میں کھڑا ہو جائے۔

۲۰۴۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا بلکہ لوگوں کو دین سے ہٹا دیتا ہے: بخدا! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے کہ تو نے فلاں کو کیوں قتل نہیں کیا؟ مجھے پسند ہے اس سے کہ اللہ یہ پوچھے تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا ہے۔؟

۲۰۵۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ

نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا لیکن لوگوں کو ان کے دین سے ہٹا دیتا ہے۔

۲۰۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد، ہناد بن سری، وکیع، ابوالعلاء الضحاک بن یسار کی سند سے یزید بن عبداللہ بن الشخیر اپنے بھائی مطرف سے روایت کرتے ہیں: کہ جب بندے کا ظاہر و باطن دونوں برابر ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرا سچا بندہ ہے۔ نیز مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور مخلوق کے درمیان انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائے گا حتیٰ کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بدلہ دلوائے گا۔

مطرفؒ کی کرامات

۲۰۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوتیاح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بعض اوقات مطرف بن عبداللہ دیہات میں چلے جاتے جب شب ہو جاتی تو شب کے وقت گھوڑے پر بیٹھ کر چلتے بعض دفعہ تاریکی میں ان کا کوا ڑ روشن ہو جاتا، اسی طرح ایک مرتبہ رات کو چل نکلے: ایک قبرستان پر پہنچے اور گھوڑا کھڑا کر کے اسی پر نیند کے ارادے سے سر جھکا لیا۔ مطرف کہتے ہیں میں نے ہر قبر والے کو اپنی قبر پر بیٹھے دیکھا اور پھر وہ مجھے کہنے لگے یہ مطرف ہیں جو ہر جمعہ کو تشریف لاتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں: میں نے پوچھا کیا تم جمعہ کا دن پہچان لیتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا پرندے کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگے: پرندے کہتے ہیں کہ اچھے دن کا سلام ہو سلام ہو۔

۲۰۵۳- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر اور ان کا ایک ساتھی اندھیری رات میں کہیں چل پڑے اچانک ان کا کوڑا چمک اٹھا۔ قتادہ کہتے ہیں اگر ہم لوگوں کو یہ بات سناتے تو وہ ہمیں جھٹلا دیتے۔ مطرف بولے: مکذب زیادہ جھوٹا ہوتا ہے، کیونکہ وہ مکذب کہتا ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتا ہوں۔

۲۰۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ جنگل کی طرف سے واپس تشریف لائے (وہ خلوت و عبادت کے لئے جنگل و بیاباں میں چلے جاتے تھے) وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے کوڑے کے کنارے سے تسبیح کی آواز سنی، بھتیجا کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! اگر لوگ اس بات کو بیان کریں گے تو ہمیں جھٹلا دیں گے، فرمایا جھٹلانے والا لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

۲۰۵۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن حمدان قاسم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ مطرف بن عبداللہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو ان کے ساتھ گھر میں رکھے برتن بھی تسبیح کرتے۔

۲۰۵۶- جائز بددعا سے مر جانے والے کا کوئی بدلہ نہیں...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف اور ان کی قوم کے ایک آدمی کے درمیان کچھ ناچاتی تھی۔ مطرف رحمہ اللہ نے اس سے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے موت دے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں اسی لمحے وہ آدمی گرا اور مر گیا۔ اس وقت زیاد بصرہ کا گورنر تھا۔ میت کے ورثاء اس کے پاس شکایت لے گئے، زیاد نے ان سے پوچھا: کیا مطرف نے اسے مارا ہے یا اسے چھوا تک بھی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں، کہنے لگا: یہ نیک صالح آدمی کی دعا ہے جو اللہ کی لکھی تقدیر کے موافق ہو گئی۔

۲۰۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابوعامر قیسی، بشر بن کثیر اسدی کہتے ہیں کہ: میں نے مطرف بن عبداللہ کو دیکھا کہ بیاباں میں اپنی جائے عبادت میں ایک خط کھینچا اور اپنا عصا چہرے کے بالمقابل گاڑ دیا، ایک کتا ان کے سامنے سے گزرتا تھا اور وہ نماز پڑھتے رہتے۔ فرمایا: اے اللہ! اس کتے کو شکار سے محروم کر دے۔ بشر کہتے ہیں: اب وہ کتا شکار کر

چاہتا ہے مگر کر نہیں سکتا۔

۲۰۵۸-سورۂ تنزیل السجدہ کی برکت...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابومسعود عبدان، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن جعفر، حسن بن عمرو فزاری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن یمانی اور ایک دوسرا آدمی مطرف کے پاس آئے در آں حالانکہ مطرف رحمہ اللہ پر اس وقت بے ہوشی طاری تھی اور ان سے تین نور نکل کر بلند ہو رہے تھے ایک نور سر سے، ایک درمیان سے اور ایک پاؤں سے، اس واقعہ کو دیکھ کر ہم گھبرا گئے چنانچہ جب انہیں افاقہ ہوا تو ان دونوں نے حالت پوچھی، جواب دیا، اچھا ہوں۔ دونوں بولے: ہم نے ایک چیز دیکھی ہے جس نے ہمیں گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا ہے۔ پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ کہنے لگے کچھ نور تھے جو آپ سے نکل پر پھیل رہے تھے، فرمایا کیا تم نے ان انوار کو دیکھا ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا: یہ تنزیل السجدہ کی برکت ہے اس کی تیس آیتیں ہیں۔ پہلی دس آیتیں میرے سر کی طرف سے بلند ہوتی ہیں دوسری دس میرے درمیان سے اور آخری دس میرے پاؤں کی طرف سے پس اس سورت کا یہ ثواب ہے جو میری پاسبانی کرتا ہے۔

۲۰۵۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس سراج، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، حماد بن زید، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے مورق عجلی کو جیل میں قید کر دیا۔ مطرف بن عبداللہ کہنے لگے: آؤ! ہم دعا کرتے ہیں اور تم اس پر آمین کہو۔ چنانچہ مطرف نے دعا کی اور ہم نے آمین کہا، جب عشاء کا وقت ہوا تو اور لوگ داخل ہونے لگے چنانچہ داخلین میں مورق قیدی کے باپ بھی تھے۔ حجاج نے چوکیداروں سے کہا: جیل خانے جاؤ اور اس بوڑھے کے بیٹے کو لا کر اس کے حوالے کر دو۔ خالد کہتے ہیں کہ حجاج نے اس کے علاوہ کسی آدمی سے بات نہیں کی۔

۲۰۶۰-مطرف کے بارگاہ خداوندی میں مناجات کے کلمات...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواحوص، ابوغیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے اے میرے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اس شر سے جس پر ظالموں کے قلم چل جائیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات کہنے سے کہ جس کے ذریعے میں تیری اطاعت کے علاوہ غیر کی اطاعت کو طلب کروں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ مزین ہونے سے جو مجھے تیرے سامنے عیب دار بنائے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں مدد چاہوں تیری معصیت کے ساتھ کسی نازل ہونے والی مصیبت سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو مخلوق کے سامنے مجھے نشانِ عبرت بنائے۔ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو کسی کو مجھ سے بڑھ کر اپنے علوم کا سعادتمند بنائے۔ اے اللہ! مجھے رسوا مت کرنا تو مجھے باخوبی جانتا ہے، اے اللہ! مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ حدیث احمد بن سلمہ نے عبداللہ بن عیزار عن مطرف کی سند سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن عیینہ نے عمرو بن عامر بن مطرف کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۰۶۱-ابونعیم اصفہانی، منصور بن احمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ مقری، یحییٰ بن ربیع، سفیان بن عیینہ، عمرو بن عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ یوں دعا کرتے تھے...... پھر مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۲۰۶۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ دعا کیا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس سے میں توبہ کر کے پھر اس کی طرف لوٹوں اور میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس حکم سے جسکو تو نے مجھ پر لاگو کیا اور پھر میں اسے بجا نہ لا سکوں۔ میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس

چیز سے جسکا میں نے تیری رضا کیلئے ارادہ کیا اور پھر میرا دل اس سے ہٹ جائے۔

۲۰۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، عن شیخ بنی عقیل، حیان بن یسار، محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ یوں دعا کرتے اے اللہ! مجھ سے راضی رہ، اگر مجھ سے راضی نہیں رہتا تو مجھے معاف فرما اس لئے کہ آقا اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے دلی طور پر راضی نہیں ہوتا۔

۲۰۶۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بن شیرزا، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ میری نماز اور روزہ قبول فرما اور میرے کھاتے میں نیکی لکھ دے، پھر فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔

۲۰۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ بن سوار، ابوہ عبداللہ بن سوار، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس عظیم الشان امر دین پر غور کیا کہ یہ کس ذات کی طرف سے ہے؟ چنانچہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے، پھر سوچا کہ اس امر کا تمام کس پر ہوگا، اچانک ظاہر ہوا کہ اسکا تمام بھی اللہ کے حکم پر ہوگا پھر غور کیا کہ اس امر کی بقاو سرمایہ کیا ہے تو اچانک پتہ چلا کہ دعا اسکی بقا اور سرمایہ ہے۔

۲۰۶۶- بیمار سے دعا کرانا...... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد، ہناد بن سری، مقبری، ابن مبارک، شکیر بن عبدالعزیز، ابوہ عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو ہو سکے تو اس سے اپنے حق میں دعا کراؤ چونکہ اس کو (قبولیت کی) حرکت دی جا چکی ہے۔

۲۰۶۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مؤمن کے خوف و رجاء کا وزن کیا جائے تو دونوں یکساں نکلیں گے، کوئی ایک دوسرے سے زائد نہیں ہوگا۔

۲۰۶۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہم نے اللہ کے بندوں کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ملائکہ پائے ہیں اور شیاطین کو سب سے زیادہ دھوکہ باز پایا ہے۔

۲۰۶۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قبیح ترین عمل وہ ہے جس سے دنیا طلب کی جائے حالانکہ نفس الامر میں وہ آخرت کا عمل ہو۔

۲۰۷۰- جماعت کی رغبت...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، قرہ بن خالد، یزید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عمرانؓ بن حصین سے کہا: میں جماعت کا بوڑھی بیوہ عورت سے بھی زیادہ محتاج ہوں چونکہ جب جماعت ہو میں اپنا قبلہ اور جہت پہچان لیتا ہوں اور جب جماعت سے الگ ہوتا ہوں تو مجھ پر معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے عمران بن حصین نے ان سے فرمایا: جب تک آپ ڈرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی کفایت کرتا رہے گا۔

۲۰۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، حسین بن منصور، حجاج بن مہدی، غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جتنی بیوہ محتاج عورت اپنے دامن پر بیٹھنے کی محتاج ہے میں اس سے زیادہ جماعت کا محتاج ہوں۔

۲۰۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عمر بن محمد بن حسن، ابوہ محمد بن حسن، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ اللہ کا نام گدھے اور کتے کے پاس لیا جائے، جیسے کوئی اپنے کتے یا بکری سے کہے: اللہ تجھے رسوا کرے اور اللہ تجھے ایسا کرے۔

۲۰۷۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، ابوعلیہ، اسحاق بن سوید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مطرف کو عبادت میں مشغول دیکھ کر ان کے والد مطرف فرمانے لگے: اے عبداللہ! علم عبادت سے افضل ہے اور برائی دونیکیوں کے درمیان ہوتی ہے۔

۲۰۷۴-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید۔ثوری، ابوہ، ابوتیاح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں افضل ترین جلد باز ہوگا اور آجکل بربادا فضل ہے۔

۲۰۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب سختیانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جب میرا دین مجھ پر تنگی لائے حتیٰ کہ میں کسی ایسے آدمی کے پاس جاؤں جسکی ملکیت میں ایک لاکھ تلواریں ہوں اور میں اس سے ایک بات کہوں جو مجھے قتل کرڈالے اس وقت میرا دین زیادہ تنگی میں ہوگا۔

۲۰۷۶-ابونعیم اصفہانی، اسحاق بن حسان، احمد بن ابی الحواری، عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا کہیں غائب ہوگیا انہوں نے جبہ پہنا اور ہاتھ میں عصا لے کر فرمانے لگے: میں اپنے رب کے لئے مسکینی اپناتا ہوں تا کہ وہ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے میرا بیٹا واپس لوٹا دے۔

۲۰۷۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد، یسار، جعفر، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ہماری یہ مجلس اللہ کی سابق تقدیر کے مطابق ہے تو جو گزرا وہ ہمارے لئے بہت اچھا ہے اگر اللہ نے ہمیں اپنی تقسیم کے مطابق عطا فرمایا تو ہماری تقسیم اچھی کی۔

۲۰۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، حسین بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنی تعریف کروں لامحالہ مجھے لوگوں سے بغض رکھنا پڑے گا۔

۲۰۷۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس ثقفی، عمر بن محمد بن حسن، ابوہ محمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کے متعلق بدگمانی سے پرہیز کرو۔

۲۰۸۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، قرہ، خالد، یزید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چڑیا پر بھی رحم و کرم فرماتے ہیں۔ایک مرتبہ ایک سرخ رنگ کا پرندہ ان کے ہاتھ لگا اسے مخاطب کر کے کہنے لگے: میں آج تجھے تیرے بچوں پر صدقہ کروں گا چنانچہ پرندے کو چھوڑ دیا۔

۲۰۸۱-سوال کرنے کی مذمت......ابونعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، ابوبکر ازرق، حسن بن عرفہ، ابوبکر السہمی، شیخ ابوبکر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے اپنے کسی بھائی سے فرمایا: اے ابوفلاں! اگر تجھے مجھ سے کوئی ضروری کام ہوتو اس کے بارے میں مجھ سے بات مت کرو، لیکن اپنی ضرورت ایک رقعہ میں تحریر کر کے مجھے تھمادو چونکہ میں تمہارے چہرے میں سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا، شاعر کا قول ہے

لاتحسبن الموت موت البلیٰ......وانما الموت سؤال الرجال

موت ہرگز آزمائشوں کی موت نہ سمجھو۔مردوں کا سوال کرنا حقیقت میں موت ہے۔

کلاھما موت ولکن ذا......اشد من ذاک لذل السوال

وہ دونوں ایک طرح کی موت ہیں لیکن سوال کی رسوائی کی وجہ سے وہ موت اس موت سے زیادہ سخت ہے۔

وقال شاعر ایضاً

ماا عتاض باذل وجهه بسؤاله......عوضاً و ان نال الغنیٰ بسؤال

وہ اپنے چہرے کی رسوائی سے سوال کر کے اس کا بدلہ نہیں لینا چاہتا اگر چہ وہ سوال کر کے مالداری پالے۔

واذاالسوال مع النوال وزنته......رجح السؤال وخف کل نوال.

اور جب کسی سوال کا عطا کے ساتھ وزن کیا جائے تو سوال بھاری ہو جائے گا اور ہر عطا ہلکی ہوگی۔

فاذاابتلیت ببذل وجهک سائلاً......فابذله للمتکرم المفضال

اور جب تجھے مجبوراً سوال کرتے ہوئے چہرے کو شرمندہ کرنا پڑے تو اپنے چہرے کو صاحب بخشش اور بڑے فضل کرنے والے کے سامنے پیش کر۔

۲۰۸۲-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن مکرم، مشرف بن سعید واسطی، حارث بن منصور، ایوب بن شعیب، اعمش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس غفلت کو جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے دلوں میں ڈالا ہے رحمت پایا ہے اللہ تعالیٰ اسی سے اپنے مخلوق پر رحمت کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں ان کی معرفت کے بقدر خوف ڈال دیتے تو ان کی زندگی خوشگوار نہ رہتی۔

مسانید مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ

مطرف رحمہ اللہ نے بہت سے صحابۂ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔انہوں نے اپنے والد محترم عبداللہ بن شخیرؓ سے بھی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۰۸۳-ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، عن جدہ محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے انکے والد عبداللہؓ بن شخیر کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے دیگ کی سنسناھٹ کی سی آواز آرہی تھی۔

یہ حدیث عبداللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح نقل کی ہے۔سری بن یحیٰی نے بھی یہ حدیث عبدالکریم بن رشید عن مطرف سے روایت کی ہے۔

۲۰۸۴-ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان بن زید، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور وہ سورت الھاکم التکاثر تلاوت کر رہے تھے پھر فرمایا ابن آدم کہتا ہے کہ میرے لئے کیا ہے؟ جبکہ تیرے لئے تیرے مال میں سے کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کچھ تو نے کھا کر فنا کر دیا یا صدقہ کر کے اپنے لئے جاری کر دیا اور پہن کر پرانا کر دیا۔[۱]

اس حدیث کو قتادہ سے سلیمان تیمی، شعبہ، ہشام اور ہمام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۸۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی......یحیٰی بن عبداللہ کے والد عبداللہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے ایک

۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۲۴، ۲۶، والمستدرک ۲/ ۵۳۴، ۴/ ۳۲۲، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۴/ ۶۱ وسنن الترمذی ۲۳۴۲، ۳۳۵۴، والزهد للامام احمد ۱۱، ۳۰، وکشف الخفا ۲/ ۲۴۳. صحیح مسلم ۷۳ ۲۴. والسنن للنسائی کتاب الوصایا باب ۱ والترغیب والترهیب ۴/ ۷۲ ۱. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۴۰۲

دوسرے آدمی کا ذکر کیا جو ہمہ وقت روزہ رکھتا تھا، ارشاد فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔[۱]

یہ حدیث قتادہ سے شعبہ، حجاج بن حجاج، ہشام، ہمام اور سعید نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۸۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی و حسین بن اسحاق، ابوہریرہ محمد، مسلم بن قتیبہ، عمران قطان، قتادہ، مطرف کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے موتیں کروٹیں لے رہی ہوتی ہیں اگر یہ موتیں اس سے چوک جائیں تو بڑھاپے میں مبتلا ہوجاتا ہے حتی کہ بڑھاپے میں اسکی موت واقع ہوجاتی ہے۔[۲]

قتادہ سے عمران روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۰۸۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی، احمد بن عمرو بزار، عباد بن یعقوب، عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش، مطرف بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم کو فضیلت دینا عبادت کو فضیلت دینے سے زیادہ پسند ہے، نیز ورع اور تقوی تمہارا بہترین دین ہے۔[۳]

اس حدیث کو اعمش سے صرف عبداللہ بن عبدالقدوس نے متصلا روایت کیا ہے جبکہ جریر بن عبدالحمید اعمش عن مطرف عن النبی ﷺ کے طریق سے حذیفہ کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔ نیز قتادہ بن ہلال نے مطرف کا قول قرار دے کر اسے روایت کیا ہے۔

یزید بن عبداللہ رحمہ اللہ[۴]

تابعین اہل مدینہ میں سے یزید بن عبداللہ بھی ہیں، یہ مطرف بن عبداللہ کے بھائی ہیں مشہور عبادت گزار تھے۔

بعض لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم مسجد کی چھت درست نہ کریں؟ فرمایا: اپنے دلوں کو درست کرو یہ تمہیں مسجد کی درستی سے کفایت کرے گا نیز فرمایا کرتے تھے جہنمی وہ آدمی ہے جسے اللہ کا خوف کسی مخفی گناہ سے باز نہ رکھے۔

۲۰۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، حماد بن زید، بدیل بن میسرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہوجاؤں اور اس پر صبر کروں...... جبکہ مطرف رحمہ اللہ کے بھائی یزید بن عبداللہ کہا کرتے تھے: یا اللہ ان میں سے جو بھی میرے حق میں بہتر ہو اسکا میرے لئے فیصلہ فرما۔

۲۰۸۹- بہت اہم حکمت کی بات...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن حیان، ابوبکر بن مکرم، مشرف واسطی، عمرو بن سکن کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس تھا کہ ایک بغدادی نے کھڑے ہوکر ان سے پوچھا: اے ابومحمد! مجھے مطرف رحمہ اللہ کے قول کے بارے

۱- صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، وسنن الترمذی ۷۶۷، وسنن ابی داؤد ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، وسنن النسائی ۴/ ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹، والمستدرک ۱/ ۴۳۵.

۲- سنن الترمذی ۲۱۵۰، ۲۲۵۶. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۶۹، ۴۳۸۴، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۲۳۸.

۳- مجمع الزوائد ۱/ ۱۲۰ والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/ ۵۴۰، ۱۳/ ۲۵۰. والترغیب والترھیب ۱/ ۹۳، ۲/ ۵۶۰، وکشف الخفاء ۲/ ۱۱۱. والعلل المتناھیۃ لابن الجوزی ۱/ ۶۷.

۴- طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۵. وتھذیب الکمال ۱۴۰۷ (۳۲/ ۱۷۵) والتاریخ الکبیر ۸/ ت ۳۲۶۴، والجرح والتعدیل ۹/ت ۱۱۵۴ والجمع ۲/ ۵۷۵ وسیر النبلاء ۴/ ۴۹۳، والجمع/ ۵۷۵. والاصابۃ ۳/ ت ۹۴۴۵. وتھذیب ۱۱/ ۳۴۱.

میں بتلایئے کہ "مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں" کیا آپ کو بھی یہی پسند ہے۔ یا ان کے بھائی کا قول کہ اے اللہ! میں اپنے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جسکو تو نے میرے لئے پسند کیا۔ سفیان بن عیینہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا: مطرف رحمہ اللہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔ اس آدمی نے پوچھا وہ کیوں؟ حالانکہ دوسرے صاحب نے اپنے لئے وہی پسند کیا جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے! سفیان نے رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے قرآن پڑھا اچانک مجھے سلیمان علیہ السلام عافیت کے عالم میں نظر آئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "نعم العبد انه اواب" سلیمان علیہ السلام اللہ کے اچھے بندے تھے اور اسکی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ جبکہ ایوب علیہ السلام کو آزمائش کی حالت میں پایا ان کے متعلق بھی اللہ کا فرمان ہے "نعم العبد انه اواب" دونوں حالتیں برابر ہوئیں۔ سلیمان علیہ السلام کو عافیت ملی اور ایوب علیہ السلام کو ابتلاء کا سامنا کرنا پڑا، میں نے شکر کو صبر کے قائمقام پایا ہے جب دو حالتیں برابر ہوئیں تو عافیت مع شکر مجھے ابتلاء مع صبر سے زیادہ پسند ہے۔

۲۰۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن، مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک، سلام بن ابی مطیع، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اسی دوران ابوالعلاء یزید بن عبداللہ سے درخواست کی گئی کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں، کہنے لگے: کیا میں یہاں کوئی بات کروں؟ ثابت کہتے ہیں مجھے بڑا تعجب ہوا۔

مسانید یزید بن عبداللہ رحمہ اللہ

۲۰۹۱- ابونعیم اصفہانی، حسن بن حمویہ خثعمی، ابراہیم بن ابی حصین وادعی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عباس بن فضل بصری، نضر بن حماد بلخی، مالک بن عبداللہ ازدی، یزید بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنے مرض وفات میں سورت اخلاص پڑھی قبر میں وہ امن کے ساتھ رہے گا اور قبر کی جکڑ سے بھی محفوظ رہے گا اور فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط عبور کرا کے جنت کی طرف لے جائیں گے۔[1]

۲۰۹۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوبکر احمد بن عمرو بزار، ازہر بن جمیل، سعید بن راشد جریری، ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو رزق کی آزمائش میں مبتلا رکھتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیسے عمل کرتا ہے اگر رضامند رہا تو اس کے رزق و عمل میں برکت کی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں کی جاتی۔[2]

احمد بن عمرو بزار کہتے ہیں ہم نے یہ حدیث اسناد مذکور کے ساتھ صرف ازہر سے سنی ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(۱۷۹) صفوان بن محرز رحمہ اللہ[3]

صفوان بن محرز، عبادت گزار، متوحد اجلہ تابعین میں سے ہیں۔

۲۰۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ العلاء، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، ابن شہاب، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل خانہ کے پاس آتا ہوں اور وہ میرے سامنے روٹی بڑھا دیتے ہیں تو وہ

۱۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۴۵۔ والدر المنثور ۶/ ۴۱۲. وتفسیر القرطبی ۲۰/ ۲۴۹. والاحادیث الضعیفة ۳۰۱.

۲۔ انظر الحدیث فی: الجامع الکبیر ۵۰۲۱.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۴۷ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۹۲۶. والجرح ۴/ت ۱۸۵۳ . وسیر النبلاء ۴/ ۲۸۶. والکاشف ۲/ت ۲۴۲۵. والاصابة ۲/ت ۴۱۵۰. والتقریب ۱/ ۳۶۸. وتهذیب التهذیب ۴/ ۴۳۰ . والخلاصة ۱/ت ۳۱۰۶.

بھوک ختم کر دیتی ہے۔(بس دنیا میں یہ کافی ہے اس کے علاوہ دنیا کیلئے ساری ہمتیں صرف کر دینے والے) اہلِ دنیا کی طرف سے اللہ دنیا کو برا بدلہ دے۔

۲۰۹۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، ابویعلیٰ موصلی، حسن بن ابی حماد، ابومعاویہ، عاصم، احول، عبداللہ بن رباح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز جب یہ آیت "و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" (سورۃ شعراء آیت ۲۲۷) عنقریب ظالم جان لیں گے کہ انہوں نے کس ٹھکانے کی طرف پلٹنا ہے، پڑھتے تو روتے جاتے حتیٰ کہ میں سمجھتا شدت بکاء کی وجہ سے ان کے سینے کا بالائی حصہ پھٹ گیا ہے۔

۲۰۹۵-جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے جسم کپکپا جاتے ہیں......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بن شیرزاد، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز اور ان کے بھائی ایک جگہ اکٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے (اور انہیں رقت کی طرف چنداں کوئی دھیان نہیں تھا) کہنے لگے! اے صفوان اپنے تلامذہ کو حدیثیں بیان کرو۔ فرمایا: الحمدللہ۔ صرف اتنا ہی کہا تھا کہ لوگوں پر رقت طاری ہوگئی اور ان کی آنکھیوں سے آنسوؤں کے دریا بہنے لگے یوں لگتا تھا جیسے مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں۔

۲۰۹۶-صفوان کی کرامت......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبیداللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز مازنی کا ایک بھتیجا گرفتار کرلیا، صفوان نے لوگوں سے اسکی رہائی کے بارے میں بات کی لیکن وہ کسی کی بات نہ مانا، چنانچہ صفوان رحمہ اللہ نے اپنے مصلّی پر رات گزاری یعنی رات کو نماز پڑھتے رہے کہ اچانک مصلی پر آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا اے صفوان! بیدار ہوا اور اپنی حاجت مانگو۔ فرمایا: اچھا میں ایسا کرتا ہوں۔ چنانچہ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور دعا مانگی......اسی دوران ابن زیاد صفوان کی حاجت سے متنبہ ہوگیا اور کہنے لگا: صفوان کا بھتیجا میرے پاس لاؤ، چنانچہ چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر قید خانے گئے اور وہاں سے صفوان کا بھتیجا لے آئے، پوچھا کیا تو صفوان کا بھتیجا ہے؟ اس نے اقرار کیا، ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ صفوان کو معمولی خبر بھی نہیں تھی حتیٰ کہ ان کے دروازے پر دستک ہوئی پوچھا کون ہے؟ جواب ملا میں فلاں (یعنی آپ کا بھتیجا) ہوں۔ رات کے کسی پہر میں امیر کو غیب سے متنبہ کیا گیا پس چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر آئے اور جیل خانے کے دراوزے کھولے اور مجھے اپنے ساتھ لائے اور اس نے مجھے بغیر کسی کی کفالت کے رہا کر دیا ہے۔

۲۰۹۷-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن سالم، ہناد بن سری، ابن ابی اسامہ، ابوہلال، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے توبہ واستغفار کے لئے ایک دن مقرر کر رکھا تھا اس دن وہ فرماتے میں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں قبل اس کے کہ پناہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ ایک مرتبہ صفوان نے اس دن کا ذکر کیا وہ مجلس درس میں تھے، بہت روئے حتیٰ کہ مغلوب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۰۹۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ربیع کہتے ہیں کہ میں صفوان بن محرز کے پاس تھا اچانک ایک نوجوان ادھر آ نکلا جسکا تعلق اہل بدعت سے تھا، اس نے صفوان سے کچھ بات کی۔ انہوں نے فرمایا: اے نوجوان کیا میں تیری رہنمائی ایک خاص آیت کی طرف نہ کروں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو خاص کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یاایھاالذین اٰمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذااھتدیتم (مائدہ ۱۰۵)

اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پر ہو گے تب تمہیں گمراہ آدمی کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۲۰۹۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیی حلوانی، احمد بن ابی یونس، حماد بن زید، محمد بن واسع کہتے ہیں میں نے صفوان بن محرز اور دیگر لوگوں کو مسجد میں دیکھا کہ وہ صفوان سے زور زور سے جھگڑ رہے تھے۔ صفوان رحمہ اللہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سب خارشی اونٹ ہو۔

۲۱۰۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، عفان، حماد، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز کا ایک جھونپڑا تھا اتفاقاً اس کا شہتیر ٹوٹ گیا۔ انہیں مشورہ دیا گیا کہ اسے درست کرلیں فرمایا اسے یوں ہی رہنے دو کل میں ہی مر جاؤں گا۔

مسانید صفوان بن محرز رحمہ اللہ

صفوان بن محرز نے بہت سارے صحابہ سے اکتساب حدیث کیا ہے تاہم عبداللہ بن عمر بن خطاب، ابوموسیٰ اشعری، عمران بن حصین اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم اجمعین سے خصوصاً فیض یاب ہوئے ہیں۔

چند ایک احادیث انکی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۱۰۱- **مؤمنین کے ساتھ خدا کا پردہ پوشی کا معاملہ**...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی عوام، عبدالوہاب بن عطاء خفاف، سعید بن ابی عروبہ، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے...... دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں نے ان کے گرد ہجوم بنالیا۔ پوچھا اے ابوعبدالرحمن! آپ نے راز دارانہ گفتگو کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کیسے ارشاد فرماتے سنا ہے! کہنے لگے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "قیامت کے دن مؤمن اللہ رب العزت کے قریب ہوگا، پس اللہ تعالیٰ اس پر اپنا سایہ ڈالیں گے وہ اقرار کرے گا اور کہے گا اے میرے رب میں جانتا ہوں۔ ارشاد ہوگا: میں نے دنیا میں بھی تیرے گناہوں کا پردہ کیا آج کے دن بھی پردہ کرتا ہوں جا میں نے تیری مغفرت کردی، چنانچہ اسے نیکیوں بھرا اعمال نامہ تھما دیا جائے گا رہی بات کافروں کی اور منافقوں کی سو سرِ عام ان کو آواز لگائی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔[1]

قتادہ کہتے ہیں تم مخلوق میں کسی کو بھی نہیں پاؤ گے کہ ایک کی رسوائی دوسرے سے پوشیدہ ہو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے قتادہ سے یہ حدیث ان کے عام تلامذہ روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ، اعمش، جامع بن شداد، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو، ہم نے کہا: ہم نے قبول کی، ہم نے قبول کی، آپ ﷺ نے ہمیں ابتدائے آفرینش کے متعلق خبر دی اور فرمایا: اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا اور اللہ نے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا۔ عمرانؓ بن حصین فرماتے ہیں اتنی دیر میں ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا: اے عمران! تمہاری اونٹنی رسی سے کھل کر بھاگ گئی ہے۔ میں وہاں سے نکل پڑا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دور تک نکل چکی ہے چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا مجھے پتہ نہیں میرے بعد کیا ہوا۔[2]

۱۔ صحیح البخاری ۶/ ۹۳۔ وصحیح مسلم، کتاب التوبۃ ۵۲۔

۲۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۵۲۔ وفتح الباری ۸/ ۸۳۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ان کے عامۂ اصحاب روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابوہ عبدالوارث، داؤد بن ابی ہند، عاصم احول، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: میں اس چیز سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ بری الذمہ ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ ہر اس شخص سے بری الذمہ ہیں (مـمن حلق وسلق وخرق) جس نے حلق کرایا، زبان کے ساتھ کسی کو اذیت دی اور نوحہ زاری میں کپڑے پھاڑے۔

یہ حدیث صحیح ہے، مسلم کے مطابق ہے اور مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج بھی کی ہے اور داؤد بن ابی ہند اس میں متفرد ہیں۔

۲۱۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد زہری، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن یزید، عبدالوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ، صفوان بن محرز کے سلسلۂ سند سے حکیمؓ بن حزام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابۂ کرامؓ میں تشریف فرما تھے۔ اچانک صحابہؓ سے فرمایا: کیا جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم بھی سنتے ہو؟ صحابۂ کرامؓ بولے! ہم کچھ بھی نہیں سنتے۔ ارشاد فرمایا: بے شک میں آسمان سے نکلنے والی چرچراہٹ کی آواز سن رہا ہوں اور اس آواز کے نکلنے پر آسمان ملامت کا سزاوار نہیں چونکہ آسمان پر ایک بالشت کے برابر بھی خالی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں ہے اور کوئی قیام کی حالت میں ہے۔[1]

صفوان بن محرز کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۸۰) ابوعالیہ رحمہ اللہ[2]

ابوعالیہ رحمہ اللہ عظیم الشان حالات والے بزرگ ہیں، لزوم اتباع کی ہمہ وقت وصیت کیا کرتے تھے، بدعت وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی ہمیشہ اتباع سنت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

کہا گیا ہے تقسیم پر راضی رہنا اور نعمتوں پر سخاوت کرنا تصوف ہے۔

۲۱۰۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، حاجب بن ابی کثیر، محمد بن اسماعیل احمسی، زید بن حباب، خالد بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کتابت سیکھی اور قرآن مجید پڑھا حالانکہ میرے اہل خانہ کو اسکا شعور تک بھی نہیں ہوا اور نہ ہی میرے کپڑوں میں کبھی سیاہی کے اثرات دیکھے گئے۔

۲۱۰۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم، ابوخالدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ فرمایا کرتے تھے: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور بائیں سے پوشیدہ رکھے۔ ایک مرتبہ فرمایا: عبدالکریم ابوامیہ میری ملاقات کرنے آیا اور اس نے صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے کہا: یہ تو راہبوں کی ہیئت ہے مسلمان جب آپس میں ملاقات کرتے ہیں اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔

۲۱۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، نعیم، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ کے پاس جب چار سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے فوراً کھڑے ہوجاتے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۲۵. وصحیح ابن حبان ۷۸۴. وتفسیر الطبری ۱۷/ ۱۰.

۲۔ تهذيب التهذيب ۳/ ۲۸۴. والتقريب ۱/ ۲۵۲. والتاريخ الكبير ۳/ ۳۲۶. والجرح والتعديل ۳/ ۵۱۰. وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۱۲. واخبار اصبهان للمصنف ۱/ ۳۱۴. والجمع ۱/ ۱۴۰. وسير النبلاء ۴/ ۲۰۷. وتذكرة الحفاظ ۱/ ۶۱. والكاشف ۱/ ۳۱۲. والاصابة ۱/ ۵۲۸.

۲۱۰۸-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابوجعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے فرمایا: میں اطاعت پر عمل پیرا رہتا ہوں اور جو اس پر عمل کرنے اس سے محبت کرتا ہوں، معصیت سے بچتا ہوں اور جو معصیت میں گرفتار ہو اس سے عداوت رکھتا ہوں۔ اگر اللہ چاہے اہل معصیت کو معاف فرمائے چاہے انہیں عذاب دے۔

۲۱۰۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن علی بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن سوار، علاء بن عمر والحنفی، حفص بن غیاث، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دونعمتوں میں سے کونسی نعمت افضل ہے، یہ کہ اللہ نے میری اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی یا مجھے بدعتوں سے عافیت بخشی۔

۲۱۱۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے فرمایا: اسلام کو اچھی طرح سیکھو اور دوسروں کو سکھلاؤ جب تم ایسا کرو گے تب تم اسلام سے منہ نہیں پھیرو گے، تم سیدھے رستے یعنی اسلام کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، اس سیدھے رستے سے دائیں بائیں مت مڑ جاؤ۔ نبی ﷺ صحابۂ کرامؓ کی سنت مطہرہ کو ہاتھ سے مت چھوڑو اس سے پہلے کہ لوگ اپنے ساتھی کو قتل کریں اور وہ کچھ کریں جو انہوں نے پندرہ سال پہلے کیا۔ تم ان مختلف بدعتوں سے بچتے رہو چونکہ یہ بدعتیں بغض وعداوت پیدا کرتی ہیں۔

عاصم کہتے ہیں میں نے یہ تمام باتیں حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائیں فرمانے لگے ابوعالیہ نے سچ کہا اور خیر خواہی سے کام لیا۔

۲۱۱۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید سیکھتے رہو جب تک تم اسے سیکھتے رہو گے اس سے اعراض نہیں کرو گے۔ ان پھیلی ہوئی بدعات سے بچتے رہو چونکہ وہ بدعات تمہارے درمیان بغض وعداوت واقع کردیں گی۔ تم اس دین کو مضبوط پکڑے رکھو جس پر صحابۂ کرامؓ قائم رہے، قبل اس کے کہ لوگوں میں تفرقہ پڑ جائے۔ چنانچہ ہم نے تمہارے مہربان فرمانروا عثمانؓ کے قتل کئے جانے سے پندرہ سال پہلے قرآن پڑھا ہے۔

عاصم کہتے ہیں یہ حدیث میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائی انہوں نے فرمایا: ابوعالیہ نے بخدا! تمہیں نصیحت کی اور سراسر سچ بولا۔

۲۱۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس سراج، جوہری، ابونعیم، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے فرمایا: میں نے ساٹھ یا ستر سال سے اپنا آلۂ تناسل نہیں چھوا۔

مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں کھڑے کھڑے جسطرح عام لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس طرح نہیں ضرورت اور حاجتِ شدیدہ مثلاً استنجاء مستثناء ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ عنبری، ابوداؤد طیالسی، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی قتال کا سانحہ رونما ہوا...... میں اس وقت نوجوان تھا، میں نے اچھی طرح سے اپنے بدن پر اسلحہ سجایا تاکہ میں بھی قتال میں حصہ لوں۔ چنانچہ میں لوگوں کے پاس آیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ دو صفیں باہم مقابل کھڑی ہیں جو حد نظر تک بڑھی جارہی تھیں، میں نے فوراً سورۂ نساء کی آیت تلاوت کی:

(ومن یقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤہ جھنم خالداً فیھا (نساء۹۳)

اور جس نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ ہمیشہ اسمیں داخل رہے گا۔

اور پھر فوراً واپس لوٹ آیا اور لوگوں کو وہیں چھوڑ آیا۔

۲۱۱۴-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، محمد بن کثیر، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یقیناً امید کرتا ہوں کہ بندہ دونعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں کیا جاتا ایک وہ نعمت جسکے حصول پر وہ اللہ کا شکر ادا کرے دوسرا

وہ گناہ جس سے وہ استغفار کرلے۔

۲۱۱۵-**اس کائنات میں اور جہان بھی ہیں**...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر بن اسحٰق موصلی، محمد بن احمد بن مثنیٰ، جعفر بن عوف، ابوجعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **فللہ الحمدُ رب السموات ورب الارض رب العالمین** (جاثیہ۳۶) تمامتر جہانوں کا رب ہے اللہ ہے۔ کے بارے میں فرمایا: عالم جن اور عالم انسان کے سواء زمین پر فرشتوں کے اٹھارہ ہزار عالم ہیں زمین کے چار کنارے ہیں، ہر کنارہ چار ہزار عالموں پر مشتمل ہے اور پانچ سو عالم اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔

۲۱۱۶-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابویحیٰ رازی، ہناد بن سری، ابومعاویہ، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم پچاس سال سے بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھو جو وہ حالتِ صحت میں کرتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اسکی روح قبض کرلوں یا اسکا رستہ (صحت) خالی کردوں۔ پچاس سال تک ہم بیان کرتے رہے تھے کہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں سو جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور جو عمل غیر اللہ کے لئے ہو فرماتے ہیں: اسکا ثواب اس سے طلب کرو جس کے لئے یہ عمل تم نے کیا ہے۔

۲۱۱۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحیٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کو پانچ پانچ آیتیں کر کے سیکھو چونکہ یہ طریقہ حفظ و یادداشت کے زیادہ لائق ہے چنانچہ جبرئیل امین علیہ السلام قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں نازل کرتے تھے۔

۲۱۱۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی و جماعت محدثین، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، ابوصغیر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرمان:

ولاتشتروا بآیاتی ثمناً قلیلا

میری آیات کو ثمنِ قلیل کے ساتھ نہ بیچو

کے بارے میں فرمایا: اپنے علم پر اجرت مت لو چونکہ علماء حکماء اور حلماء کی اجرت اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ وہ حضرات اپنے اجر کو تورات میں لکھا پاتے ہیں کہ: اے ابن آدم! علم دوسروں کو مفت سکھا جسطرح تو نے مفت سیکھا ہے۔

۲۱۱۹-**حصول علم کیلئے صحیح استاد کی پہچان**...... ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کئی دن کی مسافت کا سفر طے کر کے کسی آدمی کے پاس حصول علم کی خاطر جاتا ہوں، پہلی چیز جسکی میں خصوصیت کے ساتھ جانچ پڑتال کرتا ہوں وہ اسکی نماز ہے، اگر وہ نماز کا من وعن اہتمام کرتا ہے تو میں اس کے پاس اقامت اختیار کرتا ہوں اور اس سے حدیث بھی سنتا ہوں۔ اگر اسے نماز ضائع کرتے ہوئے پاؤں تو میں واپس لوٹ آتا ہوں اور اس سے حدیث کا سماع نہیں کرتا ہوں اور یوں کہتا ہوں کہ یہ نماز کے علاوہ باقی امور دینیہ کو بطریق اولیٰ ضائع کرنے والا ہوگا۔

۲۱۲۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن حسین، ابوعبداللہ قاضی، یوسف بن موسیٰ، جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حصول علم میں حیاء کرنے والا اور متکبر شخص علم نہیں حاصل کرسکتا۔

۲۱۲۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ لیث، عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے مجھے نصیحت کی ہے غیر اللہ کے لئے عمل نہ کرو سو جس کے لئے تم نے عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کے سپرد کر دیگا۔

۲۱۲۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیی بن سعید تیمی، عن رجل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہؒ جب دن کے آخری حصہ میں قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو اسے شام تک مؤخر کرتے اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو صبح تک مؤخر کر دیتے۔

۲۱۲۳- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ کہتے ہیں: ورائے نہر میں سب سے پہلے ابوعالیہ رحمہ اللہ نے اذان دی ہے۔

۲۱۲۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، علی بن انس عسکری، ابوعبیدہ حداد، سعید بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مہاجر ابوخالد فرماتے ہیں کہ ابوعالیہ میرے پڑوسی تھے اور مجھے کہا کرتے: مجھ سے سوال کرلے اور مجھ سے علمی مسائل لکھ لے قبل اس کے کہ تو حصول علم کے لئے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جائے اور علم کو تو اس کے پاس نہ پا سکے۔

۲۱۲۵- طلبۂ علم کی قدر...... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابوخلدہ کہتے ہیں کہ ابوعالیہ کے پاس جب ان کے شاگرد آتے تو انہیں مرحبا کہتے اور پھر آیت کریمہ "و اذاجاء ک الذین یؤمنون بآیا تنا" جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو میری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں "فقل سلام علیکم" السلام علیکم کہو چونکہ اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کیلئے) اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے "کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ" (انعام ۵۴) تلاوت کرتے تھے۔

۲۱۲۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزق، معمر، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ فرمایا کرتے تھے "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ کلام کرنے میں جلدی کرو۔ یعنی کثرت کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کا ورد کرو۔

۲۱۲۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن حسین، حسین بن محمد ہاشمی، یوسف بن سعید، بن مسلم علی بن بکار، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا تھا: خوبصورت آوازوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی تقدیس کیا کرو چونکہ اس طرح کی تقدیس کو اللہ تعالیٰ زیادہ سنتے ہیں۔

۲۱۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معمر بن ابی عالیہ نے کہا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اپنے پیچھے اون کا ایک جبہ، دو عدد موزے اور ایک عدد کمان جس سے پرندے شکار کرتے تھے چھوڑیں۔

۲۱۲۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن سعید بن ولید، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، محمد بن مصعب، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعالیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لازم کر رکھا ہے کہ جو صدق دل سے اس پر ایمان لائے گا اسے ہدایت دے گا، اس امر کی تصدیق قرآن میں موجود ہے "و من یؤمن باللہ یھد قلبہ" جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت کے نور سے بھر دیتے ہیں۔ جو توکل علی اللہ کا دامن تھامے رکھے اللہ اسکی کفایت کرتے ہیں اسکی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے فرمایا باری تعالیٰ نے: "و من یتو کل علی اللہ فھو حسبہ" جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے کافی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں اسکی تصدیق قرآن میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "من ذاالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاعفہ لہ اضعافاً کثیرۃ" جس نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیا اللہ تعالیٰ اُسے چند در چند بڑھا دیتے ہیں۔ جس نے اللہ کے عذاب

(تفرقہ) سے اس کی پناہ مانگی اللہ اسے پناہ دیتے ہیں اس کی تصدیق بھی کتاب اللہ میں ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسی طرح جو اللہ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرماتے ہیں اسکی تصدیق بھی قرآن میں موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" جب مرے بندے میرے متعلق آپ سے پوچھیں گے تو میں ان کے بہت قریب ہوں ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگیں۔

۲۱۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ربیع بن بدر، سیار ابی منہال کہتے ہیں میں نے ابو عالیہ کو وضو کرتے دیکھا میں نے کہا" ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین " اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ فرمایا پانی سے پاکی حاصل کرنے والوں کو نہیں بلکہ گناہوں سے پاکی حاصل کرنے والوں کو۔

مسانید ابو عالیہ رحمہ اللہ

ابو عالیہ نے ابوبکر صدیق، علی بن ابی طالب، سہل بن حنظلہ، ابی بن کعب اور کئی دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔

۲۱۳۱- ابونعیم اصفہانی ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن حمید، حکام بن مسلم و ہارون بن مغیرہ، عنبسہ بن سعید، عثمان طویل، رفیع ابو عالیہ ریاحی کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ ہمیں خطاب کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسافر کے لئے دو رکعتیں اور مقیم کے لئے چار رکعتیں ہیں۔ میری جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے۔ میں جب ذوالحلیفہ سے نکل جاتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں حتی کہ واپس لوٹ آؤں۔[1]

عنبسہ بن سعید اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۲۱۳۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن معمر، محمد بن احمد بن داؤد، ابوصفوان قاسم بن یزید عامری، یحیٰ بن کثیر ابونضر، عاصم احول، داؤد بن ابی ہند، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی کہ اچانک موسلا دھار بارش نے انہیں گھیر لیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اچانک بلندی سے ایک سل لڑھکی جس سے غار کا دھانہ بند ہو گیا۔ حدیث غار پوری ذکر کی۔[2]

ابوداؤد بن ابی ہند کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو مرفوعا روایت کرنے میں داہر بن نوح متفرد ہیں۔

۲۱۳۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، زیاد بن حصین، ابی عالیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی صبح سواری کی حالت میں مجھے کہا: قط لاؤ میں نے کنکریاں چن کر آپ ﷺ کے ہاتھ پر رکھ دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان کے بہت اچھے امثال ہیں تین مرتبہ یہی فرمایا۔ غلو سے بچو تم سے پہلی امتیں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئیں اور انہوں نے دین میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔[3]

---

[1] الكامل لابن عدى ٣/ ١٠٢٦ وكنز العمال ٢٠١٨٧، ٢٢٦٩٣.

[2] انظر الحديث فى فتح البارى ١١/ ٥٤٠.

[3] سنن النسائى ٥/ ٢٦٨، ٢٦٩. والمستدرك ١/ ٤٦٦. ومسند الامام احمد. وصحيح ابن خزيمة ٢٨٦٧. صحيح ابن حبان ١٠١١ (موارد) واتحاف السادة المتقين ٤/ ٣٩١. والدر المنثور ١/ ٢٣٥. والمعجم الكبير للطبرانى ١٢/ ١٥٦، ١٨/ ٢٨٩.

۲۱۳۴-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر عطار، یزید بن ہارون، سعید بن ابی عروبہ، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ہشام، قتادہ، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مصیبت کے وقت دعا کرتے اور یوں فرماتے: "لاالہ الااللہ العظیم الحلیم لاالہ الارب العالمین رب العرش الکریم ، لاالہ الااللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم "[۱]

۲۱۳۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب وعفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ وادی ازرق میں تشریف لائے اور صحابۂ کرامؓ سے پوچھا یہ کونسی وادی ہے؟ جواب دیا گیا یہ وادی ازرق ہے۔ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں درآنحالیکہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے رب کے سامنے گڑگڑا رہے ہیں، پھر ایک گھاٹی سے گزرے پوچھا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: فلاں گھاٹی ہے۔فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرخ مٹیالے رنگ کی اونٹنی پر تشریف فرما ہیں اونٹنی کی لگام چھال کی ہے اور یونس علیہ السلام نے صوف کا جبہ پہن رکھا ہے۔[۲]

(۱۸۱) بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ[۳]

شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تابعین کرام میں سے ایک بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ بھی ہیں۔آپ نے اللہ پر بھروسہ رکھا آپ خیرخواہ زکی اور عبادت گزار شخص تھے۔

۲۱۳۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن آجری، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، معاویہ بن عبدالکریم الضال الثقفی کہتے ہیں میں نے بکر بن عبداللہ المزنی کو جمعہ کے دن لوگوں سے اٹی پڑی مسجد میں فرماتے سنا: اگر مجھ سے کہا جائے کہ اہل مسجد میں جو سب سے بہتر ہو اسے پکڑ و تو میں کہوں گا اس آدمی کے متعلق رہنمائی کرو جو عوام الناس کے لئے سب سے زیادہ خیرخواہ ہو۔کیونکہ وہی شخص سب سے زیادہ اچھا ہے۔اور میں بھی ایسے ہی شخص کو ترجیح دوں گا۔اگر مجھے کہا جائے کہ ان میں سے بدتر کو پکڑو تو میں پوچھوں گا کہ مجھے وہ آدمی بتلاؤ جو عامۃ الناس کو دھوکہ دینے والا ہو اور اگر کوئی منادی آسمان سے آواز لگائے کہ تم میں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر ایک آدمی، تو ہر انسان کو ڈرنا ہوگا کہ وہ ہی اس پکار کا مطلوب ہو۔

۲۱۳۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحٰق فزاری، اسماعیل، معمر، بکر مزنیؒ نے فرمایا: اگر میں مسجد تک پہنچ جاؤں اور مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہو اور کوئی مجھ سے کہے کہ ان میں سے بدترین کون ہے؟ میں اس کو جواب دوں گا کہ جماعت کو زیادہ دھوکہ دینے والا کون ہے؟ جب وہ کہے کہ یہ ہے۔میں کہوں گا یہی بدترین ہے۔اور میں ان کے بہتر پر گواہی نہیں دیتا کہ وہ کامل ایمان مؤمن ہے کیونکہ تب تو میں یہ گواہی بھی دے سکتا ہوں کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔نہ ہی میں ان کے بدتر پر گواہی دیتا کہ وہ منافق اور ایمان سے بَری ہے کیونکہ تب تو میں نے گواہی دے دی کہ وہ جہنمی ہے۔لیکن مجھے ان کے نیکوکار (کے مبتلائے عصیان ہونے) کا خوف ہے اور گناہگار (کے رجوع الی التوبہ ہونے) کی امید ہے۔بتلایئے! مجھے تو ان کے نیکوکار کا خوف ہے تو گناہگار کے

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۹۳، ۹/ ۱۵۴، ۱۵۵۔ وصحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب ۲۱ ومسند الامام احمد ۱/ ۲۲۸، ۲۵۹، ۲۸۰، ۲۸۴، ۳۳۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴ والمستدرک ۲/ ۳۴۳، ۵۸۴۔

۳۔ تهذیب الکمال ۷۴۷ (۴/ ۲۱۶) وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۰۹۔ والتاریخ الکبیر ۲/ ۱/ ۹۰۔ والجرح ۱/ ۱/ ۳۸۸ والجمع ۱/ والکاشف ۱/ ۱۶۲۔ وسیر النبلاء ۴/ ۵۳۲۔ وتهذیب التهذیب ۱/ ۴۸۴۔

بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟۔

۲۱۳۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن ادریس، حصین، بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ طمع وغصہ کو ختم نہ کر دے۔

۲۱۳۹-تقدیر کے متعلق جھگڑنے والوں کے ساتھ رویہ...... ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ تمہارے والد صاحب تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑنے والے آدمیوں کی بات نہیں سنتے تھے بلکہ فوراً کھڑے ہوجاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔

۲۱۴۰-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، عمر بن غیلان، داؤد بن عمرو، فضیل بن عیاض، اسلم بن عبدالملک...... ابوحرہ کہتے ہیں ہم بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس ان کے مرضِ وفات میں عیادت کرنے گئے۔ انہوں نے سراوپر اٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کو قوت (وصحت) عطا کی ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرے اور جس پر بیماری مسلط کی یہ بھی اس کا انعام ہے تاکہ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۱۴۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ وعلی بن مسلم سیار، جعفر، کہمس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: تمہاری دنیا سے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے جس سے تمہارے لئے قناعت کا سامان ہوسکے اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ یاد رکھ! جب بھی کوئی چیز تیرے اوپر دنیا کا دروازہ کھولے گی تو تیرا نفس غم وغصہ میں بڑھتا جائے گا۔

۲۱۴۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی یہ دعا کیا کرتے تھے:

> اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے خزانے کھول دے پھر اس کے بعد ہمیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں عذاب دے اور اپنے وسیع فضل وکرم سے رزق حلال عطا فرما پھر اس کے بعد ہمیں رزق کا اپنے سواہ کسی کا محتاج نہ کرنا۔ ہمیں ان دونوں کے بدلے میں زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما فقر وفاقہ میں ہمارا سوال تجھی سے ہے اور تیرے سواہر کسی سے بے نیازی برتتے ہیں۔

۲۱۴۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسین بن محمد، سہل بن اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو کہتے یہ مجھ سے افضل ہے اور مجھ سے پہلے اللہ کا بندہ ہونے کا مستحق ہوا ہے اور جب کسی نوجوان کو دیکھتے تو کہتے یہ بھی مجھ سے بہتر ہے چونکہ میں نے اس سے زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تم ایسی سوچ کو لازمی پکڑے رکھو اگر اسکو بجالاؤ تو تمہیں ثواب ملے گا اور اگر تم سے خطا ہو جائے گناہ گار نہ ہوا اور ایسے امر سے بچو کہ اگر اسے بجالاؤ تو گناہ نہ کرتے ہوئے بھی گناہ لازم ہوجائے۔ پوچھا گیا وہ کیا ہے جواب دیا لوگوں سے بدگمانی رکھنا سو اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا تمہیں اس پر ثواب نہیں ملے گا اور اگر گمان غلط ثابت ہوا تمہیں گناہ ہوگا۔

۲۱۴۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن ذکریا، اسحٰق بن فیض، تمیم بن شریح، کنانہ، سہل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہیں ابلیس پیش آجائے اور کہے کہ تمہیں فلاں پر فضیلت حاصل ہے سو دیکھو اگر وہ آدمی

تم سے بڑا ہے تو کہو کہ یہ ایمان لانے میں مجھ پر سبقت لے گیا اور اگر تم سے چھوٹا ہو تو کہو کہ میں نافرمانی اور گناہ میں اس پر سبقت لے گیا دریں اثناء عقوبت وسزا کا مستحق ہوا، سو دنیا میں جسے بھی تو جانتا ہے وہ یا تو تجھ سے بڑا ہوگا یا چھوٹا۔ اگر تو اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے ساتھ اکرام، عظمت اور صلہ رحمی پر کاربند دیکھے تو کہہ کہ یہ فضیلت ان کے حصہ میں آئی اور اگر ان کی طرف سے جفا وسرکشی دیکھنے میں آئے تو کہہ لے کہ کوئی گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔

۲۱۴۵- کسی کو حقیر سمجھنے کی سزا...... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حکیم، ابوحاتم، محمد بن یحیٰ، محمد بن حسین، فہد بن حیان، ابوسلمہ ثقفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کا اپنے بھائیوں کے سامنے عاجزی وانکساری کرنا دراصل ان کے ہاں اسکی عظمت ہے

(۲۱۴۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد احمر، یزید عکلی، معاویہ بن عبدالکریم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو اسرائیل کا ایک آدمی جب کسی منزل تک جاتا تو لوگوں میں چلتا بایں طور کہ بادل اس پر سائبان بنائے رکھتے۔ ایک مرتبہ یہ صاحب کرامت آدمی ایک دوسرے آدمی کے پاس سے گزرا کہ بادلوں نے اس پر سائبان کیا ہوا تھا اس آدمی نے اس صاحب کرامت کو بڑی عظمت والا سمجھا بوجہ اس کرامت کے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہوئی تھی۔ لیکن صاحب کرامت نے اس (عام) آدمی کو حقیر سمجھا۔ چنانچہ بادلوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اس کے سر کے اوپر سے ہٹ کر اس عام آدمی کے سر پر سائبان بنالیں جس نے اللہ تعالیٰ کے امر کو عظیم سمجھا تھا۔

۲۱۴۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، عبدالملک بن مروان حذاء، یزید بن زریع، حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ کے جوڑے کی قیمت چار ہزار درہم لگائی تھی۔

۲۱۴۸- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نضر قرشی، عمرو بن علی، معتمر کے سلسلۂ سند سے حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی کے کپڑوں کی قیمت چار ہزار درہم تھی جبکہ وہ خود فقراء اور مساکین کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرا ان کے ساتھ مل بیٹھنا انہیں عجیب لگتا ہے۔

۲۱۴۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، عمرو بن ابی وہب، بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ عمدہ کپڑے پہنتے اور کم قیمت کپڑے پہننے والوں کو طعنہ بھی نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح نہ پہننے والے پہننے والوں کو بھی طعنہ نہیں دیتے تھے۔

۲۱۵۰- زندگی ثروت میں موت غربت میں...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اغنیاء کی سی زندگی بسر کرتا ہوں حالانکہ فقراء کی موت مرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مبارک بن فضالہ کہتے ہیں کہ جب انکی وفات ہوئی تو ان پر کچھ قرض بھی تھا۔

۲۱۵۱- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، محمد بن قاسم، مساور، عفان، احمد بن ابی اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابوہلال کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ کی عیادت کرنے ان کے پاس گئے اور وہ مریض تھے لوگوں نے داخل ہونا اور باہر نکلنا شروع کیا اور وہ تعجب کرنے لگے پھر فرمایا: مریض کی تو عیادت کی جاتی ہے نہ کہ ملاقات۔ عفان کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت کی جاتی ہے اور صحتمند آدمی سے ملاقات۔

۲۱۵۲-ایک بادشاہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ...... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد، ابن سلمہ، ثابت وحمید، حنبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بادشاہ تھا جو کہ سخت سرکش تھا، مسلمانوں نے اس کے ساتھ جہاد کیا اور اسے زندہ صحیح سالم گرفتار کرلیا۔ مسلمان آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہم اسکو کس چیز کے ساتھ قتل کریں؟ سب نے اس رائے پر اتفاق کیا کہ سب مل کر ایک بڑی دیگ لگاتے ہیں اور اس کے نیچے خوب آگ جلائیں اسکو اس وقت تک قتل نہ کریں جب تک یہ اس عذاب کا ذائقہ چکھ نہ لے چنانچہ مسلمان اس کے ساتھ ایسا کر گزرے اور اس نے اپنے ایک ایک معبود کو باری باری مدد کے لئے پکارا اور واسطے دیے کہ میں تیری عبادت کرتا تھا، تیرے آگے سجدے کرتا تھا اور تیرے چہرے کو صاف کرتا تھا لہذا مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے معبود بالکل توجہ نہیں کررہے اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہنے لگا "لاالٰــــہ الااللہ" ! پھر اللہ تعالیٰ سے خلوص دل کے ساتھ دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے اسی لمحے آسمان سے پانی نازل کیا جس نے آگ بجھادی اور تند و تیز ہوا آئی جس نے دیگ فضاء میں اٹھالی چنانچہ دیگ آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں گھومنے لگی اور وہ لگاتار "لاالٰہ الااللہ" کا ورد کئے جارہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ایسی قوم میں پھینکا جو اللہ کی عبادت نہیں کرتی تھی اور وہ برابر کلمہ طیبہ کا ورد کئے جارہا تھا۔ اس قوم نے اس بادشاہ کو دیگ سے باہر نکالا اور پوچھا تیرا ناس ہو تجھے کیا ہوا؟ کہا میں فلاں قوم کا بادشاہ ہوں الغرض سارا قصہ ہُو بہُو سناڈالا چنانچہ وہ قوم دولت ایمان سے بہرہ مند ہوگئی۔

۲۱۵۳-ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو مصائب کے کڑوے گھونٹ پلاتا رہتا ہے تاکہ اس سے مؤمن کی عاقبت درست ہوجائے پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ عورت کو بچے کی ولادت اور دیگر امور پر صبر کرنے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے۔

۲۱۵۴-چغل خور کی سزا، ایک بادشاہ کا قصہ...... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سحٰق، محمد بن حمزہ، علی بن سہل، عفان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اسکا ایک دربان تھا جسے وہ ہمہ وقت اپنے قریب رکھتا۔ دربان بادشاہ سے کہا کرتا تھا: اے بادشاہ سلامت! نیکوکار کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں اور برے کو چھوڑ دیں چونکہ اسکی برائی نے آپکو اس کے ساتھ اچھائی کرنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو اس پر حسد ہوگیا کہ یہ بادشاہ کے اسقدر قریب کیوں ہوگیا۔ اس نے بادشاہ کے سامنے دربان کی چغلی کردی کہا: بادشاہ سلامت! اس دربان نے لوگوں میں یہ بات پھیلادی ہے کہ آپکے منہ سے بدبو آتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا مجھے اس کی حرکت کا کیسے علم ہوسکتا ہے؟ جواب دیا: وہ اس طرح کہ جب وہ آپ کے پاس آئے آپ اسے قریب بلائیں تاکہ آپ اس سے کوئی بات کرسکیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا ہوگا۔

چنانچہ چغلخور آدمی نے دربان کی دعوت کی اور سالن میں لہسن کی مقدار حد سے زیادہ بڑھادی۔ صبح کو جب دربان بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ نے اسے بات کرنے کے لئے اپنے قریب بلایا تو دربان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ اس کے منہ کی بدبو بادشاہ کو نہ پہنچے۔ بادشاہ نے کہا: دور ہوجا پھر فوراً قلم دوات منگوائی۔ خط لکھ کر مہر زدہ کیا اور دربان کو تھماتے ہوئے کہا اس خط کو فلاں آدمی کے پاس لے جاؤ اور اس پر اسکا ایک لاکھ انعام بھی مقرر کیا۔ دربان جونہی بادشاہ کے پاس سے نکلا۔ چغلخور نے گرمجوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ جواب دیا یہ خط مجھے بادشاہ سلامت نے دیا ہے۔ چغلخور نے خط مانگا دربان نے اسے دے دیا اور وہ خط لے کر خود مکتوب الیہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ مکتوب الیہ نے خط پڑھ کر جلاد لوگوں کو بلایا۔ اس نے کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو یہ غلط حکم

ہے جسکا وبال مجھ پر پڑ گیا تم اپنے امیر کی بات نہ مانو بلکہ بادشاہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ بولے کہ بادشاہ کے پاس واپس جانا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ خط میں لکھا تھا کہ جب حامل خط تمہارے پاس آئے اسے ذبح کردو اور اسکی کھال اتار کر بھوسہ بھردو اور میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ انہوں نے چغلخور کو ذبح کیا اور کھال اتار کر بادشاہ کے پاس حاضر ہوگئے۔ بادشاہ نے جب یہ مضحکہ خیز واقعہ دیکھا تو اس پر تعجب کی انتہا نہ رہی۔ بادشاہ نے اپنے دربان سے کہا: ادھر آؤ اور مجھے سچ سچ واقعہ سناؤ کہ جب میں نے تمہیں اپنے پاس بلایا تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا؟ کہنے لگا اے بادشاہ سلامت! اس چغلخور نے میری دعوت کی اور سالن میں لہسن کی مقدار بڑھادی جب آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا......تو میں سمجھا کہیں آپکو لہسن کی بدبو محسوس نہ ہونے لگے تب میں نے اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ کہا: اپنے عہدے پر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے کام میں مصروف رہو پھر بادشاہ نے دربان کو مال عظیم سے نوازا۔

۲۱۵۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ غلابی، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوحرہ کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبداللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے...... پہنچے تو وہ قضائے حاجت کے لئے نکل رہے تھے۔ ہم ادھر ہی گھر میں اتنی دیر بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ دو آدمیوں کے سہارے واپس لوٹے، ہمیں سلام کیا اور ہماری طرف نظر کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جسے قوت وطاقت عطا کی گئی ہو اور وہ اللہ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہو اور اس پر بھی رحم فرمائے کہ کمزوری جس کے عمل کو مختصر کردے اور وہ کم از کم اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتا رہے۔

۲۱۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قواریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: جو ہنستے ہوئے گناہ کا ارتکاب کرے گا وہ جہنم میں روتے ہوئے داخل ہوگا۔

۲۱۵۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر، سیار، جعفر، ابراہیم بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے جیسا کون ہوسکتا ہے؟ تیرے اور خدا کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے جب تو چاہتا ہے اپنے رب کے پاس آجاتا ہے۔ تیرے درمیان اور تیرے رب کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے اور نہ ہی کسی ترجمان کی ضرورت ہے، یہ نمکین پانی (آنسو) مومنین کی خوشبو ہے۔

۲۱۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد جرجانی، ابوخلیفہ، ابوعمر وحوضی، یزید بن یزید، حبیب ابومحمد...... بکر بن عبداللہ اسناد مذکور کے ساتھ فرماتے ہیں آدمی کے وہ اخراجات جو وہ اپنے اہل خانہ پر صرف کرتا ہے قیامت کے دن میزان کے دائیں پلڑے میں ہوں گے اور یاد رہے دایاں پلڑہ جنت ہے۔

۲۱۵۹- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابویزید خالد بن نضر، نضر، عمرو بن علی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔

۲۱۶۰- توبہ کی اہمیت، ایک گناہگار کا قصہ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسن بن صباح، زید بن حباب، محمد بن نشیط کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک قصاب اپنی کسی پڑوسی کی لونڈی پر عاشق ہوگیا اور اسے اپنے دام وفریب میں پھنسانا چاہا۔ وہ کہنے لگی: ایسا نہ کر میں تجھ سے زیادہ محبت کرتی ہوں بلسبت تیرے۔ لیکن مجھے خوف خدا دامن گیر ہے۔ کہنے لگا: تو اللہ سے ڈرتی ہے میں تو اس سے نہیں ڈرتا ہوں۔ اس بات کا قصاب پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ تائب ہوا اور واپس لوٹ گیا۔ اسی دوران اسے شدید پیاس لگی بہت تلاش کی مگر پانی نہ ملا۔ اچانک بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کے ایک قاصد سے اسکی ملاقات ہوگئی۔ قاصد نے اسے سرگرداں دیکھ کر پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: مجھے شدت پیاس نے

تنگ کر دیا ہے۔ قاصد نے کہا آؤ ہم دونوں دعا کریں حتی کہ بادل ہمارے سروں پر سائباں بنا ڈالے اور اس طرح ہم بستی میں داخل ہو جائیں۔ قصاب نے کہا میرا کوئی نیک عمل نہیں جسکے سہارے میں دعا کر سکوں! قاصد نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہتے رہو...... چنانچہ قاصد نے دعا کی اور قصاب آمین کہتا رہا۔ بالآخر بادلوں کے ایک ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا حتی کہ وہ چلتے ہوئے بستی میں داخل ہو گئے بستی میں پہنچ کر قصاب اپنے رستے پر ہولیا اور بادل بھی اسی کے سر پر منڈلاتے ہوئے اس کے ہمراہ چل پڑے ۔قاصد نے کہا اے قصاب تو تو کہتا تھا میرا کوئی عمل نہیں تب میں نے دعا کی تو نے اس پر آمین کہی پھر بادلوں نے ہمیں ڈھانپ لیا اور بالآخر وہ تیرے سر پر منڈلاتے ہوئے چل پڑے۔ بخدا! حقیقت حال سے مجھے ضرور آگاہ کر۔ قصاب نے سارا واقعہ سنا دیا قاصد نے کہا: اللہ کے حضور توبہ کرنے والا اتنے بلند مرتبے پر ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مرتبے پر نہیں ہوتا۔

۲۱۶۱-ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون عجلی، یونس بن عبید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کثرت سے گناہ کرتے ہو لہذا کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ جب آدمی اپنے صحیفہ میں کثرت کے ساتھ استغفار پاتا ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔

مسانید بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ

بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے انس بن مالک، ابن عمر، جابر اور عبداللہ بن معقل بن یسار رضی اللہ عنہم اجمعین سے سماع حدیث کیا ہے۔ ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۲۱۶۲-بچوں کی وجہ سے والدین بھی خدا کی رحمت پالیتے ہیں...... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحیی بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبدالرحمن بن فضالہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ ایک سائل عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اسے تین کھجوریں تھما دیں عورت نے ایک ایک کھجور دونوں بچوں کو دے دی چنانچہ بچوں نے جب اپنی اپنی کھجور کھالی تو پھر ماں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔ اس نے تیسری کھجور کے دو حصے کئے اور دونوں بچوں کو نصف نصف دے دی، اسی اثناء میں نبی ﷺ تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے آپ سے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے اس واقعے سے کیا تعجب ہو رہا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر رحم فرمایا ہے بوجہ اسکے بچوں پر رحم کرنے کے۔

بکر بن عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ نیز مسلم بن ابراہیم متفرد ہیں۔

۲۱۶۳-ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن ابی عاصم، ابوہ ابو عاصم، کثیر بن فائد، سعید بن عبید السماک، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے استغفار کرے میں ضرور تیری مغفرت کر دوں گا اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔ ابن آدم! اگر تو زمین کے برابر کثیر گناہ لے کر آئے اور پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے سعید بن عبید متفرد ہیں۔

۲۱۶۴-ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہمام، قتادہ، بکر بن عبداللہ و بسر بن عائذ ہلالی کے سلسلۂ سند سے ابن

[1] المصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۰۵. وتفسیر القرطبی ۲۰ / ۶۵.

عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم وہی آدمی پہنتا ہے جسکا آخرت میں (جنت کا) کچھ حصہ نہ ہو۔[1]

بکر بن عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ صرف قتادہ ان دونوں سے اکٹھے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن حسن مقری، ابوعاصم، عیسیٰ بن میمون، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے جسکا پتہ نہیں ہوتا کہ اسکا اول حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔[2]

۲۱۶۶- دو واجب کرنے والی چیزیں...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، مبارک بن فضالہ، بکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دو واجب کرنے والی چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی درآنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے اللہ کی ملاقات کی درآنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔[3]

(۱۸۲) خلید بن عبداللہ عصری رحمہ اللہ[4]

خلید بن عبداللہ رحمہ اللہ متفکر فی اللہ، مشغول فی ذکر اللہ اور راتوں کو بیدار رہنے والے تھے۔

۲۱۶۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس بن ماہان، محمد بن داؤد غفاری، عفان، عمر بن نبہان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے خلید عصری کو جامع مسجد میں فرماتے ہوئے سنا: ہر محب اپنے محبوب سے ملنا چاہتا ہے، سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسکی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

جعفر بن سلیمان نے بھی عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۱۶۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، سیار، جعفر بن عمر بن شہاب، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خلید عصری جمعہ کے دن تشریف لائے اور دروازے کے دونوں وڑے پکڑ کر فرمایا اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے محبوب سے ملے سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسکی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

۲۱۶۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبۃ بن خالد، ہمام، قتادہ...... خلید بن عبداللہ عصریؒ فرماتے ہیں: مؤمن سے تم تین حالتوں ہی میں ملاقات کرو گے یا تو وہ مسجد میں ہوگا اس کو آباد کر رہا ہوگا یا اپنے گھر میں عافیت کے ساتھ پڑا ہوگا یا اپنی دنیا کے کسی جائز معاملہ میں مشغول ہوگا جس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ گھر میں جھاڑو مرواتے پھر دو تکیے منگواتے اور دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ جاتے اور کہتے: میرے رب

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۱۹۴. ۸/ ۲۸ وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۶، ۱۰. وفتح الباری ۱۰/ ۲۸۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۶۹. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۴۳. وصحیح ابن حبان ۷۰۴۳. وفتح الباری ۷/ ۶. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۶۸. والمطالب العالیۃ ۴۲۱۶.

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الایمان ۱۵۲. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۵۷، ۲۴۴، ۳۲۵، ۳۷۴، ۳/ ۱۵۲، ۲۶۰، ۵/ ۲۸۵، والمستدرک ۳/ ۲۴۷، ۴/ ۳۵۱.

۴۔ التاریخ الکبیر ۳/ ت ۶۷۳. والجرح والتعدیل ۳/ ت ۱۷۵۴. وتاریخ بغداد ۸/ ۳۴۰. والکاشف ۱/ ۲۸۳. وتهذیب الکمال ۱۷۱۷ (۸/ ۳۰۹)

کے فرشتوں کو خوش آمدید، بخدا! میں تمہیں ضرور آج بھلائی پر گواہ بناؤں گا۔ پھر اللہ کا نام تسبیح تحمید اور تہلیل، وتکبیر کہتے رہتے۔ ہر دن اسی طرح کرتے...... حتی کہ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے یا نیند کا غلبہ ہوجاتا۔

۲۱۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن عقیل، عبیداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابوعمر ضریر، محمد بن مہزم محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

۲۱۷۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن سے عاجزی وانکساری کے ساتھ ملاقات کرو، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو اور لوگوں میں سب سے کم تمہاری مشقت ہو۔

۲۱۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ احمد بن حنبل، یونس، شیبان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم مومن سے ملو عفیف وسوالی بن کر۔ مؤمن سے ملو غنی وفقیر بن کر۔ پھر تشریح کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں سے عفیف، خدا سے سوالی اور فقیر، اپنے آپ میں عزت دار، لوگوں سے بے نیاز بن کر ملو۔ قتادہؒ فرماتے ہیں: یہ مؤمن کے اخلاق آسان اور بغیر مشقت والے ہیں۔

۲۱۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ احمد بن حنبل، یونس، شیبان، سلام بن مسکین، ابوسلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: ہر گھر کی ایک زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت وہ لوگ ہیں جو ذکر اللہ کے لئے اکٹھے ہوجائیں۔

۲۱۷۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، محمد بن فرج، یوسف بن فرق، سلام بن مسکین، عقبہ بن ابی بیت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت یہ ہے کہ لوگ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے جمع ہوجائیں۔

خلید عصری رحمہ اللہ کی چند مسانید

۲۱۷۶- ہر روز دو فرشتوں کا اعلان...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، خلید عصری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور انکی آواز جن وانس کے سواء تمام مخلوق سنتی ہے وہ فرشتے اعلان کرتے ہیں: اے اللہ دولت خرچ کرنے والے کو فوراً بدلہ عطا فرما اور دولت روکنے والے بخیل کو دولت کا ضیاع دیدے۔ جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سواء ساری مخلوق سنتی ہے وہ اعلان کرتے ہیں جو چیز تھوڑی اور کفایت کرنے والی ہو بہتر ہے کثیر ہلاکت میں ڈالنے والی سے۔[1]

قتادہ سے یہ حدیث سلیمان تیمی، ابوعوانہ، شیبان، سلام بن مسکین، عباد بن رشد اور حکم بن عبداللہ نے بھی روایت کی ہے۔

۲۱۷۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان تشطی، عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی، عمران قطان، قتادہ وابان بن ابی عیاش، خلید عصری کے سلسلۂ سند سے ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ بجالائیں وہ جنت میں داخل ہوگا...... جس نے اچھی طرح وضو کیا اور رکوع سجدہ اور وقت کی رعایت کرکے پانچ نمازوں کی پابندی کی، رمضان کے روزے رکھے، استطاعت کے مطابق بیت اللہ کا حج کیا، دلی رضامندی سے زکوۃ ادا کی اور امانت اچھی طرح سے ادا کردی۔ کسی نے پوچھا: اے

[1] المستدرک ۲/ ۴۴۵. وصحیح ابن حبان ۸۱۴، ۲۴۷۶، ومجمع الزوائد ۳/ ۱۲۲، ۱۰/ ۲۵۵

ابوالدرداء! امانت کیا ہے؟ جواب دیا، غسل جنابت امانت ہے۔ اللہ عزوجل نے ابن آدم کو اس کے دین میں سے اس کے سوا کسی شی کی امانت سپرد نہیں کی۔[1]

نعمان نے یہ حدیث عبدالسلام عن عمران قطان عن قتادہ کی اسناد سے بمثل بالا روایت کی ہے اور ابان بن ابی عیاش کا ذکر نہیں کیا۔

۲۱۷۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبدالسلام، عمران کے سلسلۂ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

(۱۸۳) مورق عجلی رحمہ اللہ[2]

مورق بن مشمرخ عجلی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں..... عبادت گزار، حق کا بول بالا کرنے والے اور ہمیشہ تقدیر کے فیصلوں پر راضی رہنے والے تھے۔

۲۱۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابواسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحیی حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلی بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بات بھی مجھے پہنچی اپنے اہل خانہ کی موت سے بڑھ کر کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔ (جس پر میں نے صبر کر کے خدا کے ہاں بلند درجات پائے۔)

۲۱۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن حسان، حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مورق عجلی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لاتے میں ان سے ان کے اہل خانہ اور بچوں وغیرہ کا حال پوچھتی تو وہ جواب دیتے! بحمد اللہ وہ تو زیادہ ہوتے جا رہے ہیں، میں پوچھتی کہ ایسا کیوں ہے؟ تو (اس کے جواب کے بجائے) فرماتے کہ مجھے ڈر ہے کہیں وہ میری ہلاکت کا سامان اکٹھا نہ کر رہے ہوں۔ فرمایا کرتے تھے: زمین میں کوئی نفس ایسا نہیں کہ اس کی موت میں میرے لئے اجر و ثواب ہو اور میں نے اس کی موت نہ چاہی ہو۔

۲۱۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مؤمن کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی اچھی مثال نہیں دیکھی کہ وہ ایک لکڑی پر بیٹھا دریا میں بہتا جا رہا ہو اور زبان سے کہتا جا رہا ہو، اے میرے رب میری مدد کر! اے میرے رب میری مدد کر! کیا بعید اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دے۔

۲۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوکامل، حماد بن سلمہ و حماد بن زید و سعید بن زید، ابو تیاح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت بجالانے والا جبکہ لوگوں نے اس اطاعت سے منہ پھیر لیا ہوا ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگ کر دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔

۲۱۸۳- غصہ ہمیشہ پچھتاوے کا سبب ہے..... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابوایوب، یزید شنی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بہت کم غصہ آتا ہے، کم از کم جب بھی مجھے غصہ آیا پر سکون ہونے کے بعد مجھے سخت ندامت ہوئی۔ ایک آدمی نے کہا: میں آپ سے اپنے سنگدل ہونے کی شکایت کرتا ہوں اور میں صوم و صلوٰۃ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں؟ مورق رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا اگر تم کو بھلائی کرنے میں کمزوری کا سامنا ہے تو برائی سے زیادہ سے زیادہ بچو۔ مجھے بھی

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۲۹. والمعجم الصغير للطبراني ۲/ ۲۵. ومجمع الزوائد ۱/ ۴۷، وتاريخ اصبهان للمصنف ۲/ ۱۸۹. والدر المنثور ۱/ ۲۹۶. والترغيب والترهيب ۱/ ۲۴۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۴۳ والتاريخ الكبير ۸/ ۲۱۱۷. والجرح ۸/ ت ۱۸۵۱. والكاشف ۳/ ت ۵۷۶۸. وسير النبلاء ۴/ ۳۵۳. وتهذيب التهذيب ۱۰/ ۳۳۱. والتقريب ۲/ ۲۸۰. والخلاصة ۳/ ت ۷۴۴۴.

جب نیند میں فرحت ملتی ہے سو جاتا ہوں۔ (اس سے بھلائی تو نہیں ملتی لیکن برائی سے تو بچ جاتا ہوں)۔

۲۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، علی بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دس سال میں خاموشی سیکھی اور میں نے حالتِ غضب میں جب بھی کوئی بات کہی اس پر بعد میں نادم ہوا۔

۲۱۸۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، ابوعبیدہ، ہشام، مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں نے حالت غصہ میں کوئی بات کی راضی ہونے کے بعد مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۲۱۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلّٰی بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے بیس سال سے فلاں فلاں حاجت کا سوال کرتا رہا لیکن وہ مجھے نہیں عطا کی گئی اور نہ ہی میں اس سے ناامید ہوا ہوں، ان کے اہل خانہ کے کسی فرد نے پوچھا کہ وہ کیا حاجت ہے؟ جواب دیا: کہ میں لایعنی باتیں کرنا چھوڑ دوں

جعفر بن سلیمان نے بھی یہ حدیث سلیمان معلّٰی سے روایت کی ہے۔

۲۱۸۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ابواشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال زکوٰۃ کبھی نہیں پایا گیا۔

۲۱۸۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد عبسی، عفان، جعفر، عن بعض الشیوخ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق رحمہ اللہ تجارت کرتے تھے جس سے انہیں کثیر نفع حاصل ہوتا تھا، لیکن ہفتہ نہیں گزرتا تھا اس حال میں کہ ان کے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہو۔ کسی بھائی سے ملتے اسے تین ہزار چار ہزار پانچ ہزار عطا کر دیتے اور فرماتے انہیں اپنے پاس رکھ لو حتی کہ تمہیں اس کی ضرورت پیش آئے۔ تھوڑی مدت کے بعد پھر اس سے ملتے اور (مزید رقم لے جا کر) فرماتے: تمہیں اس رقم میں بھی اختیار ہے بھائی کہتا: مجھے اس کی چنداں ضرورت نہیں فرماتے: بخدا! ہم اسے واپس کبھی نہیں لیں گے، جہاں چاہو اسے خرچ کرو۔

یہ حدیث حماد بن زید نے جمیل عن مورق کے طریق سے بمثل بالا روایت کی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ کسی کو بطور صدقہ دینے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

۲۱۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سیار، جعفر، سعید جریری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر لوگ ہمارے متعلق وہ باتیں جان لیں جو ہمارے خاندان والوں کو معلوم ہیں تو ہمارے پاس بیٹھنا بھی گوارہ نہ کریں۔

۲۱۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوالعباس المطہر انی، اسماعیل بن ابی الحارث، اخفش، ابن مہدی، حماد بن زید، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت مورقؒ اپنا خرچہ سر کے نیچے پا لیتے تھے۔

مسانید مورق عجلی رحمہ اللہ

مورق عجلی نے بہت ساری احادیث مرسل روایت کی ہیں جبکہ ابوذرؓ اور سلمانؓ سے مسند احادیث بھی روایت کی ہیں۔

انکی سند سے مروی چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۱۹۱- حضور ﷺ کی خشیت کا حال...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوہ ابوشیبہ، ابراہیم بن محمد حسن، علی بن محمد کوفی، عبداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، مورق عجلی رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چڑ چڑا رہا ہے اور وہ چڑ چڑانے کا سزاوار بھی ہے۔ چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی خالی جگہ نہیں مگر فرشتے اللہ کے حضور پیشانی ٹیکے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں کاش جو کچھ میں جانتا ہوں وہ کچھ اگر تم جانتے تو ہنستے کم روتے زیادہ، اپنے بستروں پر عورتوں سے لذات بھی نہ حاصل کر پاتے، بخدا! تم بلند مقامات کی طرف نکل پڑتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور خوب گڑ گڑاتے، بخدا! میں پسند کرتا ہوں، کہ کاش میں جنت کا کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔[1]

۲۱۹۲- سلمان فارسیؓ کے آخری وقت کا حال...... ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، زکریا بن یحیی الساجی، ہدبہ بن خالد، حماد بن سلمہ، حبیب، حسن وحمید، مورق عجلی رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلمانؓ بوقت وفات رونے لگے کسی نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا ایک عہد مجھے رُلا رہا ہے جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ”دنیا میں تمہارا گزر بسر کا سامان صرف اتنا ہونا چاہیے جتنا کہ ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔[2]

مورق عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سلمانؓ وفات پا گئے لوگوں نے ان کے گھر جا کر دیکھا صرف ایک پالان، معمولی بستر اور کچھ ہلکا پھلکا سامان جسکی قیمت بیس درہم کے لگ بھگ ہوگی پایا۔

۲۱۹۳- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی وسلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، داؤد بن شبیب، ہمام بن یحیی، قتادہ، مورق عجلی، ابوالاحوص کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔[3]

(۱۸۴) صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ

ابوصہباء صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں، کتاب اللہ پر عمل پیرا، اللہ کے بندوں کے محبوب، حوادث پر صابر اور تاریک راتوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۱۹۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، رزیک صاحب الطعام...... ابوسلیل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ صلہ عدوی کے پاس آیا اور ان سے کہا: مجھے علم سکھائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے۔ فرمایا: تم نے آج میری طرح سوال کیا ہے جس طرح کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کے پاس گیا اور ان برگزیدہ ہستیوں سے کہا: مجھے علم سکھاؤ جو اللہ عزوجل نے تمہیں سکھلایا ہے انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی خیر خواہی قبول کرو، مسلمانوں کے لئے خیر خواہ رہو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، فتنوں میں حصہ مت لو اور نہ ہی فتنوں میں پڑ کر مقتول بنو اور تم اس قوم سے بچتے رہو جو اپنے آپ کو مؤمن ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ ایمان سے کوسوں دور ہیں اور وہ خوارج ہیں۔

۲۱۹۵- صلہ بن اشیمؒ کی نصیحت کا اثر ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن یزید، ثابت کے سلسلۂ

---

۱ سنن الترمذی ۲۳۱۲. وسنن ابن ماجة ۴۱۹۰ والمستدرک ۲/ ۵۱۰. ۴/ ۵۴۴. ومسند الامام احمد ۵/ ۱۷۳. ودلائل النبوة للمصنف ۱۵۸. ومشکاة المصابیح ۵۳۴۷. والدر المنثور ۳/ ۲۶۵. ۵/ ۲۹۳. ۲/ ۲۹۷.

۲ طبقات ابن سعد ۴/ ۱/ ۶۵، ۶۶، واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۹۴، وتخریج الاحیاء ۴/ ۱۰۴.

۳ مسند الامام احمد ۲/ ۲۶۴، ۳۹۶، وفتح الباری ۸/ ۳۹۹.

سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم اور ان کے تلامذہ کے پاس سے ایک نوجوان اپنے کپڑے گھسیٹتا ہوا گزرا صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ نے چاہا کہ زبانی کلامی اس کی اچھی طرح خبر لی جائے۔

لیکن صلہ رحمہ اللہ فوراً بول اٹھے اور فرمایا: اے بھتیجے تھوڑی دیر کے لئے رک جاؤ! مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے پوچھا: کیا کام ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی تہبند اوپر کرلو، کہا: جی ہاں، اس نے فوراً اپنی تہبند ٹخنوں سے اوپر کرلی۔ صلہؒ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: یہ طرز تنبیہ افضل ہے اگر تم اسے برا بھلا کہتے وہ بھی جواب میں تمہیں برا بھلا کہتا۔

۲۱۹۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، حماد بن سلمہ، ثابت، معاذہ کہتی ہیں کہ صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ جب آپس میں ملتے ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے۔

۲۱۹۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبداللہ، معیار، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ ہمیشہ بیاباں کی طرف چلے جاتے اور وہاں جا کر اللہ عزوجل کی عبادت کرتے، رستے میں چند نوجوان کے پاس سے گزرتے جو لہو ولعب میں مشغول ہوتے آپ ان سے کہتے: مجھے ایسے لوگوں کے متعلق بتلاؤ جو کہیں سفر کے ارادے سے نکلے ہوں۔ دن کے وقت سیدھے راستے سے ہٹ جاتے ہوں اور رات کو بے غم سو جاتے ہوں وہ کب تک سفر قطع کر کے منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں؟ یوں وہ روزانہ ان نوجوانوں کے پاس سے گزرتے اور انہیں نصیحت کرجاتے۔ ایک دن ان کے پاس سے گزرے اور یہی مقولہ انہیں دہرایا۔ ایک نوجوان کی سمجھ میں بات آ گئی اور کہنے لگا: اے ساتھیو! ان کی بات کا مقصود صرف ہم ہیں کوئی اور نہیں ہے ہم دن کے وقت لہو ولعب میں مشغول رہتے ہیں اور رات کو بے غم سو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نوجوان نے سب کچھ ادھر ہی چھوڑا اور صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا حتی کہ ان کے ساتھ بیاباں تک پہنچ گیا اور مرنے تک ان کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔

۲۱۹۸-موت سے پہلے موت کی خبر......ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیی بن مندہ، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ کھانا تناول فرما رہے تھے، اس نے کہا: آپکا بھائی قتل کیا جا چکا ہے، آپ نے اس سے کہا: تب کھانا کھالو میرے بھائی کی موت کی خبر ایک زمانے سے دی جا رہی ہے۔ سو اللہ عزوجل کا فرمان ہے "انک میت وانھم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (زمر ۳۰)

۲۱۹۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا بھائی انتقال کر گیا، ان کے پاس بھائی کی موت کی خبر دینے ایک آدمی آیا اور وہ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے فرمایا آؤ کھانا کھالو ہمیں تم سے پہلے ہی بھائی کی موت کی خبر دی جا چکی ہے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھالو۔ اس نے پوچھا: آپ کو کسی نے خبر دی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "انک میت وانھم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (زمر ۳۰)

۲۲۰۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ ایک غزوہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا فرمانے لگے: اے بیٹے! آگے بڑھو اور خوب قتال کرو حتی کہ میں تمہاری بہادری کو باعث اجر وثواب سمجھوں، چنانچہ بیٹے نے پلٹ کر خوب حملہ کیا حتی کہ شہادت سے سرفراز ہوا۔ عورتیں تعزیت کرنے ان کی بیوی معاذہ عدویہ کے پاس جمع ہوئیں۔ ان کی بیوی کہنے لگیں: خوش آمدید! اگر تم مجھے بیٹے کی شہادت کی مبارک دینے آئی ہو تو میں تمہیں مرحبا کہتی ہوں اور اگر تم کسی اور مقصد کے لئے میرے پاس آئی ہو تو فوراً واپس لوٹ جاؤ۔

۲۲۰۱-صلہؒ کے صبر کی کرامت ......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نہر تیری کی ایک بستی میں نکلے۔ میں گھوڑے پر سوار تھا یہ سیلاب کا موسم تھا۔ میں نہر کی پگڈنڈی پر پورا دن چلتا رہا مجھے کھانے کو کوئی چیز نہ ملی......بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا، راستے میں مجھے ایک مضبوط غلام ملا۔ اس نے کاندھے پر کوئی چیز اٹھا رکھی تھی، میں نے اسے نیچے رکھنے کو کہا اس نے وہ بوجھ نیچے رکھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ وہ روٹیاں ہیں۔ میں نے کہا: مجھے ان میں سے کچھ کھلاؤ کہنے لگا جی ہاں اگر آپ پسند فرمائیں تو کھالیں لیکن ان میں خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہے میں نے اسے چھوڑ دیا اور آگے چل دیا۔ پھر مجھے ایک دوسرا غلام ملا اس نے کاندھے پر کھانا اٹھا رکھا تھا، میں نے اسے کہا: اس کھانے سے مجھے بھی کچھ کھلاؤ! کہنے لگا: میں نے فلاں فلاں آدمیوں کا زادِراہ اٹھا رکھا ہے، اگر آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا تو آپ مجھے تکلیف پہنچائیں گے اور پریشان کریں گے۔ میں نے اسے بھی چھوڑ دیا اور خود آگے چل پڑا......بخدا! اچانک میں نے اپنے پیچھے آواز سنی جس طرح پرندہ پھڑ پھڑا کر گرتا ہے، میں اس کی طرف متوجہ ہوا......کیا دیکھتا ہوں کہ کتاف کے خوبصورت کپڑے میں کوئی چیز لپٹی ہوئی ہے، میں گھوڑے سے اتر کر اس کی طرف گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ کپڑے میں رطب (تروتازہ) کھجوروں کی زنبیل لپٹی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ موسم رطب کھجوروں کا نہیں تھا۔ میں نے اس زنبیل سے سیر ہو کر کھجوریں کھائیں۔ بخدا! میں نے اس سے پہلے کبھی اتنی عمدہ رطب کھجوریں نہیں کھائیں اور نہ ہی ایسا پانی پیا۔ پھر میں نے باقی ماندہ کھجوریں لپیٹ کر رکھ لیں اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنے ساتھ کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں اور باقی ماندہ کھجوریں اُٹھا لایا۔

جریر بن حازم کہتے ہیں مجھے اوفی بن دلہم نے بتایا ہے کہ میں نے کتان کا وہ خوبصورت کپڑا ان کی بیوی کے پاس دیکھا ہے اس میں انہوں نے قرآن مجید لپیٹا ہوا تھا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد وہ کپڑا مفقود ہو گیا۔ گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں آیا کہیں چوری ہو گیا یا کہیں چلا گیا اس کے ساتھ کیا ہوا؟

۲۲۰۲-صلہؒ بن اشیم کے آگے شیر کا رام ہونا......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مسلم بن سعید واسطی، حماد بن جعفر بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر بن زید کہتے ہیں: ہم کابل کی طرف جہاد پر گئے اور لشکر میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ چنانچہ ان کا معمول تھا کہ رات کے تاریک ہوتے ہی لوگوں کو ادھر چھوڑ کر کہیں چلے جاتے، میں ان کی ٹوہ میں لگ گیا تا کہ میں ان کی عبادت کو دیکھوں جس کا چرچا لوگوں میں عام ہے۔ چنانچہ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چکما دینے کے لئے تھوڑی دیر لیٹ گئے اور لوگوں کی غفلت کے متلاشی ہو گئے جب تقریباً لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو انہوں نے چھلانگ لگائی اور نچلی جگہ میں داخل ہو گئے میں چپکے سے ان کے پیچھے ہو لیا۔ پس انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے......اسی لمحے ایک شیر رونما ہوا اور ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک درخت پر چڑھ گیا، میں سمجھا ابھی ان کو پھاڑ کھائے گا۔ مگر وہ تھے کہ انہیں ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ بلکہ انہوں نے آرام وسکون کے ساتھ نماز پڑھی اور سلام پھیرا پھر فرمایا: اے درندے! کہیں اور اپنے رزق کو تلاش کر۔ شیر وہاں سے چنگھاڑتا ہوا واپس لوٹ گیا میں اسکی زوردار بھبک سے سمجھا کہ جیسے پہاڑ پھٹ گئے ہوں۔ آپ رحمہ اللہ برابر صبح تک نماز پڑھتے رہے صبح ہوئی تو حمد وثناء کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے شاذ ونادر ہی ایسی دلکش حمد وثناء سنی ہو گی پھر کہنے لگے: اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے، کیا میرے جیسا تجھ سے جنت مانگنے کی جرات کر سکتا ہے؟ پھر آپ رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ صبح ہوئی تو یوں لگا جیسے انہوں نے اطمینان کے ساتھ پہلو کے بل سو کر رات کر دی ہو۔ حالانکہ میں رات کو بیدار رہنے کی وجہ سے نڈھال سا ہو گیا تھا، واللہ اعلم۔

۲۲۰۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن خبیق، نجدۃ بن مبارک، مالک بن مغول کہتے ہیں کہ بصرہ میں تین پائے کے عبادت گزار تھے صلہ بن اشیم، کلثوم بن اسود اور ایک اور بزرگ۔ صلہ رحمہ اللہ جونہی رات ہوتی ایک جھاڑی کی طرف چلے جاتے اس جھاڑی میں اللہ کی عبادت کرتے رہتے، ان کی ٹوہ میں ایک آدمی لگ گیا اور ایک اونچے ٹیلے پر جا بیٹھا تا کہ ان کی عبادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ اچانک ایک درندہ آیا جسے صلہ رحمہ نے دیکھ لیا آپؒ نے فرمایا اے درندے! کھڑا ہو جا اور یہاں سے چلتا بن، کہیں اور اپنے رزق کی تلاش کر۔ درندے نے انگڑائی لی اور چل پڑا۔ پھر آپؒ عبادت میں مشغول ہو گئے حتی کہ صبح ہو گئی فرمایا: اے میرے اللہ! بے شک صلہ جنت مانگنے کا اہل نہیں ہے لیکن جہنم کی آگ سے پردہ مانگتا ہے۔

۲۲۰۴-دن دن کے رزق پر قناعت...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود دروح، حماد بن زید، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں نہیں سمجھتا کہ میں کس دن زیادہ خوش ہوتا ہوں؟ آیا اس دن کہ جس دن میں صبح سویرے ہی سے اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤں یا اپنے کسی کام میں مصروف ہونا چاہوں لیکن اللہ کا ذکر آڑے آجائے۔

۲۲۰۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ رستہ، شیبان، ابوہلال، حسن، ابوصہباء صلہ بن اشیم کہتے ہیں، میں نے جب مال کو مال سمجھ کر طلب کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا، مگر دن دن کا رزق نہیں تھکاتا، میں نے سمجھ لیا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ حسنؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! جس آدمی کو دن دن کا رزق عطا ہوتا ہو اور وہ نہ سمجھتا ہو کہ یہ اس کیلئے خیر اور بہتر تو وہ صرف غبی الرائے اور عاجز ہی ہو سکتا ہے۔

۲۲۰۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، یونس، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابو صہباء صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا حلال جگہوں سے طلب کی ہے اور میں ان سے صرف اتنا ہی حاصل کرتا تھا جس سے وقتی گزارا چل سکے۔ رہی میری بات تو میں طلب دنیا میں اپنے آپ کو تھکا تا نہیں ہوں۔ رہی بات دنیا کی سو وہ مجھ سے چوک کر آگے تجاوز نہیں کر سکتی، جب میں اس سوچ کو پاتا ہوں تو اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہوں: اے میرے نفس! تیرے لئے اتنا رزق رکھا گیا ہے جس سے تیری کفایت ہو سکے پس راضی رہ چنانچہ میرا نفس راضی ہو جاتا ہے۔

۲۲۰۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بھائی وفات پا گیا نماز جنازہ کے بعد قبروں میں رکھ دیا گیا اور کپڑا وغیرہ کھینچ لیا گیا اتنے میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ آ گئے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑا اور پھر آواز بلند کی۔ اے فلاں! اے فلاں!

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة...... و الا فانی لا اخالک ناجیاً.

اگر تو پیش آنے والی ہولنا کی سے نجات پا گیا تو بے شک بڑی مصیبت سے نجات پا گیا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا نہیں سمجھتا۔

پھر صلہ بن اشیمؒ خود بھی رو پڑے اور لوگوں کو بھی رلایا۔

۲۲۰۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں صلہ نامی ایک آدمی ہوگا اسکی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۲۲۰۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن مسلم، عبدالرحمٰن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن خالد بن خداش، ابوہ خالد بن خداش، حماد بن زید، ابن عون

[1] طبقات ابن سعد ۷/ ۹۸. و دلائل النبوة للبیهقی ۶/ ۳۷۹، و کنز العمال ۳۴۵۸۹.

کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے صلہؒ بن اشیم سے کہا: میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں باقی (زندگی) میں (نیکی کی) رغبت دے، جس شئ سے بے نیاز کرتا ہے اس میں تم کو کنارہ کشی عطا فرماتے، تجھے ایسا یقین عطا فرمائے جسکا حاصل اللہ ہی ہو اور دین کا مآل کار تیرے حق میں ہو۔

مسانید صلہؒ بن اشیم

شیخ فرماتے ہیں کہ صلہؒ کی ملاقات کافی صحابہؓ سے ہوئی اور ان سے علم سیکھا خصوصاً ابن عباسؓ سے خوب اکتساب حدیث کیا۔

۲۲۱۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن نضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ، منصور، حکم، یحییٰ جزار، ابوصہباء صلہؒ کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور میرے پیچھے بنو مطلب کا ایک آدمی بھی سوار تھا۔ نبی ﷺ کھلی فضاء میں زمین پر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم گدھے سے اتر کر آئے اور نبی ﷺ کے زیر امامت نماز پڑھنے لگے، گدھے کو میں نے ان کے سامنے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اسکی پرواہ نہیں کی۔ تھوڑی دیر کے بعد بنو مطلب کی دو لڑکیاں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑی ہوئی آگئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگئیں اور آپ ﷺ اس جگہ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لڑکیاں الگ الگ ہو گئیں آپ ﷺ نے اسکی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔

پتہ چلا نمازی کے سامنے جانور یا عورت وغیرہ آجائے تو اسکی نماز منقطع نہیں ہوتی، مترجم۔

شیخ کہتے ہیں کہ ابوصہباء اور صلہ ایک ہی شخصیت ہیں یا الگ الگ دو آدمیوں کے نام ہیں؟ ہمیں ذیل کی اسناد سے شواہد ملے ہیں کہ ابوصہبا صلہ ہی ہیں۔ ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، یحییٰ جزار، رجل بصری، ابن عباسؓ سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ابوصہباء صہیب کی کنیت ہے۔

(۱۸۵) علاء بن زیاد رحمہ اللہ[۱]

تابعین کرام میں سے ایک علاء بن زیاد بھی ہیں غمگین، پوشیدہ عبادت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش، آخرت کے لئے ہر وقت تیار اور لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والے تھے۔

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ تصوف ہمہ وقت تیار رہنے، جہد مسلسل، انقیاد کی ذلت اور اعتماد کی عزت تصوف ہے۔

۲۲۱۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبارک بن فضالہ، حمید بن ہلال کہتے ہیں: میں حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ علاء بن زیاد عدویؒ کے پاس آیا درآنحالیکہ وہ غمگین رہ رہ کر لاغر ہو چکے تھے۔ ان کی ایک ہمشیرہ تھیں جو صبح و شام ان کے پاس روئی دھنتی رہتی تھی۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے علاء! آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ حزن پر حزن ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے لوگوں کو فرمایا: ان کیلئے کھڑے ہو جاؤ، ان پر استقلال حزن کی انتہا ہو گئی ہے۔

۲۲۱۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ فرماتے ہیں: ایک آدمی تھا جو عمل بھی کرتا اس کا مقصد اس سے محض ریاکاری ہوتا لہذا کپڑے اوپر کر لیتا، جب بھی قرات کرتا آواز بلند کر لیتا، کسی سے ملتا تو لعن، طعن اور گالیوں کے سوا بات نہیں کرتا تھا...... پھر کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے یقین و خلوص کی دولت

۱۔ تهذيب التهذيب ۸/ ۱۸۱. والتقريب ۲/ ۹۲. والتاريخ الكبير ۶/ ۵۰۷. والجرح والتعديل ۶/ ۳۵۵. وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۱۷.

سے سرفراز کیا۔ اس نے آواز دھیمی کر لی، نماز خالصۃ للہ پڑھنے لگا اس کے بعد جب بھی کسی کے پاس آیا اسے دعا دی اور اچھے کلمات سے اسے پکارا۔

۲۲۱۳- علاء بن زیاد کا ترک دنیا..... ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلام، ہشام، ابن حسان، اوفی دلہم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ بن زیاد کے پاس مال و دولت اور غلاموں کی کافی ریل پیل تھی۔ کچھ غلام آزاد کر دیے، کچھ رشتے داروں کو دے دیے، کچھ بیچ دیے اور ایک یا دو غلام اپنے پاس حسب سابق روک لئے جنکی کمائی سے گزر بسر کرتے تھے۔ عبادت کرتے اور ہر دن دو روٹیاں کھاتے تھے، لوگوں کے ساتھ مجالست ترک کر دی تھی، کسی کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ آتے۔ جمعہ پڑھتے پھر اہل خانہ کے پاس لوٹ آتے۔ جنازہ کے ساتھ بطور مشایعت کے چلتے پھر اہل خانہ کے پاس گھر واپس لوٹ آتے۔ بتقاضائے عمر کمزور پڑ گئے تو ان کے بھائیوں اور دوستوں کو خبر ہوئی۔ انسؓ بن مالک، حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا، اب اس مجاہدے کی گنجائش نہیں ہے۔ لوگوں نے ان سے بات کی لیکن وہ برابر خاموش رہے جب کلام سے فارغ ہوئے فرمایا: میں عاجزی وانکساری اللہ کے لئے کرتا ہوں تا کہ مجھ پر رحم فرمائے۔

۲۲۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ہیثم بن جمیل، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد کا گزر وقت صرف ایک دن میں ایک روٹی ہوتی تھی، دائمی روزہ رکھتے تھے جسکی وجہ سے ان کا جسم سبز پڑ گیا تھا، طویل رکعتوں والی نماز پڑھتے حتیٰ کہ گر جاتے۔ ان کی عیادت کرنے انسؓ بن مالک اور حسن بن بصری رحمہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو اس مجاہدہ کا حکم نہیں دیا؟ جواب دیا: میں بندہ مملوک ہوں جس عمل کو بہتر سمجھتا ہوں بجالاتا ہوں۔

۲۲۱۵- دنیا کی اصل شکل..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبلؒ، وہب بن جریر، ابوہ جریر، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ بن زیاد نے فرمایا: ایک مرتبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھی، بڑی عمر والی، ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک آنکھ سے محروم بھینگی عورت ہے اور اپنے اوپر خوب زیور سجا کر سنوری ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے تیرا بغض عطا فرمائے کہنے لگی: جی ہاں اگر مجھ سے بغض وعداوت رکھنی ہے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، حارث بن نبہان، ہارون بن رياب اسدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں قبیح المنظر عورت دیکھی اس نے ہر طرح کی زیب وزینت سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے اللہ کی دشمن تو کون ہے؟ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہنے لگی میں دنیا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بغض وعداوت رکھو اور اللہ تمہیں مجھ سے پناہ دے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتمر، اسحٰق بن سوید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنی نظر عورت کی چادر پر بھی نہ ڈال چونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

۲۲۱۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ہشام بن زیاد، اخ العلاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ شب جمعہ کو پوری پوری رات بیدار رہتے اور عبادت میں مشغول رہتے چنانچہ ایک رات ان پر سستی وکمزوری کا حملہ ہوا۔ بیوی سے کہنے لگے: اے اسماء! میں کچھ سستی وکمزوری پاتا ہوں جب تو ایسا ایسا ہوتا دیکھے

تو مجھے جگا دینا۔ کہنے لگی! جی ٹھیک ہے۔ اسی اثناء میں ان کی آنکھ لگی تھی کہ اچانک خواب میں ایک آدمی آیا اور پیشانی سے پکڑ کر کہا: اے ابن زیاد! کھڑے ہو جایئے اور اللہ کا ذکر کیجئے اللہ بھی آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ذکر اللہ میں مشغول ہو گئے اور پیشانی کے وہ بال جن سے آنے والے نے پکڑ کر جگایا تھا مرتے دم تک باقی رکھے۔

۲۲۱۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحیٰی، اصمعی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اتار لے یہ سمجھ کر کہ اسے موت آچکی ہے اور اپنے رب سے اقالہ (توبہ) کی درخواست کرے اور اللہ سے اقالہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت میں عمل کرے۔

۲۲۲۰- ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن سلیمان، علی بن صدقہ جبلانی، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان نے کہا کہ میں ایک مرتبہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ کے پیچھے چل رہا تھا اور مٹی گارے سے بچنے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا، انہیں کسی آدمی کا دھکا لگا جس سے ان کا پاؤں کیچڑ میں گھس گیا، جب گھر پہنچے مجھے کہا اے ہشام کیا دیکھ لیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: اسی طرح مسلمان آدمی گناہوں سے بچتا رہتا ہے اور جب گناہوں میں پڑ جاتا ہے تو پھر اچھی طرح سے ان میں گھستا چلا جاتا ہے۔

۲۲۲۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰی بن مصعب، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ بن زیاد سے ایک آدمی کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں ہیں، آپ اس سے فرمانے لگے: تیرا ناس ہو کیا شیطان کو میرے اور تیرے علاوہ کوئی اور مذاق کے لئے نہ ملا۔

۲۲۲۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاءؒ بن زیاد نے فرمایا: ہم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جہنم میں لا رکھا ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہمیں نکال لے اس طرح ہم نکالے جاسکتے ہیں۔

۲۲۲۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، جریر بن عبید عدوی، ابو عبید عدوی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبید فرماتے ہیں علاءؒ بن زیاد سے میں نے کہا کہ جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو مجھے اپنی نماز کی سمجھ نہیں آتی، فرمایا: تجھے خوشخبری ہے کہ یہی علم خیر ہے۔ کیا تم نے چوروں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کھنڈر کے پاس سے گزرتے ہیں اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور جب آباد گھر کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں کوئی ساز و سامان دیکھ لیں فوراً اس کی تلاشی لینا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ کچھ نہ کچھ اس گھر سے لے اڑتے ہیں۔

۲۲۲۴- **علاء بن زیاد کو جنت کی خوشخبری کا واقعہ**...... ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد عدوی، سیار، جعفر کہتے ہیں میں نے مالک بن دینار کو ہشام بن زیاد عدوی سے اس قصہ کے بارے میں سوال کرتے سنا؟ چنانچہ ہشام بن زیاد نے ہمیں ساری بات سنائی کہا: اہل شام کے ایک آدمی نے ساز و سامان تیار کیا تاکہ حج کرنے جائے کہ خواب میں اس کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا: عراق جاؤ پھر بصرہ جاؤ پھر قبیلہ بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس جاؤ۔ ان کے سامنے والے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی ہے، انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔ چنانچہ وہ آدمی سمجھا محض برائے نام ڈھکوسلا خواب ہے۔ حتیٰ کہ جب دوسری رات آئی پھر ایک آنے والا آیا اور کہا: کیا تو عراق نہیں گیا اور گذشتہ رات والی ساری بات دہرائی، حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آنے والا دھمکی دیتے ہوئے آیا کہ تو عراق کیوں نہیں گیا پھر بصرہ اور پھر بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس کیوں نہیں گیا؟ علاء بن زیاد میانے قد والے ہیں سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور مسکراتے رہتے ہیں انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔

چنانچہ اس نے صبح ہوتے ہی زادِ سفر اور دیگر ضروری سامان تیار کیا اور عراق کی طرف کوچ کر گیا۔ جب اپنے محلے کے گھروں سے نکلا اچانک دیکھتا ہے کہ وہ آدمی جو خواب میں آ تار ہا تھا اس کے سامنے چلتا جا رہا ہے۔ جب وہ آدمی اپنے گھوڑے سے نیچے اترتا آگے چلنے والا غائب ہو جاتا اسی شش و پنج کے عالم میں کوفہ پہنچ گیا اور وہاں جا کر اسے غائب پایا۔ چنانچہ جب کوفہ سے مطلوبہ سامان لے کر چل پڑا، پھر اسے اپنے سامنے چلتا دیکھا حتی کہ بصرہ آ گیا اور قبیلہ بنو عدی میں علاءؒ بن زیاد کے گھر میں داخل ہوا دروازے پر تھوڑی دیر توقف کے بعد سلام کیا۔ ہشام کہتے ہیں میں اندر سے باہر آیا، مجھے دیکھ کر پوچھنے لگا کیا آپ علاء بن زیاد ہیں، میں نے نفی میں جواب دیا اور کہا اے اللہ کے بندے! اللہ تم پر رحم کرے اتر و اور اپنا سامان بھی اتار کر ادھر رکھو کہنے لگا نہیں، علاء بن زیاد کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ وہ مسجد میں ہیں، (علاء بن زیاد مسجد میں بیٹھتے تھے دعائیں مانگتے اور حدیثیں سناتے رہتے تھے)۔

ہشام کہتے ہیں میں علاء کے پاس مسجد میں گیا انہوں نے حدیث میں کسی قدر تخفیف کی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اس آدمی کے پاس آئے، جب مسکرائے تو ان کے سامنے کے دو دانت (ٹوٹے ہوئے) ظاہر ہو گئے۔ وہ آدمی کہنے لگا بخدا! یہی آدمی میرا صاحب اور میرا مطلوب ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ علاءؒ نے مجھے کہا: تو نے اس آدمی کا سامان کیوں نہیں اتارا؟ جواب دیا: میں نے اس کو کہا تھا مگر نہ مانا۔ علاءؒ نے کہا: نیچے اترو اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اس آدمی نے کہا: میں آپ سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ علاء رحمہ اللہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور بیوی سے کہا: اے اسماء! تو دوسرے کمرے میں چلی جا، وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی اور وہ آدمی علاءؒ کے پاس کمرے میں داخل ہو گیا اور اپنے خواب کی خوشخبری انہیں کہہ سنائی، پھر باہر نکلا اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور واپس چلتا بنا۔ ہشام کہتے ہیں علاءؒ نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور مسلسل تین دن (یا سات دن تک) روتے رہے ان دنوں میں کھانا چکھا اور نہ ہی پانی پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

ہشام کہتے ہیں میں ان کے رونے کے دوران سنتا وہ کہتے: کیا میں......؟ کیا میں......؟ ہم ان کے بارے میں ڈرتے رہے کہ کہیں وہ وفات نہ پا جائیں۔ حسن بصریؒ اسی دوران تشریف لائے، میں نے ان سے سارا واقعہ ذکر کیا نیز میں نے کہا: میں انہیں مردہ تصور کرتا ہوں چونکہ نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ ہی پانی پیتے ہیں، بس انہیں صرف رونے سے آسرا ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دروازہ کھولیے اے میرے بھائی! جب انہوں نے حسن بصری رحمہ اللہ کی بات سنی......اٹھے اور دروازہ کھولا۔ حسن بصریؒ نے انہیں تکلیف زدہ پایا اور ان سے بات کی اور کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے ان شاء اللہ آپ اہل جنت میں سے ہیں تو کیا پھر آپ اپنے آپ کو قتل کر دیں گے؟ ہشام کہتے ہیں: علاء رحمہ اللہ نے بذات خود ہمیں اس آدمی کے خواب کا پورا واقعہ سنایا پھر ہمیں تاکیداً کہا: جب تک میں زندہ ہوں تب تک کسی سے نہ کہنا۔

۲۲۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابومسلم محمد بن معمر و سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن فلسطینی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں موجود ہو کہ تم میں سے کمتر درجے میں وہ ہے جس کے دین کا دسواں حصہ بھی ضائع ہوا ہو، عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کمتر درجے کا وہ آدمی ہوگا جسکے دین کا دسواں حصہ باقی ہوگا۔

۲۲۲۶- ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: جو چیز تیرے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی مسلمان پر اس کے کافر ہونے کی گواہی دے، تو اگر اسے قتل کر دے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

مسانید علاء بن زیاد رحمہ اللہ

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ کہتے ہیں: علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کی کثیر جماعت سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے مسنداً روایات نقل کی ہیں اور معاذ بن جبل، ابو ذر غفاری عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اجمعین سے مرسلاً روایات سے نقل کی ہیں۔

۲۲۲۷-ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے معاذؓ بن جبل کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا تنہا اور الگ تھلگ کنارے میں چلتی بکری کو پکڑ لیتا ہے پس تم الگ الگ گھاٹیوں سے بچو اور عامہ جماعت کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔[1]

یہ حدیث یزید بن زریع اور عنبسہ بن عبدالواحد نے سعید سے مثل بالا کے ذکر کی ہے۔

حدیث میں الگ الگ مختلف گھاٹیوں سے مراد بدعات ہیں۔

۲۲۲۸-ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن حیان بن بکر، محمد بن ابی بکر مقدمی، ابو داؤد، عمران قطان، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے معاذؓ بن جبل کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ دعا اس آدمی کی ہے جو یوں کہے: میں دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگتا ہوں۔[2]

معاذ بن جبل سے روایت کرنے میں قتادہ کے اصحاب میں سے عمران قطان کی کسی نے بھی اتباع نہیں کی۔ قتادہ، علاء بن زیاد سے ہمام وغیرہ نے بھی روایت کی ہے اور وکیع نے یہ حدیث ابو ہریرہؓ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۲۲۹-جنت میں مسلمانوں کی کثرت...... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، خلف بن موسیٰ بن خلف عمی، ابوہ موسیٰ بن خلف، قتادہ، حسن بصری، علاء بن زیاد، عمرانؓ بن حصین کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن مسعود کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں حدیث سنائی جس نے ہمیں بے چین کر دیا۔ صبح کو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام بمعہ اپنی متبع امتوں کے پیش کیے گئے۔ ایک نبی علیہ السلام ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ صرف تین امتی تھے، ایک نبی علیہ السلام کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوم لوط علیہ السلام کے متعلق خبر دی ہے کہ انہوں نے (اپنی قوم سے بے کسی کے عالم میں) فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عقلمند آدمی نہیں ہے (یعنی ان کی قوم میں سے صرف ان کا گھرانہ ہی مسلمان ہوا تھا بلکہ ان کی بیوی بھی شامل نہیں تھی۔ اصغر) حتی کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام اور ان کے متبعین بنی اسرائیل کا گزر ہوا میں نے پوچھا: اے میرے رب! میری امت کہاں ہے؟ ارشاد ہوا اپنی دائیں جانب دیکھو، اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دائیں جانب کی جگہ (مکہ کے قریب ٹیلوں والی جگہ) لوگوں کے چہروں سے اٹی پڑی ہے۔ ارشاد ہوا کیا اے محمد! راضی ہو؟ میں نے جواب دیا اے میرے رب میں راضی ہوں۔ پھر فرمایا: اپنی بائیں جانب دیکھو میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا کہ افق لوگوں کے چہروں سے کھچا کھچ بھرا پڑا ہے۔ ارشاد ہوا: کہ اے محمد راضی ہو؟ میں نے جواب دیا: اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ ارشاد ہوا! ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، اتنی دیر میں عکاشہ بن محصن اسدی آ نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے ان لوگوں کا

---

۱. مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۳، ۲۴۳. ومشكاة المصابيح ۱۸۴. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۳، ۵/ ۲۱۹ واتحاف السادة المتقين ۶/ ۳۳۷. والترغيب والترهيب ۱/ ۲۱۹.

۲. مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۵. والزهد للامام احمد ۲۵۵. وكنز العمال ۳۲۷۱.

شریک بنائے، فرمایا: اے اللہ عکاشہ کو ان کا شریک بنادے۔

اتنے میں ایک اور صحابیؓ کھڑے ہو گئے کہنے لگے میرے لئے بھی دعا کیجئے تاکہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان میں سے بنائے۔ ارشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔ پھر صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اگر تم استطاعت رکھو تو ستر ہزار والوں میں سے ہونے کی کوشش کرو اور اگر عاجز آ جاؤ یا عمل میں کوتاہی برتو تو پھر اصحاب ظراب (ٹیلے والوں) میں سے ہونے کی کوشش کرو اگر ان کے شریک ہونے سے بھی عاجز ہو جاؤ اور کوتاہی کر بیٹھو تو پھر کم از کم افق والوں کے شریک ضرور بنو، یقیناً میں نے بہت سارے لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا ہے، پھر ارشاد فرمایا: اگر تم میری اتباع کرو گے تو تم اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے۔ صحابہؓ نے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں تم اہل جنت کا ایک بڑا حصہ ہو گے۔ صحابۂ کرامؓ نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، آپ ﷺ نے پھر سورۂ واقعہ کی آیت "ثلة من الاولين وقليل من الآخرين" ایک بڑی جماعت اولین میں سے ہوگی اور ایک قلیل جماعت آخرین میں سے، تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد صحابۂ کرامؓ باہم مذاکرہ کرنے لگے کہ یہ ستر ہزار (جنتی) کون لوگ ہوں گے؟ بعض صحابۂ کرامؓ کہنے لگے: وہ لوگ ہیں جو چوری نہیں کرتے، بدفالی نہیں نکالتے، اپنے جسموں کو آگ سے داغتے نہیں اور اپنے رب پر بھرپور توکل رکھتے ہیں۔[1]

یہ حدیث ابن عدی نے سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ امیہ حبطی نے بھی قتادہ سے علاء بن زیاد کے واسطے سے بدون ذکر حسن کے روایت کی ہے۔ معمر اور ہشام نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۳۰- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی وحبیب بن حسن، ابومسلم کشی، عمرو بن مرزوق، عمران قطان، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک اینٹ چاندی کی۔[2]

۲۲۳۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، علاء بن زیاد عدوی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور جنت کی مٹی زعفران کی اور گارا مشک کا ہوگا۔

یہ حدیث معمر نے قتادہ، علاء، ابی ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے اس کے درجات (گھر) یاقوت اور لولو کے ہونگے اس کی نہروں کے کنارے لولو کے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔[3]

۲۲۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، ابوربیع حسین بن ہیثم مہری، ہشام بن خالد، ابوخلید عتبہ بن حماد، (دمشق میں ان سے بڑھ کر کتاب اللہ کا بڑا حافظ اور کوئی نہیں تھا) سعید بن بشیر، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے ابوذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: تو محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے اپنے نفس اور اپنی خواہش نفس سے جہاد کرے یہ افضل ترین جہاد ہے۔

اسی طرح قتادہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ سعید بن بشیر ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ جبکہ سود بن حجیر قتادہ سے مختلف طریق سے یوں روایت کرتے ہیں عن العلاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص۔

۲۲۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن طاہر بن یحیی بن قبیصہ فلقی، ابوہ طاہر بن یحیی بن قبیصہ، حجاج بن حجاج، سوید بن حجیر، علاء بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ کونسا مجاہد افضل ترین ہے؟ فرمایا جو مجاہد صرف اللہ کی ذات کی رضاجوئی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے وہ افضل ترین مجاہد ہے۔ اس آدمی نے پلٹ کر پھر پوچھا یا عبداللہ بن عمرو! کیا یہ

---

[1] المستدرک ۴/ ۵۷۷. ومسند الامام احمد ۱/ ۴۰۷ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۵۱۹. والمعجم الكبير للطبرانى ۱۰/ ۲۰۵ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۰۷. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۶۷.

[2]، [3] مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۶. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۳۰. ۵۳۱. وكنز العمال.

آپ کا اپنا قول ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ کا فرمان اقدس ہے؟ فرمایا: بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

(۱۸۶) ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ[1]

تابعین کرام میں سے ایک ابوسوار عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں جو سوزِ قلب کے مالک، للّٰہیت سے سرشار، نفس کو مجاہدات سے مشقت میں رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف وجد اور محبت میں ہیجان کا نام ہے۔

۲۲۳۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابوہ معاذ، بسطام بن مسلم، ابوتیاح کہتے ہیں کہ میں نے ابو سوار عدویؒ کو فرماتے سنا انہوں نے سورۃ اسراء کی آیت " و کل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ" اور ہم نے ہر انسان کے گلے میں اسکا پروانہ لازم کردیا ہے، تلاوت کی اور پھر فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے تیرا صحیفۂ اعمال کھلا پڑا ہے اس کے متعلق تجھے اختیار ہے جو چاہے عمل کرے جب تو مرجائے گا بند کردیا جائے گا"اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیباً" اے بندے! اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے، آج کے دن یہ تیرا احساب لینے والا کافی ہے۔ (اسراء۱۴)

۲۲۳۵-کوڑوں کی سزا میں امام احمد بن حنبل کے سرخیل و رہنما......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوجعفر محمد بن فرج، علی بن عاصم، بسطام بن مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس امت کے ایک سرکش نے ابوسوار عدوی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلا کر دینی امور کے متعلق کچھ پوچھا: ابوسوار نے اپنے علم کے مطابق اسے مناسب جواب دیا اور کہا اگر ایسا کرو تو فبہا ورنہ تم دین اسلام سے بری الذمہ ہو۔ سن کر وہ غصہ میں آ گیا اور ابوسوار رحمہ اللہ کو چالیس کوڑے لگوائے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: بخدا اس کے کوڑے ختم نہیں ہوگئے۔ ابوجعفر کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر کوڑوں کی بارش برسائی گئی اور انہیں بے جا قید و بند میں رکھا گیا مجھے دلی طور پر سخت قلق و بے چینی ہوئی۔ چنانچہ ایک رات خواب میں مجھ سے کہا گیا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل اللہ تعالیٰ کے حضور ابوسوار عدوی کے مرتبے پر فائز ہوں؟ میں ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا انہوں نے (انا للہ و انا الیہ راجعون "پڑھا۔

۲۲۳۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، مخلد بن حسین کہتے ہیں کہ ابوسوار عدوی رحمہ اللہ کو ایک آدمی نے سخت اذیت پہنچائی حتی کہ ابوسوار اپنے گھر کے قریب پہنچ گئے فرمایا تجھے اتنا کافی ہے؟ یا اگر کوئی کسر باقی رہتی ہو وہ بھی پوری کرلو تاکہ پھر میں گھر میں داخل ہو جاؤں۔

۲۲۳۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یونس نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن عوف کا حال پوچھا؟ عوف نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ ابوسوار عدوی رحمہ اللہ سے ان کا حال پوچھا گیا کہ کیا آپ کا حال درست ہے؟ جواب دیا ممکن ہے دسواں حصہ درست ہو۔

۲۲۳۸-ابوسوار کی معاذہ عابدہ کو مسجد آنے سے ممانعت......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن علی، ابوداؤد، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوسوار عدوی نے معاذہ عدویہ سے مسجد بنوعدی میں کہا: تم میں سے کوئی عورت

---

[1] تهذيب الكمال ١٩ ٧٤ (٣٣/ ٣٩٢) وطبقات ابن سعد ٧/ ١٥١. وسوالات الاجرى ٣/ت ٣١٢. وتهذيب التهذيب ١٢ / ١٢٣.

مسجد میں آتی ہے اپنا سر نیچے رکھتی ہے اور سرین اوپر بلند کر لیتی ہے۔ کہنے لگی آپ کیوں دیکھتے ہیں؟ اپنی آنکھوں کو نیچے مٹی پر جمائے رکھا کرو اوپر نہ دیکھا کرو۔ فرمایا: میں حتی الوسع کوشش کے باوجود دیکھ ہی لیتا ہوں۔ پھر اس نے عذر بیان کیا اور کہنے لگی۔ اے ابو سوار! میں جب گھر میں ہوتی ہوں بچے مجھے شش و پنج میں مشغول رکھتے ہیں اور جب مسجد میں ہوتی ہوں اپنے اندر نشاط پاتی ہوں فرمایا: اسی نشاط کا مجھے تمہارے اوپر خوف ہے۔

مسانید ابو سوار عدوی

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو سوار عدوی نے عمرانؓ بن حصین اور بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔

۲۲۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابو نعامہ عدوی، ابو سوار عدوی کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سراپا خیر ہے۔[۱]

۲۲۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن ریاح قیسی، ابو سوار عدوی کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سراسر خیر ہی خیر ہے۔[۲]

۲۲۴۱- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، ابو سوار عدوی کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء انجام کار بھلائی لاتی ہے۔[۳]

۲۲۴۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن علی عمری، محمد بن بکار عیشی، محمد بن سوار، شعبہ، قتادہ، ابو سوار کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشیں نوجوان لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا اظہار چہرۂ اقدس سے نمایاں ہو جاتا تھا۔

(۱۸۷) حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ[۴]

تابعین کرام رحمہ اللہ میں سے ایک حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں..... فقیہ بے مثال، لوگوں سے کنارہ کش، علم کے طالب و مطلوب، علمی میدان میں نمایاں کردار کے مالک اور میدان تحقیق میں گہرائی رکھتے تھے۔

۲۲۴۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، عبداللہ بن سعید، حسن بن موسیٰ، ابو ہلال، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ علماء و فقہاء میں حمید بن ہلال رحمہ اللہ کا ایک بلند مقام ہے، وہ مذاکرہ کرتے اور نہ ہی کسی سے سوال کرتے تھے لیکن ایک جگہ کنارہ کش ہو کر بیٹھے رہتے تھے۔

۲۲۴۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال کے سلسلۂ سند سے

۱، ۲ـ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۱، وسنن ابی داؤد ۴۷۹۶، ومسند الامام احمد ۴/ ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۶، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۵، ۴۴۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۷۱، ۲۰۲، ۲۰۵، ۲۲۲. والصغیر ۱/ ۸۵. والترغیب والترھیب ۳/ ۳۹۸. وامالی الشجرة ۲/ ۱۹۶.

۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۱۹. ومنحة المعبود ۲۰۷۳. وکنز العمال ۵۷۸۴.

۴ـ تھذیب الکمال ۱۵۴۲ (۷/ ۴۰۳) وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۳۱. والتاریخ الکبیر ۲/ ت ۲۷۰۰. والجرح ۳/ ۱۰۱۱ والجمع ۱/ ۹۰. والکاشف ۱/ ۲۵۸. والمیزان ۱/ ت ۲۳۴۵. وتھذیب التھذیب ۳/ ۵۱ والخلاصة ۱/ ت ۱۶۶۳.

مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ کہتے تھے: مصریوں میں حمید بن ہلال سے بڑا عالم کوئی نہیں۔چنانچہ قتادہ حسن اور محمد کو بھی مستثنا نہیں کرتے تھے

۲۲۴۵-بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والا......ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، ابو ہلال خالد بن ایوب کی سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سرسبز وشاداب درخت سوکھے ہوئے درختوں میں ہو۔

۲۲۴۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان بصری، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن اسماعیل، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی نیک آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اسے اہل جنت کی سی صورت میں ڈھالا جاتا ہے، اسے اہل جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے اور اسے اہل جنت کے زیورات سے آراستہ کیا جاتا ہے۔چنانچہ وہ جنت میں اپنی ازواج، خدام اور اعلیٰ درجے کی رہائش گاہیں دیکھتا ہے۔ایسے لمحے اسے بیش قیمت کنگن کی مسرت پکڑ لیتی ہے۔صرف اس کی فرحت ومسرت میں وہ مرنا چاہے تو مرسکتا ہے۔اس سے کہا جاتا ہے: کیا آپ نے اپنی فرحت ومسرت دیکھ لی؟ یہ فرحت آمیز لحات تیرے لئے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

۲۲۴۷-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحٰق، محمد بن بکار، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اس آیت پر پہنچے: "ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" اور جلال وشرافت والے کی ذات باقی رہے گی، اور پھر وہ اس باقی رہنے والی ذات کریم سے سوال کرے۔

۲۲۴۸-اللہ کی کتاب میں تین عظیم چیزیں......ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کعبؓ نے فرمایا: تین چیزیں میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بڑی عظمت کی حامل پاتا ہوں جس نے ان پر پابندی کی وہ اللہ کا سچا بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کردیا وہ اللہ کا دشمن ہے وہ تین چیزیں نماز، روزہ، اور غسل جنابت ہیں۔

۲۲۴۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں کچھ لوگوں نے کعبؓ کے ساتھ سفر کیا اور دن رات سفر میں مشغول رہے حتی کہ نیند سے نڈھال ہوگئے اور انہوں نے کعبؓ سے مشقت آمیز سفر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: تم نے کسی جہنمی کے ٹھکانے کو نہیں پایا۔(یعنی اس وقت کی شدت کو یاد کرو تو یہ شدت بھول جاؤ گے)

۲۲۵۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں بہت سارے ایسے تنور ہوں گے جن کی تنگی نیزے کی شام کی سی ہوگی۔جہنم لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوگی۔

مسانید حمید بن ہلال رحمہ اللہ

حمید بن ہلال نے کئی صحابۂ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً عبداللہ بن مغفل، انس بن مالک، ہشام بن عامر اور ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہم اجمعین سے۔

۲۲۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مغفل

کی روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر مجھے چربی کے چمڑے کا تھیلا لٹکا ہوا ملا۔ میں اس کے ساتھ چمٹ گیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ اسی کشمکش میں میں نے التفات کیا کہ اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کھڑے (میرے فعل پر) مسکرا رہے ہیں پس مجھے آپ ﷺ سے حیاء آ گئی۔

یہ حدیث یحییٰ بن سعید قطان نے سلیمان بن مغیرہ سے روایت کی ہے اور سفیان رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اہل بصرہ کے پاس اس حدیث سے بہتر سند احدیث کوئی نہیں شعبہ نے بھی حمید بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، نضر بن شمویل، شعبہ، حمید بن ہلال عدوی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اور مذکورہ بالا کے مثل حدیث ذکر کی۔

۲۲۵۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جعفر، زید بن حارثہ اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر دی گئی جبکہ آپ ﷺ نے انہیں یہ خبر شہادت سے پہلے ہی دیدی تھی۔ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی تھیں۔

۲۲۵۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلۂ سند سے ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خلق آدم اور قیامت کے درمیان دجال کا بڑا فتنہ برپا ہوگا۔[1]

یہ حدیث ایوب سختیانی نے حمید سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

(۱۸۸) اسود بن کلثوم رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک اسود بن کلثوم بھی ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں ڈھاٹا باندھے شہید ہوئے۔ زندگی کے ایام کم دیکھے مگر ان کی عظمت و کرامت بھرپور دیکھنے میں آئی۔

۲۲۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے درمیان ایک آدمی موجود ہوتے تھے جنہیں اسود بن کلثوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب رستے میں چلتے ان کی نظر قدموں سے آگے متجاوز نہیں ہوتی تھی، اسود عورتوں کے پاس سے گزرتے اس زمانے میں دیواریں نسبتاً کم بلند ہوتی تھیں، بسا اوقات کوئی عورت اپنے کپڑے یا چادر اتار دیتی تھی، جب عورتیں انہیں دیکھتیں وہ انہیں ڈراتے دھمکاتے۔ عورتیں کہتیں ہرگز نہیں، یہ تو اسود بن کلثوم ہیں۔

اسودؒ کا شوقِ شہادت...... ایک مرتبہ غزوہ میں نکلے اور کہا: اے اللہ! میرا نفس نرمی، راحت و آرام میں تیری ملاقات کا خواہاں ہوتا ہے اگر یہ واقعہ سچا ہے تو اسے سچ مچ اپنی ملاقات نصیب فرما اور اگر یہ تیری ملاقات کو ناپسند کرے تو زبردستی اسے اپنی ملاقات پر مجبور کردے اور پھر میرا گوشت پوست درندوں اور پرندوں کی خوراک بنادے۔ چنانچہ وہ کچھ شہسواروں کے ہمراہ چل پڑے ایک باغ میں داخل ہوئے (جس میں دشمن موجود تھے) دشمنوں نے انہیں کافی ڈرایا دھمکایا۔ لیکن مسلمان باغ کی دیوار میں سوراخ کر کے داخل ہو گئے اسود اپنے گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور زوردار حملہ کیا، پھر واپس آتے ہی وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر کہنے لگے کہ عجمی کہتے ہیں: عرب جب کسی کو زیر کرنے پر آتے ہیں تو اس طرح زیر کرتے ہیں، پھر حملہ کرتے ہوئے آگے بڑھے حتی کہ جام شہادت نوش کیا، پھر کچھ دیر کے بعد لشکر کا ایک بڑا حصہ باغ کے پاس سے گزرا، لوگوں نے اسود کے بھائی سے کہا اگر آپ اس دیوار سے اندر داخل ہو کر دیکھیں شاید آپ کے

[1] مسند الامام احمد ۴/ ۱۹ . وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۲۵ . والمستدرک ۴/ ۵۲۸ . وفتح الباری ۱۳/ ۹۲ .

بھائی کا گوشت اور ہڈیاں کچھ باقی رہی ہیں کہ نہیں۔ چنانچہ اسود کے بھائی اندر گئے واپس آ کر بتایا کہ گوشت ہڈیوں میں سے کچھ باقی نہیں رہا اور میرے بھائی اسود رحمہ اللہ نے بہت ساری دعائیں کی تھیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں ذکر کروں۔

(۱۸۹) شویس بن حیاش رحمہ اللہ[۱]

شیوخ بنی عدی میں سے ایک ابوالرقاد شویس بن حیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپؒ ہجرت کے سال پیدا ہوئے۔ نبی ﷺ کا عہد مبارک پایا اور عمرؓ سے عطیات پائے۔

۲۲۵۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نضر بن علی، ابوہ علی، ابوخلدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوخلدہ کہتے ہیں کہ ابوعالیہ نے مجھ سے پوچھا کہ قبیلہ بنی عدی کے شیوخ میں سے کون باقی رہا ہے؟ میں نے جواب دیا ابوسوار، ابوعالیہ نے فرمایا وہ تو نوجوان ہیں میں نے کہا: ابوسوار کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہیں۔ فرمایا نہیں بہر حال وہ نوجوان ہیں، میں تو تجھ سے شیوخ کا پوچھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: اچھا شویس عدوی! فرمایا: ہاں یہ وہی ہیں جو عمرؓ کے عہد میں دو درہم لیتے تھے۔

۲۲۵۷- رحمت خداوندی ...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن عباس سعید عامر، جسر ابوجعفر، ابو مسعود جریری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ شویس عدوی دو درہم لینے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے فرمایا: دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے پر امین ہے۔ جب آدمی کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ لکھنا چاہتا ہے تو فوراً دائیں طرف والا فرشتہ اسے روک دیتا ہے کہ جلدی نہ کر شاید نیکی کرنے پہ اتر آئے اور گناہ کا ارادہ ترک کردے اور جب آدمی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے حتیٰ کہ دس گنا بڑھا کر اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ شیطان دیکھ کر کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت! کون ہے جو ابن آدم کے دگنے ثواب کو پا سکے۔

۲۲۵۸- ابونعیم اصفہانی، عمرو بن محمد بن حاتم، (جدہ) محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان، سلیمان بن مغیرہ ...... ثابت کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عدی کے ایسے مردوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نماز کو (پابندی اور جماعت کے ساتھ) پڑھتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر سرینوں کے بل گھسٹ کر پہنچے۔

مسانید شویس رحمہ اللہ

شویس رحمہ اللہ نے عتبہؓ بن غزوان سے حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۵۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ابونعامہ عدوی، خالد بن عمیر و شویس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عتبہؓ بن غزوانؓ نے ہمیں خطاب کیا: خبردار! دنیا نے اپنے تعلق کی رسی کاٹنے کی اجازت دیدی ہے اور جلدی سے بھاگنا چاہتی ہے نیز دنیا صرف اتنی باقی رہی ہے جتنا برتن کی تلچھٹ باقی بچ جاتی ہے۔

تم ایسے گھر کے رہائشی ہو جس سے تم نے آخرت کے لئے منتقل ہو جانا ہے۔ پس بھلائی کو لے کر منتقل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ساتواں نمبر پایا ہے ہمارے پاس کھانے کو طعام نہیں ہوتا تھا اور ہم صرف درختوں کے پتے کھاتے تھے جنہیں چبا چبا کر ہمارے جبڑے زخمی ہو چکے تھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۲۸. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۵۲. والجرح ۴/ت ۱۷۰۱ وتھذیب التھذیب ۴/ ۳۷۲. والتقریب ۱/ ۳۵۶. والاصابۃ ۲/ ت ۳۹۸۸. والخلاصۃ ۱/ت ۳۰۰۷. وفی الاصول: شویس بن حیان

(۱۹۰) عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ[۱]

تابعین کرام میں سے ایک ابوفراس عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ بھی ہیں، ابوفراس عبادت گزار، دنیا سے کنارہ کش اور طلب آخرت کے سچے مشتاق تھے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا سے بھاگنا اور عاقبت وآخرت کی طلب صادق رکھنا تصوف ہے۔

۲۲۶۰- **عبداللہ بن غالب کی کثرتِ عبادت**......ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن غالب کے دو گھر تھے ایک میں وہ اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور دوسرے میں ان کے اہل وعیال رہتے تھے اور وہ دو طرح کے درود پڑھتے تھے ایک دن کو اور دوسرا رات کو۔

۲۲۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عون بن ابی شداد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن غالب چاشت کے وقت سو رکعات نماز پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا اور اس کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۲۶۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوعمر وازدی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن غالب جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک دن حسن بصری رحمہ اللہ ان کے قریب سے گزرے تو کہنے لگے: تو نے اپنے مریدوں کو مشقت میں مبتلا کر دیا ہے۔ فرمایا: میں ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی اور ان کی کمریں جھکی ہوئی دیکھ رہا ہوں......اے حسن! اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اسکا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں اور آپ حکم دے رہے ہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کم کریں۔ ہرگز نہیں! ایسے ہی شخص کے متعلق فرمان الٰہی ہے: اسکی اطاعت مت کرو سجدہ کرو اور اللہ کے قریب تر ہو جاؤ (سورۂ علق الآیۃ)۔ پھر عبداللہ بن غالب نے سجدہ کیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بخدا! مجھے آج سمجھ میں نہیں آیا کہ میں سجدہ کروں یا نہ کروں؟۔

۲۲۶۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، محمد بن حارث، سیار......جعفر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن غالب کو دعا کرتے ہوئے یوں سنا: اے اللہ ہم اپنی کم عقلی کا، عمل کی کمی کا، آجال (آخری وقتوں) کے قریب آنے کا اور بزرگوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا شکوہ تجھی سے کرتے ہیں۔

۲۲۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعمر وازدی، مسلم بن ابراہیم، نوح بن قیس، نصر بن علی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن غالب صبح کرتے تو یوں کہتے: اللہ نے مجھے خیر بھری رات نصیب فرمائی میں نے اسقدر قرآن پڑھا اور اتنی رکعات نماز پڑھی، اتنا ذکر کیا اور فلاں نیک عمل کیا۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابوفراس! آپ جیسے لوگ اسطرح اپنے عمل کو نہیں گنتے؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اما بنعمة ربک فحدث" اپنے رب کی نعمت کو بیان کیجئے۔ اور تم مجھے کہتے ہو کہ اللہ کی نعمت کو بیان نہ کرو۔

۲۲۶۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، غسان، سعید بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن غالب نے سجدہ کیا اور ان کے قریب سے ایک آدمی گزرا۔ وہ کہیں اہل کے پاس سے چارہ خریدنے جا رہا تھا۔ چنانچہ وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آ گیا لیکن عبداللہ بن غالب برابر سجدے میں سر رکھے ہوئے تھے۔

۱۔ التاریخ الکبیر ۵/ت ۵۲۶. والجرح ۵/ت ۴۲۶. والکاشف ۲/ت ۲۹۳۵. وتھذیب التھذیب ۵/ ۳۵۴. والتقریب ۱/ ۴۴۰. والخلاصۃ ۲/ت ۳۷۲۱.

۲۲۶۶-عبداللہ بن غالب کی شہادت کیلئے بے تابی......ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد محمد بن الحارث، سیار، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں: واقعہ زاویہ میں عبداللہ بن غالب کہنے لگے: میں یہ ایسا معاملہ دیکھ رہا ہوں جس پر مجھے صبر نہیں ہو رہا۔ ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو، سوانہوں نے تلوار کا نیام توڑ ڈالا آگے بڑھے زوردار حملہ کیا حتی کہ شہادت سے سرفراز ہو گئے اوران کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

۲۲۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعیسیٰ کہتے ہیں واقعہ زاویہ میں میں نے عبداللہ بن غالب کو دیکھا کہ انہوں نے پانی مانگا اور اپنے سر پر انڈیل دیا آپ روزے کی حالت میں تھے اور سخت گرم دن تھا، ان کے اردگرد ان کے تلامذہ اور مریدین تھے، پھر انہوں نے تلوار کا نیام توڑا اور کہا ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو۔

عبدالملک بن مہلب نے آواز دی کہ اے ابوفراس! تو صاحب ایمان ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے اسکی طرف چنداں توجہ نہ کی آگے بڑھے تلوار سے پے در پے وار کیے اور بالآخر شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ جب انہیں دفن کیا ان کی قبر سے خوشبو پھوٹ پڑی۔ لوگ مشک سمجھ کر اس مٹی کو اپنے کپڑوں پر لگاتے تھے۔

مسانید عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ

عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۲۶۸-ابونعیم اصفہانی، عبدالعزیز بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبداللہ بن غالب حدانی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دو خصلتیں بخل اور بدخلقی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔[1]

(۱۹۱) زرارۃ بن اوفی رحمہ اللہ[2]

تابعین کرام میں سے ایک زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ رقیق القلب، رحمدل، عبادت گزار، لوگوں اور دنیا سے کنارہ کش اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل ودماغ کو سرشار رکھنے والے تھے۔

۲۲۶۹-زرارہؒ کی خشیت......ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد کے سلسلۂ سند سے عون بن ذکوان کہتے ہیں کہ زرارہ بن اوفی نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور سورت مدثر نماز میں قرات کی جب "فاذا نقر فی الناقور" سو جب صور پھونکا جائے گا، پر پہنچے تو غش کھا کر نیچے گر پڑے اور روح پرواز کر گئی ان کو گھر اٹھا کر لانے والوں میں میں بھی شامل تھا۔

۲۲۷۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، روح بن عبدالمومن، غیاث بن مثنیٰ قشیری، بہز بن حکیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ زرارہ بن اوفی نے ہمارے ساتھ بنو قشیر کی مسجد میں نماز پڑھی، جب آیت فاذا نقر فی الناقور تلاوت کی تو غش کھا کر گر پڑے اور روح پرواز کر گئی اور انہیں گھر اٹھا کر لایا گیا۔

---

[1] سنن الترمذی ۱۹۶۲. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۸۳.

[2] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۵۰. والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۴۶۱. والجرح ۳/ت وتهذيب الكمال ۱۹۷۷. (۹/ ۳۴۰) والخلاصة ۱/ت ۲۱۳۱.

آپ اپنے گھر ہی میں حدیثیں بیان کرتے تھے۔ حجاج جب بصرہ آیا، وہ اپنے گھر میں درس حدیث دے رہے تھے۔

(مسانید زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ)

زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۲۷۱- **وساوس اور ناجائز عشق کب تک معاف ہیں؟** ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد مخلد، حارث بن ابی اُسامہ، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسے معاف کر دیے ہیں...... جب تک ان پر عملی اقدام نہ کریں یا ان وساوس کو موضوع گفتگو نہ بنائیں۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ قتادہ سے شعبہ، ہمام، ہشام، ابان، شیبان، ابوعوانہ، حماد بن سلمہ، عمران بن خالد، قاسم بن ولید اور مجاعہ بن زبیر روایت کرتے ہیں۔ اور زرارہ عمرانؓ سے بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۲- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن حسن بغدادی، مسیب، سفیان بن عیینہ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشق کا عشق اسے معاف ہے جب تک اس کے تقاضے پر عمل نہ کرے یا موضوع گفتگو نہ بنائے۔

۲۲۷۳- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عبیداللہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ دے اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔[2]

یہ حدیث ثابت ہے۔ اس کو قتادہ سے شعبہ، مسعر اور سعید روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۴- **امت کا برا طبقہ**...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور انہیں امانت کی پاسداری کا ذرا خیال نہ ہوگا، خود (جھوٹی) گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹاپا خوب پھیل جائے گا۔[3]

۲۲۷۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اس میں ماہر ہے وہ لکھنے والے نیک فرشتوں کی معیت میں ہوگا اور جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہو درآنحالیکہ اسے قرآن مجید پڑھنے میں مشقت ہوتی ہو اس کے لئے دو اجر ہیں۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ قتادہ سے پوری ایک جماعت یہ حدیث روایت کرتی ہے ان میں سے روح بن قاسم، سعید بن ابی عروبہ اور ابوعوانہ بھی ہیں۔[4]

۱۔ مشکاة المصابیح ۶۳ . وشرح السنة ۱/ ۱۰۸ . ۹/ ۲۱۳ . ومسند الحمیدی ۱۱۷۲ . والدر المنثور ۱/ ۳۷۶.

۲،۳۔ انظر الحدیث فی المسند للامام احمد ۲/ ۳۴۸.

۴۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۰۶ . وصحیح مسلم ۲/ ۱۹۵.

۲۲۷۶-ابونعیم اصفہانی ،سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابراہیم بن ابی سوید، صالح بن مری، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: حال مرتحل، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! حال مرتحل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ صاحب قرآن جو اول سے پڑھتا ہوا آخر تک پہنچ جائے پھر آخر سے شروع کی طرف لوٹ آئے [۱]

زرارہ کی یہ حدیث غریب ہے زرارہ سے صرف قتادہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۷۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن جریر، سعید بن عثمان تنوخی، ابن ابی سری، عبدۃ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور مافیہا دونوں سے دور بھاگو۔ [۲]

یہ حدیث تنوخی نے اسی طرح ابن ابی سری سے روایت کی ہے اگر یہ حدیث محفوظ ہے تو غریب ہے اور درست حدیث وہ ہے جو سلیمان تیمی اور ابوعوانہ نے قتادہ سے اسکی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ ''فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں''۔

(۱۹۲) عقبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ [۳]

عقبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ داعی، شاکر، غم اور خوشی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۲۷۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد، ثابت ...... عقبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموشی میں دعا کرنا ستر مرتبہ علانیہ دعا کرنے سے افضل ہے۔ جب کوئی بندہ علانیہ نیک عمل کرتا ہے اور پھر پوشیدگی میں بھی اسی جیسا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

۲۲۷۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد، حمید، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عقبہ بن غافر کہتے ہیں: عشاء کی نماز باجماعت ایک حج کی طرح ہے اور فجر کی نماز باجماعت ایک عمرے کی طرح ہے۔

۲۲۸۰-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن عبید طنافسی ...... وائل بن داؤد کہتے ہیں میں نے عقبہ بن غافر رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے علاوہ اہل زمین سب سنتے ہیں وہ کہتے ہیں: اے میرے اللہ خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور اپنے پاس دولت جمع کرنے والے کی دولت کو تلف کردے۔

مسانید عقبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ

عقبہ بن عبدالغافر رحمہ اللہ نے ابوسعید خدریؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور انہی سے سماع حدیث بھی کیا۔

۲۲۸۱-خوفِ خدا کا ایک واقعہ...... ابونعیم اصفہانی، ابوالحسن سہل بن عبداللہ تستری، حسین بن اسحٰق تستری، عبیداللہ بن معاذ، معتمر بن

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۶۸ . و سنن الدارمی ۲/ ۴۲۹. و کنز العمال ۴۱۲۹

۲۔ کنز العمال ۶۱۵۰ .

۳۔ تہذیب الکمال ت/ ۱۲۰۸ . وتہذیب التہذیب ۷/ ۲۱۴. والتقریب ۲/ ۲۹ . والتاریخ الکبیر ۱/ ۹۰ . والجرح والتعدیل ۷/ ۲۸۰. وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۹۳ .

سلیمان تیمی، ابو سلیمان تیمی، قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدریؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا۔ جب وہ مرنے لگا اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ بیٹوں نے جواب دیا تو ہمارا اچھا باپ تھا۔ کہا میں نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کر رکھی۔ اللہ چاہے تو مجھے عذاب دے گا۔ سو جب میں مر جاؤں، مجھے دھکتی آگ میں جلانا، جب میں راکھ بن جاؤں مجھے جمع کر لینا اور پھر جب تند و تیز ہوا چلے تو میری راکھ اس ہوا میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنے بیٹوں سے ایسا کرنے پر پختہ عہد لیا چنانچہ جب وہ مرا تو بیٹوں نے حسب وصیت اس کی میت کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی راکھ کو حکم دیا تو وہ جیتا جاگتا انسان بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی، جواب دیا: اے میرے رب! میں نے یہ وصیت اپنے بیٹوں کو محض تیرے خوف کی وجہ سے کی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے۔

یہ حدیث ثابت متفق علیہ ہے۔

۲۲۸۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر کے سلسلۂ سند سے ابو سعیدؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال پیدا ہوا۔[1]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سلام ہی روایت کرتے ہیں۔

۲۲۸۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلیٰ دمشقی، ہشام بن عمار، مدبہ بن عثمان، خلید بن دعلج، قتادہ، عقبہ بن عبدالغافر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جہنم کی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے زندگی میں کبھی بھی "لا الٰہ الا اللہ" پڑھا ہو اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی ایمان موجود ہو۔ یونہی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے "لا الٰہ الا اللہ" صدق دل سے پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ آگ میں کسی کو باقی نہیں چھوڑیں گے جس میں کوئی خیر و بھلائی پائیں گے تو اسے نکال لیں گے۔[2]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۹۳) ابن سیرین رحمہ اللہ[3]

تابعین کرام میں سے ایک ابوبکر محمد بن سیرین رحمہ اللہ بھی ہیں۔ پختہ عقل کے مالک، متقی پرہیزگار، ملاقاتیوں اور بھائیوں کو

---

[1] مسند الامام احمد ۲/ ۴۶۶. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۳/ ۱۰۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۲. ومشکاة المصابیح ۵۶۱۲. وفتح الباری ۸/ ۵۱۵. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۵۶۸. ۱۰/ ۵۳۵. ومسند الحمیدی ۱۱۳۳.

[2] فتح الباری ۱۱/ ۴۴۰، ۱۳/ ۳۹۳.

[3] طبقات ابن سعد ۷/ ۱۹۳. والتاریخ الکبریٰ ۱/ ۲۵۱. والجرح ۷/ت ۱۵۱۸. وتاریخ بغداد ۵/ ۳۳۱. والجمع ۲/ ۴۳۹. وسیر النبلاء ۴/ ۶۰۶. والکاشف ۳/ت ۴۹۷۱. وتاریخ الاسلام ۴/ ۱۹۲. وتهذیب التهذیب ۹/ ۲۱۴. والتقریب ۲/ ۱۶۹.

کو خوب کھانا کھلانے والے، گناہگاروں کی ڈھارس بندھانے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور دن کے وقت چہرے پر مسکراہٹ سجانے والے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بھلائی میں خرچ کرنا دوسروں کو کھانا کھلانا اور انعام کرنا ہے۔

۲۲۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابوبکر! ایک آدمی نے آپ کی غیبت کی ہے اب اسکی غیبت کرنا آپ کے لئے حلال ہوگئی ہے۔ فرمانے لگے: میں اس چیز کو حلال نہیں سمجھتا ہوں جسکو اللہ نے حرام کر دیا ہے۔

۲۲۸۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرہ، سری بن یحییٰ نے ابن سیرینؒ سے کہا میں نے آپکی غیبت کی ہے سو میرے لئے اب اس کو حلال سمجھیں۔ (یعنی آپ بھی غیبت کر کے بدلہ لے لیں) فرمایا: میں مکروہ سمجھتا ہوں اس چیز کو حلال سمجھنا جسکو اللہ نے حرام کیا ہو۔

۲۲۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک عمر رسیدہ آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ذکر کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا بہر حال انہوں نے اس کا بہتر جواب دیدیا۔ سائل نے کہا اے ابوبکر بخدا! آپ نے بہت اچھا فتویٰ دیا ہے اور صحابہؓ کرام بھی اس سے زیادہ کسی کو اچھا فتویٰ نہیں دے سکتے تھے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرمانے لگے: اگر ہم صحابہ کرامؓ کی فقہ کا ارادہ کر لیں، ہماری عقلیں اس کے ادراک سے قاصر ہوں گی۔

۲۲۸۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تجارت کے لئے سفر کرنے والے سے کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تقدیر میں جتنا حلال تمہارے لئے لکھ دیا گیا ہے بس اسی کو طلب کرو اور اگر تو نے حلال کے علاوہ کچھ اور طلب کیا تو تب بھی تیرے لئے اتنا ہی ہوگا جتنا تیرے مقدر میں لکھ دیا گیا۔

۲۲۸۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کسی چیز کے متعلق کچھ فرمارہے تھے میں نے اس میں مراجعت چاہی تو کہنے لگے: میں تجھ سے ایسی بات نہیں کہہ رہا جس میں کوئی حرج ہو۔ میں تو تجھ سے وہ بات کرتا ہوں جس کے متعلق جانتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے۔

۲۲۸۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، سلیمان بن حرب، حصن بن ابی بکرہ باہلی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، قاسم بن امیہ حذاء، حکم بن سنان...... یحییٰ بن عتیق کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ: لوگ جنازے کے ساتھ ثواب سمجھ کر نہیں جاتے بلکہ اس کے اہل وعیال سے حیاء کے مارے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں کیا اس کیلئے اس میں اجر وثواب ہے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ایک اجر نہیں بلکہ اس کے لئے دو اجر ہیں ایک نماز جنازہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

۲۲۹۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرما دیتے ہیں جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے۔

۲۲۹۱- فتویٰ دینے میں خوفِ خدا...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن فضل، محمد بن عبداللہ انصاری، اشعث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے جب فقہ کا کوئی مسئلہ حلال وحرام کے متعلق پوچھا جاتا تو ان کے چہرے کا

رنگ متغیر ہو جاتا یوں لگتا گویا خوش طبعی ان کے قریب ہی نہیں پھٹکی۔

۲۲۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مشقت میں پڑ کر اپنے بھائی کا اکرام نہ کر۔

۲۲۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، حمزہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے پیغام بھیج کر محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا۔ ابن ہبیرہ نے پوچھا آپ نے اہل شہر کو کس حال میں چھوڑا ہے فرمایا: میں نے انہیں چھوڑا تو وہ ظلم وستم کی بھینٹ چڑھے ہوئے تھے۔

ابن عون کہتے ہیں! وہ سمجھتے تھے کہ یہ شہادت ہے لیکن اس کا چھپانا مکروہ سمجھا۔

۲۲۹۴- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق مخرمی، مسلم بن ابراہیم، شبیب بن شیبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کلام ظریف الطبع آدمی کے جھوٹ بولنے سے وسیع تر ہے۔

۲۲۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں بات کی میں نے کہا اے ابوبکر! وہ آدمی اہل علم میں سے ہے۔ صبح کو میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس واپس لوٹا پوچھا کہ آپ نے اس آدمی کو کیسا پایا؟ فرمایا: جیسا تم پاتے تھے اس سے کوسوں دور ہے۔ اسکا خیال ہے کہ جتنا وہ جانتا ہے پس علم اتنا ہی ہے اور جو علم کی باتیں اس نے نہیں سنیں ان کے متعلق کہتا ہے: میں نے تو یہ بات نہیں سنی۔

۲۲۹۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، ابوحرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ جو آدمی قرآن پڑھے اور پھر غش کھا کر گر پڑے اسکی کیا حقیقت ہے؟ جواب دیا میرا ایسے لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ یہ لوگ کسی دیوار پر بیٹھیں اور پھر قرآن مجید شروع تا آخر ان کے روبرو پڑھا جائے اگر وہ گر جائیں تو سمجھ لو کہ انہوں نے سچ بولا۔

۲۲۹۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابوحرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ حائضہ عورت کے لئے "طمِث" کا لفظ استعمال کیا جائے جبکہ حاضت کا لفظ بولنے کی ترغیب دیتے تھے۔

۲۲۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ...... محمد بن سلام کہتے ہیں کہ سلم بن قتیبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس برذون (ترکی گھوڑے) پر آیا کرتے تھے؟ پھر پیدل آنا شروع کیا، ابن سیرین نے پوچھا: تمہارے برذون کے ساتھ کیا ہوا؟ جواب دیا: میں نے اسے بیچ دیا ہے: پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس کا زیادہ خرچہ ہونے کی وجہ سے۔ فرمایا کیا تم اس کے رزق کے بعد اسے اپنے پاس دیکھے ہو؟

۲۲۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن جشم، ابوسعید اشج، عمر بن ہارون، قرہ بن خالد...... ابن سیرینؒ ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

انک ان کلفتنی مالم اطق...... ساءک ماسرک منی من خلق

جس چیز کی میں طاقت نہیں رکھتا تو نے اگر اس کا مجھے مکلف بنایا تو میرا وہ اخلاق برا ہے جو تجھے خوش کرے۔

۲۳۰۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰی ثعلب، محمد بن سلام جمحی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن ابی عطارد سے ملا وہ اس وقت بوڑھے عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ میں نے ان سے کہا آپ نے ابن سیرین کے بارے میں اپنے باپ کی سند سے کیا کچھ یاد کر رکھا ہے؟ کہنے لگے: مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو تمہارے ہاتھ میں دیکھتی ہو ایسی عورت سے شادی نہ کرو جسکے ہاتھ میں تو دیکھتا ہو۔

۲۳۰۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی وفات کا وقت ہوا اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے: میری طرف سے میرا قرضہ ادا کر دینا اور میرے وعدے پورے کرنا، بیٹے نے جواب دیا اے اباجان! کیا میں آپکی طرف سے غلام آزاد کروں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ مجھے اور تجھے ہمارے عمل کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

۲۳۰۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابوہلال، غالب، بکر بن عبداللہ مزنی کہا کرتے تھے: جو آدمی اس زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب تقویٰ کو دیکھنا پسند کرتا ہو وہ محمد بن سیرین کو دیکھ لے۔ بخدا ہم نے ان سے بڑا متقی کسی کو نہیں دیکھا

۲۳۰۳-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید، عاصم احول، مورق عجلی کہتے تھے میں نے کسی آدمی کو تقویٰ میں افقہ اور فقہ میں اورع کسی کو نہیں پایا سوائے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے۔

۲۳۰۴-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن عمر باہلی، سفیان بن عیینہ کہتے تھے ورع وتقویٰ میں ابن سیرین جیسا کوئی بصری ہے اور نہ کوئی کوفی۔

۲۳۰۵-ابن سیرینؒ کا تقویٰ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابوشہاب، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک بیع کی جس میں انہیں اسی ہزار درہم کا منافع ہوا لیکن اس کے متعلق ان کے دل میں کچھ سود کا خلجان سا پیدا ہو گیا انہوں نے اس بیع کو ترک کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ بیع میں سود کا شائبہ تک نہیں تھا۔

۲۳۰۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابواسحٰق طالقانی، ضمرہ، سری بن یحییٰ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے چالیس ہزار درہم کا نفع ایک بیع میں چھوڑ دیا تھا انہیں اسکے متعلق کچھ شبہ تھا، سلیمان تیمی کہتے ہیں انہیں ایسی چیز کا شبہ پیدا ہوا تھا جسکا علماء میں کچھ اختلاف نہیں۔

۲۳۰۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین کو جب کسی ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے اور اہل خانہ سے کہتے مجھے ایک آدھ گھونٹ ستو کی پلا دو گھر والے کہتے: آپ ولیمہ میں جا رہے ہیں اور ستو نوش فرما رہے ہیں؟ فرماتے: میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک لوگوں کے کھانے پر جا کر نکالوں۔

۲۳۰۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب بن شہید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ غسل دیں۔ اتفاق سے محمد بن سیرین ان دنوں قید خانے میں محبوس تھے جب انہیں وصیت کا کہا گیا تو کہنے لگے میں کیسے غسل دے سکتا ہوں میں تو محبوس ہوں؟ لوگوں نے کہا ہم امیر سے اجازت لے لیتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے امیر سے اجازت لی، فرمانے لگے مجھے امیر نے محبوس نہیں کیا مجھے تو صاحب حق نے محبوس کیا ہے، چنانچہ صاحب حق نے اجازت دی وہ قید خانے سے باہر تشریف لائے اور غسل دیا۔ (انہیں قرضے کے سلسلے میں قید کر لیا گیا تھا۔ تنولی)

۲۳۰۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، احمد بن یحییٰ بن نصر، عبیداللہ بن معاذ، ابو معاذ، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین کسی کے ہاں کھانا تناول نہیں فرماتے تھے انہیں جب ولیمہ وغیرہ کی دعوت دی جاتی دعوت قبول فرما لیتے لیکن کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور اپنے مال سے کھوٹے دراہم نکال دیا کرتے تھے۔

۲۳۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابوربیع، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے

تھے: آجکل تو مسلمان درہم ودینار کا بندہ ہے۔

۲۳۱۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ازہر......ابن عون کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ موجودہ رائج الوقت دیناروں اور درہموں کے ساتھ بیع وشراء کرنا مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ان پر اللہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔ کہا کرتے: مسلمان درہم کا بندہ ہے۔

۲۳۱۲-ابونعیم اصفہانی، ابوخلید بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید......ایوب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوقلابہ کے پاس محمد بن سیرین کا ذکر کیا گیا کہنے لگے: ہم میں سے کون محمد بن سیرین کی سی طاقت رکھتا ہے محمد بن سیرین تیروں کی دھار پر سوار ہوتے ہیں

۲۳۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر، سفیان بن عیینہ، عاصم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ اپنے ساتھ کسی کو نہیں چلنے دیتے تھے۔ (جیسا کہ آج کل اس کے خلاف علماء کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کے جلو میں چلتے ہیں۔اصغر)

۲۳۱۴-فتوی دینے میں ابن سیرینؒ کی احتیاط......ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، نجم بن بشر، اسماعیل بن ذکریا، عاصم احول کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے ہاں تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! فلاں مسئلہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا: مجھے اس کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ ہم نے ان سے کہا: آپ اپنی رائے سے کچھ جواب دے دیں۔ کہنے لگے: ابھی اپنی رائے سے کچھ کہہ لوں اور بعد میں رجوع کرتا رہوں بخدا! ایسا نہیں کروں گا۔

۲۳۱۵-امیر ابن ہبیرہ کا چار بزرگوں کی دعوت کرنا......ابونعیم اصفہانی محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، عبداللہ بن سعد اشج، محاربی، جعفر بن مرزوق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے محمد بن سیرین، حسن بصری اور امام شعبی رحمہ اللہ کو بلایا جب تینوں حضرات اس کے پاس تشریف لائے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہنے لگا: یا ابا بکر! جب سے آپ ہمارے دروازے کے قریب ہوئے آپ نے کیا محسوس کیا؟ فرمایا: میں نے بے انتہا ظلم وستم دیکھا ہے۔ ابن سیرین کے بھتیجے نے انکا کاندھا دبا کر انہیں چپ رہنے کی تلقین کی۔ ابن سیرین اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے سوال مجھ سے کیا گیا ہے تجھ سے تو نہیں۔

بعد میں ابن ہبیرہ نے حسن بصری رحمہ اللہ کو چار ہزار درہم، ابن سیرین کو تین ہزار اور امام شعبی رحمہ اللہ کو دو ہزار درہم بھجوائے ان دو حضرات نے تو قبول فرما لیے لیکن ابن سیرین رحمہ اللہ نے انکار کر دیا۔

۲۳۱۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز جروی، ضمرہ......حازم بن رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یونس بن عبید حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ کے اوصاف بیان کرنے لگے کہا: رہی بات ابن سیرین رحمہ اللہ کی انہیں جب بھی یک لخت دین کے معاملے میں دو امور پیش آئے ان میں سے جو زیادہ قابل اعتماد ہوتا آپ اسے اختیار کرتے تھے۔

۲۳۱۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، جریر بن حازم کہتے ہیں میں نے ابن سیرین رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ مجھ سے کہہ رہے تھے: کیا تم نے اس کالے آدمی کو دیکھا؟ پھر فوراً بولے: استغفر اللہ! میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس آدمی کی غیبت کر دی۔

۲۳۱۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن عامر بزار، احمد بن عبدالمجید، حماد بن زید، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے بہت سارے رہائشی مکان تھے جو لوگوں کو رہائش کے لئے مفت دے رکھے تھے اور کرایہ صرف ذمیوں سے لیتے تھے۔ جب ان سے کرایہ نہ لینے کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ جب مہینہ ختم ہو جاتا ہے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ

کسی مسلمان کو ڈراؤں۔

۲۳۱۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا ان کے سامنے شہد رکھا ہوا تھا کہنے لگے آؤ کھانا کھاؤ چونکہ کھانا اس لائق نہیں کہ اسکو تقسیم کیا جائے۔

۲۳۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، احمد بن منصور، مسلم بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قرہ بن خالد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن سیرین کے گھر میں کھانا کھایا میں ابھی سیر نہیں ہوا تھا کہ ہاتھ روک لیا اور رومال اٹھالیا۔ ابن سیرین رحمہ اللہ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے: حسنؓ بن علیؓ نے فرمایا: کھانا تقسیم سے بالاتر ہے۔

۲۳۲۱- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، بکار، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابن عون کہتے ہیں: ہم جب بھی محمد بن سیرین کے پاس آئے انہوں نے ہمیں حلوہ اور فالودہ ضرور کھلایا۔

۲۳۲۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن یحیٰی بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابوخلدہ کہتے ہیں میں، ابن عون اور سہم فرائض ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گئے۔ کہنے لگے: میں نہیں جانتا کہ تمہیں تحفہ میں کیا کھلاؤں گوشت روٹی یا کچھ اور؟ لونڈی کو آواز دی اے کنیز! شہد لے آؤ چنانچہ لونڈی شہد لائی اور اپنے ہاتھ سے ڈالنے لگے ہم مزے سے کھاتے رہے۔

۲۳۲۴- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہب الغزی، محمد بن ابی سری، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں: ایک مرتبہ ابن سیرین کے اہل خانہ میں خوشی کا موقعہ آیا۔ انہیں مبارک باد دینے کیلئے ان کے ہاں فرقد سبخیؒ آئے اہل خانہ نے فرقد کو خبیص (حلوہ جو گھی، شہد اور روٹی سے بنتا ہے) پیش کیا لیکن فرقد نے کھانے سے انکار کردیا، اہل خانہ نے گھی، شہد اور تازہ روٹی پیش کی۔ فرقدؒ نے کھانی شروع کردی۔ انہیں دیکھ کر ابن سیرین کہنے لگے: جس چیز کا تم نے کھانے سے انکار کیا ابھی وہی کھارہے ہو۔

۲۳۲۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، علی بن مسلم، ابراہیم بن حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن شہید کہتے ہیں: میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا۔ اس دن سخت گرمی تھی انہوں نے میرے چہرے میں کمزوری کے اثرات دیکھ کر کہا: اے جاریہ! حبیب کے لئے جلدی سے کھانا لیتی آؤ حتی کہ کئی بار کہا: میں نے کہا مجھے کھانے کی ضرورت نہیں چنانچہ جب لونڈی نے کھانا پیش کیا میں نے پھر کہا مجھے ضرورت نہیں فرمایا: ایک لقمہ لے لو پھر تمہیں اختیار ہے جب میں نے ایک لقمہ لیا تو میرے اندر کھانے کا نشاط پیدا ہوگیا اور میں نے سیر ہو کر کھانا کھالیا۔

۲۳۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب...... ہشام کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے اہل خانہ کے پاس جب بھی کوئی آتا اسے ضرور کھانا پیش کرتے تھے حتی کہ جب کھانا ختم ہوجاتا اور کوئی آدمی آتا تو بازار سے کھجوریں خرید کر لاتے اور وہ پیش کرتے۔

۲۳۲۷- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابوروق، عبداللہ بن فضل، اصمعی، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین مقروض ہوجاتے کھانے کی مقدار میں تخفیف کردیتے حتی کہ اس حالت میں میں ان کے پاس جاتا تو انکا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتا تھا۔

۲۳۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن سلیمان احمد، احمد بن یحیٰی، محمد بن سلام، اصمعی کے سلسلۂ سند سے ابوہلال راسبی کہتے ہیں محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ہمیں دوپہر کے کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ ان کا سالن ایک چھوٹی مچھلی تھا ہم میں سے صرف ابوعطارد کھانا کھانے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۳۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن زرارہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن حسن، یعقوب دورقی، ابن علیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں میں نے موحدین کے لئے امید بہار رکھنے والا ابن سیرین سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ ذیل کی آیات تلاوت کرتے تھے:

انھم کانوا اذا قیل لھم لا الٰہ الا اللہ یستکبرون: (الصافات ۳۵)

جب ان سے توحید کے اقرار کی تلقین کی جاتی ہے تو وہ آگے سے انکار کرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں۔

ماسلکم فی سقر قالوا لم نک من المصلین (مدثر ۴۲)

تمہیں کیا چیز جہنم میں لے گئی وہ جواب دیں گے ہم دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

لایصلاھا الا الأشقیٰ الذی کذب وتولیٰ (الیل ۱۵،۱۶)

جہنم میں وہی آدمی پڑے گا جو سخت بدبخت ہوگا جس نے توحید کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا۔

۲۳۳۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی اطاعت ہے یا آگ اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی رحمت ہے یا آگ۔

۲۳۳۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ (کفار) لوگ موقوف شیئے کی امید رکھتے تھے حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں پڑے حمل (کو بھی بیچ ڈالتے)۔

۲۳۳۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، احمد بن علی بن نصر، عبیداللہ بن معاذ، معاذ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیت ”لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض“ تلاوت کی ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: منافقین کے لئے اس آیت سے بڑھ کر کوئی آیت امید ورجاء نہیں سو آپ ﷺ تادم وفات منافقین کو ایمان پر اکساتے رہے۔

۲۳۳۳- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو عثمان بن محمد العثمانی، نعمان بن احمد، محمد بن عبدالملک، ہیثم بن عدی، سہیل کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حجاج کو گالیاں دے رہا تھا، اس سے کہا اے آدمی! رک جا اس لئے کہ دنیا میں تو نے جو صغیرہ گناہ کیا ہوگا وہ تجھے آخرت میں حجاج کے دنیا میں کئے ہوئے کبیرہ گناہ سے بھی بڑا لگے گا اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ حاکم عادل ہے اگر حجاج سے اس کے ظلم کا بدلہ لے گا تو حجاج پر جس نے ظلم کیا ہوگا اس کا بدلہ بھی اس کو دلوائے گا لہٰذا اپنے آپ کو کسی کو گالیاں دینے میں مشغول مت کرو۔

۲۳۳۴- چالیس سال قبل کہے ایک الفاظ کی سزا...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن حسن باہلی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہو جاتے تو سخت مغموم ہو جاتے اور کہا کرتے میں جانتا ہوں کہ یہ غم مجھے چالیس سال سے ایک گناہ کی وجہ سے ہو رہا ہے......

۲۳۳۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ بن سری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک میں اس گناہ کو بخوبی جانتا ہوں جسکی وجہ سے مجھے قرضے کی پریشانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے چنانچہ میں نے ایک آدمی کو چالیس سال قبل یا مفلس کہا تھا۔

۲۳۳۶- ابونعیم اصفہانی کہتے ہیں ابن سیرین نے یہ بات ابوسلیمان دارانی کو سنائی اور کہا حضرات تابعین کرام کے گناہ بہت قلیل ہوتے تھے لہٰذا وہ جانتے تھے کہ یہ کہاں سے سرزد ہوئے جبکہ آجکل لوگ کثرت سے گناہ کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ مصائب کہاں سے ہم

پر ٹوٹ رہے ہیں۔

۲۳۳۷- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن محمد بن اسحٰق، احمد بن محمد بن ابی نصر النمار، جدہ ابونصر، حماد بن سلمہ...... ثابت کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا اے ابو محمد! مجھے تمہارے ساتھ مجالست سے صرف شہرت کے خوف نے باز رکھا ہے میں مسلسل آزمائشوں کا شکار رہتا ہوں حتی کہ چبوترہ میں میں اقامت اختیار کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن سیرین ہے لوگوں کے اموال کھاتا ہے۔ جبکہ ان پر لوگوں کا بہت قرضہ تھا۔

۲۳۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابوعبداللہ، عبدالملک بن قریب، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہو گئے انہوں نے کھانے وغیرہ میں تخفیف کر دی حتی کہ ایک مرتبہ میں نے ہی انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا اور ان کا سالن فقط ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتا تھا۔

۲۳۳۹- ابن سیرین کا تقویٰ وعبادت...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، انس بن سیرین کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے سات وظیفے (ورد) ہوتے تھے جنہیں وہ دن دن میں پڑھتے تھے اگر کوئی وظیفہ فوت ہو جاتا تو رات کے وقت پڑھتے۔

۲۳۴۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسن، ازہر، ابوعون، یوسف، عبداللہ بن حارث کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین عشاء کے بعد تھوڑا سو جاتے جب عشاء کا وقت گزر جاتا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے۔

۲۳۴۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے جس دن افطار کرنا ہوتا صرف صبح کا کھانا تناول فرماتے شام کا نہیں، پھر سحری کھا لیتے اور یوں صبح روزے کی حالت میں کرتے۔

۲۳۴۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، نصر بن علی، بشر بن عمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان کی بیوی ام عباد کہتی ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے گھر مہمان بن کر آتے رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت ہم انہیں روتے ہوئے دیکھتے اور دن کو ہنستے ہوئے۔

۲۳۴۳- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، خلیفہ بن خیاط، سیدان، یزید بن زریع...... ابوعوانہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ بازار میں چلتے دیکھا، جو بھی انہیں دیکھتا اسے اللہ یاد آ جاتا تھا۔

۲۳۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی...... موسیٰ بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دوپہر کے وقت بازار میں آتے دیکھا چنانچہ وہ تکبیر وتسبیح اور ذکر اللہ میں مشغول تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا اے ابوبکر! آپ اس وقت بازار میں تشریف لائے؟ فرمایا: یہ غفلت کی گھڑی تھی اسی میں بازار آنا مناسب سمجھا۔

۲۳۴۵- ابوعلی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، اسحٰق بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، زہیر اقطع کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب موت یاد کرتے تو ان کے جسم کا ہر عضو بے حس ہو جاتا تھا۔

۲۳۴۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن اسحٰق، مہدی بن میمون، جریر کہتے ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھے جب ہم اٹھنے لگے تو ہم نے کہا اے ابوبکر! ہمارے لئے دعا فرما دیجئے چنانچہ دعا کرنے لگے ''اے اللہ

ہمارے اچھے اعمال قبول فرما اور اہل جنت کے لئے جو صدق وسچائی کے وعدے کیے گئے ہیں ان پر ہمیں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمایا۔

۲۳۴۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ، شیبان، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے تھے جب بندہ بیداری میں اللہ سے ڈرتا ہے تو نیند میں دیکھنے والا خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۲۳۴۸-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، وہب بن جریر، جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھتا: فرماتے بیداری میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو نیند میں خواب تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۲۳۴۹-راہ سے تکلیف دہ شئ ہٹانے کا اجر......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن بن ہارون، عبداللہ بن محمد مکی، جعفر بن عبداللہ بن کردوس، عبداللہ بن کردوس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے اپنا خواب بیان کیا کہ نیند میں میں نے ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا کہ اسکی پنڈلیاں سونے کی ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کردی، مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھے گوشت پوست کی پنڈلیوں کی بجائے سونے کی دو پنڈلیاں عطا فرمائیں جن سے میں جنت میں جہاں چاہتا ہوں چلتا پھرتا ہوں۔ میں نے پوچھا تجھے یہ انعام کس چیز کے بدلے میں ملا؟ کہا: میں رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا تھا۔

۲۳۵۰-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، علی بن حسن قطان، محمد بن زیاد زیادی، حماد بن زیاد، ہشام بن حسام کہتے ہیں مجھے ابن سیرین کے خاندان کے کسی فرد نے بتایا ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب بھی والدہ کے ساتھ بات کرتے تو نہایت عاجزی وانکساری سے بات کرتے۔

۲۳۵۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے ہاں آیا اور وہ اس وقت اپنی والدہ کے پاس موجود تھے۔ وہ آدمی (ان کی پریشانی دیکھ کر) بولا: محمد کا کیا حال ہے؟ کیا انہیں کسی تکلیف اور مرض وغیرہ کی شکایت تو نہیں؟ تلامذہ نے جواب دیا نہیں۔ لیکن وہ جب بھی اپنی والدہ کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں ان پر یہی (عاجزی وانکساری کی) کیفیت چھائی رہتی ہے۔

۲۳۵۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگل میں ایک درخت تھا جسکی لوگ عبادت کرتے تھے ایک آدمی نے کلہاڑا لیا اور درخت کاٹ دیا اس فعل پر اسکی مغفرت ہوگئی۔

۲۳۵۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن حسن بن عبدالجبار، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابۂ کرامؓ دین میں مدد کرنے کو حسنِ خلق سمجھتے تھے۔

۲۳۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد جرجانی، ذکریا ساجی، عباس الباکسائی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، شجاع بن مخلد، ازھر، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا: صحابۂ کرامؓ شک وتہمت سے پاک عشق کرتے تھے۔

۲۳۵۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مشاور، خالد بن خداش، مہدی بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بعض اوقات اشعار بھی پڑھتے تھے، لطیفے بیان کرتے اور اس پر ہنستے بھی تھے حتی کہ جب سنتِ نبوی ﷺ کے متعلق کوئی حدیث شریف آتی تیوری چڑھ جاتی اور خود بھی سکڑ جاتے۔

۲۳۵۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، سری بن یحییٰ وابن شوذب کے سلسلۂ سند

سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بسا اوقات اسقدر ہنستے کہ گدی کے بل چت لیٹ جاتے اور ایڑیاں رگڑنے لگتے۔

۲۳۵۷- ابن سیرین کی خوش دلی اور بذلہ سنجی ......ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، مقوم یحییٰ بن حکیم، قریش بن انس، حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ آزمائشوں سے پریشان نہیں ہوتے تھے بسا اوقات اسقدر ہنستے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے۔

۲۳۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن رستہ، ابوسہل یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ زیادہ مزاح کرتے اور زیادہ ہنستے تھے۔

۲۳۵۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابن حیان، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ اپنے تلامذہ کے ساتھ ہنسی مزاح کیا کرتے تھے۔ اور کہتے مدرنشین کو خوش آمدید یعنی تم جنازوں کے پاس حاضری دیتے ہو اور مردوں کو اٹھاتے ہو۔

۲۳۶۰- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، علی بن محمد بن حاتم، حامد بن محمد، محمد بن عباد، حسن بن اسحٰق بصری، سعید بن ابی عروبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: انار پھلوں کے درمیان ایسی فضیلت کا حامل ہے جس طرح جبرئیل فرشتوں کے درمیان۔

۲۳۶۱- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ ضبی، نصر بن علی، اصمعی ...... جویریہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا: میں نے ایک بڑے ہونٹوں والی لونڈی خریدی ہے۔ کہنے لگے پھر مزے سے اسکے بوسے لو۔

۲۳۶۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، حسن بن علی حلوانی، ابوعاصم، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا صحابۂ کرامؓ بھی آپس میں مزاح کیا کرتے تھے؟ جواب دیا: وہ بھی تو ہم جیسے لوگ تھے (یعنی بشری تقاضوں سے منسلک) چنانچہ ابن عمرؓ مزاح کرتے اور ذیل کے اشعار پڑھتے تھے۔

یحب الخمر من کیس الندامی......ویکره ان تفارقه الفلوس

شراب کے ہم جلیسوں میں سے عقلمند آدمی شراب پسند کرتا ہے...... لیکن روپیہ پیسا اپنی جیب سے نکالنا ناپسند کرتا ہے۔

۲۳۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، احمد بن سفیان، عبدالقوس بن محمد بن شعیب بن حجاب، صالح بن عبدالکبیر، ابوبکر بن شعیب کہتے ہیں: میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا نمازِ عصر سے تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور ان سے اس شعر کے متعلق کچھ پوچھنے لگا چنانچہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے:

کان المدامة والزنجبیل ......وریح الخزامیٰ وذوب العسل

شراب اور کنز ور جسم والامرد...... گویا کہ خزامی بوٹی کے پھول کی خوشبو اور شہد کا پگھلنا

یعدل به بردانیابها اذا النجم وسط السماء اعتدل

یہ چیزیں معشوقہ کے دانتوں کی ٹھنڈک کے برابر ہیں اس وقت جبکہ ستارہ آسمان کے وسط میں معتدل ہو۔

یہ اشعار پڑھنے کے بعد ابن سیرین رحمہ اللہ نے نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ لی۔

۲۳۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، احمد بن حماد، ابراہیم جوہری، یحییٰ بن خلیف بن عقبہ...... خلیف بن عقبہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی شعر پڑھ سکتا ہے اس طرح کہ اس کا وضو نہ ٹوٹے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کے شعر

پڑھے:۔

نبئتُ ان فتاة كنت اخطبها......رقوبها مثل شهر الصوم فی الطول

مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ بے شک ایک دوشیزہ جسے میں نکاح کا پیغام دیتا ہوں اسکی مصیبت طول میں روزوں کے مہینے کی سی ہے۔

اسنانها مأته اوزدن واحدة......سائر الخلق منهابعد ممطول

اسکی عمر سو سال سے ایک آدھ سال اوپر ہوگئی ہے ساری مخلوق اس سے ٹال مٹول میں ہے۔

پھر ابن سیرین رحمہ اللہ نے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی۔

۲۳۶۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، خالد بن خداش، حماد بن زید، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو جوتے اتارے بغیر بیٹھ جائے اس سواری کی طرح ہے جس کے اوپر سے بوجھ اتار لیا جائے اور پالان جوں کا توں اس پر رہنے دیا جائے۔

۲۳۶۶-ابونعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصر، ابوعمرو عثمانی، ابوعباس بن مسروق، محمد بن سنان، عمر بن حبیب، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کو فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی اجنبیت نہیں ہوتی حسن ادب، تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور شک وتہمت سے علیحدگی۔

۲۳۶۷-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: دو آدمی آپس میں زمین کے معاملہ میں جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جس سے وہ بول اٹھی کہ اے مسکینو! بدبختو! تم دونوں میرے متعلق جھگڑ رہے ہو حالانکہ صحیح لوگوں کو چھوڑ کر ایک ہزار اندھے میرے مالک بن چکے ہیں۔

۲۳۶۸-ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن زید ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حسینؓ بن علی کے قتل سے پہلے آسمان کے کناروں پر سرخی نہیں دیکھی گئی اور حضرت عثمانؓ کے قتل سے پہلے غزوات میں چتکبرے گھوڑے گم نہیں پائے گئے۔

۲۳۶۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مشاور، احمد بن محمد صفار......مرحوم بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ جب یزید بن ملہب کا فتنہ برپا ہوا میں اور ایک اور آدمی ابن سیرین کے پاس گئے۔ ہم نے کہا آپ اس فتنہ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ فرمایا: لوگوں میں جو زیادہ سعادتمند ہوا اس کو دیکھو (یعنی حضرت عثمانؓ کا قتل)۔ پھر اسکی اقتداء کرو، ہم کہتے تھے کہ یہ ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

۲۳۷۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، عبداللہ بن عون، ابویحیٰ حمانی، قطبہ بن عبدالعزیز، یوسف صباغ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خواب میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

خوابوں کی تعبیر (از ابن سیرینؒ)

۲۳۷۱-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعدہ بن یسع......خالد بن دینار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک کوزے سے پانی پی رہا ہوں اور اس کی دو ٹونٹیاں ہیں۔ ایک ٹونٹی سے میٹھا پانی آرہا ہے جبکہ دوسری سے کھاری پانی، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، تیری اپنی بیوی موجود ہے جبکہ تو اسکی بہن کو اپنے دام میں پھنسانا چاہتا ہے۔

۲۳۷۲- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبداللہ، عفان، حماد بن زید و وہب، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی اور کہا: میں نے خواب دیکھا کہ پیشاب کے رستے مجھے خون نکل رہا ہے فرمایا: تم اپنی بیوی سے حائضہ ہونے کی حالت میں صحبت کرتے ہو، کہنے لگا جی ہاں، فرمایا: اللہ سے ڈرو اور آئندہ پھر نہیں کرنا۔

۲۳۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعدہ، ابوجعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا گویا کہ اس کے حجرے میں ایک بچہ چیخ رہا ہے، اس آدمی نے اپنا خواب ابن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کیا، جواب دیا اللہ تعالیٰ سے ڈرو چھری کے ساتھ مت مارو۔

۲۳۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مروان، مسعدہ، سلیمان، حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ ایک سانپ کا دودھ دوھ رہی ہے اس نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی، جواب میں فرمایا: دودھ فطرت ہے اور سانپ دشمن ہے اسکا فطرت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہٰذا اس عورت کے پاس اہل بدعت نشست و برخاست رکھتے ہیں۔

۲۳۷۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، احمد بن عمرو بن ضحاک، ابوہشام رفاعی، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ بن حفص کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے خواب دیکھا کہ دو حوریں اس کے پاس آئیں ایک اس نے پکڑ لی جبکہ دوسری اس کے ہاتھوں سے نکل گئی حجاج نے خواب عبدالملک کو لکھ بھیجا عبدالملک نے جواب لکھا کہ یہ مبارک خواب ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ کو پتہ چلا فرمانے لگے: بلکہ اس کی سرین گڑھے سے چوک گئی۔ یہ دو کنویں ہیں ایک کو اس نے پالیا جبکہ دوسرا اس کے ہاتھ سے نکل گیا چنانچہ اس نے ایک کنواں پایا اور دوسرا خطا ہو گیا۔

۲۳۷۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، احمد بن عمرو، ہشام، ابوبکر، مغیرہ کہتے ہیں ابن سیرین رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ جوزاء ستارہ ثریا سے آگے بڑھ گیا ہے اور ثریا اس کے نقشِ قدم پر چل پڑی ہے۔ فرمایا: حسن بصری رحمہ اللہ وفات پائیں گے اور ان کے بعد میری موت واقع ہو گی اور وہ مجھ سے افضل ہیں۔

۲۳۷۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن یمان، حارث بن مشقف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی کہا: میں نے دیکھا گویا میں جوہر کے جام سے شہد چاٹ رہا ہوں، فرمایا اللہ سے ڈرو قرآن مجید کو دہرانے کی عادت بنالو تم نے قرآن مجید پڑھا اور پھر اسے بھلا دیا ہے۔

ایک آدمی نے پوچھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں زمین میں ہل چلا رہا ہوں لیکن اس سے کچھ اگتا نہیں فرمایا: تو اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے۔ (یعنی دوران صحبت انزال بیوی کے رحم سے باہر کرتا ہے)۔

۲۳۷۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن یمان، مبارک بن یزید بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں کپڑا دھو رہا ہوں لیکن وہ صاف نہیں ہونے پاتا؟ فرمایا: تو نے اپنے بھائی سے قطع تعلقی کر رکھی ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں فضاء میں اڑ رہا ہوں؟ جواب دیا تو بے شمار آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔

۲۳۷۹- ایک خواب اور اس کی فوری تعبیر ...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا میں وہاں ان کے پاس موجود تھا کہنے لگا: میں نے خواب

میں دیکھا کہ میرے سر پر سنہری تاج رکھا ہوا ہے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: اللہ سے ڈرو! تمہارا باپ وطن سے دور کہیں پردیس میں پڑا ہے اس کی آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تو فوراً اس کے پاس جائے۔

ہشام کہتے ہیں آدمی نے ابھی تک ابن سیرین کو بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اس نے ہاتھ تہبند کے حجزہ (نیفہ) میں ڈالا اور باپ کا خط نکالا۔ واقعۃً اس میں باپ کی بصارت ختم ہونے اور وطن سے دور پردیس میں بے یارو مددگار پڑے ہونے کا ذکر تھا نیز اسے اپنے پاس آنے کا حکم بھی لکھا تھا۔

۲۳۸۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم دین ہے لہٰذا خوب اچھی طرح سے غور کر لیا کرو کہ یہ دین تم کس سے حاصل کر رہے ہو۔

۲۳۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر بن اسحٰق موصلی، محمد بن احمد بن مثنیٰ، اسماعیل بن ذکریا، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابۂ کرامؓ سے اسناد کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا تھا چنانچہ جب فتنہ برپا ہوا (یعنی فتنہ اہل بدعت، خوارج اور معتزلہ وغیرہ) تو محدثین کہنے لگے کہ اپنے رجال کا ہمارے سامنے نام لو تاکہ ہم اہل سنت کی حدیثوں کو ہاتھوں ہاتھ لیں اور اہل بدعت کی حدیثوں کو رد کر دیں۔

مسانید محمد بن سیرین رحمہ اللہ

محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابۂ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً ابوہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عمران بن حصین، ابوبکرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم چند ایک احادیث ان کی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۳۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف، محمد وخلاس کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی ایک دن روزہ رکھے اور پھر بھول کر کچھ کھا پی لے اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔[1]

۲۳۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو روزہ دار بھول کر پانی پی لے اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے تابعین کرام قتادہ، ایوب سختیانی، خالد حذاء اور حبیب بن شہید روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر بن بکار، ابن عون ...... محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اس کے موافق ہو جائے اور اللہ سے بھلائی مانگے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس گھڑی کی

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۵. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۴/ ۲۲۹

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱. ومشکاۃ المصابیح ۲۰۰۳. ونصب الرایۃ ۲/ ۴۴۵.

مقدار قلیل بتا رہے تھے۔[۱]

۲۳۸۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج بن محمد، شعبہ، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث نبی ﷺ سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔ مذکورہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۳۸۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زبیر، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ کہا کہ میں آج رات اپنی سو بیویوں کے پاس (ہمبستری) کرنے جاؤں گا۔ تاکہ ہر عورت ایک ایک لڑکا جنم دے اور وہ جوان ہو کر میدان جہاد میں تلوار کے جوہر دکھلائیں چنانچہ سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہنا بھول گئے انہوں نے اپنی سو بیویوں پر رات کو چکر لگایا اور ہمبستری کی لیکن صرف ایک عورت نے انسانی جسم کا نصف حصہ جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے ہر عورت ایک ایک لڑکا جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں تلوار کے جوہر دکھاتا۔[۲] یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۲۳۸۷- خرچ کرو، عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو......ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، بکار سیرینی، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلالؓ کے ہاں تشریف لائے اور بلالؓ کے پاس اس وقت کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ پوچھا: اے بلال یہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ کچھ کھجوریں میں نے جمع کر رکھی تھیں ارشاد فرمایا: اے بلال! تمہارا ناس ہو: کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن یہ دوزخ کی آگ کی بھانپ ہوں، اے بلال خرچ کرو اور عرش والے کی جانب سے کم ہونے سے نہ ڈرو۔[۳]

یہ حدیث غریب ہے، ہشام بن حسان بھی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم حافظ، جعفر بن محمد فریابی، بشیر بن سیحان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے کمی کا خوف اور ڈر نہ رکھو۔[۴]

۲۳۸۹- ابونعیم اصفہانی، قاضی محمد بن اسحق بن ابراہیم اہوازی، محمد بن نعیم، ابوعاصم، ابن عون، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نومولود پر اسکی قبر کی مٹی میں سے کچھ مٹی چھڑکی جاتی ہے۔[۵]

ابوعاصم کہتے ہیں: تم ابوبکرؓ و عمرؓ کی اس جیسی فضیلت نہیں پاؤ گے کہ ان دونوں کی قبر کی مٹی اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی مٹی ایک ہے۔

۱۔ صحیح مسلم : کتاب الجمعة ۱۴، ۱۵. وسنن النسائی ۳/ ۱۱۵، ۱۱۶، وسنن ابن ماجة ۱۱۳۷. ومسند الامام احمد ۲/ ۱۶۴، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۴۰۱، ۴۸۱، ۴۸۹، ۴۹۸، ۳/ ۶۵، ۵/ ۵۳، ۴ والسنن الکبریٰ للبیهقی ۳/ ۹ وصحیح ابن خزیمة ۱۷۳۷، ۱۷۴۰. ومشکاة المصابیح ۱۳۵۷. والمطالب العالیة ۵۸۳.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۳، ۲۵، وصحیح ابن البخاری ۴/ ۲۷، ۱۹۷، ۷/ ۵۰، ۸/ ۱۶۲، ۱۸۲.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۲۴.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۳۴۴. والزهد للامام احمد ۷، ۹، وامالی الشجری ۲/ ۲۰۷ ودلائل النبوة ۱/ ۲۵۸. والترغیب والترهیب ۲/ ۵۱. وتخریج الاحیاء ۴/ ۲۰۷. وکشف الخفاء ۱/ ۲۴۴. واللالی المصنوعة ۲/ ۶۸.

۵۔ تفسیر القرطبی ۱۱/ ۲۱۰. واللالی المصنوعة ۱/ ۱۶۰.

ابن عون کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہم نے صرف ابو عاصم نبیل کے واسطے سے لکھی ہے۔

۲۳۹۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم حافظ، محمد بن بکر، محمد بن جامع، معلیٰ بن میمون، حجاج اسود، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "ومن یقتل مؤمناً متعمداً فجزاء ہ جھنم" جس نے جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کیا اسکا بدلہ جہنم ہے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر اسکو اللہ تعالیٰ بدلہ دے۔ (تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں پڑا سڑتا رہے گا۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے (تا کہ عوام کے علم میں آجائے)۔

۲۳۹۱-ابونعیم اصفہانی، ابو اسحٰق بن محمد بن حمزہ، محمد بن خلف وکیع، محمد بن ابراہیم مرلع، سعید بن اسد بن موسیٰ، ابوعوام قطان، قتادہ، مطر الوراق، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل یمن کا ایمان بہت اچھا ہے یہاں تک کہ قبیلہ لخم اور جذام کا بھی، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں قبیلہ جذام پر جو خوب بڑھ چڑھ کر اللہ کے راستے میں کفار کا قتل عام کرتے ہیں۔[1]

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ قتادہ بھی تابعی مطر بھی تابعی ابن سیرین بھی تابعی ہیں اور ابوعوام متفرد ہیں۔

۲۳۹۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن مکی، محمد بن عمرو بن ہشام، احمد بن یوسف، عمر بن عبداللہ بن رزین، محمد بن فضل تیمی، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتی ہیں۔ زمین بارش سے عورت مرد سے، آنکھ دیکھنے سے اور عالم علم سے۔[2]

محمد اور تیمی کی حدیث غریب ہے اور تیمی وہ سلیمان بن طرخان تیمی ہے جو محمد بن فضل سے متفرد ہے۔ اور محمد بن فضل محمد بن عطیہ ہے۔

۲۳۹۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، سعید بن سلیمان، سلام طویل، زید عمی، منصور بن زاذان، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو بنی آدم کا بنی آدم کے ساتھ عمل دیکھتے ہیں پس یہ فرشتے جب بندے کو اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اسکا آپس میں ذکر کرتے ہیں اور اس کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں آدمی آج رات کامیاب رہا اور جب کسی آدمی کو معصیت میں پڑا دیکھتے ہیں کہتے ہیں آج رات فلاں آدمی خسارے میں رہا اور ھلاک ہو گیا۔[3]

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۴۲۶، ۴/ ۳۸۷. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۱/ ۳۸۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۸۷. وصحیح ابن حبان ۲۲۹۹ (موارد) وفتح الباری ۱۳/ ۷۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱، ۵۵، ۵۶، والکنی للدولابی ۱/ ۱۶۳ وطبقات ابن سعد ۲/ ۲/ ۲. والدر المنثور ۶/ ۴۰۸. والتاریخ الکبیر ۵/ ۸۷. وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۵۳۰. ۵۳۲. والطبری ۲۷/ ۱۲۷. ۳۰/ ۲۱۵. ومیزان الاعتدال ۱۴۰۶

۲۔ اللآلی المصنوعة ۱/ ۱۰۹ ومیزان الاعتدال ۷۰۲۶، ۵۰۵۴ . ولسان المیزان ۲/ ۱۲۴۴. ۳/ ۱۳۷۳ والمجروحین ۱/ ۲۵۴ والفوائد المجموعة ۲۷۵. وتنزیه الشریعة ۲/ ۲۶۲. والاحادیث الضعیفة ۲۷۶ . وکنز العمال ۹۲، ۴۴، ومجمع الزوائد ۱/ ۱۳۵ وتذکرة الموضوعات ۲۱ . والضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۹۷ والموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۲۳۵. والکامل لابن عدی ۵/ ۱۹۶۷.

۳۔ کنز العمال ۱۰۵۵ . واتحاف السادة المتقین ۹/ ۱۲۶. ۱۰/ ۲۱۷.

محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور بن زاذان متفرد ہیں اور یہ واسط قریہ کے تابعی ہیں۔

۲۳۹۴- **جھاڑ پھونک کی اصل** ......ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق بن ایوب، ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابوحرہ، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک سریہ کے ساتھ نکل گیا، لشکر کو سخت بھوک لگی چنانچہ مجاہدین نے ایک بستی میں پڑاؤ ڈالا ان کے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی ہمارے مرد اختلاف کرتے ہیں حالآنکہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے کیا آپ میں کوئی دم درود کرنے والا ہے؟ چنانچہ میں بستی میں چلا گیا اور سورت فاتحہ پڑھ کر اسکو دم کیا حتی کہ وہ ٹھیک ہو گیا بستی والوں نے ہمیں ایک بکری دی اور کھانا بھی کھلایا خیر ہم نے کھانا تو کھالیا لیکن بکری کھانے سے ہم ڈر گئے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہم واپس آئے انہیں واقعہ کی خبر دی فرمایا تمہیں کہاں سے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ دم بھی ہے؟ جواب دیا: بخدا! مجھے کچھ پتہ نہیں صرف میں نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا اور دم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری لے لو اور مجھے بھی اس سے حصہ دو۔[1]

۲۳۹۵- ابونعیم اصفہانی، علی بن حمید واسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، محمد بن فضل، زید العمی، محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن فقیر ہو اور سوال کرنے سے بچتا ہو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔[2]

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۹۳) م۔عبداللہ بن زید الجرمی (المعروف ابوقلابہ رحمہ اللہ)[3]

ابوقلابہ عبداللہ بن زید رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں، لبیب، ناصح، خطیبِ بے بدل، سخی دل اور خوف خدا کو ساری عمر اپنا اوڑھنا، بچھونا بنائے رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نصح فی الاشفاق (ڈرانے میں خیر خواہی) اور فسح فی الاخلاق (اخلاق میں کشادگی) کا نام ہے۔

۲۳۹۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ایوب! جب اللہ تعالیٰ نے تجھے علم کے لئے منتخب کیا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرنی چاہیے اور عوام الناس کی پیدا کردہ فضولیات میں تجھے دلچسپی نہیں لینی چاہیے۔

۲۳۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابار، قاسم بن عیسیٰ، حماد بن زید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو لوگوں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔

۲۳۹۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو خیر یا شر کا طالب ہو مگر وہ اپنے دل میں ایک آمر پاتا ہے اور ایک زاجر، آمر بھلائی کا حکم دیتا ہے اور زاجر اسے برائی سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۱۷۰. وسنن الدارقطنی ۳/ ۶۴.

۲۔ فی المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۲۸۶. وکنز العمال ۱۶۶۴۹. والجامع الکبیر ۵۲۶۶.

۳۔ تهذیب الکمال ۶۸۴. وتهذیب التهذیب ۵/ ۲۲۴. والتقریب ۱/ ۴۱۷. والتاریخ الکبیر ۵/ ۹۲. والجرح والتعدیل ۵/ ۵۷ وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۸۳.

۲۳۹۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالوہاب بن عبدالمجید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کرام کی مثال ان ستاروں جیسی ہے جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے یا ان نشانات کی سی ہے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ سو جب ستارے غائب ہو جاتے ہیں راہگیر حیران ہو جاتے ہیں اور جب ستاروں اور نشانات کا اعتبار چھوڑ دیں راستہ بھول جاتے ہیں۔

۲۴۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کی تین قسمیں ہیں، ایک عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق تو زندگی گزارتا ہے لیکن لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے اور تیسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور نہ ہی لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

۲۴۰۱- ابونعیم اصفہانی، علی بن ہارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب بن عبدالمجید، ایوب، کیسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں اور ملکی فرمانروا کی مثال خیمے کی سی ہے کہ خیمہ بغیر ستون کے کھڑا نہیں رہ سکتا اور ستون بغیر کھونٹیوں کے کھڑا نہیں رہ سکتا۔ جب بھی کسی کھونٹی کو اکھاڑ لیا جائے ستون کی کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۴۰۲- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف بن قاضی، ابوربیع، حماد بن زید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے اجر و ثواب میں کون بڑھ سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے عیال پر خرچ کرتا ہے انہیں ہاتھ پھیلانے سے روک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں نفع پہنچاتا ہے اور انہیں اس کی وجہ سے بے نیاز بنا دیتا ہے۔

۲۴۰۳- رحمٰن اور شیطان کا مکالمہ...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلۂ سند سے ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی، سو تا قیامت اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دیدی۔ ابلیس لعین نے کہا: اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی تب تک میں اس کے دل سے باہر نہیں نکلوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ڈنکے کی چوٹ پر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی اس وقت تک میں اس کے لئے توبہ کے دروازے چوپٹ کھلے رکھوں گا۔

۲۴۰۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ اپنی نمازوں میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے حصول طیبات، ترک منکرات، مساکین سے محبت اور مجھ پر تیری عنایت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر موت دیدینا۔

۲۴۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن معاذ، معاذ، ابن عون، ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی اثناء میں قسامت کا تذکرہ چھڑ گیا میں نے انس سے مروی قصہ عرینیین بیان کیا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اہل شام! تم اس وقت تک خیر و بھلائی پر کاربند رہو گے جب تک یہ عظیم الشان شخصیت تمہارے درمیان موجود رہے گی۔

۲۴۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عنبسہ بن سعید نے ابوقلابہ رحمہ اللہ کے متعلق کہا کہ یہ لشکر اس وقت تک خیر پر باقی رہے گا جب تک یہ شیخ ان کے درمیان زندہ ہے۔

۲۴۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب کہتے ہیں: بخدا! ابوقلابہ عقلمند فقہاء میں سے تھے۔ نیز ایوب رحمہ اللہ نے مسلم بن یسار کا قول نقل کیا ہے کہ اگر ابوقلابہ عجمی ہوتے تو لامحالہ وہ عجمیوں کے قاضی القضاۃ ہوتے۔

۲۴۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم، عارم، ثابت بن یزید، عاصم احول کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب انسان لوگوں کی بنسبت اپنے نفس سے باخوبی واقف ہے تو وہ نجات پانے کے زیادہ قریب ہے اور جب لوگ انسان کے نفس سے بنسبت خود اس کے زیادہ واقف ہوں تو وہ ہلاکت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۴۰۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ابوقلابہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا اچانک ایک قصہ گو اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں بلند ہوئیں ابوقلابہ رحمہ اللہ فرمانے لگے: بے شک صحابۂ کرامؓ سکون وآرام کی موت کو باعث عظمت سمجھتے تھے۔

۲۴۱۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، حمید طویل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تجھے تیرے بھائی کی طرف سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تجھے تکلیف پہنچائے تو تو اپنی طرف سے اس کا کوئی عذر اور توجیہ تلاش کر! بالفرض اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تب بھی یوں کہہ کہ شاید میرے بھائی سے یہ بات سرزد ہوئی اس کو کوئی عذر ہوگا جو میں نہیں جانتا۔

۲۴۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن وعبید، حماد بن زید، ایوب ...... حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیز عطا کیں لیکن ان دونوں میں سے ایک بھی تیرے لئے نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ تو اپنی ملکیت میں بخل سے کام لیتا ہے حتیٰ کہ جب تیرا گلا گھونٹ کر تیری داروگیری کی جاتی ہے وہ ملکیت تیرے غیر کے لئے ہو جاتی ہے اور تیرا اس میں ایک حصہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ موت کی وجہ سے تیرے عمل کے منقطع ہو جانے کے بعد میرے بندے تجھ پر نماز پڑھتے ہیں، سو اس میں تیرا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

۲۴۱۲- ابوقلابہ کا عہدۂ جج سے فرار...... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمرو بن زرارۃ، اسماعیل بن علیۃ، ایوب...... عبدالرحمٰن بن اذنیہ کا انتقال ہوا تو ارباب اقتدار میں عہدۂ قضاء کا بوجھ ابوقلابہ کے سر ڈالنے کا تذکرہ چھڑ گیا چنانچہ جب ابوقلابہ رحمہ اللہ کو علم ہوا تو وہ بھاگ کر شام آگئے......

۲۴۱۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابن حسان، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عہدہ قضاء سے دور بھاگنے والا ابوقلابہ سے بڑھ کر میں نے [illegible] پایا حالانکہ اس شہر میں میں نے قضاء کا بڑا عالم ابوقلابہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

۲۴۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم، عفان، وہیب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ غیلان بن جریر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے ابوقلابہ رحمہ اللہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ فرمایا: اگر تمہارا تعلق خوارج کے ساتھ نہیں تو داخل ہو جاؤ۔

۲۴۱۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابوعبداللہ، عمر بن نبہان، یزید رشک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی عرش کی جانب سے آواز لگائے گا: خوب کان کھول کر سن لو کہ اللہ کے اولیاء کو کوئی خوف ہے اور نہ ہی حزن۔ سو ہر آدمی اس آواز کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اپنا سر اوپر اٹھائے گا، منادی کہے گا: اللہ کے اولیاء وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، پس یہ سن کر منافق آدمی اپنا سر نیچے جھکا لے گا۔

۲۴۱۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: اس آدمی سے حدیث نہ بیان کرو جسے تم نہیں جانتے ہو چونکہ جسے تم جانتے نہیں ہوا سے حدیث بجائے نفع کے الٹا ضرر پہنچائے گی۔

۲۴۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر، ابن مبارک، معمر، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: خیر الامور اوساطھا یعنی میانہ روی بہترین چیز ہے۔

۲۴۱۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ایوب سختیانی سے فرمایا: اے ایوب! اپنے بازار کو (تجارت وغیرہ کیلئے) لازمی پکڑے رکھ چونکہ غنی عافیت میں سے ہے۔

۲۴۱۹- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، سہل بن بکر، وہیب، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تجھے دنیا کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی جب اس پر تو اللہ کا شکر ادا کرلے۔

۲۴۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، حارث بن عمیر، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وسعت رکھی ہے پس یہ دنیا تمہارے لئے نقصان دہ نہیں جب تم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔

۲۴۲۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، رجاء بن جارود، زکریا بن یحییٰ، مبارک، صہیب، خالد حذاء کہتے ہیں میں نے ابوقلابہ رحمہ اللہ سے نماز میں رفع یدین کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ تعظیم ہے۔

۲۴۲۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ...... ایوبؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوقلابہ نے ردی کھجوریں خریدتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمانے لگے میں تو سمجھتا تھا کہ ہمارے پاس بیٹھنے سے تم نے کوئی نفع اٹھایا ہے مگر لگتا نہیں ہے۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ ہر گھٹیا چیز سے اللہ تعالیٰ نے برکت کو کھینچ لیا ہے۔

۲۴۲۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک اسدی، شہاب بن عباد، حماد بن خالد حذاء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اصحاب اکسیہ سے بچو (یعنی چادروں والوں سے جو بڑائی کی خاطر چادر ڈالتے ہیں)

۲۴۲۴- ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، حاتم، عفان، بشر بن فضل، خالد حذاء کہتے ہیں جب ابوقلابہ ہمیں تین حدیثیں سنادیتے تو کہتے میں نے بہت سنادیں۔

۲۴۲۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ابویزید خزاز، ابن علیہ، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: روح سے بڑھ کر زیادہ کوئی چیز بھی پاکیزہ نہیں چنانچہ جب کسی چیز سے روح نکال لی جاتی ہے وہ چیز بدبودار ہوجاتی ہے۔

۲۴۲۶- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن ابراہیم، زیاد بن یحییٰ، حاتم بن وردان، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قصہ گوؤں نے علم کو برباد کردیا ہے۔ ایک آدمی کسی قصہ گو کے پاس سال بھر بیٹھا رہتا ہے۔ قصہ گو کے ساتھ اسے ذرہ برابر بھی تعلق پیدا نہیں ہوتا جبکہ ایک آدمی کسی ذی علم کے پاس لحہ بھر کے لئے بیٹھتا ہے اٹھنے سے پہلے عالم کے ساتھ اسے گہرا تعلق ہوجاتا ہے۔

۲۴۲۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، عمرو بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تشریف لائے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابوقلابہ! ہمیں کچھ حدیثیں سناؤ۔ ابوقلابہ کہنے لگے: بخدا میں کثرت حدیث اور کثرت سکونت دونوں کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

۲۴۲۸) ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، شریح بن نعمان، مصعب بن حیان، مقاتل بن حیان کے سلسلۂ سند

سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جوآدمی کسی بھی بدعت کو ایجاد کرتا ہے وہ تلوار کو (اپنے لئے) حلال سمجھتا ہے۔

۲۴۲۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ باتیں کرو چونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم ان کے رنگ میں نہ رنگے جاؤ اور وہ تمہیں التباس واشتباہ میں ڈال دیں گے۔

۲۴۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کی مثال منافقوں کی سی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں ان کے اس رویہ کا سارا دارومدار گمراہی پر ہے چونکہ اہل بدعات بدعات میں مختلف ہوتے ہیں اور تلوار پر مجتمع ہوجاتے ہیں۔

مسانید ابی قلابہ رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابۂ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔

۲۴۳۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یعلیٰ بن عبید، محمد بن اسحٰق، ایوب سختیانی، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

ایوب سے ثوری، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، ابن علیۃ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ اور ابوقلابہ سے خالد حذاء اور قتادہ مثل مذکور کے نقل کرتے ہیں۔

۲۴۳۲- تین چیزیں ایمان کی حلاوت پیدا کرتی ہیں ...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان کی وجہ سے دل میں ایمان کی مٹھاس پاتا ہے۔ یہ کہ آدمی محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے محبت کرے، یہ کہ اللہ اور اللہ کا رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نکالا ہو اب اسے کفر کی طرف دوبارہ لوٹنا ایسا ہی ناپسند ہو جیسا اسے ناپسند ہے کہ آگ جلا کر اس میں اسے ڈالا جائے۔[1]

یہ حدیث عبداللہ بن عمرو، عباد بن منصور، وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۴۳۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن المظفر، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح، علی بن حسن، سفیان ثوری، ایوب بن ابی تمیمہ، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کو تہلیل، تقدیس، تحمید اور تکبیر کے ساتھ مزین کرو۔[2]

ثوری، ایوب اور قلابہ کی حدیث غریب ہے۔ یہ سب اس کو علی بن حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ شامی ہیں لیکن مصر کے مقیم ہیں اور ثوری سے کئی روایات میں متفرد ہیں۔

تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا، تقدیس سبحان اللہ کہنا، تحمید الحمد للہ اور تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ تنوکی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۷. وصحیح البخاری ۱/ ۱۰، ۱۲، ۹/ ۲۵.

[2] کشف الخفاء ۱/ ۵۳۶. و کنز العمال ۹۵، ۲۴۰.

۲۴۳۴-ہم سب کیلئے سردار کی دعوت......ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن احمد ابوجعفر بغدادی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدالرحمٰن بن سلام، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ربیعہ جرشیؒ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو فرشتوں کی طرف سے کہا گیا: چاہیے کہ آپ کی آنکھیں سو جائیں، کان سنیں، اور دل بات سمجھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سو گئیں کانوں نے سنا اور دل نے بات سمجھی:

پس کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اس میں وسیع دسترخوان لگایا اور ایک داعی (دعوت دینے والا) کو بھیجا (جو لوگوں کو عمومی دعوت دے رہا ہے) سو جس نے داعی کی دعوت کو قبول کیا، گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کچھ کھالیا۔ سردار اس سے راضی ہو گیا، جس آدمی نے داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا، گھر میں داخل نہ ہوا اور دسترخوان سے کچھ نہ کھایا سردار اس سے ناراض ہو گا، پس اللہ تعالیٰ سردار ہے، محمد داعی ہیں، گھر دین اسلام ہے اور چنا ہوا دسترخوان جنت ہے۔

ایوب کی یہ حدیث غریب ہے صرف ریحان بن سعید عن عباد بن منصور سے ہم نے روایت کی ہے۔

۲۴۳۵-قرب قیامت اور حضور ﷺ کی دعا......ابونعیم اصفہانی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابی قلابہ، ابواسماء کے سلسلۂ سند سے ثوبانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا سو میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور میری امت کی ملکیت اس زمین میں اتنی ہو گی جتنی سمیٹ کر مجھے دکھلائی گئی مجھے دو خزانے سرخ و سفید (سونا چاندی) دیے گئے میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب عز و جل سے سوال کیا کہ اللہ! انہیں عمومی قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ کر دے، جو ان کے انڈے بچے کو مباح سمجھ کر انکا خاتمہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں پھر وہ ٹلتا نہیں......اگر انکے خلاف زمین کے کناروں سے لوگ جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قید کریں، ایک دوسرے کو مملوک بنائیں اور ایک دوسرے کو جلاوطن کریں۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ فرمان رواؤں کا خوف ہے جب تلوار ان میں واقع ہو گی پھر اٹھنے کا نام نہیں لے گی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکین کے ساتھ نہ مل جائے اور میری امت کے قبائل بتوں کو پوجنا نہ شروع کر دیں اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالآنکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی جو ان کی مدد نہیں کرے گا انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے[1]

ایوب کی یہ حدیث ابوقلابہ سے ثابت شدہ ہے۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صرف ثوبان نے نبی ﷺ سے روایت کی اور ان سے ابواسماء رحبی نے اور پھر انہی الفاظ کے ساتھ ان سے ابوقلابہ نے روایت کی ہے۔

(۱۹۴) مسلم بن یسار رحمہ اللہ[2] (م ۱۰۱ھ یا ۱۰۴ھ)

تابعین کرام میں سے ایک شاہد، صاحب بصیرت، مجاہد، عبادت گزار ابوعبداللہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب الفتن ۱۹. وسنن ابی داؤد ۴۲۵۲. وسنن الترمذی ۲۱۷۶. ومسند الامام احمد ۴/ ۱۲۳. ۵/ ۲۸۴. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/ ۱۸۱ ومشکاۃ المصابیح ۵۷۵. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۱/ ۴۵۸

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۳۰۳. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۱۶۷. والجرح ۸/ت ۸۷۲. وسیر النبلاء ۴/ ۵۱۴. والکاشف ۳/ت ۵۵۲۸. والمیزان ۴/ت ۸۵۰۹. وتہذیب التہذیب ۱۰/ ۱۴۱. والتقریب ۲/ ۲۴۸. والخلاصۃ ۳/ت ۶۹۹۲

کہا گیا ہے کہ تصوف حضورِ حق میں استغراق اور اس راہ کے خطرات سے نمٹنے کا نام ہے۔

۲۴۳۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، جعفر بن حیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار سے نماز میں ان کی قلتِ التفات کا تذکرہ کیا گیا۔ فرمایا: تمہیں کیا پتہ میرا دل کہاں جاتا ہے؟

۲۴۳۷-**ابومسلم کا استغراق فی الصلاۃ**......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، حوثرہ بن اشرف، حماد بن سلمہ، حبیب بن شہید کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے اتفاقاً ایک دن ان کے پڑوس میں آگ لگ گئی انہیں شور شرابے کا ذرا پتہ نہ چلا یہاں تک کہ آگ بجھادی گئی۔

۲۴۳۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معتمر، کہمس، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد مسلم بن یسار ایک دن نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی گھر میں داخل ہوا اور گھر والے گھبرا کر اس کے ارد گرد جمع ہو گئے جب گھر والے شامی کے آس پاس سے ہٹ گئے ام عبداللہ ابوعبداللہ کو کہنے لگیں: یہ شامی گھر میں داخل ہوا ہم لوگ گھبرا کر اس کے آس پاس جمع ہو گئے آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگی فرمانے لگے: مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔

معتمر کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مسلم بن یسار اہل خانہ سے کہہ دیتے تھے: جب تمہیں کچھ ضرورت ہو تو آپس میں گفتگو کرتے رہو میں نماز پڑھتا ہوں۔

۲۴۳۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، معتمر، کہمس، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو انہیں مریض تصور کیا۔

۲۴۴۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہونا چاہتے اہل خانہ سے کہتے: تم آپس میں باتیں کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۲۴۴۱-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عون بن موسیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ مسجد کی دیوار گر گئی اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ مسجد میں کھڑے برابر نماز پڑھتے رہے انہیں پتہ تک نہ چلا۔

۲۴۴۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، احمد بن یحییٰ بن نصر غسال، حسین بن حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، میمون بن حیان کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز میں کبھی التفات کرتے نہیں دیکھا نہ کم نہ زیادہ۔ بخدا! ایک مرتبہ مسجد کی دیوار منہدم ہو گئی جس سے بازار والوں میں کھلبلی مچ گئی مگر مسلم بن یسار تھے کہ بے حال مسجد میں کھڑے نماز پڑھتے رہے انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔

۲۴۴۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر والے سب خاموش ہو جاتے اور جب وہ نماز میں مشغول ہو جاتے گھر والے باتوں میں مشغول ہو جاتے اور خوب ہنستے۔

۲۴۴۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبیداللہ، عفان، سلیمان بن مغیرہ، غیلان بن جریر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھ رہے ہوتے یوں سمجھے جاتے گویا کہ وہ پڑا ہوا ایک بے حس وحرکت کپڑا ہے۔

۲۴۴۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ الحزری، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی نماز سے باہر بھی وہی کیفیت ہوتی جو نماز میں ہوتی تھی۔

۲۴۴۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، عن رجل......مذکورہ سلسلۂ سند

سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے ایک طویل سجدہ کیا اور آپ رحمہ اللہ کے سامنے کے دو دانت گر پڑے۔ ابو ایاس ان کے پاس آئے اور تعزیت کرنے لگے لیکن مسلم بن یسار رحمہ اللہ ان سے اللہ عز وجل کی بڑائی بیان کرتے رہے۔

۲۴۴۷- **مسلم بن یسار کے کثرت سجود کی وجہ سے دانت ٹوٹنا**......ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف ،ضمرہ، خالد بن ابی یزید......معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ میں مسلم رحمہ اللہ کے پاس آیا فرمانے لگے: آپ میرے پاس آئے حالانکہ میں اپنے جسم کا کچھ حصہ دفن کر رہا ہوں، معاویہ کہتے ہیں: مسلم بن یسار طویل سجدے کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دانتوں میں پیپ پڑ گئی اور سامنے کے دو دانت گر گئے جنہیں انہوں نے دفن کیا۔

۲۴۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ......عون کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ یوں لگتے تھے جیسے وہ میخ ہوں۔ آپ قدموں پر مائل نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی ان کے کپڑے میں حرکت پیدا ہوتی تھی۔ معاذ کہتے ہیں: مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز میں ایک پاؤں پر سہارا نہیں لیتے تھے۔

۲۴۴۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ عنزی، موسیٰ بن اسماعیل، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے، عبداللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اپنے والد صاحب کو حالت سجدہ میں دیکھا وہ یوں کہہ رہے تھے: میں تجھ سے کب ملاقات کروں گا؟ درآں حالانکہ تو مجھ سے راضی ہو اور مسلسل یوں دعا کئے جا رہے تھے۔

۲۴۵۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبیداللہ، شیبان بن ابی، ابو ہلال، قتادہ......مسلم بن یسار نے فرمایا: تو عام آدمی کی طرح عمل کر چونکہ عمل ہی آدمی کو نجات دیتا ہے اور اللہ پر توکل کر چونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور مل کر رہتا ہے۔

۲۴۵۱- **ایمان کی کیفیت کا تقاضا**......ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، عن رجل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسکی طلب میں لگا رہتا ہے اور جو کسی کا خوف رکھتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آدمی کی امید کے موافق کیا ہے؟ کہ اسے کوئی بلاء و آزمائش پیش آجائے تو اس پر صبر نہیں کرتا بوجہ امید کرنے کے، اور میں نہیں جانتا کہ آدمی کے خوف کے موافق کیا ہے؟ کہ اسے کوئی نفسانی خواہش پیش آتی ہے اسے چھوڑتا نہیں خدا سے ڈر کے مارے۔

۲۴۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عفان، اسود بن عامر حماد، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آدمی کا کیسا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے ناپسند کرتا ہے اسے وہ چھوڑتا نہیں۔

۲۴۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، خالد ابی یزید، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں، صرف اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اسکا خوف دامن گیر رہتا ہے۔ فرمایا: ماشاء اللہ جو کسی چیز کا خوف رکھتا ہے اس سے کوسوں دور بھاگتا ہے اور جو کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسکی طلب میں سرگرم عمل رہتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ بندے کے خوف کے موافق یہ کیوں نہیں ہے کہ اسے کوئی نفسانی خواہش پیش آتی ہے پھر اسے وہ چھوڑتا نہیں اور اسے کسی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور وہ امید کی خاطر اس پر صبر نہیں کرتا۔

۲۴۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، علی بن جبلہ، ابن ابی ادریس عائذ اللہ نے اپنے والد سے کہا کہ کیا آپ کو ابو عبداللہ مسلم بن یسار کی طویل خاموشی تعجب میں نہیں ڈالتی؟ جواب دیا: اے بیٹے! بھلی بات کرنا خاموشی

سے بہتر ہے، مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: باطل سے خاموشی اختیار کرنا باطل کے متعلق گفتگو کرنے سے بہتر ہے۔

۲۴۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں تمہیں حدیث قدسی سنا رہا ہوں تو رک جایا کرو اور اس کے ماقبل اور مابعد کو اچھی طرح سے جان لیا کرو۔

۲۴۵۶- اللہ کیلئے محبت بے بدل ہے...... ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد حاتم، محمد بن عبید اللہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اپنے ہر عمل کے بارے میں خوف رہتا ہے کہ اسمیں کہیں ایسی چیز نہ داخلت کر دے جو اسے بگاڑ ڈالے، علاوہ حب فی اللہ کے سو میں صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۲۴۵۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عمرو بن مرزوق، عمران، قتادہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا میں اپنا کوئی ایسا عمل نہیں پاتا جس پر میں اعتماد کرسکوں صرف اس کے کہ ایک قوم سے محض اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۲۴۵۸- ابونعیم اصفہانی، عبید اللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان، مبارک بن فضالہ، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدیق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو اگر میں کسی چیز کو لعنت کرتا اسے میں اپنے گھر میں باقی نہ چھوڑتا۔

۲۴۵۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ عنزی، داؤد، مبارک، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار اپنے ذکر (شرم گاہ) کو چھونا قطعاً مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: میں امید کرتا ہوں کہ اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑوں گا۔

۲۴۶۰- مسلم بن یسار کا مضبوط کردار...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوکریب ہمدانی، ابوبکر بن عیاش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے حج کیا بخدا! وہ اپنے خیمہ میں بیٹھے کھانا پکار ہے تھے کہ اچانک ایک عورت آئی اور کچھ چیز مانگنے لگی چنانچہ انہوں نے اسے کچھ کھانا دیا۔ کہنے لگی میں آپ سے کھانا تو نہیں طلب کر رہی ہوں میں تو آپ سے وہ کچھ طلب کرتی ہو جو عورت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہے۔ مسلم بن یسار کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے ایک طرف پھینکا اور باہر نکل کر بھاگ گئے۔ نکلتے وقت کہا یا اللہ! میں اس لئے تو یہاں نہیں آیا ہوں۔

۲۴۶۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ، عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کپڑا زیب تن کرو اور تمہیں خیال گزرے کہ تم ان کپڑوں میں دوسرے کپڑوں کی نسبت اچھے لگتے ہو تو سمجھ لو یہ کپڑا تمہارے لئے بہت برا ہے۔

۲۴۶۲- مسلم بن یسار کی ایک گناہ سے توبہ کرنے میں الحاح وزاری...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحیی رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، ربیع بن صبیح کے سلسلۂ سند سے مکحول کہتے ہیں: اے اہل بصرہ! میں نے تمہارا ایک سردار دیکھا کہ وہ کعبہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دوستونوں کے درمیان اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر وہ سجدے میں اسقدر رویا کہ اس کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی چنانچہ میں نے اسے سنا وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! میرے گناہ معاف کردے اور جو برا عمل اس سے پہلے کر چکا ہوں وہ بھی مجھے معاف

فرما، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مسلم بن یسار تھے۔ مکحول کہتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جنگ دیر جماجم میں شریک ہوئے تھے (یعنی اس جنگ میں شرکت کو فتنہ میں شرکت سمجھتے تھے اس لئے استغفار کرتے تھے)۔

۲۴۶۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، عون بن موسیٰ اللیثی ابوروح، عبداللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا ایک غلام تھا وہ نماز نہیں پڑھتا تھا والد صاحب ان پر اسے مارتے نہیں تھے میں انہیں کہتا کہ آپ اسے نماز پڑھنے کی تاکید کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیتے: میں نہیں جانتا کہ کیا کروں یہ مجھ پر غالب ہو گیا ہے۔

۲۴۶۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، حسین بن الکمیت، معلیٰ بن مہدی، حماد بن زید، محمد بن واسع سے مروی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار فرماتے تھے: تم بڑائی سے بچو! کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جو عالم کو بھی پھسلا دیتی ہے اور اسی کے ساتھ شیطان آدمی کو پھسلاتا ہے۔

۲۴۶۵-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، محمد بن حواری، عمر بن ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے تھے: لذت اٹھانے والوں کو خلوت میں اللہ عزوجل کی مناجات جیسی کوئی لذیذ چیز میسر نہیں۔

۲۴۶۶-ابونعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کسی صحابی کو مرض سے خلاصی ملتی ان سے کہا جاتا آپ کو گناہوں سے خلاصی مبارک ہو۔

۲۴۶۷-مسلم بن یسار کا موت کے بعد حال ......ابونعیم اصفہانی، فہد بن ابراہیم، محمد بن ذکریا الغلابی، ولادۃ بنت ابراہیم، عن امہا...... مالک بن دینار کہتے ہیں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھا اور میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان سے سلام کا جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی؟ جواب میں فرمایا: میں تو میت ہوں سوال کا جواب کیسے دوں۔ میں نے پوچھا موت کے دن آپ کو کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑا؟ فرمایا: تمہیں ایک کریم ذات سے کیا توقعات وابستہ ہوسکتی ہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری نیکیاں قبول فرمالیں، برائیاں درگزر کیں اور ان کے بدلہ نیکیاں لکھ دیں۔

ولادۃ بنت ابراہیم کی والدہ کہتی تھیں: مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر یہ حدیث بیان کرتے اور بہت روتے تھے حتی کہ سسکیاں لیتے لیتے بیہوش ہوجاتے۔ کچھ ہی دنوں بعد وہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہو گئے۔ پھر اسی مرض میں انکا انتقال ہو گیا۔ ہم یہی سمجھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔

۲۴۶۸-خدا کی بے پایاں رحمت ......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن حبیب بن الشہید، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن سوید کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں مسلم بن یسار کے ساتھ رہا میں نے ان کی زبان سے ایک بات بھی نہیں سنی جو انہوں نے کی ہو، حتی کہ ہم ذات عرق تک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے ہمیں ایک حدیث سنائی۔ فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک گناہ گار بندہ لاکر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کے نامۂ اعمال میں دیکھو! کیا اس کے پاس نیکیاں ہیں؟ چنانچہ نامۂ اعمال بغور دیکھا جائے گا لیکن اس میں سے کوئی نیکی دستیاب نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ اسکی برائیاں دیکھو! چنانچہ اسکی برائیوں کا ایک طومار پایا جائے گا۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے چنانچہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اسی اثناء میں وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے میرے پاس واپس لے آؤ۔ پوچھیں گے تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ بندہ کہے گا: یااللہ مجھے تو تیری رحمت سے یہ توقع نہیں تھی! اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: تو نے سچ کہا: چنانچہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

۲۴۶۹-ایوب علیہ السلام کی مثل ایک عورت سے مسلم بن یسار کی ملاقات......ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن محمد بن عثمان، ابن مکرم، منصور بن ابی مزاحم، عثمان بن عبد الحمید بن لاحق بصری، عبد الحمید بن لاحق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں تجارت کرنے بحرین اور یمامہ گیا وہاں لوگوں کو میں نے ایک گھر کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ چنانچہ میں بھی اس طرف چل پڑا اچانک وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت اپنے مصلّی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس نے موٹے دبیز کپڑے پہن رکھے ہیں۔ وہ غمگین، پریشان حال اور باتیں کم کرتی تھی۔ اس کے غلام نوکر چاکر بیٹے اور دیگر لوگ خرید نے بیچنے میں مشغول تھے۔ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور اس عورت کے پاس آ گیا: کہنے لگی: ہمیں تجھ سے ایک کام ہے کہ جب تم ادھر کا دوبارا ارادہ کرو تو ہمارے ہاں قیام کرنا۔ میں واپس لوٹ آیا اور ایک عرصہ تک کہیں نہیں گیا۔

پھر اس کے شہر کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس عورت کے گھر کی طرف ارادہ کیا تا کہ جو کچھ شان وشوکت گزشتہ دیکھ چکا ہوں پھر اسے دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے اسکی وہ شان وشوکت نہ دیکھی۔ دروازے پر دستک دی اندر سے عورت کے ہنسنے کی آواز آئی اور کچھ بات کر کے دروازہ کھولا۔ میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ وہ عورت گھر میں بیٹھی ہے اور اس نے باریک کپڑے پہن رکھے ہیں۔ میں پھر اس کے ہنسنے اور کلام کو سننے لگا مگر اس کے پاس گھر میں کچھ نہ تھا۔ میں نے اس پر تعجب کیا نیز میں نے کہا: میں نے تجھے دو حالوں میں دیکھا ہے دونوں حالوں میں مجھے سخت تعجب ہوا۔ ایک تیرا حال وہ تھا جو مجھے پہلی مرتبہ آنے پر دیکھنے میں آیا اور دوسرا حال آج دیکھ رہا ہوں کہنے لگی پہلی حالت جو تو نے دیکھی وہ ہماری شان وشوکت تھی۔ سو مجھے اولاد، نوکر چاکر، غلام اور تجارت میں کبھی خسارہ نہیں ہوا۔ حالانکہ میں پسند کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے...... چونکہ وہ امتحان نہ لے تو سمجھو وہ مجھ سے روٹھا ہوا ہے۔ میں امتحان کے لئے سخت غمگین رہتی تھی کہ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بہتری ہوتی تو مجھے اللہ تعالیٰ آزمائش میں ڈالتے۔ سو اس لئے یہ حالت اب تو دیکھ رہا ہے کہ مجھے اولاد، نوکر چاکر، غلام اور تجارت میں مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب مجھے یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ فرمایا ہے سو تب مجھے آزمائش میں مبتلا کیا اور مجھے یاد کیا۔ اب میں خوش وخرم ہوں۔

مسلم بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور عبد اللہؓ بن عمرؓ سے میری ملاقات ہوئی میں نے یہ سارا واقعہ سنایا۔ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے اسکی اور ایوب علیہ السلام کی آزمائش میں تھوڑا ہی فرق ہے۔

مسانید مسلم بن یسار رحمہ اللہ

مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے کافی صحابہؓ سے ملاقات کی ہے اور ان سے متصلاً ومرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔ مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے ابو قلابہ، محمد بن سیرین، قتادہ وغیرہم حضرات تابعین روایت کرتے ہیں۔

۲۴۷۰-ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران بن ابان، عثمانؓ بن عفان، عمرؓ بن خطاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ صدق دل سے پڑھ لے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے اور وہ کلمہ " لا الہ الا اللہ " ہے۔[1]

[1] المستدرک ۱/ ۷۲، ۳۵۱. ومسند الامام احمد ۱/ ۶۳. وصحیح ابن حبان ۱/ ۲ ومجمع الزوائد ۱/ ۱۵. والترغیب والترهیب ۲/ ۴۱۶. واتحاف السادة المتقین ۹/ ۱۸۰. والدر المنثور ۶/ ۶۲، ۸. وکنز العمال ۱۴۹. ۱۵۰. ۱۵۲. ۱۴۱۵.

۲۴۷۱-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے پانی منگوایا دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین ہر مرتبہ چہرہ دھویا، بازو دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کیا پھر ہنسنے لگے: فرمایا: مجھ سے پوچھتے نہیں ہو کہ میں ہنستا کیوں ہوں؟ حاضرین نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا: میں اس لئے ہنسا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پانی منگوایا جس طرح میں نے وضو کیا اسی طرح آپ ﷺ نے بھی وضو کیا اور پھر ہنسے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ بندہ جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے اس کے سارے وہ گناہ جو اس کے چہرے سے صادر ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ جب بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔ عمران سے راویوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ سعید بن بشر نے بھی قتادہ، ابوقلابہ، مسلم، حمران کے طریق سے روایت کی ہے۔

۲۴۷۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، محمد بن ہارون بن بکار، عباس بن ولید خلال، مروان بن محمد، سعید بن بشیر، قتادہ، ابوقلابہ، مسلم بن یسار، حمران، عثمانؓ کے سلسلۂ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۲۴۷۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن معمر، یوسف بن یعقوب قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب،......ابوقلابہ کہتے ہیں میں شام میں ایک جماعت میں تھا جس میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی تھے۔ اتنے میں ابواشعث صنعانی آ گئے اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: ابواشعث! ابواشعث! میں نے کہا اپنے بھائی کو عبادہؓ بن صامت کی حدیث سناؤ۔ کہنے لگے ہم حضرت معاویہؓ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جس میں ہمیں کثیر مال غنیمت حاصل ہوا، مال غنیمت میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ معاویہؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ چاندی کے برتن لوگوں کو ان کے عطیات کے حساب میں بیچ دیئے جائیں۔ حضرت عبادہؓ بن صامت کو اس کی خبر ہوگئی وہ اٹھے اور کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ وہ منع فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی کے بدلے، میں گندم کو گندم کے بدلے میں، جو کو جو کے بدلے میں، کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں بیچا جائے مگر مثل مثل کے بدلے میں برابر سرابر ہو، جس نے زیادتی کی یا زیادتی کا مطالبہ کیا اس نے سود لیا۔ چنانچہ لوگوں نے جو کچھ لیا تھا فوراً واپس لوٹا دیا، ایک آدمی حضرت معاویہؓ کے پاس گیا اور انہیں ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے حدیثیں سناتے ہیں حالانکہ ہم آپ ﷺ کی صحبت میں رہے اور انہیں دیکھا ہم نے آپ ﷺ سے یہ حدیث نہیں سنی۔ پس فوراً عبادہؓ بن صامت کھڑے ہوئے اور دوبارہ حدیث سنائی اور فرمایا: بخدا! ہم وہی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہیں اگر چہ معاویہؓ کا کچھ اور گمان کیوں نہ ہو۔ بخدا! مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں اپنی زندگی میں ایک کالی رات بھی معاویہ کی صحبت میں نہیں رہا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں قواریری کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۴۷۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، قرہ بن حبیب قنوی، ہیثم بن قیس قائشی، عبداللہ بن مسلم بن یسار، مسلم بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ان کے دادا یسارؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے

تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات [1]
مسلم کی یہ حدیث غریب ہے، مرفوعاً روایت کرنے میں ہیثم بن قیس متفرد ہیں۔

(۱۹۴) معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ [2]

تابعین کرام میں سے ایک دن کو مسکرانے والے اور راتوں کو رونے والے ابوایاس معاویہ بن قرہ ہیں۔

۲۲۷۵- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن یونس عصفری، محمد بن معمر، روح، حجاج بن اسود کہتے ہیں کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رہنمائی کون کرے گا راتوں کو رونے اور دن کو مسکرانے والے پر۔

۲۲۷۶- **تابعین کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے بدل چکا ہے**...... ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، تمام بن نجیح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد عربی ﷺ کے ستر صحابۂ کرامؓ کو پایا ہے۔ بالفرض اگر وہ تمہارے پاس دنیا میں واپس آ جائیں تو تمہاری آ ذان کے سوا آج تمہاری کسی چیز کو بھی پہچان نہ سکیں گے جس پر تم عمل پیرا ہو۔

۲۲۷۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید ابوطلحہ راسبی کے سلسلۂ سند سے مذکور ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ایسے بیس صحابۂ کرامؓ کو پایا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی معیت میں دوسروں کو نیزہ مارا یا خود نیزے کا زخم کھایا۔ یا تلوار دوسروں کو ماری یا خود تلوار کا گھاؤ کھایا۔

۲۲۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، ابوہلال، معاویہ بن قرہ نے فرمایا: میرے والد صاحب اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: اے بیٹو! جب تم نماز عشاء پڑھ لو سو جاؤ تاکہ تمہیں اللہ تعالیٰ رات کی بھلائی نصیب فرمائے۔

۲۲۷۹- ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن محمد بغوی، عبیداللہ بن عمر، عون بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ کونسا عمل افضل ہے شرکاء مجلس نے اتفاق کر لیا کہ قیام اللیل افضل عمل ہے۔ میں نے کہا: ترکِ محارم افضل عمل ہے، فرمایا: اس پر حسن بصری رحمہ اللہ کو تنبہ ہوا اور فرمایا! ہاں پھر درجہ بدرجہ فلاں چیز اور پھر فلاں چیز۔

۲۲۸۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب، محاربی، عبداللہ بن میمون بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو ایک دن میں مہینے بھر کا رزق عطا فرما دیتے ہیں بندہ اگر رزق کو درست استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ہاتھوں میں درستی پیدا کر دیتے ہیں وہ اور اس کا عیال پورا مہینہ خیریت سے گزارتا ہے۔

۲۲۸۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، حجاج بن اسود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو نے صحابۂ کرامؓ کو رزق عطا فرمایا اور تو ان سے راضی رہا ہمیں بھی اسی طرح رزق عطا فرما تاکہ ہم تیری طاعت میں عمل کر سکیں اور ہم سے راضی رہ۔

۲۲۸۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، یزداد بن عبدالرحمن کاتب، محمد بن مثنیٰ، معتمر بن سلیمان، سلیمان، مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک

---

[1] مجمع الزوائد ۱/ ۱۵۹، ۲۵۸، ۲۶۰
[2] تهذيب التهذيب ۱۰/ ۲۱٦. والتقريب ۲/ ۲٦۱. والتاريخ الكبير ۷/ ۳۳۰. والجرح ۸/ ۳۷۸. وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۲۱.

مرتبہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ مجھے ملے میں مویشیوں کے لئے چارے کا بندوبست کر کے واپس آ رہا تھا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے اہل خانہ کے لئے فلاں فلاں چیز خریدنے گیا تھا۔ فرمایا: کیا یہ سب حلال طریقے سے حاصل کر کے لائے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، فرمایا: مجھے وہی دن زیادہ پسند ہے جسکی رات میں اللہ کی عبادت ہو اور دن کو روزہ رکھا ہو۔

۲۴۸۳-**معاویہ بن قرہ کا خواب اور اس کی تصدیق میں آپ کی وفات**......ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، اسحٰق بن ابراہیم شہید، قریش بن انس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن قرہ سفر سے واپس تشریف لائے اور اپنے بیٹے ایاس بن معاویہ بن قرہ کے پاس گئے فرمایا: میرے لئے آج کے دن مناسب نہیں کہ میں زندہ رہوں چونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور میرے والد صاحب ہم دونوں مقررہ نشان تک پہنچنے کے لئے دوڑ لگائے جا رہے ہیں تاہم مقررہ نشان تک ہم دونوں اکٹھے پہنچے، سو آج میں اپنے والد کی عمر کو پہنچ چکا ہوں، چنانچہ معاویہ بن قرہ کو اسی دن گھر سے میت کی حالت میں نکالا گیا۔

۲۴۸۴-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد، محمد بن احمد جرجانی، اسحٰق بن دیمہر، جوہری، یونس بن محمد، شبیب بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قوم کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا کرو چونکہ دوسروں کی بنسبت ان کی عقول پختہ اور کامل ہوتی ہیں۔

۲۴۸۵-**چند روایات اور حکمت کی باتیں**......ابونعیم اصفہانی، ابوعلی حسین بن محمد زجاجی فقیہ طبری، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن وسیم، منہال بن بحیر، شعیب بن شیبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں، جواب دیا: تو مجھ سے محبت کیوں نہیں کریگا میں تمہارا پڑوسی ہوں اور نہ ہی تمہارے ساتھ کوئی قرابت ہے۔ (یعنی نفرت قرابت یا پڑوس کی وجہ سے ہو جاتی ہے سو یہ دونوں چیزیں تمہارے لئے مجھ میں نہیں)۔

۲۴۸۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن بن طفیل، محمد بن ابی سری، رواد، ضمرہ بن ربیعہ، بقیہ بن ولید، خلید بن دعلج......معاویہ بن قرہ نے فرمایا: لوگ درس و تدریس کی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں قیامت کے دن لوگوں کو ان کی عقلوں کے بقدر عطا ہوگا۔

۲۴۸۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عباس بن احمد بن محمد البرتی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عوام بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دین میں جھگڑے کھڑے کرنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۴۸۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق، محمد بن یحیٰی بن مندہ، محمد بن معمر، ہارون بن اسماعیل خزاز، علی بن مبارک کے سلسلۂ سند سے معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حکمت میں لکھا ہے: اپنی عقلمندی کے ہوتے ہوئے بیوقوفوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اپنی بے وقوفی کے ہوتے ہوئے علماء کے ساتھ مت بیٹھو۔

۲۴۸۹-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یوسف بن عرق، سوادہ بن حیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو علم کو لکھتے نہیں ان کے علم کو علم نہیں شمار کیا جاتا۔

۲۴۹۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدان بن بشار، ابوقتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اس آدمی کو جو علم کو لکھے نہیں، عالم نہیں شمار کرتے تھے۔

۲۴۹۱-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبیداللہ بن معاذ، معاذ، بسطام بن مسلم کے سلسلۂ سند سے معاویہ بن قرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں، قرہؓ نے فرمایا کہ اے بیٹا! جب تم کسی خیر و بھلائی کی مجلس میں بیٹھے ہو اور تمہیں اس مجلس سے اٹھنے کی

ضرورت پیش آجائے تو اٹھتے وقت السلام علیکم کہتا کہ تو بھی اس مجلس کو ملنے والے ثواب میں شریک رہے۔

مسانید معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ

معاویہ بن قرہ نے صحابۂ کرامؓ کی ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں، ان کی صحاح روایتیں عموماً انسؓ بن مالک سے مروی ہیں اور یہ روایات متفق علیہ بھی ہیں جو ذیل میں ہیں:

۲۴۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر، شعبہ، ابوایاس معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! صرف آخرت کی زندگی اصل ہے، انصار اور مہاجرین کو اچھا اور نیک بنادے۔[1]

۲۴۹۳- ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعمر حوضی، سلام طویل، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں سلام پھیرتے جبینِ اقدس کو دائیں ہاتھ سے پونچھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:[2]

بسم الله الذی لااله الاهو الرحمن الرحیم اللهم اذهب عنی الهم والحزن

اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ رحمٰن ورحیم ہے اے اللہ: مجھ سے میرے غم وحزن کو دور کردے۔

معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے، معاویہ سے روایت کرنے میں زید العمی متفرد ہیں۔

۲۴۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی علی بن جعد علی بن فضل، یونس بن عبید، معاویہ بن قرہ اپنی اس سند سے اپنے والد کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: یارسول اللہ! جب میں کسی بکری کو لیکر ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر بھی رحم فرمائیں گے۔[3]

معاویہ سے عبدالعزیز بن مختار، حجاج بن اسود اور زیاد بن مخراق بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۴۹۵- ابونعیم اصفہانی علی بن احمد واسطی، اسلم بن سہل، احمد بن محمد بن ابی حنیفہ، محمد بن ابی حنیفہ، حجاج بن اسود، عبداللہ بن مختار، معاویہ بن قرہ، قرہؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! میں کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹاتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری پر اگر تو نے رحم کیا اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر رحم فرمائیں گے۔[4]

۲۴۹۶- ابونعیم اصفہانی، بشر بن علی بن علی العمی انطاکی، عبداللہ بن نصر انطاکی، اسحٰق بن عیسیٰ الطباع، مالک بن انس، زیاد بن مخراق، معاویہ بن قرہ، قرہؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے قرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ! میں بکری ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے: ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کروگے اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کریگا۔[5]

مالک کی یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۹۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ، قرہؓ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ عمرہ کیا ہمارے پاس کھانے کو صرف دوسیاہ چیزیں تھیں، پھر کہا: کیا تم جانتے ہو وہ دوسیاہ چیزیں

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۱۷، ۴/ ۴۱، ۵/ ۱۳۷، ۱۳۷، ۱۴۷، ۸/ ۱۰۹. وصحیح مسلم، کتاب الطهارة ۱۲۶ ۱۲۷. ۱۲۸. وفتح الباري ۷/ ۱۱۸. ۳۹۲. ۱۱/ ۲۲۹.

۲۔ کنز العمال ۵۰۹۱۵

۳،۴،۵۔ مسند الامام احمد ۳/ ۴۳۶. ۵/ ۳۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۲۳، ۲۴. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۰۴. وکنز العمال ۱۵۶۱۳. ۳۵۲۴۳.

کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے، کہا کھجور اور پانی۔

آئمہ حدیث نے یہ حدیث روح سے روایت کی ہے۔

۲۴۹۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد الحافظ، عمر بن عبداللہ زیادی، اسحق بن اسرائیل، جعفر بن سلیمان، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ مثل مذکورہ بالا کے اپنے والد قرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۹۹- بتوں کے پجاریوں کے ساتھ شیطان کا کھیل.....ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن لیثی، محمد بن جہضم، ازہر بن سنان، شبیب بن محمد واسع، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے قرہؓ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا میں اسلام لانے کی نیت سے آیا۔ میں نے کہا شاید میں بھی اسلام میں دو یا تین آدمیوں کو داخل کرلوں۔ چنانچہ میں مدینہ میں "مجمع الماء" کی جگہ آ گیا اچانک میں نے بستی کے چرواہے کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا: اے بستی والو: میں تمہاری بکریاں نہیں چراؤں گا چونکہ ہر رات بھیڑیا آتا ہے اور ایک بکری لے اڑتا ہے حالانکہ تمہارا بت سامنے کھڑا دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ ضرر پہنچاتا ہے اور نہ ہی نفع اور اس میں تغیر آتا ہے اور نہ ہی وہ انکار کرتا ہے۔ قرہؓ کہتے ہیں بستی والے گڈریے کی باتیں سن کر واپس چلے گئے۔ جب صبح ہوئی گڈریا بھاگا بھاگا آیا اور کہہ رہا تھا: خوشخبری! خوشخبری! بھیڑیا تمہارے بت کے سامنے جکڑا پڑا ہے بغیر پھندے کے۔ بستی والے بھی وہاں پہنچ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا چنانچہ انہوں نے بھیڑیا قتل کیا اور اپنے بت کو سجدہ کیا! اور کہنے لگے! اے ہمارے خدا! تو اسی طرح کر تارہ۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا۔ ارشاد فرمایا: شیطان نے بستی والوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف شبیب بن محمد سے لکھی ہے ازہر متفرد ہیں۔

۲۵۰۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، حفص بن عمر حوضی، سلام، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے معقلؓ بن یسار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا، میں بے نیازی سے تیرے دل کو بھر دوں گا اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری نہ اختیار کر ورنہ میں تیرے دل کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو مشغولیت سے بھر دوں گا۔[1]

۲۵۰۱- ابونعیم اصفہانی، علی بن احمد بن غسان بصری، محمد بن خالد راسبی، محمد بن احمد بن حکم، حکم بن مروان، سلام بن سلیم، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے معقلؓ بن یسار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دن بھی ابن آدم پر آتا ہے اس میں اسے آواز لگائی جاتی ہے: اے ابن آدم! میں جدید مخلوق ہوں، تو جو بھی عمل کرے گا میں تجھ پر کل گواہ ہوں گا۔ لہٰذا مجھ میں تو عمل اچھا کرلے تاکہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں، اس لئے کہ جب میں گزر جاؤں گا پھر تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔ پھر رات بھی اسی طرح کا مکالمہ کہتی ہے۔[2]

معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے روایت کرنے میں زید متفرد ہیں۔ مرفوع کا صرف یہی ایک طریق ہے۔

۲۵۰۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، عصمہ بن سلیمان، سلام طویل، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے حق میں نظر نہیں کرتا ہوں تاوقتیکہ میرا بندہ میرے حق میں نظر نہ کرے۔[3]

۱۔ العلل المتناهية لابن الجوزی ۲/ ۳۱۷. والكامل لابن عدی ۳/ ۱۱۴۷ وعلل الحديث لابن ابی حاتم ۱۸۷۶.

۲۔ تفسير القرطبی ۱۲/ ۳۵۳. وكنز العمال ۴۳۱۶۱.

۳۔ فی كنز العمال ۴۳۱۷۲. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲/ ۲۱۲.

معاویہ بن قرہ کی یہ حدیث غریب ہے اور زید روایت میں ان سے متفرد ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث نبی ﷺ سے مرفوع صرف اسی طریقہ اسناد پر ہے۔

(۱۹۵) ابورجاء عطاردیؒ [۱]

تابعین کرام میں سے ایک ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی لمبی عمر سے نوازا تھا، قرآن وحدیث کے بے مثال عالم، نیکوکار اور عبادت گزار تھے، جب نبی ﷺ کی دعوت پہنچی اسے صدق دل سے قبول کیا اور اقبال ووصول کے ساتھ اس پر ثابت قدم رہے۔

(ابورجاء العطاردی ان مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا لیکن آپ ﷺ کو نہ پا سکے۔ اصغر)

کہا گیا ہے کہ تصوف وصول حق تک پہنچنے کے لئے قبول پیغام رسول کا نام ہے۔

۲۵۰۳- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، عمارۃ المعولی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

بعث النبی ﷺ وانا خماسی یدعو الی الجنة.

نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور میں پانچواں آدمی ہوں جو جنت کی طرف بلائے گا۔

۲۵۰۴- **آپ ﷺ کے ہاتھوں مسلمان ہونے والے جنوں میں سے کیا کوئی باقی ہے؟** ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن عبداللہ ابلی ابوہاشم کہتے ہیں، ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ابن سیرین رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ دو آدمی داخل ہوئے کہنے لگے: ہم اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے ایک شئے کے متعلق کچھ دریافت کریں! حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو۔ کہنے لگے: کیا آپ کو ان جنات کے بارے میں علم ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ حسن بصری رحمہ اللہ مسکرانے لگے اور فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے یہ سوال کرے گا، لیکن تم ابورجاء عطاردی کے پاس جاؤ۔......

۲۵۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، قتیبہ، کثیر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہم ابورجاء عطاردی کے پاس آئے ہم نے انہیں کہا: کیا آپ کو ان جنات کا علم ہے جنہوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں عجیب خبر دیتا ہوں:

ایک مرتبہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ ہم نے اپنے خیمے گاڑے اچانک ایک سانپ حالت اضطراب میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ مرگیا اور میں نے اسے دفن کیا: اچانک میں نے بہت ساری آوازیں سنیں: السلام علیکم! السلام علیکم! جبکہ میں کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب ملا ہم جنات ہیں۔ اللہ تمہیں ہماری طرف سے جزائے خیر دے تم نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب ملا وہ سانپ جسکو تم نے دفن کیا ہے یہ آخری جن باقی رہ گیا تھا جس نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر ابورجاء رحمہ اللہ کہنے لگے: آج میری عمر ۱۳۵ سال ہے۔

۱۔ آپ کا نام عمران ملحان ہے۔ تهذيب التهذيب ۸/ ۱۴۰. والتقريب ۲/ ۸۵. والتاريخ الكبير للطبرانى ۶/ ۴۱۰. والجرح ۶/ ۳۰۳. وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۳۸.

۲۵۰۶- قبل الاسلام مشرکین کی حالت کا اندازہ......ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوعباس سراج، فضل بن غسان، وہب بن جریر کے سلسلۂ سند سے جریر کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی ہم اس وقت اپنے چشمے "سند" نامی پر جمع تھے۔ ہم اپنے اہل وعیال کو لے کر ایک قبیلہ کی طرف بھاگ گئے اس دوران میں لوگوں کے پیچھے پیچھے رہا۔ اچانک مجھے ہرن کے تازہ پائے ملےمیں انہیں اٹھا کر بیوی کے پاس لایا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس جو ہیں؟ کہنے لگی برتن میں کچھ باقی بچے ہوئے تھے، معلوم نہیں ابھی ہیں یا نہیں، دیکھے تو مٹھی بھر جو بچے ہوئے تھے۔ میں نے جو دو پتھروں پر پیس لئے، پھر وہ جو اور پائے ایک دیگچی میں ڈال دیے پھر میں ایک اونٹ کی طرف اٹھا اور اسکی رگ چاک کر کے اس سے خون نکالا پھر اسے بھی دیگچی میں ڈال کر اس کے نیچے آگ جلانا شروع کی اور ایک لکڑ سے میں نے اسے ہلایا اور پھر ہم نے کھالیا۔ ایک آدمی پوچھنے لگا اے ابورجاء! آپ نے خون کا ذائقہ کیسا پایا تھا؟ جواب دیا میٹھا۔

۲۵۰۷- ابونعیم، ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محرز بن عون، یوسف بن عطیہ، عطیہ کہتے ہیں میرے والد صاحب ایک مرتبہ ابورجاء کے پاس گئے۔ ابورجاء نے ہمیں حدیث سنائی کہ:

نبی ﷺ کی بعثت کے زمانے میں ہم اپنے ایک چشمے پر تھے، ہمارا ایک گولائی میں تراشا ہوا بت تھا جسے ہم نے کجاوہ میں لاد لیا تھا۔ ہم اس چشمے سے ایک دوسری جگہ کی طرف منتقل ہونے لگے۔ ریتلی زمین سے گزرتے وقت پتھر کا بنا ہوا وہ بت کھسک کر ریت میں گر پڑا اور پھر ریت میں دھنس کر غائب ہوگیا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر ہم نے بت کو گم پایا۔ سو ہم اسکی تلاش میں واپس نکل پڑے۔ چنانچہ ہم نے بت ریت میں دھنسا ہوا نکال لیا، یہی وہ پہلی بات تھی جو میرے اسلام قبول کرنے کا سبب بنی۔ میں نے کہا: یہ کیسا معبود ہے جو ریت سے اپنا دفاع نہیں کرسکتا حتی کہ ریت میں گم سم ہوگیا بخدا! یہ تو بہت برا معبود ہے، جبکہ ایک بکری اپنی حیاء (شرم گاہ) کا دفاع اپنی دُم سے کرلیتی ہے۔ بس یہی بات میرے اسلام لانے کا سبب بنی اور میں مدینہ کی طرف واپس لوٹ آیا لیکن جب تک رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے تھے۔

۲۵۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، احمد بن حسن خراش، مسلم بن ابراہیم، عمارہ معولی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ریت جمع کرتے اور پھر اس پر دودھ دوہتے اور اسکی عبادت کرنا شروع کردیتے بسا اوقات کوئی سفید پتھر تلاش کر کے اس کی عبادت کرنے لگتے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر اس کو پھینک دیتے۔ نیز ہم جاہلیت میں حرم شریف کی اتنی تعظیم کرتے تھے جتنی تم اب بھی نہیں کرتے۔

۲۵۰۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبیداللہ بن احمد بن عتبہ، محمد بن عبدالملک، ابوعلی حنفی، سلم بن رزین کہتے ہیں کہ میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ جاہلیت میں ہم مٹی جمع کرتے اور اس کے درمیان میں ایک گڑھا بناتے پھر اسمیں دودھ دوہتے اور اس کے اردگرد جمع ہوکر اسکی عبادت کرتے اور یوں کہتے: اے معبود! ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں سوائے خدا کے جبکہ تو اسکا مالک ہے وہ تیرا مالک نہیں۔

۲۵۱۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو تیر مارا تھا حتی کہ مجھے سخت افسوس ہوا کہ اے کاش وہ تیر ان تک پہنچنے سے پہلے ہی ٹوٹ گیا ہوتا۔

۲۵۱۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ازہر، ابن عون کہتے ہیں میں نے ابورجاء کو کہتے سنا: میں اپنے بعد کسی چیز کی تمنا نہیں کرتا صرف ایک چیز کی کہ میں پانچ مرتبہ اپنے رب عزوجل کے لئے اپنے چہرے کو خاک آلود کرلوں۔

۲۵۱۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: بخدا مؤمن فی نفسہ اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ عاجزی وانکساری کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۵۱۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابواشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ ہمارے ساتھ قیام رمضان میں ہر دس دنوں میں ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

۲۵۱۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، جعد ابوعثمان یشکری کہتے ہیں: میں نے ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابورجاء! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا خوف رکھتے ہوں؟ جواب دیا میں نے صحابۂ کرامؓ میں سے بہت اچھے حضرات کو پایا ہے۔ ابوعثمان کہتے ہیں کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے عمرؓ بن خطاب کو پایا ہے اور کہا کرتے تھے کہ عمرؓ بہت اچھے شدت پسند تھے، بہت اچھے شدت پسند تھے۔

۲۵۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، معتمر، شعیب بن درہم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن عباسؓ کے آنسو بہنے کی جگہ بوسیدہ تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔

۲۵۱۶- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ میرے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ اپنے بیٹوں کے ساتھ ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ کے پاس گیا اس سے پہلے میں نے اپنے بیٹوں کو اچھا لباس پہنایا اور انکی حالت کو بہتر بنایا۔ میں نے ابورجاء رحمہ اللہ سے کہا: اللہ سے میرے بیٹوں کے بارے میں برکت کی دعا کیجئے! چنانچہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! تو نے ان کی روئیدگی کو بہتر بنایا ان کی کٹائی کو بھی بہتر بنا۔

۲۵۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، محمد بن اسماعیل، جریر بن حازم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ عوام الناس کو واہی تباہی قصے سناتے رہتے ہیں جس سے وہ انہیں کتاب اللہ کے بارے میں تھکاوٹ میں ڈال دیتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ کتاب اللہ کی اتباع کرو اور پھر لوگوں کو آزاد چھوڑ دو چونکہ ان کو بھی ضروریات اور اہل خانہ سے نمٹنا ہوتا ہے۔

۲۵۱۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، ابن ابی عدی..... عوف کہتے ہیں میں نے ابورجاء سے کہا: میں چپکے سے ایک چور کو جھانکتا رہا اور وہ میرے گھر میں نقب زنی کررہا تھا میرے پاس ایک سل نما پتھر بھی تھا۔ ابورجاءؒ نے فرمایا: یہ سل اس پر گرا دیتے ناں۔ کہا: میں سمجھا کہ یہ مسلمان ہے: فرمایا: اسلام کہاں؟ اسلام تو وہ دیوار کے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

مسانید ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ

ابورجاء رحمہ اللہ کی اکثر مسانید عمرؓ بن خطاب اور عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہیں تاہم ابن عباسؓ سے منقول چند روایات درج ذیل ہیں:

۲۵۱۹- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جعفر بن سلیمان، جعدی ابوعثمان، ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب نہایت رحیم ذات ہے سو جس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے نیکی کی نہ ہو اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اگر وہ نیکی کرے تو اسے دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کا ارتکاب نہیں کیا تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اگر اس برائی کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے کھاتہ میں صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے یا مٹا دی جاتی ہے۔ اللہ کے ہاں تو وہی ہلاک ہوتا ہے جو واقعتہ ہلاک ہو۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے یحیٰ بن سعید سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔[۱]

۲۵۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہودہ بن خلیفہ، عوف، ابورجاء کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء لوگ ہیں۔[۲]

عوف نے ابورجاء سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے۔ قتادہ سے اس کا تابع بھی ثابت ہے جبکہ ایک جماعت یہ حدیث عمرانؓ بن حصین اور ابن عباسؓ سے روایت کرتی ہے۔

۲۵۲۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، اشہب، جریر بن حازم، مسلم بن زریر، حماد بن نجیح، صخر بن جویریہ، ابورجاء کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین اور ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء ہیں اور مجھے جہنم دکھلائی گئی جبکہ اہل جہنم کی اکثریت عورتیں ہیں۔[۳]

۲۵۲۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادی، محمد بن ابراہیم بن بکیر طیالسی بصری، ابوولید طیالسی، سالم بن زریر، ابورجاء کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے بتلاؤ وہ کیا ہے؟ ابن صیاد بولا: ''دخ (دھواں)''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دفع ہوجا۔[۴]

ابورجاء کی یہ حدیث صحیح عزیز ہے، سالم متفرد ہیں۔ بخاری نے بھی اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۲۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سندی بن بحر، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید عجلی حافظ، بشر بن ولید، زکریا بن حکیم حبطی، ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قوس قزح نہ کہا کرو چونکہ قزح شیطان ہے لیکن اللہ کی قوس کہا کرو سو وہ اہل زمین کے لئے امن کا پیغام ہے۔[۵]

ابورجاء کی یہ حدیث غریب ہے اور ذکریا بن حکیم نے اسے صرف مرفوعا روایت کیا ہے۔

(۱۹۶) ابوعمران عبدالملک بن حبیب جونی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک واعظ، بیدار مغز، اونگھتے ہوؤں کو بیدار کرنے والے، شیطان سے دور بھاگنے والے، ابوعمران جونی بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف متنبہ اور بیدار رہنے اور اشتباہ و توہم سے دوری اختیار کرنے کا نام ہے۔

۲۵۲۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں طول مہلت اور حسن طلب دھوکے میں نہ ڈالے اگرچہ تمہیں سختیوں کا کیوں نہ

[۱] مسند الامام احمد ۱/ ۲۷۹. وسنن الدارمی ۲/ ۳۲۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۶۱. وتاریخ بغداد ۹/ ۴۱۵. وتفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷۳ وکنز العمال ۱۰۳۱۵.

[۲] صحیح البخاری ۴/ ۱۴۲، ۸/ ۱۱۹، ۱۴۱. وصحیح مسلم، وکتاب الذکر والدعاء ۹۴.

[۳] مسند الامام احمد ۴/ ۴۳۷. والتخریج السابق.

[۴] صحیح البخاری ۸/ ۴۹، ۵۰. وسنن الترمذی ۲۲۴۹ ومسند الامام احمد ۱/ ۳۸۰ وفتح الباری ۱۰/ ۵۶۱. والدر المنثور ۶/ ۲۵. وتفسیر ابن کثیر ۷/ ۲۳۱.

[۵] اللآلی المصنوعۃ ۱/ ۴۵. والموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۱۴۳. والفوائد المجموعۃ ۴۶۲. وتنزیہ الشریعۃ ۱/ ۱۹۱. وکشف الخفاء ۲/ ۴۹۹. والاذکار ۳۲۷. والاحادیث الضعیفۃ ۸۷۲. والدر المنثور للسیوطی ۱۷۵.

سامنا کرنا پڑے۔

۲۵۲۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمران قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے: احمقوں کی غفلت کو غنیمت سمجھو، اس جگہ چلے جاؤ جسے میں جانتا ہوں اور جن امور کو تم نہیں جانتے انہیں عالم الغیب کے سپرد کردو، اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا سامنا کرنا پڑے اور بڑے بڑے امور سے نبرد آزما ہونا پڑے۔

۲۵۲۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اولیاء اللہ کب تک مٹی تلے رہیں گے اور بے شک وہ اپنی بقیہ عمروں کو حبس کئے ہوئے ہیں تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت وثواب نصیب فرمائے۔

۲۵۲۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن الحباب ویسار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبیٰ الدار" تمہارے اوپر سلام ہے بوجہ تمہارے صبر کرنے کے پس (جنت) بہت اچھا ٹھکانا ہے، کی تفسیر کے متعلق فرمایا: کہ تمہارے اوپر سلام ہو بوجہ اس کے جو تم نے اپنے دین پر صبر کیا اور دنیا کے بعد بہت اچھا ٹھکانا جنت تمہیں دیا۔

۲۵۲۸-**اپنا ایمان اللہ کے پاس امانت رکھوانا**......ابونعیم اصفہانی، ابوحامد احمد بن محمد بن جبلہ، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے دلوں میں اپنے ذکر کی بدولت محبت پیدا کرے نیز ہمارے اور تمہارے دلوں کو اس کے مناسب بنادے تاکہ اس کی طرف مائل ہوتے رہیں۔ ہمارے اور تمہارے اوپر مغفرت جاری کردے جس طرح ہمارے اور تمہارے اوپر گناہ جاری کئے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز بھی بطور ودیعت رکھی گئی اللہ تعالیٰ نے اسکی ضرور حفاظت فرمائی اور میں اپنا دین تمہارا دین، اپنے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ودیعت دیتا ہوں، جس طرح ام موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دے دیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ودیعتیں آسمانوں اور زمینوں میں ضائع نہیں ہوتی ہیں بس تمہارے اوپر سلامتی ہو۔

۲۵۲۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، عبیداللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے آیت "ان لدینا انکالا وجحیما" ہمارے ہاں عبرتناک سزا اور بھڑکتی ہوئی جہنم ہے، کے بارے میں فرمایا کہ جہنم میں ایسی زنجیروں میں لوگ جکڑے ہوں گے جو بخدا! کبھی نہیں کھولی جائیں گی۔

۲۵۳۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگرچہ ہم نے لاپرواہی کا سامنا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ دنیا سے آہستہ آہستہ چلے، گویا وہ نیزوں کی دھار پر چلے ہوں اور ان کے پیٹوں کی نازک آنتیں بھوک کی وجہ سے ان کے مونہوں میں آجاتی تھیں۔ وہ اپنی اس جانفشانی سے صرف آخرت کے متلاشی تھے۔

۲۵۳۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، ہمام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر آنے والی رات آواز لگاتی ہے کہ جہاں تک ہوسکے بھلائی والے اعمال کرتے رہو میں پھر قیامت تک واپس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

۲۵۳۲-ابونعیم اصفہانی ،احمد بن جعفر ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،احمد بن حنبل ،سیار ،جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جنت اور دوزخ کے درمیان راستے نہیں ہیں ،نہ ہموار جگہ اور نہ پڑاؤ کی جگہیں ہیں ،جو جنت سے چوک گیا وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

۲۵۳۳-قیامت کے دن انسانوں کو دیکھ کر جانوروں کی خوشی......ابونعیم اصفہانی ،ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ، احمد بن حنبل ،علی بن مسلم ،سیار ،جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ چوپائے جب بنی آدم کو دیکھیں گے در آں حالانکہ بنی آدم اللہ تعالیٰ کے سامنے دو قسموں میں بٹے ہوئے ہوں گے ایک قسم اہل جنت کی ہوگی اور دوسری قسم اہل نار کی تو اسوقت چوپائے نداء لگائیں گے کہ اے بنی آدم! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں تمہاری مثل نہیں بنایا۔ہم جنت کی توقع رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی سزا کا ڈر رکھتے ہیں۔

۲۵۳۴-ابونعیم اصفہانی ،عبداللہ بن محمد بن جعفر ،علی بن سعید ،عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور ،محمد بن منصور ،جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے آیت " یومئذٍ تعرضون لاتخفیٰ منکم خافیة "اس دن تم روبرو لائے جاؤ گے اور تم سے کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی ، کے بارے میں فرمایا: جس طرح کہ پانی شیشے میں ہو ،مگر اللہ تعالیٰ جس کا پردہ کردے وہ بات چھپی رہے گی۔

۲۵۳۵-ابونعیم اصفہانی ،ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،عبداللہ بن عمر ،جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ :ولوتقول علینا بعض الاقاویل لأخذنامنه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین (الحاقۃ ۴۴:۴۶) اور اگر باندھ لیں ہمارے اوپر کچھ باتیں تو البتہ پکڑ لیں ہم اسکا دایاں ہاتھ ،پھر ہم اسکی رگ جان کاٹ ڈالیں" پڑھی اور کہنے لگے الوتین بمعنیٰ دل کی رگ۔اور آیت "وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا" (الاسراء ۸) اور جہنم کو ہم نے کافروں کے لئے ٹھکانا بنایا ہے، کے بارے میں فرمایا حصر یعنی قید خانہ بنایا ہے اور ایک تیسری آیت "اولی الایدی والابصار" (ص ۴۵) وہ انبیاء کرام علیہ السلام ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے" کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اَیدی سے مراد عبادت میں قوت اور ابصار سے مراد ہدایت میں بصارت کا حامل ہونا ہے۔

۲۵۳۶-ابونعیم اصفہانی ،محمد بن علی بن حبیش ،محمد بن محمد ،سوید بن سعید ،معتمر بن سلیمان ،سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ولتصنع علیٰ عینی" (طٰہٰ ۳۹) تاکہ میرے سامنے آپ کی پرورش کی جائے ،کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں آپکی پرورش ہو۔

۲۵۳۷-ابونعیم اصفہانی ،ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق ،عبیداللہ بن زیاد ،سیار ،جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اس قرآن مجید میں ایسے مضامین بیان کیے ہیں اگر وہ مضامین پہاڑوں کے لئے بیان کئے گئے ہوتے تو وہ چکنا چور ہو جاتے۔

۲۵۳۸-ابونعیم اصفہانی ،ابومحمد بن حیان ،محمد بن عبداللہ بن رستہ ،بشر بن ہلال ،جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ:

لااعبدالارض لاحد بعدک ابداً

میں زمین پر آپ کے بعد کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

۲۵۳۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن جریر، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی نے فرمایا: نہیں رلایا کسی شئ نے آنکھوں کو اس قدر جتنا کہ علم نے رلایا۔

۲۵۴۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلمہ التبوذکی، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: آنکھوں کو پہلے کی لکھی تقدیر ہی رلاتی ہے۔

۲۵۴۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، ابوعباس ثقفی، عبداللہ، عن ابیہ (احمد بن حنبل)، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ اپنی دعا میں یوں فرماتے تھے: اے اللہ! اپنے علم کے بقدر ہماری مغفرت فرما! اس لئے کہ تو ہمارے بارے میں وہ کچھ جانتا ہے جو ہمارے بارے میں کوئی نہیں جانتا، تیرا علم کافی ہے عقوبت کو مکمل کرنے کے اعتبار سے مگر جو تو معاف کردے اور رحمت فرمائے۔

۲۵۴۲- قیامت میں خدا کی آواز...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ ہر ظالم و جابر، ہر شیطان اور ہر وہ جسکے شر سے لوگ دنیا میں ڈرتے تھے کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ان پر جہنم کے دروازے بند کردیئے جائیں گے بخدا! ان کے قدم کبھی قرار نہیں پکڑ سکتے: بخدا! آسمان کا چہرہ انہیں کبھی نظر نہیں آئے گا بخدا! ان کی آنکھیں سکون کے لئے لمحہ بھر کے لئے بند نہ ہوں گی بخدا! جہنم میں ٹھنڈے پانی کا گھونٹ انہیں چکھنے تک نہ ملے گا، پھر اہل جنت سے کہا جائے گا آج دروازے کھول دو اور شیطان کا ڈر دل سے نکال دو اور اب کوئی ظالم یا جابر تمہیں نہیں دبائے گا۔ آج کے دن مزے سے کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نے گزشتہ دنوں میں کیا۔ ابوعمران کہنے لگے: اے میرے بھائیو! یہی تمہارے دن ہیں۔

۲۵۴۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن عمرو عسقلانی، ابوعمرو، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے کاش مجھے علم ہوتا کہ ہمارے رب عزوجل نے اہل خواہشات کی کونسی چیز دیکھ کر ان کے لئے جہنم واجب کردی ہے؟

۲۵۴۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن ابی بکر مقدمی، بشر بن حازم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی نے کسی اللہ والے کا قول نقل کیا ہے کہ جو آدمی موت کو اپنے دل کے قریب کرتا ہے وہ اپنے اعمال کی کثرت کا طالب ہوتا ہے۔

۲۵۴۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کو بھیجا گیا تو پریشان ہوگئے اور ارشاد فرمایا: میں موت کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں لیکن میں اس لئے پریشان ہوں کہ موت کے وقت میری زبان ذکر اللہ سے روک دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام کی تین بیٹیاں تھیں فرمایا: اے میری بیٹیو! میرے بعد بنی اسرائیل تمہارے اوپر دنیا کو پیش کریں گے تم دنیا کو قبول نہ کرنا، یہ روئی مل دل کے استعمال کرنا اور اسی سے گزارہ کرنا تم جنت میں پہنچ جاؤ گی۔

۲۵۴۶- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد، احمد بن محمد حسین، سلیمان بن داؤد قزاز، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے معبود آج میں کیسے صبح کروں؟ تیرا دشمن شیطان مجھے پیش آتا ہے اور کہتا ہے: اے داؤد! جب کوئی گناہ ہوجاتا ہے اس وقت آپکی رائے کہاں ہوتی ہے۔

۲۵۴۷- سلیمانؑ کا دنیا کی بادشاہت اور ایک تسبیح کا موازنہ فرمانا...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ اپنی فوج

کے ہمراہ چلے جا رہے تھے اور پرندے ان پر سایہ کیے ہوئے تھے، جن وانس ان کے دائیں بائیں چل رہے تھے کہ اسی اثناء میں بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گزرے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن داؤد! بخدا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان بادشاہت عطا فرمائی ہے سلیمان علیہ السلام نے اسکی بات سنی اور ارشاد فرمایا: نامۂ اعمال میں ایک تسبیح کا ہونا افضل ہے ابن داؤد کی بادشاہت سے۔ چونکہ ابن داؤد کی بادشاہت ختم ہو جانے والی ہے جبکہ تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

سلیمان علیہ السلام کوڑھیوں اور یتیموں کو صاف شفاف میدے کی روٹی کھلاتے تھے جبکہ خود جو کی روٹی تناول فرماتے تھے جس دن ان کی وفات ہوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درہم۔

۲۵۴۸- نیت کا علم فرشتوں کو بھی نہیں...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی نے فرمایا: ملائکہ اعمال کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور آسمان دنیا میں انہیں بیان کرتے ہیں، ایک فرشتہ نداء لگاتا ہے کہ یہ صحیفہ پھینک دے، یہ صحیفہ پھینک دے۔ ملائکہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے نیک بات کی ہے اور اس پر ہم نے اس کی حفاظت بھی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے میری ذات کا ارادہ نہیں کیا۔ فرشتہ دو مرتبہ آواز لگائے گا کہ فلاں کے لئے ایسا ایسا لکھ دے، پھر کہے گا: اے میرے رب اس نے یہ عمل تو نہیں کیا پھر کیوں نامہ اعمال میں لکھا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اس نے اس عمل کی نیت کی ہے۔

۲۵۴۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق ختم ہو جائے گا صرف اللہ تعالیٰ کا تعلق باقی رہے گا۔

۲۵۵۰- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان ومحمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نے فرمایا: ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس ہدیہ بھیجا گیا اسمیں کچھ ڈبے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ڈبے کھلوائے ان میں سے ایک ڈبہ لیا اور اس میں سے چکھا۔ فرمانے لگے اسے واپس کرواسے واپس کرو ہم اسے نہیں چکھیں گے۔ قریش اسی پر تو ایک دوسرے کو ذبح کرتے رہے ہیں۔

۲۵۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن محمد مفتولی مقری، حاجب بن ابی بکر، محمد بن مثنیٰ، مرحوم عطار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: زمین آگ بن جائے گی اس کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتماً مقضیاً، ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیاً" (مریم ۷۱،۷۲) اور تم میں سے ہر ایک نے اس جہنم کے اوپر سے ہو کر گزرنا ہے، یہ فیصلہ تیرے رب پر لازم ہے، پھر پرہیزگاروں کو ہم نجات دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں گرتا رہنے دیں گے۔

۲۵۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی انسان کی طرف نہیں دیکھتا، مگر اس پر رحم ضرور کرتا ہے۔ اور اگر اہل نار کی طرف نظر کرے لامحالہ ان پر ضرور رحم فرمائے لیکن اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اہل نار کی طرف نہیں دیکھے گا۔

۲۵۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے چار نفوس قدسیہ کو پایا ہے اور میں نے جتنے حضرات کو پایا ہے وہ ان میں سے افضل ترین ہیں۔ چنانچہ وہ مکروہ سمجھتے تھے کہ یوں کہا جائے: اے اللہ! ہمیں آگ سے آزاد کر دے وہ فرماتے تھے: آگ سے وہ آزاد کیا جاتا ہے جو آگ میں داخل ہوا ہوتا، ہم صحابۂ کرامؓ یوں فرمایا کرتے تھے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۵۵۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: " ان شجرة الزقوم " کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ابن آدم زقوم کے درخت سے جب بھی کچھ کھائے گا تو آگے سے زقوم کا درخت اسے چھیلے گا۔

۲۵۵۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو وعظ کیا جسے سن کر ایک آدمی نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ صاحب قمیص سے کہہ دیجئے: وہ اپنی قمیص نہ پھاڑے تاکہ مجھے اپنا دل سامنے دکھاتا پھرے۔

مسانید ابوعمران جونی رحمہ اللہ

ابوعمران جونیؒ نے صحابۂ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے ملاقات کی اور خصوصاً انس بن مالک، جندب بن عبداللہ، عائذ بن عمرو اور ابوبرزہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۲۵۵۶- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق بن حمزہ، حامد بن شعیب، عبیداللہ بن عمر، خالد بن حارث، ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوعمران جونی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ بن مالک نبی ﷺ کی حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے کم تر عذاب والے سے پوچھیں گے کیا اگر تیرے پاس زمین بھر کے خزانے ہوں تو کیا تو وہ سب اس عذاب کے بدلہ دے کر خلاصی چاہے گا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم تر شی کا سوال کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا جس کا تو نے آدم کی صلب میں بھی اقرار کیا تھا لیکن تو نہ مانا اور شرک کرنے پر ڈٹا رہا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری نے قیس بن حفص دارمی عن خالد بن الحارث سے اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، حسن بن محمد بن کیسان ومحمد بن محمد وعلی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، حماد بن سلمہ، ثابت وابوعمران جونی کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے (ثابت کی روایت کے مطابق دو آدمی اور ابوعمران کی روایت کے مطابق) چار آدمی نکالے جائیں گے انہیں رب عزوجل کے روبرو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ انہیں جہنم واصل کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے۔ چنانچہ فرشتے انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے اچانک ان میں سے ایک آدمی پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: پس اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دیں گے۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۸- حضور ﷺ کی آسمانوں پر سیر ...... حبیب بن حسن، خلف بن عمرو العکبری وسہل بن عبداللہ التستری، سعید بن منصور، ابو قدامۃ حارث بن ابی عبید کی سند سے مروی ہے کہ ابوعمران جونی انسؓ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور میرے کاندھوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ میں ایک درخت کی طرف اٹھا

۱۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۶۲۔

۲۔ صحیح مسلم: کتاب الایمان ۳۲۱، مسند الامام احمد ۳/ ۲۲۱۔

اسمیں پرندے کے گھونسلوں کی طرح دو جگہوں بنی ہوئی تھیں چنانچہ ایک جگہ میں میں بیٹھ گیا اور دوسری میں جبریل۔ میں بلند ہوتا گیا حتی کہ (مشرق و مغرب کی) دونوں جانبین بھر گئیں میں اپنی کروٹ بدلتا رہا اور اگر میں چاہتا تو آسمان کو چھو سکتا تھا، میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف توجہ کی وہ اپنی جگہ پر چمٹے ہوئے ہیں میں نے ان کا علمی فضل پہچانا۔ پس میرے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے ایک عظیم الشان نور دیکھا، میرے درے پردے ڈال دیے گئے جنہیں موتیوں اور یاقوت کے ساتھ مزین کیا گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو چاہا وحی کیا۔[1]

یہ روایت غریب ہے ہم نے اس کو صرف ابو عمران سے نقل کیا ہے۔

۲۵۵۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن محمد، محمد بن زکریا غلابی، حکم بن اسلم، معتمر بن سلیمان تیمی، سلیمان، ابو عمران جونی کے سلسلۂ سند سے جندبؓ بن عبداللہ بجلی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قسم اٹھا کر کہا: اللہ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے میرے متعلق قسم کھائی ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا، میں نے فلاں آدمی کی مغفرت کر دی ہے اور قسم اٹھانے والے کی بات لغو کر دی ہے۔

یہ حدیث ثابت ہے یہ حدیث تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ سلیمان اور ابو عمران دونوں تابعی ہیں یہی حدیث حماد بن سلمہ نے ابو عمران سے موقوفاً روایت کی ہے گویا مرفوعاً روایت کرنے میں سلیمان متفرد ہیں۔

۲۵۶۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، حارث بن عبید ابوقدامہ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، ابو عمران جونی، ابوبکر بن عبداللہ بن قیس کی سند سے...... ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی بنی ہوئی ہیں ان دونوں کے برتن چاندی کے ہیں اور جو کچھ ان میں ہے وہ بھی چاندی کا بنا ہوا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں اسکے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا بنا ہوا ہے۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان دیکھنے کے لئے کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔ حدیث کے الفاظ العمی کے ہیں اور حارث کی روایت میں ہے کہ جنات فردوس چار ہیں دو سونے کی جنتیں ہیں ان کی زیب و زینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کی زیب و زینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے اسے اپنی صحیحین میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۱- نبی ﷺ کے فرمان پر یقین...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو غسان مالک بن اسماعیل نہدی جعفر بن محمد بن عمرو خمسی، ابو حصین وادعی، یحیی بن عبدالحمید حمانی، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلۂ سند سے...... ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ دشمنوں کے سامنے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ لوگوں میں سے ایک آدمی پراگندہ حالت میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے ابوموسیٰ! کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ وہ آدمی واپس اپنے ساتھیوں میں واپس چلا گیا اور کہنے لگا میں تمہیں السلام علیکم کہتا ہوں، اس نے اپنی تلوار کا نیام توڑا اور پھر چل پڑا چنانچہ میدان کارزار میں تلوار کے جوہر دکھلائے حتی کہ دشمن نے انہیں شہید کر دیا۔[3]

۱۔ فتح الباری ۹۰۲۰۸. ومجمع الزوائد ۱/ ۷۵. والحبائک للسیوطی ۱۵۹. وکشف الاستار ۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۶/ ۱۸۱، ۱۸۲، ۹/ ۱۶۲. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۹۶. وفتح الباری ۸/ ۶۲۴.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۴۶. وسنن الترمذی ۱۶۵۹. ومسند الامام احمد ۴/ ۳۹۶، ۴۱۰. والترغیب والترھیب ۲/ ۲۹۰. ومشکاۃ المصابیح ۳۸۵۲. وشرح السنۃ ۱۰/ ۳۵۳.

یہ حدیث ثابت ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۲-قاتل ومقتول دونوں جنت میں اور آپس میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے......ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن مکرم، احمد بن ابراہیم دورقی، عتاب بن زید، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمن بن عبیداللہ، ابوعمران جونی، ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے۔ میدان کارزار میں ایک مشرک نے ایک مسلمان کو مقابلہ کے لئے پکارا، چنانچہ مشرک نے مسلمان کو شہید کردیا پھر ایک دوسرا مسلمان مقابلے کے لئے نکلا اسے بھی مشرک نے شہید کردیا، پھر وہ نبی ﷺ کے روبرو آکر کھڑا ہوا اور کہا: تم کس وجہ سے قتال کررہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے دین کی خاطر لوگوں سے قتال کررہے ہیں حتی کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے حق کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔ مشرک کہنے لگا: بخدا! یہ بہت اچھی بات ہے میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں پھر وہ مسلمانوں کی طرف پلٹ آیا اور مشرکین کے خلاف حملہ آور ہوا حتی کہ اللہ کے حضور شہادت سے سرفراز ہوا چنانچہ مسلمانوں نے اسے اٹھا کر پہلے والے دو شہیدوں کے پاس اسے رکھ دیا جنہیں اس نے شہید کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرات باہمی محبت کے اعتبار سے اہل جنت میں سے افضل ترین ہیں۔[1]

یہ حدیث غریب ہے اس کے رواۃ بڑے بڑے اعلام اور ثقہ ہیں ابوعمران کی یہ حدیث ہم نے عبداللہ بن مبارک کے طریق سے روایت کی ہے۔

(۱۹۷) ثابت بنانی رحمہ اللہ[2]

تابعین کرام میں سے ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنکی عبادت، ریاضت، سوز وگداز علم وعمل اور صوم وصلوٰۃ کی چہار دانگ عالم شہرت تھی۔

۲۵۶۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر احمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ بن مالک ایک دن فرمانے لگے: خیر و بھلائی کی کنجیاں ہوتی ہیں اور ثابت بنانی بھلائی کی ایک کنجی ہیں۔

۲۵۶۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان بن فروخ، ابوہلال، غالب قطان، بکر، عبداللہ، عبداللہ بن محمد واحمد بن حسین بن نصر حذاء، دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال، غالب......مذکورہ اسنادوں سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ فرمایا کرتے تھے:

جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ثابت بنانی رحمہ اللہ کو دیکھ لے ہم نے ان سے بڑا عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا۔ موسیٰ بن اسماعیل کی سند میں ہے کہ شدید گرمی والے دن ان پر قدرتی سائبان بنا رہتا تھا اور روزے کی حالت میں آپ ٹھنڈک محسوس کرتے تھے۔

۲۵۶۵-احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے ثابت بن بنانی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: کوئی آدمی عبادت گزار نہیں کہلایا جاسکتا اگرچہ اس میں ہر طرح کی بھلائی کیوں نہ موجود ہو جب تک اس میں دو

---

[1] مجمع الزوائد ۵/ ۲۹۶.

[2] تهذيب الكمال ۸۱۱ (۳/ ۳۴۲) وطبقات ابن سعد ۷/ ۳/ ۲۳۲. والتاريخ الكبير ۲/ ۱/ ۱۵۹. والجرح والتعديل ۱/ ۱۳۴۹. والجمع ۱/ ۶۵ والكاشف ۱/ ۱۷۰ والميزان ۱/ ۳۶۲. وتهذيب التهذيب ۲/ ۲.

خوبیاں صوم وصلوٰۃ نہ پائی جاتی ہوں چونکہ نماز روزے کا اس کے گوشت پوست کے ساتھ تعلق ہے۔

۲۵۶۶-نماز سے محبت کا عالم......ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل عکی ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے اللہ! اگر تو کسی کو یہ فضیلت نصیب فرمائے کہ وہ اپنی قبر میں بھی نماز پڑھے تو یہ فضیلت مجھے ضرور عطا فرما۔

۲۵۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، عمران بن شبۃ، یوسف بن عطیہ کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو حمید رحمہ اللہ سے فرماتے ہوئے سنا ہے، ثابتؒ حمیدؒ سے دریافت فرمارہے تھے: کیا کسی نے اپنی قبر میں نماز پڑھی ہے؟ حمیدؒ نے جواب دیا: نہیں۔ ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اللہ! اگر تو کسی بندے کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائے تو ثابت کو بھی اجازت عطا فرمانا کہ وہ بھی اپنی قبر میں نماز پڑھے۔ حمید طویل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ثابت رحمہ اللہ کھڑے نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ تھک کر گر جاتے، پھر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتے، حتیٰ کہ بسا اوقات حبوہ باندھ کر قرات کرتے اور جب سجدہ کرنا چاہتے بیٹھے بیٹھے حبوہ کھول کر سجدہ کر لیتے۔

(حبوہ باندھنا، اکڑوں بیٹھ کر اپنی کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا باندھ لینا تاکہ اس کپڑے کے سہارے بیٹھا رہے اس طرح طویل وقت تک بیٹھنا ممکن ہو جاتا ہے۔ اصغر۔)

۲۵۶۸-ثابت بنانیؒ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا......ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی کرابیسی، محمد بن سلمان قزاز، شیبان بن جسر، جسر کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوائی کوئی معبود نہیں! میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو ان کی قبر میں داخل کیا اور میرے ساتھ حمید طویل رحمہ اللہ بھی تھے، جب ہم نے ان کی اینٹیں درست کر کے رکھ دیں تو اتفاقاً ایک اینٹ قبر سے گر گئی۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں! میں نے اپنے ساتھ موجود حمید طویل رحمہ اللہ سے کہا: کیا تم ادھر نہیں دیکھتے ہو؟ وہ کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، جب ہم انہیں دفن کر کے فارغ ہوئے تو ہم نے ان کی بیٹی سے آ کر کہا: تیرے والد صاحب یعنی ثابت رحمہ اللہ کا کیا عمل تھا: کہنے لگی آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ہم نے اسے سارا واقعہ سنایا تو کہنے لگی! پچاس سال سے رات کو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور جب سحری کا وقت ہوتا تو دعا میں یوں فرماتے: اے میرے اللہ! اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی فضیلت عطا فرمائے! تو مجھے ضرور عطا فرمانا، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۲۵۶۹-کوڑھی کی دعا کی قبولیت......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی اندھا، اپاہج، کوڑھی غرض بہت ساری آزمائشوں میں مبتلا تھا، چنانچہ ایک دن حبیب، ثابت محمد بن واسع اور مالک کہنے لگے: چلو آج سب آزمائشوں میں مبتلا فلاں آدمی کے پاس چلتے ہیں۔ صالح مری بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے وہ اس وقت کم سن تھے۔ یہ حضرات نہر عبور کر کے اس آدمی کے پاس جا پہنچے، سلام کیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ ثابت رحمہ اللہ نے اس سے کچھ باتیں کیں! اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ثابت بنانی ہوں۔ کہنے لگا آپ وہی ہیں جس کے بارے میں آج کل لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار ہیں۔ مجھے آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے آپ سے ملائے۔

۲۵۷۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قطاط، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ

فرماتے تھے: زمین میں اللہ تعالیٰ کی صف ہے اگر اللہ تعالیٰ نماز سے افضل کسی چیز کو جانتے تو قرآن مجید میں یوں نہ فرماتے: "فنادته الملٰئكةُ وهو قائم يصلي في المحراب" آواز دی ان کو فرشتوں نے درآں حالیکہ وہ مسجد میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے" (آل عمران ۳۹)

۲۵۷۱-وہ لوگ جن کا دنیا میں جینے کا مقصد صرف عبادت ہے...... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، دورقی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کہتے ہیں: میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے مرضِ وفات میں گیا اور وہ اس وقت اپنے گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد کر رہے تھے چنانچہ جب ہم ان کے پاس گئے فرمانے لگے: اے بھائیو! افسوس میں آج رات اس طرح نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ پہلے رکھتا تھا، گزشتہ دنوں کی طرح روزہ رکھنے کی قدرت بھی نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس بات کی طاقت رکھتا ہوں کہ نیچے اپنے شاگردوں کے پاس اتروں تا کہ ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کا ذکر کروں جس طرح پہلے ان کے ساتھ مل کر کیا کرتا تھا۔ پھر فرمایا! اے میرے اللہ! اگر تو نے مجھے نماز روزہ اور اپنے ذکر سے روکنا ہے تو مجھے دنیا میں گھڑی بھر کے لئے بھی باقی نہ رکھ۔ چنانچہ اسی وقت اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

۲۵۷۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا ایک عبادت گزار بندہ تھا وہ کہا کرتا تھا: جب میں سو جاتا ہوں پھر جاگتا ہوں اور دوبارہ سونے کی طرف لوٹوں تو اے اللہ! میری آنکھ کو نہ سلانا۔

جعفر کہتے ہیں کہ ثابت رحمہ اللہ نے یہ اپنا ہی واقعہ سنایا تھا۔

۲۵۷۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا! عبادت پیہم حملوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۵۷۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابن مالک مقبری، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بیس سال میں نے نفس پر مشقت کر کے نماز پڑھی اور بیس سال خوشی کے ساتھ پڑھی۔

۲۵۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، شعبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ ایک دن اور ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے اور دائمی روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۷۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمان، منہال بن خلیفہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ فقہ کوفی ہے اور عبادت بصری۔

۲۵۷۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے جامع مسجد میں کوئی ستون ایسا نہیں چھوڑا جس کے پاس بیٹھ کر قرآن ختم نہ کیا ہو اور رویا نہ ہوں۔

۲۵۷۸-ثابت رحمہ اللہ کا مسجد کی تعظیم کرنا-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، ابوہمام، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے بسا اوقات میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ چہل قدمی کرتا آپ جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے تھے اس میں ضرور نماز پڑھتے تھے۔

۲۵۷۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابوہمام، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بسا اوقات ہم ثابت

رحمہ اللہ کے ساتھ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ پہلے مریض کے گھر کی مسجد میں جا کے نماز پڑھتے اور پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔

۲۵۸۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم انسؓ بن مالک کے پاس آتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت رحمہ اللہ بھی ہوتے تھے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ جب بھی کسی مسجد کے پاس سے گزرتے اس میں ضرور نماز پڑھتے۔ ہم انسؓ کے پاس آتے تو وہ پوچھتے: ثابت کہاں ہے؟ میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔

۲۵۸۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن ولید، محمد بن یزید مستملی، سعید بن عامر، جرمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ثابت رحمہ اللہ کے ساتھ قاضی کے پاس کسی ضروری کام کے لئے گیا۔ ثابت رحمہ اللہ راستے میں جب مسجد کے پاس سے گزرتے اتر کر اس میں ضرور نماز پڑھتے یہاں تک کہ قاضی تک پہنچ گئے۔ قاضی سے آپ رحمہ اللہ نے اس آدمی کے ضروری کام کے متعلق بات کی۔ چنانچہ قاضی نے اس آدمی کی حاجت کو پورا کیا۔ اس کے بعد ثابت رحمہ اللہ اس آدمی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے: شاید تمہیں آتے ہوئے مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہو! کہنے لگا جی ہاں: ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: میں نے راستے میں آتے ہوئے جو نماز بھی پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ سے تیری حاجت کو ضرور طلب کیا۔

۲۵۸۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے دعا میں یوں فرمایا: اے باعث! اے وارث! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو بہترین وارث ہے۔ بسا اوقات ثابت رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہم ان سے پہلے ہی قبلہ رو بیٹھ چکے ہوتے۔ فرماتے: اے نوجوانوں کی جماعت: تم میرے اور میرے رب کو سجدہ کرنے کے درمیان حائل ہو چکے ہو۔ آپؒ نماز کے بہت شوقین تھے۔

۲۵۸۳-ثابتؒ کی قبر سے قرآن کی آواز آنا......ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن مالک عبری، محمد بن عبداللہ بن انصاری، ابراہیم بن صمع مہلبی کہتے ہیں مجھے ان لوگوں نے فرمایا جو ثابت بنانی رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے سحری کے وقت گزرتے تھے کہ جب بھی ہم ثابت رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں قرآن پڑھے جانے کی آواز سنتے ہیں۔

۲۵۸۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، عباس سراج، عبداللہ بن ابی زیاد و ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد صاحب ثابت بنانی رحمہ اللہ کو موت کے وقت کلمہ توحید کی تلقین کرنی شروع کی تو فرمایا: مجھے چھوڑ دے میں اپنے چھٹے ساتویں وظیفے میں مشغول ہوں۔

۲۵۸۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، احمد بن اسحٰق، محمد بن حارث، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم جنازہ کے ساتھ چلتے تھے اور ہر آدمی کو سر ڈھانپے ہوئے غمگین اور روتے ہوئے دیکھتے تھے۔

۲۵۸۶-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، خالد بن خداش، حماد بن زید کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو روتے ہوئے دیکھا حتی کہ رونے سے ان کی پسلیاں دوہری ہو جاتی تھیں۔

۲۵۸۷-ثابتؒ کی آنکھیں کثرتِ گریہ کی وجہ سے خراب ہونا......ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر بن ابان، ابوخالد احمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ اتنا زیادہ روتے تھے، قریب تھا کہ ان کی آنکھیں چلی جاتیں۔ چنانچہ مریدین کسی معالج کو لائے۔ معالج نے کہا: میں علاج کروں گا بشرطیکہ آپ میری بات مانیں پوچھا کونسی

بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمایا: آنکھوں کی بھلائی صرف رونے ہی میں ہے چنانچہ علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

۲۵۸۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابار، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ، محمد بن عائشہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن بنانی رحمہ اللہ سے کہا گیا: اگر آپ کثرت سے رونا بند کر دیں آپکی آنکھوں کی تکلیف جاتی رہے گی، فرمایا: مجھے آنکھوں کی چنداں ضرورت نہیں۔

۲۵۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، احمد بن ابراہیم، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ طبیب نے ان سے کہا: اگر آپ مجھے ایک بات کی ضمانت دیں آپکی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں پوچھا وہ کونسی بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمانے لگے: اس آنکھ میں کچھ بھلائی نہیں جو روتی نہیں۔

۲۵۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ انس ؓ بن مالک نے ثابت سے فرمایا: تیری آنکھیں نبی ﷺ کی آنکھوں کے کتنی مشابہ ہیں۔ یہ سن کر ثابت رحمہ اللہ اتنے روئے کہ ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

۲۵۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، ابوخالد احمر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "تطلع علی الافئدۃ" جہنم کی آگ دلوں تک پہنچ جائے گی، کی تلاوت کی اور فرمایا: جہنم کی آگ جہنمی کو کھاتی جائے گی حتی کہ اس کے دل تک پہنچ جائے گی اور پھر بھی وہ زندہ رہے گا اور عذاب انتہاء تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ ثابت رحمہ اللہ رونے لگے اور اپنے اردگرد بیٹھے ہوؤں کو بھی رُلا دیا۔

۲۵۹۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے تم میں سے جو کوئی دن میں گھڑی بھر کے لئے اللہ کا ذکر کرے گا سمجھو اس کا وہ دن منافع والا ہوگا۔

۲۵۹۳- ایک نیکی کا دس گنا ثواب...... ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، بشر بن مبشر، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابۂ کرام ؓ ذکراللہ کی مجالس قائم کرتے تھے اور کہتے تھے: کیا تم دیکھتے ہو کہ آج کے دن کا ہم دسواں حصہ بیٹھے؟ جب کہتے کہ جی ہاں اتنا بیٹھ چکے ہیں تب فرماتے الحمدللہ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج کا پورا دن ہمیں (ثواب) عطا فرمائے گا۔

۲۵۹۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر وعبیداللہ بن یعقوب، اسحٰق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی کرتے ہیں کہ اے جبریل! فلاں بن فلاں آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دے۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دیتے ہیں اور وہ آدمی پریشان، غمزدہ اور غمگین ہو کر رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جبرئیل کو وحی کرتے ہیں کہ اے جبرئیل امین! میں نے اس آدمی کو آزمالیا اور اسے بدرجہا بہتر پایا لہٰذا اسکی حلاوت اسے واپس لوٹا دے میں نے بندے کو آزمائش میں سچا پایا اور عنقریب میں اسے زیادہ حلاوت عطا کروں گا۔

۲۵۹۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد دورقی، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ مؤمن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے بندے! کیا مشکلات میں تو نے مجھے پکارا؟ وہ اثبات میں جواب دیگا۔ پھر سوال ہوگا اے بندے! کیا تو نے میرا ذکر کیا؟ جواب دیگا جی ہاں۔ ارشاد ہوگا مجھے عزت وجلال کی قسم! جہاں بھی تو نے میرا ذکر کیا میں نے بھی وہاں تجھے یاد کیا، تو نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری پکار کا تجھے جواب دیا۔ ثابت رحمہ اللہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندۂ مسلمان کی دعا رد نہیں کی

جاتی یا تو دنیا ہی میں آناً فاناً قبول کر لی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کی دعا کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

۲۵۹۶-دعا کی قبولیت کی نشانی......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، بکر بن محمد، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عبادت گزار نے اپنے بھائیوں سے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کب یاد فرماتے ہیں، چنانچہ اس کے ساتھی اسکی بات سن کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ جواب دیا جی ہاں میں جانتا ہوں وہ پوچھنے لگے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ کہا: جس وقت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں وہ بھی مجھے یاد کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کب میری دعا قبول فرماتے ہیں چنانچہ اس کے بھائی اسکی بات سن کر پھر تعجب میں ڈوب گئے اور کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کب تیری دعا قبول فرماتے ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ پوچھا: بتاؤ وہ کیسے؟ کہنے لگا: جب میرا دل خوف محسوس کرے، میرے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور میرے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے جائیں اس وقت میں جان لیتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لی گئی ہے چنانچہ اس کا جواب سن کر اس کے بھائی خاموش ہو گئے۔

۲۵۹۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ گناہوں کے پہاڑوں تلے دبے ہوتے ہیں چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے فارغ ہو کر اٹھتے ہیں گناہوں سے آزاد ہو چکے ہوتے ہیں اور کوئی گناہ ان کے ذمہ نہیں باقی رہتا ہے۔

۲۵۹۸-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عامل تھا اس نے ایک جگہ اپنا بہت سارا مال جمع کیا، جب اسکی موت کا وقت قریب آیا سارا مال اس کے سامنے بکھیر دیا گیا وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: ہائے افسوس، کاش! یہ مال مینگنیاں ہوتا۔

۲۵۹۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے بڑھ کر کون صاحبِ عظمت ہو سکتا ہے جس کے پاس تنہا فرشتہ آتا ہے۔ تنہا اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے اور تنہا اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جاتا ہے اس سب کچھ کے باوجود اس کے گناہوں کی کثرت ہوتی ہے لیکن اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی کثیر ہوتی ہیں۔

۲۶۰۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ مؤمن کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اسکے نیک اعمال اسے ڈھانپ لیتے ہیں۔

۲۶۰۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، عبدالسلام بن مطہر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ سورت حٰم سجدہ تلاوت کی...... یہاں تک کہ اس آیت کریمہ پر پہنچے: "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا و لاتحزنوا" بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھلائی ان پر (رحمت) کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں: تم خوف وحزن نہ رکھو۔ (فصلت ۳۰)، پھر رک کر کہنے لگے: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب بندۂ مؤمن کو قبر سے دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ دو فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ ہوتے تھے اس سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے۔ خوف وحزن نہ رکھو تمہیں تو جنت کی خوشخبری ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا پس اللہ تعالیٰ بندۂ مؤمن کو خوف سے مامون

وسالم رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ واہ! ایک طرف کس قدر مصیبت قیامت کے دن لوگوں کو ڈھانپے گی مگر مؤمن کو رحمت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی اور اس نے دنیا میں نیک عمل کیا۔

۲۶۰۳-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عفان، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۶۰۳-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، عبیداللہ بن عائشہ، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گھڑی بھر کے لئے بھی موت کو یاد کرے۔ جو بندہ بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۶۰۴-ہر جاندار نفس کے پاس ہر روز موت کا فرشتہ آنا......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسین بن علی بن بحر، عبدۃ الصفار، زید بن حباب، عبداللہ بن بجیر بن حمران قیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: رات اور دن میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ نہیں گزرتا جسمیں موت کا فرشتہ کسی جاندار شی پر کھڑا نہ ہوتا ہو اگر اس جاندار کی روح قبض کرنے کا حکم ہو تو قبض کر لیتا ہے ورنہ واپس چلا جاتا ہے۔

۲۶۰۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبداللہ بن، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ (پہنچی ہوئی) ہے چونکہ مؤمن نیت کرتا ہے کہ وہ قیام اللیل کرے دن کو روزہ رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے لیکن اسکا نفس اسکی اتباع نہیں کرتا پس معلوم ہوا مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ پہنچ والی اور ابلغ ہے۔

۲۶۰۶-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، حسن بن ہارون، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جسمیں قدرے فخر وتکبر پایا جاتا تھا اسکی ماں اسے تنبیہ کرتی اور کہتی: اے بیٹے! تجھے ایک عظیم دن سے پالا پڑنے والا ہے لہٰذا اس دن کو یاد کر! جب بھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اس کی ماں اس پر غمزدہ ہو کر جھک جاتی اور کہتی: میں تجھے اس مصیبت سے ڈراتی رہتی تھی اور تجھے ایک آنے والے دن کے یاد رکھنے کی تلقین کرتی رہتی تھی۔ وہ اپنی ماں سے کہتا: اے امی: میرا رب بہت مہربانیوں والا ہے میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ مجھے عذاب نہیں دے گا اگر وہ میری مغفرت نہیں فرمائے گا تب بھی وہ میرا اولی ہے۔
ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: دیکھو! باوجود اس حالت کے اس نوجوان کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں حسن ظن ہے۔

۲۶۰۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، ضمرہ، سری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ایک آدمی رات کو اپنے کاندھے پر ثابت رحمہ اللہ کو اٹھا کر منکوحہ کے پاس لے آیا۔ لوگ کہنے لگے: اگر معاملہ ثابت کے گوشت پوست کا ہوتا تو خود چلے جاتے لیکن یہ معاملہ ان کی ہڈیوں کا ہے۔

۲۶۰۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی چنانچہ انہیں ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھالایا اور نئی منکوحہ کو ہدیہ کر دیا۔

۲۶۰۹-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ، جمیلہ مولاۃ انس (انس کی آزاد کردہ باندی جمیلہ) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت انس بن مالک کے پاس تشریف لاتے اور انس کہتے اے جمیلہ! مجھے خوشبو لا کر دے تاکہ میں اپنے ہاتھوں کو لگاؤں چونکہ ثابت اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک میرے ہاتھ نہ چوم لے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں نے رسول اللہ ﷺ

کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے۔

۲۶۱۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، احمد بن حنبل وعلی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام بہت طویل نماز پڑھتے پھر رکوع کرتے اور پھر سر اوپر اٹھا لیتے اور فرماتے: اے آسمانوں کے بنانے والے! میں نے تیری طرف اپنا سر اٹھایا ہے، بندے اپنے معبودوں ہی کی طرف نظر کرتے ہیں اے آسمانوں کو سکون بخشنے والے!

۲۶۱۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے دن رات کے گھنٹوں کو اپنی آل واولاد پر تقسیم کر رکھا تھا دن رات میں جو گھنٹہ بھی گزرتا مگر ان کی اولاد کا کوئی فرد ضرور نماز کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ذیل کی آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے: "اعملوا آل داؤد وقلیل من عبادی الشکور" (سبا۱۳)۔ اے آل داؤد! عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکرگزار ہیں۔

۲۶۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: داؤد علیہ السلام بالوں کی بنی سات مینڈھی لیتے اور انہیں راکھ میں ملا کر رکھ لیتے پھر خدا کے ساتھ مناجات میں رونے لگتے حتیٰ کہ آنسوؤں کی لڑی بہنے لگتی۔ پھر جب بھی پانی پینا چاہتے تو پانی کے ساتھ ساتھ گلاس میں ٹپکے آنسو بھی پینے پڑتے۔

۲۶۱۳-**فاجر کی دعا مؤمن کی نسبت جلد قبول ہوتی ہے**.....ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن نے جب بھی کسی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت براری کا کام جبریل کے سپرد کیا اور ساتھ میں جبریلؑ کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جلدی نہیں کرنا تاکہ میں اپنے بندے کی پکار دوبارہ سن لوں اور جب کوئی فاجر آدمی اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت جبریل علیہ السلام کے سپرد فرماتے ہیں اور ساتھ حکم دیتے ہیں کہ اس فاجر آدمی کی حاجت جلدی پوری کر دو۔ حتیٰ کہ میں فاجر آدمی کی پکار دوبارہ نہ سننے پاؤں۔

۲۶۱۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے سے پہلے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ مسکین لوگ دو عظیم الشان چیزوں سے غافل ہو گئے۔

۲۶۱۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، محمد بن سلیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کرتے ان کے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جاتی اور جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر کرتے ان کے اعضاء اپنی جگہ پر واپس لوٹ آتے۔

۲۶۱۶-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر عدوی، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مصعبؒ بن زبیرؓ کے خیموں کی طرف ایک ایسی جگہ بیٹھا تھا جہاں سے چوپائے نہیں گزرتے تھے میں نے سورہ حم شروع کی: حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب (حم۳) حم۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب اور علم والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا توبہ کا قبول کرنے والا اور سخت عذاب میں گرفتار کرنے والا ہے۔

پس جب میں نے "غافر الذنب" پڑھا، اچانک ایک آدمی نے کہا کہو اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف کر دے۔ میں نے کہا اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف فرما۔ جب میں نے "قابل التوب" پڑھا

کہنے لگا کہو: اے توبہ کے قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما: اور جب میں نے آیت "شدید العقاب" پڑھی کہا: یوں کہو: اے شدید عقاب والے میری سزا معاف فرما! ثابت نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا۔

۲۶۱۷- شکم سیری کے ذریعہ شیطان انبیاء پر بھی حملہ آور ہوجاتا ہے......ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ:

ایک مرتبہ شیطان یحیٰ بن ذکریا علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ یحیٰ علیہ السلام نے اس کے پاس لوگوں کو پھنسانے کے لئے بہت ساری چالبازیاں دیکھیں، پوچھا اے ابلیس! یہ تمہارے پاس کیسی چالبازیاں ہیں، جنہیں تمہارے پاس دیکھ رہا ہوں جواب دیا: یہ شہوات ہیں جن کے ذریعے میں ابن آدم کو اپنے چکر میں گرفتار کرلیتا ہوں۔ یحیٰ علیہ السلام نے پوچھا! کیا میرے لئے بھی ان میں کوئی چکر ہے؟ جواب دیا: بسا اوقات آپ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں جس سے ہم آپ کو نماز اور ذکر سے بوجھل بنادیتے ہیں پوچھا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور ٹوٹکا بھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ یحیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بخدا! میں کبھی بھی شکم سیر ہوکر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ شیطان کہنے لگا: بخدا! میں کبھی بھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

مسانید ثابت بنانی رحمہ اللہ

ثابت رحمہ اللہ نے صحابۂ کرامؓ کی ایک جماعت کثیر سے احادیث روایت کی ہیں تاہم خصوصاً ابن عمر، ابن زبیر، شداد اور انس رضی اللہ عنہم سے زیادہ اکتساب حدیث کیا اور ان میں بھی زیادہ تر روایات حضرت انسؓ سے مروی ہیں تابعین کرام کی بھی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سے عطاء بن ابی رباح، قتادہ، ایوب، یونس بن عبید، سلیمان تیمی، حمید، داؤد بن ابی ہند علی بن زید بن جدعان اور اعمش قابل ذکر ہیں۔ تاہم ثابت رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۶۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر سہمی، حمید، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مسلمان کی تیمارداری کرنے تشریف لے گئے۔ وہ آدمی بیماری کی وجہ سے کمزور ہوکر چوزے کی طرح ہوگیا تھا۔ آپ ﷺ نے مریض سے پوچھا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگی ہے؟ کہنے لگا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اے میرے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزائیں دینی ہیں وہ مجھے دنیا میں دیدے۔ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تو ان کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں نہیں کہا: "اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار" اے اللہ! مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائیاں نصیب فرما اور مجھے آگ کے عذاب سے بچالے۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عاصم بن نضر اور خالد بن حارث دونوں سے روایت کی ہے نیز قتادہ بھی انسؓ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں دعا ہے قصہ کا ذکر نہیں۔

۲۶۱۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ہارون، حمید، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے گھسٹتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ اس کے بیٹوں نے جواب دیا: ہمارے باپ نے منت مانی ہے کہ بیت اللہ تک پیادہ پا چل کر جائے گا ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا اور وہ سوار ہوگیا۔

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الذکر باب ۷: ومسند الامام احمد ۳/۱۰۷. ومشکاۃ المصابیح ۲۵۰۲. والادب المفرد للبخاری ۷۲۷، ۷۲۸.

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی اسے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے نیز بخاری رحمہ اللہ نے یحیی بن قطان اور مروان فزازی عن حمید کی سند سے ذکر کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ہشیم عن حمید کی سند سے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن و فاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عرعرہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ بن مالک نے فرمایا: میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا اور وہ میری خدمت کیا کرتے تھے حالانکہ جریر بن عبداللہ انسؓ سے عمر میں بڑے تھے۔ جریرؓ فرمایا کرتے تھے! میں نے انصارؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کچھ کرتے دیکھا ہے اسکی مثال نہیں ملتی اس لئے میں نے جس انصاری کو دیکھا اس کا ضرور اکرام کیا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن عرعرہ شعبہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث بندار و ابوموسیٰ ونصر بن علی عن محمد بن عرعرہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، عبدالعزیز بن مختار، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل و صورت نہیں اختیار کرسکتا۔ ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے آئمہ حدیث سے اسے ذکر کیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے معلیٰ بن شداد، عبدالعزیز بن مختار کی سند سے ذکر کی ہے ابومسلم رحمہ اللہ نے شعبہ، ثابت، انسؓ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۲-مغرب سے قبل دو رکعات ...... ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، عباس بن فضل اسفاطی، ابویعلیٰ محمد بن صلت، ابوصفوان، ابن جریج، عطاء ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مؤذن جب مغرب کی آذان دے کر فارغ ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ جلدی جلدی مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور (جماعت کھڑی ہونے سے پہلے پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔

ثابت سے عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان روایت میں متفرد ہیں۔ وہ ابوصفوان اموی ہیں انکا نام عبداللہ بن سعید ہے وہ ثقہ اور مامون ہیں۔

۲۶۲۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، طلحہ بن عمرو، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لاتے جبکہ مؤذن مغرب کی آذان دے چکا ہوتا ہم (جماعت کھڑے ہونے سے پہلے) دو رکعت نماز میں مشغول ہوتے چنانچہ آپ ﷺ ہمیں ان دو رکعتوں کا حکم دیتے اور نہ ہی ان سے منع فرماتے تھے۔

یہ حدیث معتمر بن سلیمان نے ابوداؤد سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۶۲۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن یعقوب، زید بن حباب، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انسؓ نے مجھے کہا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کرلو مجھ سے بڑھ کر زیادہ قابل اعتماد کسی کو نہیں پاؤ گے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے جبرئیل علیہ السلام سے اور جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے۔

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ہم نے صرف زید بن حباب کے واسطے سے ذکر کی ہے، اور ان پر پھر اختلاف ہوا ہے۔ تاہم ابوکریب نے اس کو زید بن حباب عن میمون عن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۸، ۸/ ۵۴، ۹/ ۴۲، ۴۳، وصحیح مسلم، کتاب الرؤیا، ۱۳.

۲۶۲۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اَن پڑھ) امیوں کو اس قدر معاف فرمائے گا اتنا علماء کو معاف نہیں فرمائے گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے سیار، جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں ہم نے صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے یہ حدیث لکھی ہے

۲۶۲۶-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، سلیمان بن حسن عطار، ابوفضل واسطی، یوسف بن عطیہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں جاہل عبادت گزار ہونگے اور فاسق قراء ہوں گے۔[2]

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف یوسف بن عطیہ کی سند سے ذکر کی ہے اور یوسف بن عطیہ بصری قاضی ہیں اور ان کی حدیثیں منکر ہیں۔

۲۶۲۷-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث، حارث بن عبید، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے کہا: یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی صحبت میں ہوتے ہیں ہماری عجیب کیفیت ہوتی ہے جب ہم آپ کی صحبت سے اٹھ جاتے ہیں ہماری وہ حالت باقی نہیں رہتی ہم ڈرتے ہیں کہیں نفاق تو ہمارے اندر سرایت نہیں کر گیا!۔ فرمایا تمہارا رب کے ساتھ معاملہ کیسا ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: اللہ ظاہر و باطن میں ہمارا رب ہے۔ فرمایا: نبی کے بارے میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے؟ صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا: آپ سراً وعلانیۃً ہمارے نبی ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ نفاق نہیں ہے۔

ثابت رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حارث بن عبید ابوقدامہ متفرد ہیں۔ یہ حدیث حسن بن محمد بن صالح زعفرانی نے سعید بن منصور عن ثابت کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۶۲۸-ایک عورت کی نبی ﷺ سے محبت کا عالم......ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد و عبداللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، عبدالرحمٰن بن سلمہ، ابوزہیر عبدالرحمٰن بن مغراء، مفضل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی حدیث ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر مسلمانوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، لوگ کہنے لگے محمد قتل کیے جا چکے ہیں......حتی کہ مدینہ تک یہ افواہ پھیل گئی۔ اسی اثناء میں ایک انصاری عورت پریشانی کے عالم میں باہر نکلی اور اس نے اپنے باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر کو شہید پایا۔ مجھے معلوم نہیں اس نے اول دہلہ میں کس کو دیکھا جب آخری آدمی کے پاس سے گزری کہنے لگی یہ کون ہیں؟ صحابۂ کرامؓ نے جواب دیا: یہ تیرا باپ، بھائی، شوہر اور تیرے بیٹے ہیں سب شہید ہو چکے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی رسول اللہ ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: وہ تیرے سامنے سلامت ہیں: چنانچہ وہ عورت فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، جب آپ کسی پریشانی سے سلامت ہیں تب مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور مفضل بن فضالہ، مبارک بن فضالہ کے بھائی ہیں اور وہ بصری ہیں۔ ابوزہیر عبدالرحمٰن بن مغراء متفرد ہیں۔

۲۶۲۹-اہل عرب سے محبت کا حکم......ابونعیم اصفہانی، فاروق خطابی، حبیب بن احمد، ابومسلم کشی، معقل بن مالک، ہیثم بن جماز،

---

[1] العلل المتناهيه لابن الجوزي ١/ ١٣٣. واللآلي المصنوعة ١/ ١١٧. وميزان الاعتدال ٥٠٥١. والجامع الكبير للسيوطي ٥٢٦٨. وكنز العمال ٢٨٩٨٣.

[2] الدر المنثور ٤/ ٥٤. وتفسير ابن كثير ٨/ ٢٠٥.

ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے ساتھ محبت کرنا ایمان ہے اوران سے بغض رکھنا کفر ہے سوجس نے عربوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔[۱]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور ہیثم بن جماز متفرد ہیں۔

۲۶۳۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد، موسیٰ بن داؤد، ہیثم بن جماز، ثابت کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے عمل کو لایا جائے گا اور ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا چنانچہ اس کا عمل پلڑے میں اس وقت تک بھاری نہیں ہوگا جب تک کہ صحیفہ اللہ کے ہاتھ سے مہر زدہ کر کے نہیں لایا جائے گا پس صحیفہ مہرزدہ کر کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور بھاری ہو جائے گا اور اس صحیفے میں کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" ہوگا۔[۲]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے ہیثم بن حمران متفرد ہیں اور وہ ایک بصری قصہ گو ہیں۔

(۱۹۸) قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ[۳]

ابوالخطاب قتادہ بن دعامہؒ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپؒ حافظ، عالم، عامل، واعظ، خطیب، حافظِ حدیث اور خوف خدا سے سرشار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف شرعی اقدار کی رعایت اور نصیحت قبول کرنے کا نام ہے۔

۲۶۳۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان، ابوہلال، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی کہا کرتے تھے، جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظِ قرآن اور حافظِ حدیث کو دیکھنا چاہے اسے چاہیے کہ قتادہ رحمہ اللہ کو دیکھ لے۔ ان سے بڑا حافظ ہم نے کوئی نہیں پایا۔

۲۶۳۲- قتادہ کا قوی حافظہ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، رجاء بن جارود، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں چار دن مسلسل سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس رہا اور وہ مجھے حدیثیں سناتے رہے ایک دن کہنے لگے: تم حدیثیں لکھتے نہیں ہو؟ کیا تمہارے پلے کچھ حدیثیں ہیں جو میں نے تمہیں سنائی ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہیں میں آپ کی بیان کردہ حدیثیں جوں کی توں سنا دوں! پس میں نے وہ ساری سنی ہوئی احادیث انہیں ہو بہو اسی طرح سنا دیں اور سعید رحمہ اللہ میری طرف دیکھتے اور کہتے: تم اس کے اہل ہو کہ تمہیں حدیثیں سنائی جائیں، سوال کرتے جاؤ...... پس میں ان سے سوال کرنے لگا۔

(سعید بن المسیبؒ وہ بارعب شخصیت تھیں جن کے حلقۂ درس میں کسی کو بغیر اجازت سوال کرنے کی جرأت نہیں تھی لہذا حضرت سعیدؒ بن المسیب کا حضرت قتادہؒ کو کھلے عام ہمیشہ کیلئے سوال کرنے کی اجازت عطا فرمانا قتادہؒ کیلئے باعثِ فخر شیٔ ہے۔ اصغر)

۲۶۳۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن اخیہ سعدان بن نصر، حسین بن مہدی، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی

۱۔ انظر الحدیث۔ المستدرک ۴/ ۸۷ و کشف الخفاء ۱/ ۴۱۳۔ والاسرار المرفوعة ۱۸۲۔ و کنزالعمال ۳۳۹۲۴۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۷/ ۲۵۶۱۔

۳۔ تہذیب التهذیب ۸/ ۳۵۱۔ والتقریب ۲/ ۱۲۳۔ والتاریخ الکبیر ۷/ ۱۸۵۔ والجرح والتعدیل ۷/ ۱۳۳۔ وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۹۹۔

ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی دل نے اسے ضرور محفوظ کیا ہے۔

۲۶۳۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدبہ، ہمام...... قتادہؒ کہتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ مجھ سے کہنے لگے: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس مسئلہ میں زیادہ سوال کرنے والا ہو جس میں تمہاری رائے اس سے مختلف ہو۔ قتادہؒ نے عرض کیا سوال وہ ہی کرے گا جو اس کو سمجھے گا۔

۲۶۳۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن عبدالملک، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آٹھ دن اقامت کی۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ آٹھویں دن ان سے بطور محبت کہنے لگے: اے نابینا آدمی! کیا تم کوچ کر رہے ہو، تم نے مجھے سرکش بنا دیا ہے۔

۲۶۳۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، محمد بن مسعود طرسوسی، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس حدیث میں تکرارِ حدیث مجلس کی نورانیت کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے کبھی کسی کو نہیں کہا کہ مجھے حدیث دوبارہ دہراؤ۔

۲۶۳۷- قتادہؒ کی فضیلت...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، علی بن بشر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں ایک کبوتری دیکھی ہے جو موتی اٹھاتی ہے اور پھر پھینک دیتی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ نے تعبیر دی اور فرمایا: وہ قتادہ ہیں۔ مین نے ان سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔

۲۶۳۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن یعقوب، محمد بن ہارون، موسیٰ بن اسماعیل، ابوہلال، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے شہسوار تھے۔

۲۶۳۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہؒ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: قرآن مجید لیجئے اور مجھ سے سنئے! چنانچہ قتادہؒ نے سورت بقرہ پڑھی اور ایسی صاف صاف پڑھی کہ نہ واؤ چھوڑا اور نہ الف چھوڑ، اور نہ ہی کوئی اور حرف چھوڑا۔ سعیدؒ کہنے لگے: اے ابونضر! آپ نے تو خوب پختہ یاد کی ہے! قتادہؒ نے عرض کیا: ہاں میں نے پختہ یاد کی ہے۔ لیکن مجھے سورت بقرہ کی بنسبت صحیفۂ جابر زیادہ اچھی طرح حفظ ہے حالانکہ جابرؓ کے پاس میں نے صرف اس کو ایک دفعہ پڑھا ہے۔

۲۶۴۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، عرفہ بن ہیثم ابومحفوظ، ابن علیہ، روح بن قاسم، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ جب کوئی حدیث سنتے اسے فوراً اچک لیتے اور جب حدیث سنتے گریہ وزاری کرنے لگتے اور حرکت میں آجاتے حتیٰ کہ حدیث ازبر حفظ کر لیتے۔

۲۶۴۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، ہدبہ، حزم...... عاصم احول کہتے ہیں میں قتادہؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران آپ عمرو بن عبید کا تذکرہ کرنے لگے اور ان پر شدومد سے تنقید فرمانے لگے۔ میں نے کہا اے ابوخطاب! میں علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ فرمانے لگے: اے حیلہ گر انساں! کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب کوئی آدمی بدعت ایجاد کرتا ہے تو مناسب ہے کہ اس کی ایجاد کردہ بدعت کا تذکرہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ اس بدعت کو ڈر کر چھوڑ دے۔

۲۶۴۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، عوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں نے تیس سال سے رائے کے ساتھ فتویٰ نہیں دیا۔

۲۶۴۳-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے بندے تھے وہ مرتے دم تک ایک متعلم کی حیثیت سے رہے۔

۲۶۴۴-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارک کو طہارت کے ساتھ پڑھا جائے۔

۲۶۴۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء "اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: علم کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ دل میں اللہ کا خوف وخشیت ہو۔

۲۶۴۶-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، اسحٰق، حسین، شیبان، قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ " والیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ" اور اسی کی طرف اچھے کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل کو اللہ تعالیٰ اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ (فاطر۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کوئی قول عمل کے بغیر قابل قبول نہیں سو جس نے اچھا عمل کیا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

۲۶۴۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، حجاج اسود قسملی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو چاہتا ہے کہ نیکی تب کرے گا جب تو اپنے اندر نشاط پائے گا تو تیرا نفس سستی اور اکتاہٹ کی طرف زیادہ مائل رہے گا لیکن بندہ مؤمن ہوشیار، سخت جان اور قوی ہوتا ہے اور مؤمنین اللہ تعالیٰ کے سامنے دن رات گڑگڑانے والے ہوتے ہیں اور مؤمنین ہمہ وقت سراً وعلانیۃً (پوشیدہ اور ظاہر) یا ربنا! یا ربنا! کہتے رہتے ہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ ان کی پکار سن لیتے ہیں۔

قتادہؒ کے خطابات

۲۶۴۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق حربی، حسین بن محمد مروزی، شیبان بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! لوگوں کے مال واولاد پر اعتبار نہ کر! لیکن ان کے ایمان اور نیک عمل کا اعتبار کر۔

جب تم کسی نیک بندے کو اللہ کے حضور عمل کرتا دیکھو تو اس کی اتباع کرو اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جہاں تک ہو سکے، جبکہ ساری قوت وطاقت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ نیز فرمایا: صغیرہ گناہ تھوڑے تھوڑے جمع ہو کر اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ بخدا! ہم جانتے ہیں کہ چھوٹے گناہوں سے ڈرنے والا ہی بڑے گناہوں سے بچنے والا ہوتا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "فمن الناس من یقول ربنا آتنا فی الدنیا و مالہ فی الآخرۃ من خلاق "ترجمہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا فرما ان کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہ بندہ دنیا کی نیت کرتا ہے۔ اسی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اسی کے لئے اس کی تگ ودو ہے۔ اس کا مقصد اور مطلب دنیا ہے۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا و آخرت میں اچھائیاں نصیب فرما، اس بندے نے آخرت کی نیت کی اس کے لئے اس نے خرچ کیا اور اس کی طلب ومقصد آخرت رہی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ عنقریب پھسلنے والے پھسلیں گے سو اس کا اعلان اللہ نے پہلے کر دیا اور دھمکی بھی دے دی تاکہ مخلوق پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے۔

۲۶۴۹-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، یزید بن زریع، ہشام دستوائی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ گناہ سے روکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ اس گناہ میں پڑے گا لیکن یہ اللہ کی حجت ہے۔

۲۶۵۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، اسحق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس معاہدہ کو توڑنے سے اجتناب کرو سو اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کا اعلان پہلے ہی کر دیا اور اس کی دھمکی دے دی اور قرآن مجید کی آیات میں جگہ جگہ بطور نصیحت اور حجت کے اس معاہدہ کو ذکر کر دیا۔ عقل، فہم اور علم والوں کے ہاں وہ امور عظمت والے ہیں جن کو اللہ نے عظمت دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کی شدت کو نقض عہد سے زیادہ شدید نہیں بنایا۔ بے شک مؤمن زندہ دل اور صاحب بصیرت ہوتا ہے کتاب اللہ کو سن کر اس سے نفع اٹھاتا ہے اسے یاد کرتا ہے حفظ کرتا ہے اور اللہ کے بیان کردہ مفہومات کو سمجھتا ہے...... جبکہ کافر گونگا، بہرہ، پتھر دل ہوتا ہے، بھلائی کی کوئی بات نہیں سنتا نہ یاد کرتا ہے نہ حفظ اور نہ ہی اسکا علم رکھتا ہے۔ الغرض وہ ضلالت و گمراہی میں سر تا پاؤں گھسا ہوتا ہے۔ ضلالت و گمراہی سے نکلنے کا کوئی رستہ نہیں پاتا۔ شیطان کا پیروکار ہوتا ہے اور اس کے چکروں میں مکمل گرفتار ہوتا ہے۔ پھر قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ پڑھی: "وامرنا لنسلم لرب العالمین" (انعام ۷۱) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی تعلیم محمد عربی ﷺ اور ان کے صحابۂ کرامؓ کو دی ہے تاکہ اہل ضلالت کے ساتھ خصومت و حجت قائم کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تعلیم دی اور بہت اچھی تعلیم دی تمہیں ادب سکھلایا اور کیا خوب اچھا ادب سکھلایا۔ پس آدمی اللہ کے سکھائے ہوئے کو اپناتا ہے اور اس میں پڑنے کا تکلف نہیں کرتا جس کا اسے علم نہیں ہوتا جس سے وہ اللہ کے دین سے نکل جائے۔ تم اپنے آپ کو تکلف، غلو اور تکبر سے بچاؤ۔ اللہ کے لئے تواضع کرو اللہ تمہیں رفعتیں عطا فرمائے گا۔ بخدا! ہم نے بہت سارے لوگوں کو فتنوں کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ فتنوں میں وہ گھستے چلے گئے جبکہ کچھ دوسرے لوگ فتنوں سے سراسر دست کش رہے۔ ان کا مطمح نظر خوف اور خشیت رب تھی۔ چنانچہ جب فتنوں کا سد باب ہوا تو فتنوں سے دور رہنے والے طبعی طور پر خوش تھے۔ ان کے دل ٹھنڈے تھے، ان کی کمریں بوجھ سے بالکلیہ آزاد تھیں۔ جبکہ فتنوں میں حصہ لینے والے ان کے بالکل برعکس تھے، ان کے اعمال ان کے دلوں پر گھٹن بن کر رہ گئے، اللہ کی قسم! اگر لوگ فتنوں کو آتے ہوئے اچھی طرح دیکھ لیں جس طرح انہیں ختم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو انہیں لوگوں کی بے عقلی سمجھ میں آتی۔ بخدا! جب بھی کوئی فتنہ پروان چڑھا شک وشبہ کی وجہ سے اٹھا۔ جبکہ میں صاحب دنیا کو اس سے کبھی خوش خوش، کبھی غمزدہ، کبھی راضی اور کبھی ناراض...... ہر حالت میں دیکھتا ہوں۔ بخدا! اگر دنیا کے گرداب میں اسکا گھناؤنا بادل پڑتا تو انسان اسکا تلفظ کرتا اور اسکے لئے اسکا فیصلہ ہو جاتا۔

۲۶۵۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارے اوپر معاہدہ کو پورا کرنا واجب ہے۔ ان معاہدوں کو مت توڑو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے توڑنے سے منع فرمایا ہے، اور ان معاہدوں کو اللہ تعالیٰ نے پیشگی ذکر کر دیا ہے تقریباً بیس سے زیادہ آیات میں ان معاہدوں کو بطور نصیحت، مقدمہ اور حجت کے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ولنسکننکم الارض من بعدهم" ہم تمہیں ضرور ان کے بعد زمین میں سکونت بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے دنیا میں مدد اور آخرت میں جنت کا وعدہ کر دیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے کہ کس کو زمین پر بسائے گا...... پس فرمان باری تعالیٰ ہے: "ولمن خاف مقامي وخاف وعيد" (ابراہیم ۱۴) (یہ وعدہ) اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور میری وعید سے بھی ڈرا۔ ایک دوسرا فرمان ہے "ولمن خاف مقام ربه جنتان" (الرحمٰن/۴۶)۔ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ثابت ہے اور اہل ایمان اس مقام سے ڈرتے ہیں اور پھر اس کی تیاری میں دن رات جانفشانی سے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ اسکا فرمان ہے "فلاتحسبن الله مخلف وعده رسله" اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے والا نہ گمان کرو۔ اللہ کے رسولوں نے خوف دل میں بٹھائے رکھا اور دن رات جانفشانی سے کام لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلال" اس دن کے آنے سے پہلے،

جس میں نہ بیع ہوگی نہ دوستی (ابراہیم ۳۱)۔ دنیا میں گہری دوستی ہوتی ہے اور لوگ آپس میں دنیا دوستی کرتے ہیں۔ آدمی کو چاہیے وہ دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور کس کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ پس اگر اس کی دوستی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اسکو چاہیے کہ اس دوستی پر مداومت کرے اور اگر اسکی دوستی غیر اللہ کے لئے ہو تو پھر اسے جان لینا چاہیے کہ ہر دوستی قیامت کے دن عداوت میں بدل جائے گی صرف پرہیز گاروں کی دوستی باقی رہے گی۔

۲۶۵۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابراہیم ابواسماعیل قنات کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی نے نیند کو روک دیا ہے چنانچہ اسلام سے پہلے صحابۂ کرام سوتے تھے جب اسلام کا سورج طلوع ہوا انہوں نے اپنی نیند، اموال اور جسموں کو دن رات قربت خداوندی کا ذریعہ بنالیا۔

۲۶۵۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، سعید، قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابۂ کرامؓ کے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ منافق رات کو بہت کم جاگتا ہے۔

۲۶۵۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، عبدالوہاب، سلام بن مسکین ابوروح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ لوگ آگ کو نہیں روندتے صرف نشانات کو روندتے ہیں۔ اور لوگ ردی باتیں کرتے ہیں۔ نیک آدمی نیک کے نقشِ قدم پر چلتا ہے اسکا عمل نیک کے عمل کی طرح ہوتا ہے۔ برا آدمی برے کے نقش قدم پر چلتا ہے اور اس کا عمل برے آدمی کے عمل کی طرح ہوتا ہے اور دونوں کا اجر اور سزا برابر ہوتی ہے۔ برے کی سزا برے جیسی۔ نیک کا اجر نیک جیسا۔ اور نیک پرہیز گار آدمی اپنے فعل کے قریب ہوتا ہے اسی کو کرتا ہے۔ اور فاسق فاجر بد بخت آدمی اپنے فعل کے پاس ہوتا ہے اور اسی پر اس کا کام ہے۔ ہر ایک کا معاملہ اس کے گزشتہ عمل کے مطابق ہوگا اور وہ اپنے کئے ہوئے اعمال کا معاینہ کرے گا۔ اگر عمل اچھا ہے تو اس کے ساتھ بھی اچھائی والا معاملہ ہوگا اور اگر اسکا عمل برا ہے تو اس کے ساتھ بھی برائی والا معاملہ ہوگا۔

۲۶۵۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن ابی مطیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ ایک ہفتہ میں قرآن ختم کرتے جب رمضان آتا ہر تین دنوں میں ختم کرتے اور جب ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن آتے ہر دن ایک قرآن ختم کرتے۔

۲۶۵۶-ابونعیم اصفہانی، ابوعلی محمد بن احمد، اسحٰق بن حربی، حسین مروزی، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "وتطمئن قلوبهم بذكر الله" (الرعد/۲۸) اور مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل اور مانوس ہوتے ہیں۔ آیت کریمہ "فلولا انه كان من المسبحين" (الصافات/۱۴۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یونس علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے لہذا اپنی مصیبت سے نجات پاگئے۔ حکمت میں کہا جاتا تھا کہ جب عامل کو ٹھوکر لگتی ہے عمل صالح اس کو بلند کر دیتا ہے اور جب پچھاڑ دیا جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی سہارا پالیتا ہے۔ اور قتادہ نے آیت کریمہ " والذين هم عن اللغو معرضون" (المؤمنون ۳) اور اللہ کے بندے لغو باتوں سے اعراض کر جاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا! بخدا! اللہ تعالیٰ کا امر انہیں باطل سے پھیر دیتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق شروع کی تو فرشتے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کی تخلیق نہیں کرے گا جو ہم سے زیادہ علم والی ہو اور ہم سے افضل واشرف ہو، سو فرشتے آدم علیہ السلام کی تخلیق کی آزمائش میں مبتلا کر دیے گئے۔ سو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس آزمائش میں چاہے مبتلا کرتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے کہ کون اسکا فرمانبردار ہے اور کون نافرمان، جو دنیا اور آخرت میں غور وفکر کرتا ہے وہ ان دونوں میں سے ایک کی برتری دوسری پر جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا دارِ بلا اور دار فنا ہے، آخرت دار بقاء اور دارِ جزاء ہے۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان لوگوں میں

سے ہو جاؤ جو دنیا کی حاجت کو آخرت کی حاجت کے لئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔

۲۶۵۷-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر عدنی، سفیان، حسن جعفی، ابن قاسم بن ولید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان "والباقیات الصالحات" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر وہ نیک عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہو وہ باقیات صالحات میں داخل ہے۔

۲۶۵۸-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، عبداللہ بن محمد، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی عروبہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: موت کی تمنا کسی نے بھی نہیں کی، نبی نے اور نہ ہی غیر نبی نے...... صرف یوسف علیہ السلام ایسے تھے کہ جب اللہ کی نعمتیں ان پر کامل ہو گئیں اور ان کے کام سب پورے ہو گئے تو وہ اللہ کی ملاقات کے مشتاق ہو گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "رب قد اتیتنی من الملک وعلمتنی من تأویل الاحادیث" (یوسف ۱۰۱) اے میرے رب تو نے مجھے بادشاہت نصیب فرمائی اور خوابوں کی تعبیر سکھلائی۔

۲۶۵۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابار، ابوعمار، فضل بن موسیٰ، حسن بن واقد، مطر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائیں اس کے ساتھ ایسی جماعت ہو جاتی ہے جو مغلوب نہیں ہوتی اس کے ساتھ ایسا چوکیدار ہوتا ہے جو سوتا نہیں اور ایسا رہنما ہوتا ہے جو راستہ گم نہیں کرتا۔

۲۶۶۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، محمد بن یحییٰ ازدی عبدالوہاب، سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے آخرت میں اللہ کی کرامت اس کے لئے خاص ہو جاتی ہے۔

۲۶۶۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، حسین بن محمد، نوح بن حبیب، عبدالرزاق، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے قتادہ رحمہ اللہ کے بیٹے کو تھپڑ مارا۔ ان کا بیٹا بلال بن ابی بردہ کے پاس اپنی فریاد لے گیا۔ لیکن بلال نے ان کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔ پھر وہ شکایت قسری سے کی: قسری نے لکھا: تو نے ابوخطاب (قتادہ) کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ لہذا بلال نے دوبارہ اس آدمی کو بھی بلایا اور اہل بصرہ کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی بلالیا۔ وہ لوگ ہانی (جس نے تھپڑ مارا تھا اس) کے لئے سفارش کرنے لگے: لیکن قتادہ رحمہ اللہ نے سفارش قبول نہ کی اور کہنے لگے میرا بیٹا بھی اس آدمی کو تھپڑ مارے گا جس طرح اس نے اس کو مارا ہے۔ قتادہ رحمہ اللہ اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے! اپنی آستینیں اوپر چڑھالو اور اپنا ہاتھ بلند کر کے زور کا تھپڑ مارو چنانچہ اس نے اپنی آستینیں چڑھالیں اور اپنا ہاتھ اٹھا کر طمانچہ مارنے ہی کو تھا کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے: ہم اسے طمانچے کا بدلہ محض اللہ کے لئے ہبہ کرتے ہیں چونکہ کہا جاتا ہے معافی کا اختیار بدلہ لینے پر قدرت رکھنے کے بعد ہوتا ہے۔

۲۶۶۲-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن احمد بن حسین، محمد بن جعفر بن ملاس، احمد بن ابراہیم بن ملاس، زید بن یحییٰ، سعید بن بشیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت میں ایک کھڑکی ہوگی جو جہنمیوں کی طرف کھلتی ہوگی پس اہل جنت اس کھڑکی سے جہنمیوں کی طرف جھانکیں گے اور کہیں گے! تم بدبختوں کا کیا حال ہے ہم تمہاری تادیبی کاروائیوں کی بدولت جنت میں داخل ہوئے۔ جہنمی جواب دیں گے ہم تمہیں دنیا میں حکم کرتے تھے اور خود فرمانبرداری نہیں کرتے تھے۔ تمہیں برائیوں سے روکتے تھے اور خود نہیں رکتے تھے۔

۲۶۶۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحق حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اے ایمان والو! جو اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس پر صبر کرو، اہل باطل کو مغلوب کرتے رہو چونکہ تم ہی حق پر ہو اور اہل باطل گمراہی پر ہیں، اللہ کے راستے میں سرحدوں کی حفاظت کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲۶۶۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن روح شعرانی، ابو اصبغ بن یزید، مریم بن عثمان، سلام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب" جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسا راستہ نکال لیتے ہیں اور اسے اس جگہ سے رزق پہنچاتے ہیں جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کے شبہات اور موت کے وقت کی سختیوں سے نکلنے کے اسباب پیدا فرمادیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جس جگہ کے بارے میں اسے امید ہوتی ہے اور ایسی جگہ سے بھی جس کے بارے میں اسے امید نہیں ہوتی۔

۲۶۶۵-ابونعیم اصفہانی، خیثمہ بن سلیمان، عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن عمرو الحنفی، خلید بن دعلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" جس دن آدمی اپنے بھائی، اپنے ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا! ہابیل قابیل سے بھاگے گا اور ہمارے نبی ﷺ اپنی ماں سے بھاگیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے بھاگیں گے۔ لوط علیہ السلام اپنی بیوی سے اور نوح علیہ السلام اپنے بیٹوں سے بھاگیں گے۔

(حضور ﷺ کے والدین کے متعلق خاموشی رکھنا بہتر ہے وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں مبادا ہماری ان کے متعلق بحث و تمحیص سے سرکار دوعالم حضور ﷺ کو اذیت پہنچے۔ قیامت کے دن خدا جو فیصلہ فرمائے گا اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ نیز مذکورہ آیت کی مشہور تفسیر جو جمہور مفسرین سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ ہر گناہ گار انسان اپنے متعلقین یعنی ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے اس لئے بھاگے گا کہ کہیں وہ اپنے کسی حق کا مطالبہ نہ کردیں یا کسی نیکی کا سوال نہ کرنے لگ جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اصغر)

۲۶۶۶-ایک باب علم کا حاصل کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے..... ابونعیم اصفہانی، ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، محمد بن جریر، یونس بن عبدالاعلی، محمد بن عبدالعزیز، شہاب بن خراش کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر علم کا ایک باب حفظ کرے اس کا ایسا کرنا ایک کامل سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۲۶۶۷-ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ایوب، روح، قرہ بن خالد کہتے ہیں قتادہ رحمہ اللہ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی حدیث گزرتی تو یوں کہتے: الا الی اللہ تصیر الامور! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

۲۶۶۸-ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو کامل، ابوعوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن صرف تین جگہوں میں پایا جاتا ہے: وہ گھر جس میں اپنا سر چھپائے، وہ مسجد جسے وہ آباد کرے اور روزی کیلئے دنیا کا کوئی کام، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۲۶۶۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ بن فضل، محمد بن حسین بن مکرم، یعقوب دورقی، وکیع، ابواشہب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: شر سے دور رہو جس طرح کہ شر تم سے دور رہتا ہے۔ چونکہ ایک شر دوسرے شر کو پیدا کردیتا ہے۔

مسانید قتادہ بن دعامہ

قتادہ رحمہ اللہ نے صحابۂ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ خصوصاً ان میں سے انس بن مالکؓ ابوطفیل، عبداللہ بن سرجس اور حنظلہ رضی اللہ عنہم سے آپؒ نے اکتساب حدیث کیا۔ اور قتادہ سے تابعین کی بھی ایک بڑی جماعت

احادیث روایت کرتی ہے۔ ان میں سے سلیمان تیمی، حمید طویل، ایوب سختیانی، مطر الوراق، محمد بن جحادہ، اور منصور بن زاذان قابل ذکر ہیں، نیز قتادہ رحمہ اللہ سے بڑے بڑے آئمہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

تاہم قتادہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی حضرت انسؓ کی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۶۷۰- ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد کسان قاضی یوسف، مسدد، یحیٰی بن سعید، شعبہ، ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، ہدبہ، ہمام بن یحیٰی قتادہ رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا! میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا اور میں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا جہل کا دور دورہ ہوگا، بلا تردد شراب پی جائے گی۔ عورتیں بکثرت ہوں گی اور مرد قلت میں ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا نگہبان ہوگا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے ہشام اور شعبہ کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث قتادہ رحمہ اللہ سے مطر الوراق، معمر، حماد بن سلمہ، ابوعوانہ، صعق بن حزن، خالد بن قیس، حکم بن عبدالملک، حبیب بن ابی حبیب، قرہ بن خالد، ابو مرزوق اور سعید بن بشیر روایت کرتے ہیں۔ بعض نے حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ۔

۲۶۷۱- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن یوسف، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو تو جان لے کہ بے شک وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ہرگز اپنے سامنے اور اپنی دائیں طرف نہ تھوکے لیکن اپنی بائیں جانب یا پاؤں تلے تھوکے۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی سندات سے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۶۷۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن یثم، جعفر بن محمد بن شاکر، حسین بن محمد مروزی، شیبان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا: کافر کو قیامت کے دن چہرے کے بل چلا کر میدان حشر میں کیسے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ ذات جو اس کو پاؤں کے بل چلانے کی قدرت رکھتی ہے وہی ذات اس کو چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۶۷۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، احمد بن یونس، ایوب، عتبہ، فضل بن بکر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ بے دھڑک بخل، اتباع خواہشات، اور آدمی کا عجب میں مبتلا ہونا۔ (یہ تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں) پوشیدہ اور ظاہراً خوف خدا، فقر اور مالداری میں میانہ روی اور غضب و رضا میں عدل سے کام لینا۔ (یہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں)[3]

قتادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو عکرمہ بن ابراہیم نے ہشام، یحیٰی بن ابی کثیر، قتادہ رحمہ اللہ، انسؓ کے

۱۔ صحیح مسلم ۲۰۵۶. وصحیح البخاری ۹/ ۳۳۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۱. وصحیح البخاری ۲/ ۸۲.

۳۔ الکنی للدولابی ۱/ ۱۵۱. وکشف الخفا ۱/ ۳۸۶. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۱۹۲. ۲۷۷، ۳۰۷، ۳۰۴. وتخریج الاحیاء ۱/ ۱۶. ومجمع الزوائد ۱/ ۹۰. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۲۲ وامالی الشجری ۲/ ۲۱۸. وتفسیر القرطبی ۱۶/ ۱۶۷.

سلسلۂ سند سے روایت کیا ہے۔

۲۶۷۴- دنیالا الہ الا اللہ کہنے والوں کے دم سے قائم ہے ...... ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن اسماعیل بن علی بن ابی بکر اسفدنی، عبداللہ بن عبید اللہ انصاری، بکر بن ظبیان، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! اگر کلمۂ توحید "لاالہ الا اللہ" کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوتا تو میں جہنم کو اہل دنیا پر مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری بندگی کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں نافرمانی کرنے والے کو پل جھپکنے کے برابر بھی مہلت نہ دیتا۔

اے موسیٰ! حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان لایا وہ مخلوق میں افضل تر ہے۔ اے موسیٰ! نافرمان کی ایک بات (گناہ کے حساب سے) دنیا میں پائی جانے والی ریت کے سب ذرات کے برابر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے میرے رب! نافرمان کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: نافرمان وہ آدمی ہے جسے اس کے والدین پکاریں اور وہ ان کی پکار پر لبیک نہ کہے[1]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور انصاری اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم عبدالرحمٰن بن ہانی نخعی، محمد بن عبید اللہ عرزمی، قتادہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر وثواب بندے کو مرنے کے بعد اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ جس آدمی نے دوسروں کو علم سکھلایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کنواں کھودا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنوائی، یا اپنے پیچھے قرآن وراثت میں چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہے[2]

قتادہؒ کی یہ حدیث غریب ہے۔ ابونعیم عرزمی قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، داؤد بن الزبرقان، مطر قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال جاری نہر کی طرح ہے جس کا پانی میٹھا ہو اور وہ نہر تم میں سے کسی کے دروازے پر سے گزر رہی ہو اور وہ آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا! یعنی گناہوں کی میل[3]

انسؓ، قتادہ رحمہ اللہ اور مطر کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور داؤد مطر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۷- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر، ابوالجماہر، سعید بن بشیر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سوتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا فرماتے:

اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک

اے میرے رب! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا[4]

---

[1]. کشف الخفا ۱/ ۳۸۸.

[2]. اتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۱۱۴. ۵/ ۵۹. والترغیب والترھیب ۱/ ۹۷. وتفسیر القرطبی ۱۹/ ۹۹. وکنز العمال ۴۳۶۶۲، ۴۳۶۷۱.

[3]. صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۸۴. ومسند الامام احمد ۲/ ۴۲۶، ۳/ ۳۰۵.

[4]. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین رقم ۶۲ . وسنن الترمذی ۳۳۸۹، ۳۳۹۹، ومسند الامام احمد ۴/ ۲۹۰، ۲۹۸، ۳۰۴، ۶/ ۲۸۷.

سعید بن بشیر قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۸- چار عظیم عورتیں...... ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں تمام جہانوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ زوجہ فرعون (ملعون، اقتداء کے لئے) کافی ہیں۔[۱]

قتادہ کی اس حدیث کو ان سے روایت کرنے میں معمر متفرد ہیں۔ یہ حدیث آئمہ حدیث نے عبدالرزاق، احمد، اسحق، ابو مسعود سے بھی روایت کی ہے۔

۲۶۷۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلوی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال، قتادہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ایک لاکھ آدمی جنت میں داخل ہوں گے ابوبکرؓ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے؟ ارشاد فرمایا: اور اتنے ہی اور (سلیمان بن حرب نے اپنے کھلے ہاتھ سے اشارہ کیا) ابوبکرؓ نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے۔ حضرت عمرؓ بولے: اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں کہ سارے لوگوں کو ایک ہی لپ میں ڈال کر جنت میں داخل فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔[۲]

قتادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ابو ہلال اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں ابو ہلال کا نام محمد بن سلیم راسبی ہے وہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں۔

(۱۹۹) محمد بن واسع رحمہ اللہ[۳]

ابوعبداللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ عامل، خشوع وخضوع کے متوالے اور عبادت گزار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع وخضوع، قناعت وتذلل ہے۔

۲۶۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ قرآء حضرات دومنہ رکھتے ہیں: جب بادشاہوں سے ملتے ہیں بلا روک ٹوک کے ان کے اخلاق اختیار کر لیتے ہیں اور جب اہل آخرت سے ملتے ہیں تو ان جیسے بن جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے قاری بنو اور محمدؒ بن واسع بھی اللہ کے قاری ہیں۔

۲۶۸۱- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: قراء تین قسم پر ہیں ایک قاری رحمٰن کے لئے ہے، ایک قاری دنیا کے لئے ہے اور ایک قاری بادشاہوں کے لئے ہے اے لوگو! محمدؒ بن واسع میرے نزدیک قرآء الرحمٰن میں سے ہیں۔

۲۶۸۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبداللہ بن ناجیہ، نصر بن علی، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: امراء کے قراء بھی ہوتے ہیں اور اغنیاء کے قاری بھی ہوتے ہیں اور محمد بن واسع رحمٰن کے قرآء میں سے ہیں۔

۲۶۸۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، الورکانی، ابوشہاب الحناط عبد ربہ بن نافع، لیث بن ابی سلیم، محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں کو اس کی طرف

۳[۱]۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۳۵. والمستدرک ۳/ ۱۵۷.

۴[۲]۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۹۳. وکنز العمال ۳۴۹۱۱، ۵۶۹۹۔

۵[۳]۔ تہذیب التہذیب ۹/ ۴۹۹. التقریب ۲/ ۲۱۵. التاریخ الکبیر ۱/ ۲۵۶. الجرح ۸/ ۱۱۳. وطبقات ابن سعد ۷/ ۲۴۱.

متوجہ کردیتا ہے۔

۲۶۸۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، ابویحیی صاعقہ، عبداللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمدؒ بن واسع جب مغرب کی نماز پڑھتے اپنے مصلی پر ہی چپک کر بیٹھ جاتے، ایک مرتبہ حیاط ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ محمدؒ بن واسع اپنی دعا میں یوں فرمارہے تھے: اے اللہ! میں ہر برے مقام، برے ٹھکانے، برے مدخل، برے مخرج، برے عمل، برے قول اور بری نیت سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں ...... میری مغفرت فرمادے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو بھی میرے اوپر رجوع فرما اور میں تیری طرف اطاعت ڈالتا ہوں پکڑ سے پہلے پہلے۔

۲۶۸۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی، اصمعی، سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کے صحیفے جیسا صحیفہ لیکر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں۔

۲۶۸۶-**محمدؒ بن واسع کی جانفشانی** ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، احمد بن کثیر شابہ، ابوطیب موسیٰ بن بشار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کی صحبت میں مکہ سے بصرہ تک گیا۔ چنانچہ محمدؒ بن واسع پوری پوری رات نماز پڑھتے رہتے، حتی کہ حدی خواں کو حکم دیتے وہ پیچھے ہو جاتا اور آپ رحمہ اللہ بلند آواز سے قرات کرتے، لیکن حدی خواں ان کی آواز کو نہیں سمجھ پاتا تھا۔ بعض دفعہ رات کے آخری حصہ میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے اور محمدؒ بن واسع نماز میں مشغول ہو جاتے جب صبح کا وقت ہوتا ایک ایک کرکے ساتھیوں کو جگاتے اور کہتے نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ جاؤ! اگر پانی دستیاب ہے تو وضو کرلو ورنہ تیمم کرکے نماز پڑھ لو اور جو تھوڑا بہت پانی ہے اسے پینے کے لئے رہنے دو۔

۲۶۸۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، اسحٰق بن ابراہیم، حماد بن زید، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے موت قریب تر ہے، امیدیں کوسوں دور ہیں اور اعمال بد کا بوجھ کاندھے پر لدا ہوا ہے۔

۲۶۸۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد دورقی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، نصر، ...... عبدالواحد بن زید کہتے ہیں: میں حوشب کے پاس حاضر ہوا اور وہ مالکؒ بن دینار کے پاس تشریف لائے اور کہا: اے ابویحیی: میں نے خواب میں ایک منادی کو دیکھا ہے جو آواز لگاتا ہے کہ اے لوگو! کوچ کرو! کوچ کرو! میں نے صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کوچ کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ مالکؒ بن دینار نے ایک زوردار چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے۔ معتمر کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کو زین القرآء کا نام دیتے تھے۔

۲۶۸۹-ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبدالکبیر بن عبدالرحمٰن عدوی، ابن یزید اسفاطی، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم عبدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید بستان العارفین ہیں تم نے جہاں کہیں اترنا ہو تو اس بستان میں سیر وتفریح کے لئے اترو۔

۲۶۹۰-**اللہ کیلئے کیا جانے والا عمل** ...... ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحیی بن ابی حاتم، یحیی بن حریث، یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز مردوں کو پایا ہے کہ ان کا سر اور ان کی اہلیہ کا سر ایک تکیے پر ہوتا تھا اور ان کے آنسوؤں سے تکیہ بھیگ جاتا تھا جبکہ ان کے پاس لیٹی ہوئی ان کی بیوی کو شعور نہیں ہوتا تھا۔ میں نے ایسے مردوں کو بھی پایا ہے کہ دوران نماز صفوں میں کھڑے کھڑے آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھیاں اور رخسار تر ہو جاتے تھے

جبکہ صفوں میں ساتھ کھڑے ہونے والے نمازی کو اس کا شعور تک نہ ہوتا تھا۔

۲۶۹۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس، محمد بن نعیم، عبدالعزیز بن ابان، عمران بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اللہ والا بیس سال سے رورہا تھا حالانکہ اسکی بیوی کو اس کے ایک آنسو بہانے کی بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔

۲۶۹۲-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن قواریری، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس گئے تاکہ ان کی تیمارداری کر آئیں، وہ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ اتنے میں یحیٰ بکاء (بکاء بمعنی زیادہ رونے والا) نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حاضرین کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! دروازے پر آپ کے بھائی ابوسلمہ (یحیٰ) کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت طلب کررہے ہیں۔ پوچھا: کون ابوسلمہ! حاضرین نے جواب دیا: یحیٰ! دوبارہ پوچھا: کون یحیٰ؟ حاضرین نے جواب دیا؟ یحیٰ بکاء۔ حماد کہتے ہیں: محمدؒ بن واسع کو پہلے سے معلوم تھا کہ وہ یحیٰ بکاء ہیں چنانچہ فرمانے لگے: تمہارے وہ دن بہت برے ہوں گے جب تمہیں رونے کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

۲۶۹۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، سیار، ابن شوذب کہتے ہیں: محمدؒ بن واسع ایک مرتبہ ایک مجلس میں حاضر ہوئے جس میں حاضرین مجلس اجتماعی طور پر رورہے تھے: جب حاضرین مجلس رونے سے فارغ ہوئے تو کھانا حاضر کیا گیا، لیکن محمدؒ بن واسع مجلس سے اٹھ کر دور کونے جا بیٹھے۔ حاضرین نے انہیں کھانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جواب دیا: کھانا وہی کھائے جس نے مجلس میں رونے کا فریضہ انجام دیا ہو۔ گویا کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ رونے کے بعد کھانا کھانے کو باعث عیب سمجھ رہے تھے۔

۲۶۹۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سیار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے جعفر کہتے ہیں کہ جب میں اپنے دل کو پتھر دل سمجھتا تھا فوراً میں محمدؒ بن واسع کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب میں ان کا چہرہ دیکھتا یوں لگتا گویا ان کا چہرہ اس عورت کے چہرے کی طرح ہے جس کا بیٹا مر چکا ہو۔

۲۶۹۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، سعدان بن یزید عسکری، ہیثم بن جمیل، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے جب کہا جاتا: اے ابوعبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے: اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی طرف ایک ایک مرحلہ آگے بڑھ جارہا ہو۔

۲۶۹۶-امت کے ابدال ......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن شبیب، سلیمان بن داؤد شاذ کونی، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے وہب بن منبہ کے ایک ہم مجلس کو کہتے سنا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میں نے ان سے کہا: یارسول اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں پائے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پھر کہا: یارسول اللہ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی پایا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں! وہاں محمد بن واسع ہے۔

۲۶۹۷-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد دورقی، ابوداؤد، عمارہ بن مہران معولی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے عمارہ! مجھے تمہارا گھر بہت اچھا لگتا ہے۔ میں نے پوچھا: میرے گھر میں کونسی چیز آپ کو اچھی لگتی ہے حالانکہ وہ تو قبرستان کے پاس ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ مردوں سے کبھی تکلیف نہیں پہنچتی ہوگی جبکہ وہ تمہیں آخرت کی یاد ہروقت دلاتے ہونگے۔

۲۶۹۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سعید بن عامر، ابوعامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن واسع رحمہ اللہ بوجھل ہو گئے لوگ ان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ بیٹھ گئے۔ آپ فرمانے لگے: مجھے بتاؤ یہ لوگ مجھے کیا نفع پہنچا سکتے ہیں جب کل مجھے پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا؟ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی: "یعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام" مجرم لوگ اپنی ظاہری علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے اور وہ پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر (جہنم برد کر دیئے) جائیں گے۔ (الرحمٰن ۴۱)

۲۶۹۹-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کہاں دھکیلا جا رہا ہے بخدا! مجھے یا جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے یا اللہ چاہے تو مجھے معاف فرمادے۔

۲۷۰۰-**اللہ کیلئے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے**......ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن عبداللہ متولی، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، ابن مبارک، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمدؒ بن واسع سے کسی نے کہا: میں محض اللہ کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: جس ذات کے لئے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ذات بھی تجھ سے محبت کرتی ہے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھ سے محبت کی جائے حالانکہ تو مجھ سے بغض وعداوت رکھتا ہو۔

۲۷۰۱-ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابراہیم بن سعید جوہری، عبداللہ بن عیسیٰ، محمد بن عبداللہ رواد ابویحیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنی سرینوں پر ہاتھ مارتے۔ ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہیں میری شکل وصورت مسخ کر کے مجھے بندر نہ بنا دیا جائے۔

۲۷۰۲-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع رحمہما اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: مجھے اس آدمی پر رشک آتا ہے جس کے پاس دین ہی دین ہو اور دنیا نام کی اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور وہ اس حالت میں بھی اپنے رب سے راضی ہو۔ اتنے میں لوگ واپس لوٹنے لگے اور لوگوں کا خیال تھا (کہ مالک کی مراد محمد بن واسع ہیں اور یہ کہ تقوی میں ان سے) محمد بن واسع قوی ہیں۔

۲۷۰۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن علیہ، یونس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر گناہوں کی بدبو ہوتی تم میرے گناہوں کی بدبو کی وجہ سے میرے قریب نہ ہو پاتے۔

۲۷۰۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: یا تو اللہ کی اطاعت ہے یا جہنم کی آگ۔ محمدؒ بن واسع نے فرمایا یا تو اللہ تعالیٰ کی معافی ہے یا جہنم کی آگ۔

۲۷۰۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعمر واز دی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع، ربیع کہتے ہیں میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ راستے سے گزرتے وقت اپنے ایک گدھے کو بیچ کے لیے پیش کر رہے تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا کیا اس گدھے کو میرے لئے پسند کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس سے راضی ہوتا کبھی نہ بیچتا۔

۲۷۰۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سعید بن عامر، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمدؒ بن واسع سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ کچھ بات کرتے؟ فرمایا: الحمدللہ! یہ علانیہ نیکی ہے پھر آیت کریمہ "ان تکونوا صالحین فانہ کان للاوابین غفورا" اگر تم نیک بن جاؤ سو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔ تلاوت کی

اور پھر خاموش ہو گئے۔

۲۷۰۷-اللہ کے بندے دنیا کی نظروں میں بیوقوف ہی ہوتے ہیں......ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن محمد، محمد بن احمد، مخلد بن حسین، ہشام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن منذر نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو بلایا اس زمانے میں مالک بن منذر کو پولیس کا نظام سپرد تھا۔ مالک نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو عہدۂ قضاء پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، اصرار کیا مگر نہ مانے، مالک نے کہا: عہدہ قضا قبول کرلو ورنہ میں آپ کو تین سو کوڑے ماروں گا! محمدؒ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو مسلط ہوگا اور سن لو! دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہشام کہتے ہیں ایک امیر نے انہیں حکومتی عہدہ سپرد کرنا چاہا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امیر نے کہا: تو بڑا بیوقوف ہے، محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے یہ بات بچپن سے مسلسل کہی جاتی رہی ہے۔

۲۷۰۸-ابونعیم اصفہانی، ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد، ابوعباس ہروی، ابوحاتم سجستانی، اصمعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ایک بیٹے نے کسی آدمی کو اذیت پہنچا دی۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: تیری یہ مجال! کہ تو لوگوں کو اذیت پہنچا رہا ہے حالانکہ میں تیرا باپ ہوں اور تیری ماں کو ایک سو درہم میں خرید کر لایا تھا۔

۲۷۰۹-محمدؒ بن واسع کی عاجزی اور تربیت......ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، عباس بن ابی طالب، عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی، محمد بن عبداللہ رداد ابویحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو دیکھا کہ وہ ہاتھ آگے پیچھے کرتے ہوئے چلا جارہا تھا۔ اسے فرمانے لگے: تو بیٹا کس کا ہے؟ تیری ماں کو میں صرف دو سو درہموں میں خرید کر لایا ہوں اور تیرے باپ کا یہ حال ہے کہ اس جیسا اللہ کسی مسلمان کو نہ کرے۔

۲۷۱۰-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، زید بن حباب، محمد بن حوشب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: طلب حلال جسموں کی زکوۃ ہے، سو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو خود بھی حلال کھائے اور دوسروں کو بھی حلال کھلائے۔

۲۷۱۱-ابونعیم اصفہانی، ابومسعود، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان، ابوحاتم سجستانی، اصمعی، الاتح، البتی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فاجر آدمی کے فجور کو اس کے چہرے میں پہچان لیتا ہوں۔

۲۷۱۲-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، عمرو بن مرزوق، عمارہ بن مہران کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے نفس پر غصے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غصے سے محفوظ فرماتے ہیں۔

۲۷۱۳-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مرزوق بن بکیر عنبری، خزیمہ ابومحمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کہا: مجھے کچھ نصیحت کیجئے! فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات کی نصیحت کروں گا جس پر تو عمل پیرا ہو کر دنیا وآخرت میں فرشتہ بن جائے گا۔ اس آدمی نے پوچھا یہ بات میرے لئے کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟ فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرو۔

۲۷۱۴-چار اشیاء دل کو مردہ کر دیتی ہیں......ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، داؤد بن محبر، سلیمان بن حکم بن عوانہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں، گناہ پر گناہ کرنا، عورتوں کے ساتھ کثرت میل جول اور کثرت گفتگو، بے وقوف کے ساتھ جھگڑنا کہ تو اسے گالیاں دے وہ تجھے گالیاں دے اور

مرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ کسی نے پوچھا مرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر مالدار، عیش پرست اور ظالم سلطان کے ساتھ مجالست کرنا۔

۲۷۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر اموی، محمد بن بشیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے سعید بن عاصم کہتے ہیں: کہ ایک قصہ گو محمد بن واسع رحمہ اللہ کی مجلس کے قریب بیٹھا تھا: ایک دن اپنے جلساء کو ڈانٹتے ہوئے بولا: کیا بات ہے کہ میں دلوں میں خشوع آنکھوں کو آنسو بہاتے ہوئے اور جسموں پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے عبداللہ! کیا بات ہے، میں لوگوں کو تیری طرف سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، یاد رکھ! جب اللہ کا ذکر دلوں سے نکل جاتا ہے دلوں پر آفت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۷۱۶- بھوک کے فوائد...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عن ابیہ، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن عمرو، خلید بن دعلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کھانے کی مقدار کم کر دیتا ہے بات خود بھی سمجھتا ہے، دوسروں کو سمجھاتا ہے، نفس کا تذکرہ کرتا ہے آہ وزاری سے سرشار ہوتا ہے۔ کثرت سے کھانا کھانا انسان کو مقاصد سے لاچار کر دیتا ہے۔

۲۷۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عن ابیہ، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو (محمد بن واسع کی موجودگی میں) حوشب سے فرماتے ہوئے سنا: رات کو بھوک کی حالت میں گزارو اور کچھ بھوک بھی باقی ہو کھانا چھوڑ دو۔ حوشب نے فرمایا: یہ اہل دنیا کے اطباء کا وصف ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: جی ہاں، اطباء کا وصف آخرت کا راستہ ہے مالک بن دینار نے فرمایا: واہ! واہ! یہ تو دین و دنیا دونوں کے لئے بہترین وصف ہے۔

۲۷۱۸- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابوعمر ضریر، محمد بن بہرام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ دائمی روزہ رکھتے تھے اور اپنے روزے کو ہمیشہ پوشیدہ رکھتے تھے۔

۲۷۱۹- خدا کی شکر گزاری کا انداز...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، یحییٰ بن سلیم، عبدالعزیز بن ابی رواد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا ہوا دیکھا، وہ مجھے چیں بہ جبیں دیکھ کر فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اس پھوڑے میں میرے اوپر کیا انعام ہوا؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ پہلے قدرے خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ پھوڑا میری آنکھ کی سیاہی پر نہیں نکالا، میری زبان پر اور نہ میرے آلۂ تناسل پر نکالا، بلکہ اللہ نے یہ پھوڑا ہاتھ پر نکال کر اس کو میرے لئے ہلکا کر دیا۔

۲۷۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن نبہان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: افسوس! میرے ساتھی ختم ہو چکے۔ حارث کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے: (جو چلے گئے چلے گئے لیکن) کیا نوجوان دن کو روزہ نہیں رکھتے؟ رات کو نمازیں نہیں پڑھتے؟ اور اللہ کے راستے میں جہاد نہیں کرتے؟ تھکارتے ہوئے بولے: جی ہاں! لیکن میرے بھائی! انہیں عجب نے بگاڑ دیا ہے۔

۲۷۲۱- سلطان کا قرب نقصان دہ ہے...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رسغنی نفیلی، خلید بن دعلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! لکڑیاں چبانا اور خاک پھانکنا سلطان کے قریب ہونے سے بدرجہا بہتر ہے۔

۲۷۲۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ:

ایک مرتبہ محمدؒ بن واسع یزید بن مہلب کے ساتھ خراسان کے محاذ پر جہاد کررہے تھے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے یزید سے حج کرنے کی اجازت طلب کی۔ یزید نے انہیں اجازت دے دی یزید نے کہا: ہم آپ کے لئے کچھ زادِ راہ کا حکم دینا چاہتے ہیں؟ فرمایا: لشکر کے لئے انعام واکرام کا حکم کرو۔ جب یزید نے سخت اصرار کیا تو فرمانے لگے: ہمیں معاف کیجئے ہمیں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

۲۷۲۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمدؒ بن واسع بلال بن ابی بردہ کے پاس تشریف لائے۔ بلال نے انہیں کھانے کے لئے بلایا۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے انکار کیا اور کچھ عذر بیان کیا۔ بلال کو اس پر غصہ آگیا اور کہنے لگا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ہمارے کھانے کو ناپسند کررہے ہیں! محمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے امیر! ایسا نہ کہو! آپ لوگوں کی پسند فرمودہ چیزیں ہمیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

۲۷۲۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواحمد مروزی، علی بن بکار، مخلد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ قتیبہ بن مسلم کے ہمراہ ایک لشکر میں شریک تھے۔ قتیبہ اس وقت خراسان کے علاقوں میں مصروف جہاد تھے۔ چنانچہ ترک ان کی طرف جنگ کرنے نکلا کرتے تھے۔ قتیبہ نے اپنا ایک ایلچی بھیجا کہ مسجد میں جاکر دیکھ آئے وہاں کون ہے؟ قتیبہ سے کہا گیا کہ مسجد میں صرف محمدؒ بن واسع ہیں اور انہوں نے اپنی انگلی اوپر کھڑی کی ہوئی ہے۔ قتیبہ بن مسلم کہنے لگے: ان کی یہ انگلی مجھے تیس ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، حماد بن زید کہتے ہیں ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس بیٹھتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم ایسے رزق سے پناہ مانگتے ہیں جو تجھ سے دور کردے، ہمیں ہر طرح کی گندگی سے پاک کردے اور ہمارے اوپر ظالموں کو مسلط نہ کردینا، پھر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوجاتے اور پھر از سر نو یہ دعائیہ کلمات دہرانا شروع کردیتے۔

۲۷۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوالحسن احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عمر بن حارث، عن شیخ عقیلی، حیان بن یسار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے! اے اللہ! اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو بگاڑ دیا ہے تو پھر مجھے اس کے سپرد کردے جو تجھے مخلوق میں زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں دیکھتا ہوں کہ دعا کے لئے معمولی تقویٰ بھی کافی ہے۔

۲۷۲۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، محمد بن بہرام کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: یہ مال صرف چار صورتوں میں حلال اور پاکیزہ ہوتا ہے حلال کی تجارت ہو، کتاب اللہ کے مطابق طریقۂ شرعیہ پر میراث کی صورت میں ملا ہو، کسی مسلمان بھائی کی جانب سے بطور عطیہ کے ملا ہو یا جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر جہاد کے نتیجہ میں امام عادل نے حصہ دیا ہو۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کا بیٹا کہنے لگا ہر گھڑی ایک جیسی تو نہیں ہوتی وقت بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے روٹی اور نمک منگوا کر کھانا شروع کردیا پھر فرمایا: تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں نے اس معمولی کھانے پر قناعت کرلی ہے اور اس پر راضی بھی ہوں۔

۲۷۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، وکیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن

واسع رحمہ اللہ کو عہدہ قضاء پیش کیا گیا انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس پر ان کی بیوی ان سے ناراض ہو گئی اور کہنے لگی: آپ کا اہل وعیال ہے اور آپ کو اس عہدے کی ضرورت بھی ہے تاکہ اولاد کے اخراجات کا بندوبست ہو جائے، فرمانے لگے: کتنے عرصہ سے تو مجھے دیکھ رہی ہے کہ میں سرکے اور ساگ پر صبر کیے ہوئے ہوں پس اس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ اظہارِ طمع نہ کر۔

۲۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ کے امیر نے قرآء حضرات میں انعامات واکرامات تقسیم کیے۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو بھی انعام بھیجا انہوں نے قبول کر لیا لیکن محمد بن واسع رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے! اے مالک! آپ نے سلطان کے انعامات قبول کر لیے؟ مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میرے ہم جلیسوں سے پوچھ لیجئے۔ چنانچہ مالک رحمہ اللہ کے ہم جلیس کہنے لگے: اے ابوبکر! مالک بن دینار نے ان انعامات کے بدلے میں غلام خرید کر آزاد کر دیا ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ مالکؒ کو کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ انعام ملنے سے پہلے تمہارا دل جس حالت پر تھا کیا اس کے بعد ایک گھڑی کیلئے بھی اس کیفیت پر آیا ہے؟ مالکؒ فرمانے لگے: قطعاً نہیں۔ پھر مالک بن دینار اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے: مالک تو گدھا ہے اگر کسی کو اللہ کی عبادت کرنی ہو تو محمد سے سیکھے۔

۲۷۳۱- تقدیر کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح البخاری، سلیمان بن شیخ، عتبہ بن منہال بصری ازدی کہتے ہیں کہ بلال بن ابی بردہ نے محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا: قضاء وقدر (مسئلۂ تقدیر) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے جواب دیا اے امیر! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قضاء وقدر کے بارے میں اپنے بندوں سے سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ صرف ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

۲۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان، محمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کسی آدمی کی حاجت کی خاطر ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: میں تمہارے پاس ایک ضروری کام کے لئے آیا ہوں اور تم سے پہلے اس کام کو اللہ سے بیان کر چکا ہوں اگر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں تو تم محمود یعنی قابل تعریف ہو گے اور اگر اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرنے کی اجازت نہ عطا فرمائیں اور تو اسکو پورا نہ کر سکے تو تو معذور ہوگا۔

۲۷۳۳- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، ہیثم بن خلف الدورقی، ابراہیم بن سعید، یونس بن محمد، ابوسعید مؤدب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اکتا دینے والے کا کوئی دوست نہیں ہوتا اور نہ ہی حاسد کے لئے غنیٰ ہوتا ہے، تم اپنے آپ کو بچاؤ اپنی رائے پر عجب کرنے والے کی طرف اشارہ کرنے سے، اس لئے کہ وہ تمہاری رائے کو قطعاً قبول نہیں کرے گا۔

مسانید محمد بن واسع رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں: محمد بن واسع رحمہ اللہ صاحب یادداشت عالم تھے اگرچہ ان کا نقل وروایت کا سلسلہ اتنا زیادہ نہیں تھا، لیکن جو علم تھا اس پر ضرور عمل کیا، جس عمل کی نیت کی اسکو عملی جامہ ضرور پہنایا۔ قلیل الکلام اور قلیل الروایت تھے۔ ہمیشہ روزہ دار رہتے اور صاحب جستجو تھے۔ تاہم انسؓ بن مالک، مطرفؒ، حسنؒ، ابن سیرینؒ، سالمؒ، عبداللہؓ بن صامت اور ابو بردہؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۷۳۴- ابونعیم اصفہانی، یوسف بن جعفر بن احمد، محمد بن سہل عطار، قاسم بن محمد، یحییٰ بن سلیمان جعفی، یحییٰ بن سلیم طائفی، عمران بن مسلم،

محمد بن واسع رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے سکھلائے ہوئے علم کو (دوسروں سے) چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈال کر (میدان محشر میں) لایا جائے گا۔[1]

انسؓ سے مروی محمدؒ بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے، جبکہ یہ حدیث نبی ﷺ سے متعدد مسانید کے ساتھ ثابت ہے۔

۲۷۳۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم، محمدؒ بن واسع، مطرف بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عمرانؓ بن حصین کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ حج تمتع کیا۔ پس کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۲۷۳۶- **ایک لاکھ نیکیوں کا عمل** ......ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید ہارون، ازہر بن سنان قرشی، محمدؒ بن واسع، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلۂ سند سے عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی:

"لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد،
یحی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدیر"

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے جبکہ اسے موت نہیں آتی ہر طرح کی بھلائی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، ایک لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، ایک لاکھ درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے عالیشان محل تعمیر کر دیا جاتا ہے۔[2]

محمد بن واسع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں خراسان میں قتیبہ بن مسلم کے پاس آیا اور انہیں یہ حدیث سنائی، انہوں نے یہ حدیث دہرائی اور پھر واپس لوٹ گئے۔

یہ حدیث سعید بن سلمان نے ازہر سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ازہر متفرد ہیں۔

۲۷۳۷- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ازہر بن سنان قرشی، ......محمدؒ بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے بلال! آپ کے والد نے آپ کے دادا سے مروی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی ایک وادی ہے اور اسی وادی میں ایک کنواں ہے جسے ہب ہب کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسمیں ہر ظالم جابر کو ٹھہرائے لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈور کہیں تم بھی ان میں سے نہ ہو جاؤ۔[3]

محمدؒ بن واسع سے اس حدیث کو روایت کرنے میں ازہر متفرد ہیں یہ حدیث احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ نے بھی روایت کی ہے۔

۲۷۳۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، جعفر بن محمد بن مرزبان، خلف بن یحیٰی، حماد الاعمی، محمدؒ بن واسع،

---

[1] ابن حبان ۹۵، ۹۶. العلل ۱/۹۲، ۹۶. الکامل ۴/۱۴۱۰. تاریخ بغداد ۵/۳۹، ۹/۹۲. کشف الخفاء ۲/۳۵۲. اتحاف ۱/۱۰۹. المعجم الکبیر ۱۱/۵. المستدرک ۱/۱۰۲. مجمع ۱/۱۶۳

[2] الترمذی ۳۴۲۸، ۹. المستدرک ۱/۵۳۸. الدارمی ۲/۲۹۳. مشکاۃ ۲۴۳۱. اتحاف ۵/۵۱۱. الترغیب ۲/۵۱۳. کشف الخفاء ۲/۳۴۲

[3] سنن الدارمی ۲/۳۳۱. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۶. والمطالب العالیۃ ۳۲۱۶. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/۱۶۵. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۶۰.

محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ حرام کردی گئی ہے ہر اس آدمی پر جو فرمان بردار، نرم دل، نرم اخلاق اور قربت والا ہو۔[1]

یہ حدیث عیسی بن موسی غنجار نے عبداللہ بن کیسان عن محمدؒ بن واسع کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۲۷۳۹- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن حسن، صالح بن عدی نمیری بصری، عبدالرحمن بن عبدالمؤمن ازدی، محمدؒ بن واسع، حسن بصریؒ کے سلسلۂ سند سے جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ:

ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہم نے جواب دیا: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، یا رسول اللہ! ضرور خبر دیجیے! فرمایا: جنت کے بالا خانے جوہر کے رنگوں میں رنگے ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔ ان بالا خانوں میں ہر طرح کا سامان تعیش، اجر وثواب اور عزت وکرامت ہے، جن کے متعلق کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں یہ کون لوگ ہونگے؟ فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے سلام کو رواج دیا دنوں کو روزہ رکھا لوگوں کو کھانا کھلایا اس وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سور ہے ہوں۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، ان سب کاموں کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جو اسکی طاقت رکھتا ہے اس کے بارے میں تمہیں عنقریب خبر دوں گا، سو جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملا اور اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا تو تحقیق اس نے سلام پھیلا دیا، جس نے اپنے اہل وعیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا گویا اس نے دوسروں کو کھانا کھلا دیا، جس نے رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے رکھے گویا اس نے بالدوام روزے رکھے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھیں سو اس نے نماز پڑھی حالانکہ لوگ یعنی یہودی، نصرانی مجوسی سوئے ہوئے تھے۔

۲۷۴۰- ابونعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، سلام ابومنذر، محمدؒ بن واسع کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن صامت کی حدیث ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ:

میرے خلیل نبی ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں اور یہ کہ میں دنیاداری کے سلسلے میں اپنے سے کمتر کو دیکھوں نہ کہ برتر کو، نیز مجھے مسکینوں سے محبت کرنے اور ان سے قربت اختیار کرنے کی وصیت کی، مجھے وصیت کی کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، مجھے رشتہ داری جوڑنے کی وصیت کی اگرچہ رشتہ داری مجھ سے پیٹھ ہی کیوں نہ پھیر جائے، مجھے وصیت کی کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگوں اور مجھے وصیت کی کہ میں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" کثرت سے کہوں چونکہ یہ کلمات جنت کے پوشیدہ خزانوں میں سے ہیں۔

محمدؒ بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صرف سلام ابومنذر نے متصلاً روایت کی ہے۔

۲۷۴۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مدینی، سلیمان، صدقہ بن موسیٰ، محمدؒ بن واسع، سمیر بن نہار کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو! کہا گیا: ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ فرمایا: لاالہ الا اللہ کا ورد کثرت کے ساتھ کیا کرو۔[2]

محمدؒ بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ متفرد ہیں، صدقہ المعروف بہ دقیقی بصری۔ سلیمان بن داؤد وہ ابوداؤد طیالسی ہیں۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۳/۱۱۴۷. ومجمع الزوائد ۴/۷۵. والترغیب والترھیب ۳/۴۱۸. وعلل الحدیث للرازی ۱۸۵۴.

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۹. والکامل لابن عدی ۴/۱۳۹۴. والترغیب والترھیب ۲/۴۱۵. والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۶. ومجمع الزوائد ۱/۵۲. ۲/۲۱۱. ۱۰/۸۱.

(۲۰۰) مالک بن دینار رحمہ اللہ[1]

مالک بن دینار رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ عبادت گزار، خاشع، خاضع اور خوف خدا کو دل میں جگہ دینے والے عارف باللہ تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف لوگوں کیلئے تذلل وافتخار (خودداری) اور خدا کیلئے تذلل وافتقار کا نام ہے۔

۲۷۴۲- اہل دنیا جس شئ سے محروم رہے..... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، ہارون بن حسن بن عبداللہ، سلیمان بن خواص کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل دنیا دنیا سے تو چل بسے مگر دنیا میں رہتے ہوئے پاکیزہ ترین چیز نہ چکھ سکے: لوگوں نے پوچھا وہ کونسی چیز ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی معرفت۔

۲۷۴۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: عیش پرست اللہ تعالیٰ کے ذکر جیسی عیش کی چیز نہیں دیکھ سکتے۔

۲۷۴۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے: اے صدیقین! دنیا میں ذکر اللہ سے سرشار ہوتے رہو، سو ذکر اللہ دنیا میں تمہارے لئے نعمت ہے اور آخرت میں عظیم الشان اجر وثواب۔

۲۷۴۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، احمد بن محمد بن فضل، ابوعباس سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیقین کے سامنے جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے ان کے دل آخرت کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا قرآن سنو جو عرش والے سچے کا فرمان ہے۔

۲۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، معافی بن سلیمان، جرول بن حنفل، سری بن یحی، کی سند سے مروی ہے مالک بن دینار فرماتے ہیں: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے صدیقو! رنجیدہ آواز کے ساتھ اللہ کی تسبیح کیا کرو۔

۲۷۴۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبدالوہاب بن عیسیٰ بن ابی حیہ، اسحٰق بن اسرائیل، مرحوم بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم تے تمہارے آگے بین بجائی مگر تم رقص میں نہیں آئے۔ یعنی ہم نے تمہیں وعظ ونصیحت کی ہے مگر تمہارے اوپر کوئی اثر نہیں ہوا۔

۲۷۴۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کیا ہے؟ بے شک قرآن مجید مؤمن کی بہار ہے جیسے بادل زمین کیلئے بہار ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتے ہیں، پھر بارش خس وخاشاک کے ڈھیر کو بھی پہنچتی

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۴۳. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۳۲۰. والجرح ۲/۱/۲۸۱. والکاشف ۳/ت والمیزان ۳/ت ۷۰۱۶. وتهذیب ابن حجر ۱۰/۱۴. والتقریب ۲/۲۲۴. والخلاصة ۳/ت ۶۷۰۷.

ہے چنانچہ اس جگہ میں پڑا ہوا دانہ اگ جاتا ہے اسے بڑھنے اور سرسبز ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ کہاں ہیں ایک سورت والے، کہاں ہیں دو سورتوں والے تم نے ان پر کتنا عمل کیا؟۔

۲۷۴۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کوئی آدمی بھی صدیقین کے مرتبے کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنی بیوی کو اس حال میں نہ چھوڑے گویا کہ وہ بانجھ ہے اور اس آدمی کا ٹھکانا کتوں کے گھومنے پھرنے کی جگہ نہ ہو۔

۲۷۵۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے صدیقین کی جماعت! آ جاؤ میں تمہیں اللہ کی تعلیم دوں، جو بندہ بھی زندہ رہنا چاہتا ہو اور اعمال صالحہ دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ برائی کو دیکھے اور نہ ہی زبان سے غلط بات نکالے، اللہ تعالیٰ کی آنکھ صدیقین پر جمی ہوئی ہے اور انہیں ہر وقت سنتا ہے

۲۷۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ و علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اے ابن آدم! تو میرے سامنے نماز میں روتے ہوئے کھڑا ہونے سے عاجز نہ ہو، اس لئے کہ میں وہ اللہ ہوں جو تیرے دل کے قریب تر ہوں اور غیب سے تو میرے نور کا مشاہدہ کرے گا۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی رقت قلب اور وہ انشراح صدر جسکے دروازے اللہ تعالیٰ کھول دیتے ہیں۔

۲۷۵۲- **صدق کی نشو ونما کمزور پودے کی مانند ہے**...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق وسچائی کی ابتداء دل میں کمزور ہوتی ہے جس طرح کھجور کے کمزور سے پودے کی ابتداء ہوتی ہے جب اسے کوئی بچہ اکھاڑ دیتا ہے اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسے کوئی بکری کھا جائے تب بھی اس کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اگر کھجور کا کمزور سا پودا باقی رہ جائے پانی سے سیراب ہوتا رہے بالآخر نشو ونما پا کر پھل دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صدق وسچائی کی مثال ہے وہ بھی دلوں میں کمزور ہوتی ہے۔ اگر بندہ اس کی جستجو میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتے ہیں، اس میں برکت ڈالتے ہیں...... حتیٰ کہ اس بندے کا کلام خطا کاروں کے لئے دوائی کا کام کرتا ہے، پھر کہنے لگے کیا تم نے ان اصحاب کو دیکھا ہے؟ پھر بات کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا: ہاں ہم نے انہیں دیکھا ہے جیسے حسن بصری، سعید بن جبیر اور ان جیسے دیگر حضرات اولیاء کرام، حتیٰ کہ ان میں سے ایک آدمی کے کلام سے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لوگوں کے دلوں کو زندہ کیا۔

۲۷۵۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ہر گناہ کی بنیاد تلاش کی چنانچہ مجھے صرف حب مال ہی تمام گناہوں کی بنیاد ملی۔ سو جس نے حب مال کو اتار پھینکا تحقیق اس نے راحت پائی۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدق اور کذب دونوں دل میں منڈلاتے اور لڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان دونوں میں سے ایک نکل جاتا ہے اور ایک دل میں باقی رہ جاتا ہے۔

۲۷۵۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن ابراہیم، محمد بن عبیداللہ عبدی، جعفر بن مالک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: عالم جب دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل سے میرے ذکر کی حلاوت نکالنا میرے لئے بہت معمولی کام ہے۔

۲۷۵۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، عثمان بن طالوت، راشد بن نمیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں غم وخوف نہ ہو وہ ویران کھنڈر گھر کی طرح ہو جاتا ہے۔جس طرح جس گھر میں کوئی رہائشی نہ ہو وہ دن بدن خراب ہو جاتا ہے۔

۲۷۵۷-ابونعیم اصفہانی ،ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،احمد بن حنبل ،سیار ،جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! کتے کی طرف جب سونا چاندی پھینکا جائے وہ ان کی کچھ قدر نہیں جانتا اور جب اس کی طرف ہڈی پھینکی جاتی ہے فوراً جھپٹ پڑتا ہے اسی طرح تمہارے بے وقوف حق کی کچھ معرفت نہیں رکھتے۔

۲۷۵۸-مالکؒ کی مالک الملک سے مناجات...... ابونعیم اصفہانی ،ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،احمد بن حنبل ،سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ دعاء کرتے وقت فرمایا کرتے: اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کردے حتی کہ تجھے اچھی طرح پہچان لیں، حتی کہ تیرے عہد کی اچھی طرح سے رعایت کریں اور تیری وصیت کو اچھی طرح سے یاد رکھیں، اے اللہ: ہمیں نیک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمیں تقویٰ وطہارت کا لباس پہنا دے، اے اللہ! ہم مرنے سے پہلے توبہ کرنا چاہتے ہیں اور اے اللہ ہماری دعا ہے کہ تجھ سے ہماری ملاقات ہو سلامتی کے ساتھ اور پکڑ سے پہلے پہلے۔اے اللہ! ہمیں مہلت عطا فرماتا کہ ہم دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں سمیٹ لیں۔ مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ دنیا کی خیر وبھلائی کو دینار و درہم سمجھتے ہیں جبکہ میں دنیا کی خیر وبھلائی سے عمل صالح مراد لیتا ہوں، اے اللہ! قیامت کے دن تجھ سے ہماری ملاقات ہو اس طرح کہ تو ہم سے راضی ہو۔اے آسمان اور زمین کے معبود!...... پھر مالک رحمہ اللہ ہلکی آواز سے بہت روئے اور ہم بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۲۷۵۹-ابونعیم اصفہانی ،ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،عبیداللہ بن عمر قواریری،جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے لئے وصیت کر جاؤں گا کہ: جب میں مرجاؤں میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے رب کی طرف لے جایا جائے جس طرح آقا کے سامنے بھاگے ہوئے غلام کو لایا جاتا ہے۔

۲۷۶۰-ابونعیم اصفہانی ،احمد بن جعفر،عبداللہ بن احمد، ہدبہ بن خالد،......حزم قطیعی کہتے ہیں: ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض وفات کے دوران گئے اور وہ اس وقت موت وحیات کی کشمکش میں تھے، انہوں نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور پھر فرمانے لگے: اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیٹ کی خاطر زندگی کا خواہاں نہیں ہوں۔

۲۷۶۱-ابونعیم اصفہانی ،ابوحامد بن جبلہ،محمد بن اسحٰق،سعید بن یعقوب طالقانی ،علاء بن عبدالجبار،حزم،مغیرہ بن حبیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پیٹ میں کچھ شکایت ہوگئی۔ان سے کہا گیا: آپ کے لئے دوائی بنائی جائے جو آپ کے پیٹ کو شفا بخشے۔فرمانے لگے: مجھے تم لوگ اپنی طب سے الگ رہنے دو۔اے اللہ! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیٹ کی خاطر باقی نہیں زندہ رہنا چاہتا۔ مجھے دنیا میں باقی نہ رکھو۔

۲۷۶۲-خوف خدا سے مبہوت شخص کی آخری دعا......ابونعیم اصفہانی ،ابوحامد بن جبلہ،محمد بن اسحٰق،ہارون بن عبداللہ،سیار،جعفر، ابوصالح مغیرہ بن حبیب (مالک بن دینار کے داماد) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار وفات پا رہے تھے میں ان کے پاس ان کے گھر پر تھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا کیا عمل ہے؟ میں نے ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر میں رات کو ایک لمبی چادر اوڑھ کر انہیں دیکھنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گیا مالک رحمہ اللہ تشریف لائے کھانا ان کے آگے کر دیا گیا کھانا کھانے کے بعد وہ اپنی آخری نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کہنا شروع کیا: اے اللہ! جب تو اولین وآخرین کو جمع کرے تو بوڑھے مالک بن دینار پر آگ

حرام کر دینا حتی کہ انہیں یہی کہتے کہتے صبح ہو گئی میں نے اپنے آپ سے کہا: بخدا! اگر مالک بن دینار باہر نکل آئے اور مجھے دیکھ لیا پھر میرا ان کے نزدیک کوئی مقام و مرتبہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ میں اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آیا اور انہیں اسی حالت پر چھوڑ آیا۔

۲۷۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبیداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر...... مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی کسی عبادت گاہ کی طرف نکلے، ان سے کہا گیا: تم مجھے اپنی زبانوں سے پکارتے ہو جبکہ تمہارے دل مجھ سے کوسوں دور ہیں جو تم جانتے ہو وہ بالکل باطل ہے۔

۲۷۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کے ذریعے شاکر ہوں۔

۲۷۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر موٹے عالم سے بغض رکھتے ہیں۔

۲۷۶۶- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، احمد بن فرات، سیار ابوسلمہ، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کیا تم جانتے ہو نیکی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ جیسے کہ آدمی نے کوئی لکڑی گاڑ دی ہو اگر کوئی بچہ اس کے پاس سے گزرے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے اور اسکی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے یا اگر اس کے پاس کوئی بکری گزری اسے کھا کر اس کی جڑ کو ختم کر دیتی ہے۔ کیا بعید ہے کہ اسے پانی سے سیراب کیا جائے، اس کی نشونما ہو اور یوں وہ ایک درخت بن جائے، اس کے سائے تلے بیٹھا جائے اور اس کا پھل کھایا جائے اسی طرح عالم کا کلام خطا کاروں کے لئے دوائی ہے۔

۲۷۶۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کتنے آدمی ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی سے ملاقات کریں لیکن انہیں مشغولیت ملنے سے روک دیتی ہے یا کوئی کام اس کے آڑے آ جاتا ہے، کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے گھر میں جمع کر دیں جس میں فرقت باقی نہ رہے پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمانے لگے: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں طوبیٰ کے سائے تلے جمع فرمائے۔

۲۷۶۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد بنانی، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: نبی علیہ السلام کے ایک صحابی نے فرمایا: دیکھو! یہ میرا نفس ہے، اگر میں اسکا اکرام کروں، اسکو عیش و عشرت میں رکھوں اور اسے آرام فراہم کروں تو کل آنے والے دن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے میری مذمت کریگا اور اگر میں نفس کو تھکاؤں، ڈراؤں اور مشقت میں مبتلا رکھوں تو کل آنے والے دن کو اللہ کے سامنے میری مدح کرے گا۔

ایک دن مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: جب صالحین کا ذکر ہونے لگتا ہے میں اپنے آپ کو تف کہتا ہوں ایک موقع پر مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دل جو اللہ کی محبت سے سرشار ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے لئے مصائب و تکالیف سے بھی محبت کرتا ہے۔

۲۷۶۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام، ابوعمیر عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے جب دنیا پر اتفاق کر لیا ہے تو افسوس! ہم ایک دوسرے کو حکم کرتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر نہیں چھوڑے گا۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے اوپر کون سا عذاب نازل ہوگا؟۔

۲۷۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابواسحق بن حمزہ، احمد بن یحیٰ، یحیٰ بن معین، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ جہاد کرتے ہیں حالانکہ مجھے اپنے نفس کے ساتھ مستقل جہاد کرنا ہے۔

۲۷۷۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحیٰ بن مطرف، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ قرآء کے ساتھ ملتے ہیں ان کے ساتھ بھی حصہ لیتے ہیں، اور جب دنیا دار ظالم جابر لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں تو ان سے بھی حصہ لیتے ہیں۔ بس رحمٰن کے قرآء بنو اللہ تمہیں برکت دے۔

۲۷۷۲- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس ثقفی فقیہ ایلی، احمد بن دلال، ابوحاتم، ہدبہ، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایک دشوار زمانے میں ہو اس زمانے کو صرف صاحب بصارت ہی دیکھ سکتا ہے، تم ایسے زمانے میں ہو جس میں باہمی فخر و مباحات اور دنیاوی دوڑ جاری ہے، اہل زمانہ کی زبانیں ان کے مونہوں میں پھول چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کو آخرت کے عمل سے طلب کیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کہیں تمہیں بھی اپنے جالوں میں پھنسا لیں۔

۲۷۷۳- حب دنیا کے ساتھ کوئی نصیحت کارگر نہیں...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بدن بیمار پڑ جاتا ہے تو کھانا، پینا، نیند اور راحت و آرام اس کے لئے نجات دہندہ ثابت نہیں ہوتے اسی طرح دل کے ساتھ جب حب دنیا متعلق ہو جاتی ہے تو دل کے لئے وعظ و نصیحت نجات دہندہ نہیں ہوتا۔

۲۷۷۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعباس سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سمجھوں کہ میرے دل کی اصلاح کوڑے کے ڈھیر پر بیٹھنے سے ہوتی ہے میں وہاں بھی بیٹھ جاتا ہوں۔

۲۷۷۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعباس، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی کچھ عقوبتیں ہیں۔ تم اپنے دل اور بدن میں اپنے نفسوں کی پاسداری کرو، عبادت میں سستی اور رزق طلبی میں ناجائز امور سے بچ کر۔

۲۷۷۶- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم جادوگرنی سے بچو اس لئے کہ وہ علماء کے دلوں پر اپنا جادو چلا دیتی ہے۔ مالکؒ جادوگرنی سے دنیا مراد لیتے تھے۔

۲۷۷۷- خدا کو شکستہ دلوں کے پاس تلاش کرو...... ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون، سیار، جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: اے میرے رب! میں تجھے کہا تلاش کروں؟ ارشاد ہوا: مجھے ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس تلاش کیا جا سکتا ہے۔

۲۷۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن نبہال جرمی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ سے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں ہدیہ میں ایک چھاگل پیش کی، جبکہ چھاگل ان کے پاس پہلے بھی موجود تھی۔ میں ایک دن آ کر ان کی مجلس میں بیٹھا۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے حارث! آؤ اور یہ چھاگل لے لو اس نے میرے دل کو مشغول کر دیا ہے۔ اے حارث! جب میں مسجد میں داخل ہوا مجھے شیطان نے گھیر لیا، اور کہنے لگا: اے مالک! چھاگل چوری ہو گئی، یوں میرا دل مشغول ہو گیا۔

۲۷۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبیداللہ بن محمد بن ذکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیاوی زندگی کی رونقوں سے دور رہا وہ اپنی خواہشات پر قابو پا گیا۔ جو باطل کی مدح و تعریف کر کے خوش ہوا سو اس نے شیطان کو اپنے دل پر قبضہ پانے کی قدرت دے دی۔ اے قاری! تو قاری ہے اور قاری کے لئے مناسب ہے کہ اس پر صوف کا جبہ ہو اور اس کے ہاتھوں میں نگہبان عصا ہو جو اللہ کی طرف لے جاتا ہو اور بندوں کو ہانک کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع کرتا ہو۔

۲۷۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی

ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک پہاڑ پر راہب کو دیکھا، میں نے اسے آواز دی، اے راہب! مجھے کچھ نصیحت کر جو مجھے دنیا سے کنارہ کشی کے لئے سامان فراہم کرے، کہنے لگا کیا تم صاحب قرآن نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! میں صاحب قرآن ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے کچھ فائدہ پہنچانے کی خاطر کچھ نصیحت کرو جسے اپنا کر میں دنیا میں زاہد بنوں؟ تو وہ کہنے گا: اگر تم سے ہو سکے تو اپنے اور شہوات کے درمیان فولاد کی ایک دیوار حائل کرلو۔

۲۷۸۱-شیطان جس کے سائے سے بھی بھاگے......احمد بن جعفر بن معبد، عبید بن الحسن، عبید اللہ بن سلیمان و ابراہیم بن محمد بن الحارث، سلیمان بن داؤد، جعفر بن سلیمان کی سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار فرماتے ہیں جو آدمی دنیوی زندگی کی خواہش پر غلبہ پالے تو شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔

۲۷۸۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم خیثم بن معاویہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میرے ایک شیخ نے بتایا کہ بصرہ میں ایک مالدار آدمی رہتا تھا اسکی ایک خوبصورت حسین وجمیل بیٹی تھی۔ایک دن اس کے باپ نے اس سے کہا کہ بنو ہاشم کے عربوں اور عجمیوں نے تجھے نکاح کا پیغام دیا مگر تو نے انکار کر دیا، میں سمجھتا ہوں کہ تیری نظریں مالک بن دینار اور ان کے مریدوں پر جمی ہوئی ہیں؟ کہنے لگی بخدا! یہی میری غایت ومطلوب ہے۔باپ نے بیٹے سے کہا: مالک بن دینار کے پاس جاؤ اور انہیں میری بیٹی کے مرتبے، مقام اور اسکی خواہش وتمنا سے آگاہ کرو۔چنانچہ بیٹا مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے اور بعد سلام کہتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں اس شہر کا مالدار آدمی ہوں اور میری جاگیر سب سے زیادہ ہے میری ایک حسین وجمیل بیٹی ہے جو آپ سے محبت رکھتی ہے لہٰذا اسے نکاح کے لئے قبول فرمالو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے جواب دیا اے فلاں آدمی تیرے اوپر بڑا تعجب ہے کیا تم نہیں جانتے کہ میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں۔

۲۷۸۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوعاصم عمران بن محمد انصاری، ابوقتیبہ، حسن بن ابی جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا اگر میں طاقت رکھتا اپنے نفس کو طلاق دے دیتا۔

۲۷۸۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ہدبہ، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں، ایک مرتبہ رات کے وقت ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس گئے وہ ایک تاریک گھر میں بیٹھے دانتوں کے ساتھ روٹی کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ہم نے کہا: اے ابویحیٰ! کوئی چراغ نہیں ہے؟ کیا کوئی اتنی چیز بھی نہیں جس پر آپ روٹی رکھ لیں؟ فرمانے لگے: مجھے چھوڑو، بخدا! جو کچھ پہلے ہوا اس پر بھی نادم ہوں۔

۲۷۸۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابومعمر عن ابیہ عن جدہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے ابومعمر کے دادا نے کہا کہ میں مالک رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے اپنے بازو کا چمڑہ پکڑا اور فرمایا: اس سال میں نے رطب کھجور کھائی اور نہ ہی انگور کھائے اور نہ ہی خربوزہ کھایا۔اس طرح انھوں نے بہت ساری چیزوں کا نام لیا: تو مالک بن دینار کا باپ نہیں ہے۔

۲۷۸۶-حضور ﷺ کے نام لیوا اپنے نفوس کے دشمن...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عثمان بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک مرید سے کہا: میں میٹھے دودھ کے ساتھ نرم روٹی کی خواہش رکھتا ہوں: چنانچہ وہ مرید گیا اور روٹی لے آیا: مالک بن دینار رحمہ اللہ نے روٹی کو الٹنا پلٹنا شروع کیا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: مجھے چالیس سال سے تیری خواہش تھی اور میں تیرے اوپر غالب رہا، اب تو چاہتی ہے کہ میرے اوپر غالب آ جائے، ایسا نہیں ہوگا چنانچہ روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

۲۷۸۷-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، محمد بن عبید، حجاج بن نصر، منذر ابویحیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے

مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بکری کے پائے دیکھے، وہ انھیں بار بار سونگھتے آخر وہ راستے پر بیٹھے ہوئے مسکین شیخ کے پاس سے گزرے اور پائے انہیں صدقہ کر دیے اور اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ پونچھ لئے اور اپنی چادر سر پر ڈالی اور چل پڑے۔ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک دوست سے ملا اور اسے سارا واقعہ سنا دیا وہ کہنے لگا مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک زمانے سے بکریوں کے پائے کی خواہش تھی چنانچہ پائے خرید لائے لیکن ان کے کھانے سے راضی نہ ہوئے پس صدقہ کر دیے۔

۲۷۸۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسین بن کوثر فرماتے ہیں ہمیں بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحیٰ کے سلسلۂ سند سے روایت پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میرے اوپر سال بھر گزر جاتا ہے مگر دورانِ سال میں گوشت نہیں کھاتا صرف عیدالاضحیٰ کے دن کھاتا ہوں چونکہ میں قربانی کرتا ہوں اس لئے اس میں سے کچھ کھا لیتا ہوں۔

۲۷۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، نضر بن زرارہ، عن الثقہ سے مروی ہے کہ...... مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک درہم کے بدلے میں ہرن خریدا، میں بیس سال سے اس کے متعلق اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں اور کوئی بھی نکلنے کی جگہ نہیں پاتا ہوں۔

۲۷۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس، ابویحیٰ، خالد بن خداش، معلّی الوزاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنا آٹا راکھ کے ساتھ ملا دیا اور نماز کی ادائیگی میں ضعیف ہو گیا لیکن اگر میں نماز پر قوت رکھتا اس کے علاوہ کچھ نہ کھاتا۔

۲۷۹۱- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے صبح کی تو میں دینار کا مالک تھا اور نہ ہی درہم کا اور نہ ہی کسی دانق کا...... اگر اللہ کے پاس میری بھلائی نہ ہوتی تو دنیا میرے لئے ہوتی اور نہ آخرت۔ (اب امید ہے کہ آخرت تو انشاء اللہ ہوگی۔)

۲۷۹۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، محمد بن عمر ابوکریب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ: مالک بن دینار رحمہ اللہ کے لئے صرف دو درہم کافی ہوتے تھے ایک درہم ورق کے لئے اور ایک درہم کھجور کے پتوں کے لئے۔

۲۷۹۳- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، روح بن عمر وقیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جابر بن یزید میرے پاس آئے میں اس وقت لکھ رہا تھا کہنے لگے: اے مالک! کیا آپ کا یہی کام ہے کہ آپ کتاب اللہ کو اوراق پر منتقل کرتے رہتے ہیں بخدا! یہ کسب حلال ہے۔

۲۷۹۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابوعلی بن سعید، احمد بن عبدالرحمٰن، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابی بلج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا سالن دو پیسوں کا نمک ہوتا تھا جو ان کے لئے سال بھر کے لئے کافی ہوتا تھا۔

۲۷۹۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے میرے گھر میں داخل ہو کر کوئی چیز اٹھائی وہ اس کے لئے حلال ہے میں تالے اور چابی کا محتاج نہیں ہوں۔ مالک نے سجدے سے کنکریاں اٹھائیں اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ دنیا میں میرے لئے کافی ہوتیں جب تک میں زندہ رہوں ان کو چوسنے سے زیادہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں چاہتا ہوں۔ مالک رحمہ اللہ کہا کرتے اگر میرے لئے درست ہوتا میں کوئی چادر لیتا اور اسے دو حصوں میں کاٹ لیتا ایک حصے کی تہبند باندھ لیتا اور ایک حصے کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتا۔

۲۷۹۶- مالک بن دینارؒ کی پر مشقت زندگی...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحٰق سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند

سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب فتنہ واقع ہوا میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے ابوسعید! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں پھر ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابوسعید تین دن سے میں آپ کے پاس مسلسل آتا رہا ہوں آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا، حالانکہ آپ میرے معلم ہیں۔ بخدا! میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں زمین کو اپنے قدموں تلے روندوں گا اور نہروں کے دہانوں سے پانی پیؤں گا اور جنگل و بیابان کی سبزی کھاؤں گا...... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر فرمایا: اے مالک! جو طاقت تم رکھتے ہو وہ کون رکھ سکتا ہے بخدا! ہم اسکی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۷۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس تھا: اتنے میں ہشام بن حسان آ گئے اور پوچھا: کہاں ہیں ابو یحییٰ؟ ہم نے کہا وہ سبزی فروش کے پاس ہیں کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلو ان کے پاس چلتے ہیں۔ ہم پہنچے تو انہوں نے ہشام کی طرف ایک نظر ڈالی اور فرمایا: اے ہشام! میں اس سبزی فروش کو ہر مہینے میں ایک درہم اور دو دانق دے دیتا ہوں اور ہر مہینہ اس سے ساٹھ روٹیاں لے لیتا ہوں بایں طور کہ ہر رات دو روٹیاں لے لیتا ہوں۔ اور جب وہ گرم گرم مجھے ملتی ہیں تو یہی ان کا سالن بھی ہوتا ہے۔ اے ہشام! میں نے داؤد علیہ السلام کی زبور میں پڑھا ہے کہ اے میرے معبود! میں نے اپنا ارادہ دیکھا ہے اور تو بالاتر ہے۔ اے ہشام! خوب اچھی طرح دیکھ لو تمہارا مقصود و ارادہ کیا ہے۔

۲۷۹۸- مالک بن دینار کا ذریعۂ معاش...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ صوف کی تہبند باندھتے تھے اور خفیف قسم کا جبہ پہنتے تھے۔ جب سردی کا موسم ہوتا ان کے پاس ایک پوستین اور ایک جبہ ہوتا انھی سے سردی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ آپ قرآن مجید کے نسخے لکھا کرتے تھے اس پر اجرت نہیں لیتے تھے ان کا اکثر کام یہی ہوتا تھا: قرآن مجید کا نسخہ لکھ کر سبزی فروش کے پاس چھوڑ دیتے اور اس کے پاس کھانا کھاتے۔ ایک نسخہ چار مہینے میں لکھتے تھے۔

۲۷۹۹- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عبیدہ، عبدالملک بن قریب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک مرتبہ مالک بن دینار کے گھر میں آگ لگ گئی مالک رحمہ اللہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ اور ایک چادر گھر سے نکالی جب ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھر جل رہا ہے، بچاؤ کی کچھ تدبیر آپ کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا: یہ کوئی کعبہ تو نہیں، ہمیں اس کے جلنے کی کوئی پرواہ نہیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں بصرہ میں ایک مرتبہ آگ لگ گئی۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنی چادر کا آنچل پکڑا اور کھینچتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے اور کہنے لگے بوجھوں والے ہلاک ہو گئے۔

۲۸۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! اگر تمہارے جہلاء لوگوں سے پالا نہ پڑتا تو میں ٹاٹ پہنتا۔ اے لوگو! مچھلی میں اس کے سر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں۔ بخدا! مچھلی کا شریر سر مجھے حرام کھانے سے اچھا لگتا ہے۔ اے لوگو! تمہارا پیٹ کتے کی مانند ہے، اس کتے کے سامنے روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا کرو، یا مچھلی کا سر ڈال دیا کرو سکون میں آ جائے گا اپنے پیٹوں کو شیطان کا تھیلا نہ بناؤ کہ وہ اس میں جو چاہے بھرتا رہے۔

۲۸۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ

اللہ فرماتے تھے، اگر میں بیدار رہنے کی طاقت رکھتا تو کبھی نہ سوتا چونکہ مجھے خوف ہے کہ سوتے سوتے کہیں اللہ کا عذاب نہ نازل ہو جائے، اگر کچھ میرے مددگار ہوتے میں انہیں ساری دنیا میں بھیجتا جو آواز لگاتے کہ اے لوگو! اللہ کی جلائی ہوئی آگ سے بچو۔

۲۸۰۲- ابونعیم اصفہانی، ابومسلم عبدالرحمٰن بن محمد واعظ، محمد یوسف بناء، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابی بکر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں کھانا کھالیتا ہوں اور میرا جی خوش ہو جاتا ہے تب میری مثل محلے میں کوئی غلام نہیں ہوتا۔ مگر وہ غلام جو مجھ سے پہلے کھا کر سیر ہو جائے۔

۲۸۰۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خشیت اور جنت فردوس کی محبت نے دنیا کی رونق کو دور کر دیا ہے اور مشقت پر صبر کرنا ہمیں عطا کر دیا۔

۲۸۰۴- ابونعیم اصفہانی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک نے فرمایا: ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں برحق کہتا ہوں کہ جو کھانا، کوڑا کرکٹ پر سو جانا اور قلتِ کلام جنت فردوس کی طلب میں مددومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

۲۸۰۵- **مالک بن دینار کا کل اثاثۂ بیت** ...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سالم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کہتے ہیں کہ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض وفات میں گیا۔ اچانک ان کے گھر میں دیکھتا ہوں! ایک معمولی سی چارپائی جھاؤ کے درخت کے نیچے رکھی ہوئی تھی اور اس پر معمولی سی چادر ڈالی ہوئی تھی اور مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنے سر کے نیچے چادر کا ایک کونا دے رکھا تھا اور مکان کے ایک کونے میں ایک چھاگل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ مالک رحمہ اللہ نے سر اٹھایا اور سر کے نیچے سے دو خشک روٹیاں نکالیں پھر اٹھ کر بیٹھے اور ان روٹیوں کو توڑ کر پانی میں بھگونے لگے: جب روٹیوں کو اچھی طرح پانی میں بھگو ڈالا: فرمایا: مجھے یہ چھاگل تھما دو وہاں ایک خشک چھاگل لٹکی ہوئی تھی، میں نے اسے اتار کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے اس میں سے ایک پوٹلی نکالی جس میں نمک باندھا ہوا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا قریب ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اے ابو یحییٰ! مجھے کھانے کی حاجت نہیں: مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: دور ہو جاؤ، تم تو ان لوگوں میں سے ہو جو میٹھے پانی میں رزق پاتے ہیں تم اب کہاں میرے ساتھ شوریدہ پانی میں کھانا کھاؤ گے۔

۲۸۰۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوداؤد طیالسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ مالک رحمہ اللہ کے ساتھ شریک سفر ہو گیا۔ فرمانے لگے: میں ایک دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہو۔ پھر یوں دعا کرنے لگے: اے اللہ! تو مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گھر میں تھوڑی اور نہ ہی زیادہ دنیا داخل کر۔

۲۸۰۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن یحییٰ بن منذر قزاز، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق کسی کنکری میں رکھ دیں تاکہ میں اسے چوس کر اپنا گزارا کر لیا کروں اور مرنے تک مجھے کسی اور چیز کو تلاش نہ کرنا پڑے۔

۲۸۰۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، عبداللہ بن عبیداللہ، مجالد بن عبیداللہ، موسیٰ بن سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: تم اپنے نفسوں کو بھوکا، پیاسا،

ا۔ یہ مصنف ابونعیم کے دادا ہیں، اصغر

ننگا اور مشقت میں مبتلا رکھا کرو تا کہ تمہارے دلوں کو اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے۔

نیز مجالد کہتے ہیں مالک بن دینارؒ کے بیٹے عمرؒ فرماتے تھے کہ والدؒ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کی دنیا کم کر دیتے ہیں اس کا سامان زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔ اور فرماتے" ہیں میرے سامنے سے نہ ہٹنا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کیلئے فارغ ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو اس پر دنیا کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے دور ہو جا میں تجھے اپنے سامنے نہ دیکھوں۔ پس اس کا دل زمین میں تجارت میں اور اس طرح کی مشغولیات میں پھنسا رہتا ہے۔

۲۸۰۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: نیک لوگوں کے دل نیک اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں اور فاجروں کے دل برے اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں کو دیکھتا ہے لہٰذا تم اپنے ارادوں پر اچھی طرح سے نظر ڈال لیا کرو۔

۲۸۱۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن معمر، موسیٰ بن ہارون، ہدبہ بن خالد، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے فخر کرنے والے قاری کا اعلانیہ گناہ کرنے والے فاجر سے زیادہ ڈر ہے۔ یہ دونوں باتیں ان دونوں کے لئے زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہیں۔

۲۸۱۱- ابونعیم اصفہانی، حسن بن عبداللہ بن سعید، علی بن حسین بن اسماعیل، محمد بن عبداللہ بن بسطام، عبدالرحمٰن بن بحر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کامل عقل مند وہ آدمی ہے جو فاجر جاہل آدمی کے ساتھ امن وصلح سے پیش آئے۔

۲۸۱۲- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، حسین، جعفر بن جسر، حماد بن واقد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: ہم موت کے مرہون ہیں ہمیں موت کی قید میں رکھا گیا ہے۔ اور ہم سب لوگوں کو اکٹھا میدان محشر میں کیا جائے گا۔

۲۸۱۳- **حرام اور حلال کے صدقہ میں فرق**..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوکامل فضیل بن حسین الجحدری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں حلال کی ایک کھجور صدقہ کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حرام کا ایک لاکھ صدقہ کروں۔

۲۸۱۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنے کچھ مددگار پاتا تو میں رات کو بصرہ کے مینارے پر چڑھ کر آواز لگاتا کہ اے لوگو! آگ سے بچو، اے لوگو! آگ سے بچو۔

۲۸۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، محمد بن حارث، یحییٰ بن ابی بکیر، عباد بن ولید قرشی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ مجھے پاگل اور مجنون نہ کہتے تو میں ٹاٹ پہنتا اور اپنے سر میں مٹی ڈال کر لوگوں کو آواز لگاتا کہ جو مجھے دیکھتا ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۸۱۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نیک عمل کے پیچھے ایک گھاٹی ہے۔ اگر آدمی صبر سے کام لے تو اسے عبور کر کے کشادگی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر جزع وفزع کرے تو واپس لوٹ آتا ہے۔

۲۸۱۷- خدا کے دوستوں کو خدا کا حکم ...... ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم محمد بن حسن، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل نہ ہوں، میرے دشمنوں کے کھانے نہ کھائیں، میرے دشمنوں کے لباس نہ پہنیں اور نہ ہی میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار ہوں۔ ورنہ تم بھی ان کی طرح میرے دشمن بن جاؤ گے۔

۲۸۱۸- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، زید بن عون، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ چکنے اور ٹھوس پتھر کی مانند ہے جس پر بارش برستی ہے اور پھسل کر بہہ جاتی ہے اور وہ پتھر بارش کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکتا۔

۲۸۱۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدبہ، حزم قطعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ ہم نشیں جس سے تم خیر و بھلائی کا فائدہ حاصل نہ کر سکو اس سے بچتے رہو۔

۲۸۲۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عثمان ابی ابراہیم حمری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تورات میں لکھا ہے: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آدمی کی ہڈیوں کو جمع کر دے گا جو اس کے سامنے باتیں کریں گی۔

۲۸۲۱- اہل دنیا کی مدح و ذم دونوں برابر ہیں ...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع بن سلیمان، مسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب سے میں نے لوگوں کو پہچانا ہے اس وقت سے میں ان کی مدح پر خوش نہیں ہوا ہوں اور نہ ہی ان کی مذمت کو ناپسند سمجھتا ہوں، کسی نے پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس لئے کہ ان کی مدح کرنے والا بھی افراط سے کام لیتا ہے اور مذمت کرنے والا بھی۔

۲۸۲۲- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم اس میں عاجزی لاتا ہے۔ اور جو بندہ عمل سے ہٹ کر کسی اور نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس میں فخر بڑھتا جاتا ہے۔

۲۸۲۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، فیاض، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کے ایک عالم کے ہاں کثرت سے مرد اور عورتیں جمع ہو جاتیں وہ انہیں وعظ و نصیحت کرتا اور گزرے دنوں کی یاد دلاتا۔ اس نے ایک دن اپنے کسی بیٹے کو عورتوں کی طرف اشارہ کرتے دیکھ لیا۔ باپ نے بیٹے کو کہا: اے بیٹے رک جاؤ! لیکن صرف اس کی اس حرکت کی پاداش میں اچانک وہ چارپائی سے نیچے گرا اور اسکا دماغ پھٹ گیا اور اس کی بیوی کا حمل بھی گر گیا اور لشکر میں اس کے بیٹے بھی قتل کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عالم کو جا کر خبر دو کہ میں تمہاری اولاد میں سے کسی صدیق کو پیدا نہیں کرتا جب تک تیرا غصہ میرے لئے رہتا ...... مگر یہ کہ تو نے کہہ لیا کہ اے بیٹے رک جا۔

۲۸۲۴- بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ ...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کا ایک عابد ایک دوسرے عابد کے ہاں رہائش پذیر ہو گیا اس گھر میں اس کی بیٹی بھی رہا کرتی تھی عابد نے اپنی بیٹی سے کہا یہ میرا بھائی ہے اس کا اکرام کرو اور اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرو۔ چنانچہ مہمان عابد

شیطان کے پھندے میں پھنس گیا اور میزبان عابد کی بیٹی سے بدکاری کر بیٹھا جس سے وہ حاملہ ہوگئی اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اسے لڑکا پیدا ہوگیا۔ ڈر کے مارے اس لڑکے کو پھینک بھی نہ سکی۔ مہمان عابد اس عورت کے باپ عابد سے کہنے لگا اس کا لڑکا مجھے ہبہ کر دو میں اسے نیک بناؤں گا۔ کہا ٹھیک ہے وہ تجھے مل گیا چنانچہ اس عابد نے اس لڑکے کو اپنے کاندھے پر اٹھایا اور بنی اسرائیل کے بازاروں کی مجلسوں میں چکر لگانے لگا اور کہتا اے میرے بھائیو! میں تمہیں اس گناہ سے ڈراتا ہوں جس کا نتیجہ میں اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے پھرتا ہوں۔

۲۸۲۵-کسی کے ہاں جاؤ تو حسن ظن سے کام لو......ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کسی عالم یا واعظ کے پاس آؤ اور اسے گھر میں نہ پاؤ ......دریں اثناء اسکا گھر اسکے احوال کو تمہارے اوپر کھول کر بیان کردے تو تم نماز کے لئے ایک چٹائی، قرآن مجید کا نسخہ اور وضو کے لئے لوٹا وہاں دیکھ لو تو سمجھو گویا تم نے آخرت کی نشانیاں دیکھ لیں۔ مالک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے لوگو! تمہارے چھوٹوں بڑوں میں فاجر و فاسق لوگوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے سو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس آدمی پر جو اچھی بات، عمل صالح اور اس پر ہمیشگی کو اپنے اوپر لازم کرلے۔ ایک مرتبہ فرمایا آدمی کو خائن ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانت والوں کا امین ہو۔

۲۸۲۶-ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ بکریوں کے باڑے سے نکلا کرتے اور مردوں کو کفن دفن دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ چھوٹے قد والے ایک گدھے کے اوپر سوار ہوئے، اس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی اور اسی طرح کی ایک چادر مالک پر زیب تن تھی۔ جب ہم قبرستان کے قریب پہنچے تو مالک رحمہ اللہ ہمیں وعظ کرتے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور غمگین لہجہ میں یہ اشعار پڑھے:

ألاحي القبور و من بهنه......وجوه في التراب احبهنه

اے قبرستان والو!.........اور مٹی میں ملے ہوئے چہرے والو!......میں ان سے محبت کرتا ہوں

فلو ان القبو ر اجبن حيا...... اذالأجنبي اذ زرتهنه

اگر قبریں کسی زندہ آدمی کو جواب دیتیں، جب میں ان کی زیارت کو آیا ہوں تو وہ مجھے ضرور جواب دیتیں

ولكن القبور صمتن عني ......فأبت بحسرة من عندهنه

لیکن قبریں مجھے جواب دینے سے خاموش ہیں اور وہ اپنے یہاں حسرت کے ساتھ جواب دینے سے انکار کررہی ہیں۔

جب ہم نے ان کی آواز سنی ہم ان کے پاس آگئے اور وہ فرمارہے تھے بھلائی تو صرف نوجوانوں میں ہے۔ پھر آپ نے مردوں کو جمع کرایا اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۸۲۷-ابونعیم اصفہانی، ابوعمرو بن عثمان بن محمد عثمان، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کہتے ہیں ہم نے مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا: کیا ہم آپ کے لئے کسی قاری کو نہ بلائیں جو آپ کو قرآن پڑھ کر سنائے؟ جواب دیا: جس عورت کا بیٹا مرا ہو، وہ نوحہ کناں کی محتاج نہیں ہوتی۔ ہم نے کہا کیا آپ ہمارے لئے خدا سے بارش نہیں طلب کرتے؟ جواب دیا: تم بارش کی انتظار میں ہو اور میں اوپر سے پتھر برسنے کی انتظار میں ہوں۔

۲۸۲۸-ٹیکس وصول کرنے والوں کے ساتھ مالک بن دینار کی بات چیت......ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک تاجر ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے گزرا۔ انہوں

نے تاجر کی کشتی روک لی۔ تاجر مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے معاملہ کی شکایت کی اور سفارش کرنے کی درخواست بھی کی چنانچہ مالک رحمہ اللہ اٹھ کر تاجر کے ساتھ چل پڑے۔ ٹیکس وصول کرنے والوں نے جب مالک رحمہ اللہ کو دیکھا کہنے لگے: اے ابو یحیٰ! آپ اپنے کام کا صرف پیغام بھیج دیتے آپ نے کیوں تکلیف فرمائی؟ فرمایا: میرا کام یہ ہے کہ تم اس تاجر کی کشتی کو چھوڑ دو۔ کہنے لگے: ٹھیک ہے ہم نے اس کی کشتی چھوڑ دی۔ ٹیکس والوں نے ان سے کہا: اے ابو یحیٰ: ہمارے لئے بھلائی کی دعا کیجئے! فرمایا: کوزے سے کہو وہ تمہارے لئے دعا کرے، میں تمہارے لئے کیسے دعا کروں...... جبکہ ہزاروں لوگ تمہیں بددعائیں دے رہے ہیں۔ کیا سمجھتے ہو کہ ایک آدمی کی دعا قبول ہو جائے گی اور ہزاروں آدمیوں کی بددعائیں قبول نہ ہوں گی؟ ان لوگوں کے پاس ایک کوزہ تھا جس میں ٹیکس کے وصول کئے ہوئے دراہم و دنانیر جمع کرتے رہتے تھے۔

۲۸۲۹- حرام سے صدقہ خیرات کرنے والوں کے ساتھ مالک کی ملاقات...... ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عبیدہ، ابو ربیع مسلم ابو عبیداللہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ دار الخراج'' (ٹیکس وصول کرنے کے دفتر) کے پاس سے گزرے اس میں ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی ٹانگوں پر گرم کمبل ڈال رکھا تھا وہ آدمی دار الخراج کا منیجر تھا۔ اسی دوران جب مالک رحمہ اللہ اس آدمی کو دیکھ رہے تھے وہ کھانے لے کر حاضر ہوا اور مالک رحمہ اللہ کے سامنے رکھ دیا۔ مالک رحمہ اللہ کبھی اس آدمی کو دیکھتے اور کبھی اس کے کھانے کو دیکھ کر تعجب کرتے۔ منیجر بولا: اے ابو یحیٰ! آیئے کھانا تناول فرمایئے۔ فرمایا: میں ڈرتا ہوں اگر یہ کھانا کھا لیا تو مجھے بھی ٹانگوں پر کمبل لپیٹنا پڑے گا۔ اتنے میں منیجر کا ایک رشتہ دار آگے بڑھا اور کہنے لگا اے ابو یحیٰ، یہ میرا چچازاد بھائی ہے یہ میرے اوپر اور میرے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اللہ سے دعا کیجئے اللہ اسے نجات دے۔ جواب میں مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارے چچازاد کی مثال کیا ہے؟ اس کی مثال اس بکری جیسی ہے جس نے کسی قوم کا آٹا کھا لیا ہو، زیادہ کھا لینے سے اس کا پیٹ پھول گیا ہو اور وہ پھر وہ مرگئی ہو۔ آٹے کا مالک آٹا کھانے والی بکری کے مالک کو بددعائیں دے رہا ہو اور بکری کا مالک بکری کو قتل کرنے والے کو بددعائیں دے رہا ہو۔ مجھے بتلاؤ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں سے کس کی بددعا کو جلدی قبول فرمائے گا۔

۲۸۳۰- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا میں قدم پھونک پھونک کر رکھو۔

۲۸۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد ابی عبداللہ بن قدامہ، حارث بن عبید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر لوگوں کو خاموشی کا مکلف بنا دیا جائے تو باتیں کرنا کم کر دیں۔

۲۸۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عیسیٰ بن عبدالعزیز اللخمی عن ابیہ عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت میں لکھا پڑھا ہے تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں کہ تم علم حاصل کرتے جاؤ اور جو علم تمہارے پاس موجود ہے اس پر عمل نہ کرو۔ اسکی مثال ایسی ہے جس طرح ایک آدمی لکڑیاں چننے لگ جائے پھر ان کا گٹھ باندھ کر جب اسے اٹھانے لگے اٹھا نہ سکے اور عاجز آجائے اب مزید اس پہلے گٹھ کے ساتھ اور لکڑیوں کا اضافہ کرنے لگے۔

۲۸۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، حسن بن عرفہ، مبارک بن سعید، عباد بن کثیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کتابوں کا بہت گرویدہ تھا اور ان میں دیکھتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حاجیوں کی ایک جگہ گیا۔ حجاج کرام نے اپنی کتابوں میں سے ایک کتاب نکال کر مجھے دی کیا دیکھتا ہوں کہ اسمیں لکھا ہے: اے ابن آدم! جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس علم کی طلب میں کیوں لگا ہوا ہے جبکہ تجھے جتنا علم حاصل ہے اس پر عمل نہیں کرتا۔

۲۸۳۴-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، ابو یعقوب صوفی، اسحق بن عمر بن سلیط، یحیی بن نعمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہارے لئے بے وقوف لوگوں کی بات نہ ہوتی میں ایسا لباس پہنتا کہ غمگین آدمی مجھے نہ دیکھتا مگر رو پڑتا۔

۲۸۳۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن شبیب، سلیمان بن ایوب، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے میں نے حکمت میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ قیامت کے دن ایک چرواہا لایا جائے گا اس سے کہا جائے گا تو نے دودھ پیا اور گوشت کھایا جبکہ تو نے گمشدہ بکری کو تلاش نہیں کیا اور نہ ہی تو نے جس بکری کا کوئی عضو ٹوٹا اسکی مرہم پٹی کی گویا تو نے بکریاں چرانے کا حق ادا نہیں کیا۔ لہٰذا آج تجھ سے انتقام لیا جائے گا۔

۲۸۳۶-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابویعلی محمد بن حسین برجلانی، موسیٰ بن اسماعیل، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرے لئے ایک گٹھلی کے برابر بھی مال ہو پھر فرمایا: نہ ہی ایک مینگنی کے برابر۔ پھر فرمایا مجھے یہ امر خوش نہیں کرے گا کہ میرے لئے خراسان تک گٹھلی کے بقدر ملکیت ہو اور نہ ہی ایک مینگنی کے بقدر۔ بے شک اگر میں تمہارے سامنے اس کا ارادہ کروں تب میں بڑا بد بخت ہوں گا۔

۲۸۳۷-علماء کے ساتھ شیطان کا کھیلنا......ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، اسحق بن احمد، محمد بن ابراہیم بن جراح جرجانی، عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: بے شک شیطان قاریوں کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہے جس طرح بچے اخروٹ کے ساتھ کھیلتے ہیں۔

۲۸۳۸-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبدالرحمٰن جوہری، علی بن احمد بن بسطام، سہل بن بحر، مسلم بن ابراہیم، حسین بن ابی جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن اور منافق آپس میں رضامندی نہیں کرتے تاوقتیکہ بھیڑیا اور بکری کا بچہ آپس میں رضامندی نہ کرلیں۔

۲۸۳۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن مثنی، عبدالوہاب ثقفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن سے بدلے ہوئے رنگ (غمگین حالت) میں ملو اور منافق سے کھلے ہوئے چمکیلے چہرے کے ساتھ ملو۔

۲۸۴۰-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون بن ابی عون، مرحوم عطار کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے زبور میں لکھا ہوا پڑھا ہے: منافق کا تکبر مسکین کو جلا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبور میں فرماتے ہیں میں منافق کا منافق سے بدلہ لوں گا پھر تمام منافقین سے بدلہ لوں گا اسکی مثال یہ ہے: "وكذلك نولى بعض الظالمين بعضاً بما كانوا يكسبون (انعام ۱۲۹)" "ہم اسی طرح ظالم کافروں کو ایک دوسرے کی طرف پھیر دیں گے بسبب اس کے جو انہوں نے اعمال کیے۔"

۲۸۴۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر منافقوں کی دمیں اگ جائیں مؤمنین زمین پر چلنے کے لئے تھوڑی سی جگہ بھی نہ پائیں۔

۲۸۴۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اچانک ایک پہاڑ پر آواز سنی، کہنے والا یوں کہہ رہا تھا: شعر

لبیک علی الاسلام من کان باکیاً ...... فقد اوشکوا هلکی وماقدم العهد

جو آدمی رورہا ہو اس کو اسلام پر لبیک ہے۔ لوگ ہلاکت اور گزشتہ عہد کے قریب ہو گئے ہیں

وادبرت الدنیا وادبر خیرها......وقد ملها من کان یوقن بالوعد

دنیا اور اسکی بھلائی ختم ہو چکی اور جس نے وعدہ کی پاسداری کی اس نے دنیا کو اکتاہٹ میں ڈال دیا۔

مالک فرماتے ہیں میں نے ادھر ادھر نظر گھمائی تو کوئی نظر نہیں آیا۔

۲۸۴۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سوید بن سعید، ابوعون حکم بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے: خوبصورت بدکار عورت کی مثال اس خنزیرنی کی طرح ہے جسکے سر پر تاج رکھا ہوا اور اس کے گلے میں سنہری ہار پڑا ہو۔ جس کو دیکھ کر کہنے والا کہتا ہے: یہ زیورات کتنے خوبصورت ہیں اور یہ جانور کتنا برا اور بدصورت ہے۔

۲۸۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی مثال اس بکری جیسی ہے جس نے سوئی کھالی ہو اور وہ مزید چارہ کھاتی جارہی ہو وہ اسے نفع نہیں بخشے گا چونکہ اسے سخت غم وحزن کا سامنا ہے۔

۲۸۴۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن مسلم، جعفر بن محمد، یحیٰی بن معین، سوار بن عمارہ، سری بن یحیٰی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی مثال خوبصورت موتی جیسی ہے جہاں بھی وہ موتی پڑا ہو اسکی خوبصورتی اسکے ساتھ رہتی ہے۔

۲۸۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ثابت بنانی رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میں لوگوں میں زخم کر کے پیپ اور خون ان کے اندر سے نکالتا ہوں اور آپ انہیں تیل لگا کر مالش کرتے ہیں یعنی میں ان پر سختی کرتا ہوں اور آپ انہیں رخصتیں دیتے ہیں۔

۲۸۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، ابوعباس عبدی، ابوبکر بن عبید، ابوجعفر کندی، سعید بن عاصم، مالک بن حمید عجیمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عمل کو وجود میں لانے سے اس کی عدم قبولیت کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔

۲۸۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابوعلی مدائنی، ابراہیم بن حسن، شیخ ابوجعفر قریشی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم میری بھلائیاں تیرے اوپر نازل ہورہی ہیں اور تیری طرف سے برائیاں اوپر میری طرف چڑھی آرہی ہیں میں تیرے اوپر نعمتیں برسا کر تجھ سے محبت کرنا چاہتا ہوں اور تو معاصی کا ارتکاب کر کے مجھ سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پاکباز، شریف فرشتہ مسلسل میری طرف تیرا قبیح عمل لئے چڑھ رہا ہے۔

۲۸۴۹- ابونعیم اصفہانی، ابواسحٰق بن حمزہ، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، سعید بن سلیمان، موسیٰ بن خلف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت و دانائی کی کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ: میں اللہ ہوں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں میرے بندوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ سو جس نے میری اطاعت کی اس پر میں اپنی رحمت نازل کرتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس سے اس کا انتقام لیتا ہوں۔ بادشاہوں کے امور میں مشغول نہ ہو جاؤ اور ان کی مہربانیوں سے توبہ کرو۔

۲۸۵۰- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی مسلم واعظ، احمد بن روح، محمد بن مہاجر، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ ایک ٹہنی پر بیٹھی ہوئی بلبل کے پاس سے گزرے

بلبل چہچہا رہی تھی اور اپنی دم ہلا رہی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے حاضرین سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ بلبل کیا کہہ رہی ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا: بلبل کہہ رہی ہے کہ میں نے آج دنیا میں آدھا پھل پایا ہے۔

۲۸۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد حسین بن عبداللہ بن سعید، ابوجعفر بن زہیر، عباد بن ولید، منہال بن حماد سراج، حسن بن ابی جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: قاریوں کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے صرف ان کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی قابل قبول نہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے پر باڑے میں رکھے ہوئے نر بکروں سے بھی زیادہ حسد کرتے ہیں۔

۲۸۵۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبداللہ جرجانی، احمد بن عیسیٰ تنیسی، مول بن اہاب، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے آیت کریمہ تلاوت کی:

لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعاً متصدعاً من خشية الله (حشر۲۱)

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے آپ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے ریزہ ریزہ ہو یا ہوا دیکھتے۔

پھر فرمایا: میں تمہارے لئے قسم اٹھاتا ہوں کہ جب کوئی بندہ اس قرآن پر ایمان لاتا ہے اسکا دل خوف خدا سے پھٹ جاتا ہے،

۲۸۵۳- **مالک کا عالم سے سوال**...... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، زہیر بن محمد، ہدبہ، حزم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اے عالم! تو ایسا عالم ہے کہ تو اپنے علم کی بدولت کھاتا ہے اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے اگر تو نے یہ علم اللہ کی رضا جوئی کے لئے طلب کیا ہے پھر تو اس کا رنگ اپنے عمل میں کیوں نہیں دیکھتا۔

۲۸۵۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن سفیان مصیصی، یحییٰ بن آدم، محمد بن سماک، سفیان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عمل کرنے کے واسطے علم طلب کیا اللہ تعالیٰ اسے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جس نے عمل کے علاوہ کسی اور نیت سے علم طلب کیا اس کے علم پر فخر کرنے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۲۸۵۵- **سچے خطیب کی پہچان**...... ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس زجاجی فقیہ ایلی، اسحق بن ابراہیم حدادی، احمد بن محمد دلال، ابوحاتم، عبیس بن مرحوم، مرحوم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو خطیب بھی تقریر کرتا ہے اسکی تقریر اسکے عمل پر پیش کی جاتی ہے اگر اسکا عمل اسکی تقریر کے موافق ہو وہ صادق اور سچا خطیب ہے اگر تقریر عمل کے موافق نہ ہو تو آگ کی بنی ہوئی قینچی کے ساتھ اس کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں۔ اور جب بھی کاٹے جاتے ہیں وہ از سر نو دوبارہ اگ جاتے ہیں۔

۲۸۵۶- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء وجعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ چیزوں کا حکم کرتا ہوں جن تک میرے عمل کو رسائی نہیں ہوتی لیکن جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں اور عملی اعتبار سے میں اسکی مخالفت کروں سمجھ لو میں اس دن جھوٹا کذاب ہوں۔

۲۸۵۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم، غالب قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، گویا کہ وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، دنیا میں بقید حیات ہیں، انہوں نے دو قبطی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور ساتھ میں کچھ اشارہ کر رہے ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ اس سے مالک رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ دو قسم کے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ایک وہ بدعتی جو اپنی بدعت میں غلو کرتا ہو دوسرا وہ دنیادار جو اپنی دنیا پر اتراتا ہو۔

۲۸۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسین بن جعفر بن سلیمان ضبعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بصرہ آیا اس وقت مالک بن دینار زندہ تھے، مجھے ان سے ملاقات کی قدرت نہ ملی البتہ مجھے ان کا فرمان سنا دیا گیا کہ

مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیامت کا دن متقین کی خوشی وشادی کا دن ہے۔

۲۸۵۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بلال بن ابی بردہ کے پاس تھا اور بلال اس وقت اپنے چبوترے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا آج میں نے اسے تنہا پایا ہے کونسا قصہ اسے سناؤں؟ میں نے خیال کیا کہ لوگوں میں جو اس کے ہم مثل ہیں ان کا کوئی قصہ نہیں سنانا چاہیے، چونکہ یہ ان سے ملا ہوا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ چبوترہ کس نے بنایا ہے۔؟ اس کو عبیداللہ بن زیاد نے بنایا ہے اور اس نے ایک مسجد بھی بنائی تھی۔ چنانچہ عبیداللہ کو امارت ملی پھر اسکا معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اسے یہاں سے بھاگنا پڑا اور پھر اسے تلاش کر کے قتل کیا گیا پھر بصرہ کا والی بشر بن مروان کو بنایا گیا۔ لوگ کہنے لگے: بشر امیر المؤمنین کا بھائی ہے۔ بالآخر بصرہ میں وہ بھی مرگیا۔ لوگوں نے اسے اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور اس کے جنازہ میں چاروں طرف سے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے اسی دوران ایک حبشی مرگیا۔ حبشیوں نے اسے بانس کی چارپائی پر اٹھایا۔ بالآخر امیر المؤمنین کا بھائی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا اور حبشی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا۔ چنانچہ میں نے ایک ایک امیر کا قصہ اسکو سنایا حتیٰ کہ اس کی باری آ گئی...... میں نے خیال کیا کہ تو نے کوفہ میں ایک حویلی تعمیر کی ہے اور تو نے ابھی تک اسے دیکھا نہیں تھا کہ اسی اثناء میں تو گرفتار ہوگیا اور تجھے قید خانے میں سخت سزا دی گئی حتیٰ کہ تجھے اسی میں قتل کر دیا گیا۔

۲۸۶۰-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے تم میں سے کوئی ایک جاتا ہے اور وہ دیباجۃ الحرم'' کے ساتھ شادی کرتا ہے۔ (مالک رحمہ اللہ کے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ دیباجۃ الحرم اور روم کے بادشاہ کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں) یا تم میں سے کوئی کسی لڑکی کے پاس جاتا ہے جسے اس کے باپ نے موٹا کیا ہوتا ہے اور لوگوں نے اس کی تعریف کی ہوتی ہے گویا کہ وہ مکھن کا ایک پیڑا ہے۔ وہ آدمی اس کے ساتھ شادی کرلیتا ہے اور اسے اپنے دل میں بسالیتا ہے پھر اس سے پوچھتا ہے تجھے کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ کہتی ہے مجھے فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اس کے برخلاف قاری کو چاہیئے کہ وہ یتیم اور کمزور لڑکی کے ساتھ شادی کرے اور اس بچاری کو کپڑے پہنائے جس کا اسے اجر وثواب ملے اور اسے تیل لگائے تاکہ اسے اس کا ثواب ملے۔

۲۸۶۱-ابونعیم اصفہانی، ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن یونس کدیمی، سعید بن عامر، عون بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک آدمی کی عمر پانچ سو سال ہوگئی اس سے کہا گیا کہ تو موت کو پسند کرتا ہے؟ کہنے لگا ہائے افسوس کون ہے جو اس روح سے فرقت کو پسند کرے۔

۲۸۶۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سوید بن سعید، حکم بن سنان ابوعون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کی دعا یہ ہوتی تھی: اے اللہ! تو ہی بندوں کو نیک بناتا ہے ہمیں نیک بنادے حتیٰ کہ ہم نیک بن جائیں۔

۲۸۶۳-زبور کی نصیحت...... ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، عبدالعزیز بن عبدالصمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: زبور میں لکھا ہوا ہے: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گناہگاروں کے راستہ پر نہ چلے۔ بیہودہ بکواسات بکنے والوں کے پاس نہ بیٹھے اور استہزاء کرنے والوں کے پاس اقامت نہ اختیار کرے۔ اللہ کے بندے کا مقصد تو صرف اور صرف اللہ کی حکمت ہوتا ہے اسی کی طلب میں رہتا ہے اور اسی کے متعلق گفتگو بھی کرتا ہے۔ اسکی مثال اس درخت جیسی ہے جو پانی کے درمیان میں کھڑا ہو اسکا کوئی پتا بھی نیچے نہیں گرتا اسکا ہر عمل تام ہوتا ہے، کچھ بھی اس کے عمل سے ضائع نہیں ہوتا۔

۲۸۶۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، میمون بن اصبغ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے صفائی کا راستہ اختیار کیا اس کے لئے صفائی کے اسباب مہیا کر دیے جاتے ہیں اور جس نے معاملہ خلط ملط کر دیا اس کا انجام بھی خلط ملط ہوگا۔

۲۸۶۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، عیسیٰ بن عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، عبدالعزیز بن عبدالصمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت میں لکھا ہوا پڑھا ہے جس طرح تند و تیز ہوا جب چلتی ہے درختوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح شیطان کو مسلط لیا گیا ہے تا کہ نوع بشر کو ہلا تا رہے۔

۲۸۶۶- انسؓ کی مالک وغیرہم سے محبت...... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مالک فرماتے ہیں ہم انسؓ بن مالک کے پاس آئے، نیز میرے ساتھ ثابت بنانی، یزید رقاشی، زیاد نمیری اور ان جیسے دیگر حضرات بھی تھے۔ انسؓ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: تم لوگ محمد عربی ﷺ کے صحابہ کے کتنے مشابہ ہو۔ پھر فرمایا بخدا! تم مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوا لا یہ کہ میرے بیٹے علم و فضل میں تم جیسے ہو جائیں یقیناً میں سحری کے اوقات میں تمہارے لئے دعائیں کروں گا۔

۲۸۶۷- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس، ابویحیٰی بن بزار، خالد بن خداش، معلّی الوراق کہتے ہیں ایک دن ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ابوعبیدہ آئے اور ان کے پاس چھال کی بٹی ہوئی ایک رسی تھی جس کے دونوں طرفوں میں کاج کی مانند دو سردان (سوراخ) بنے ہوئے تھے۔ ایک سردان انہوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گلے میں ڈالا اور دوسرا اپنے گلے میں۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے میں اور آپ دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پڑے ہوئے ہیں تم کیا کہتے ہو؟ یوں مالک رحمہ اللہ بھی رو پڑے اور حاضرین کو بھی رُلا دیا۔

۲۸۶۸- ابونعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن زیاد، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہم نے ہر طرح کے گناہ میں نظر کی ہمیں صرف حب مال ہر گناہ کی جڑ ملی جس نے حب مال کو دل سے نکال کر پھینک دیا اس نے راحت پائی۔

۲۸۶۹- دنیا دو مرتبہ اوندھے منہ گر چکی ہے...... ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن منصور، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا گیا دنیا اوندھے منہ ہو کر گر گئی ان کے بعد گری ہوئی دنیا کو لوگوں نے پھر اٹھایا۔ حتیٰ کہ جب محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا دنیا پھر اوندھے منہ ہو کر گر پڑی آپ ﷺ کے بعد ہم نے پھر دنیا کو اٹھا لیا جبکہ ہمیں اسکی حقیقت پتہ چل چکی ہے۔

۲۸۷۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن عفان، ابوعیسیٰ، کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کی وفات کے وقت گئے۔ مالک رحمہ اللہ ہماری طرف دیکھنے لگے اور فرمایا۔ آج کے دن کیلئے ابویحیٰی تھکا کرتا تھا۔

۲۸۷۱- اللہ کی عیسیٰ کو عجیب نصیحت...... ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن علی، احمد بن محمد بن معاویہ، سلیمان بن داؤد قزاز، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! اپنے نفس کو نصیحت کیجئے اگر آپ کا نفس نصیحت قبول کر لے تو لوگوں کو نصیحت کیجئے ورنہ مجھ سے حیاء کرتے رہیے۔

۲۸۷۲-علماء کا مسخ ہونا......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: آخری زمانے میں تندوتیز ہوائیں چلیں گی اور چاروں طرف تاریکی پھیل جائے گی لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے لیکن پھر انہیں مسخ شدہ پائیں گے۔

۲۸۷۳-دنیادار عابد......ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، مہنا ابوعبداللہ شامی، ضمرہ، سعید بن شبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو ہمہ وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا۔ مالک رحمہ اللہ اس کے پاس بیٹھے اور اس سے کہا: کیا میں تیرے بارے میں ٹیکس وصول کرنے والوں سے بات کروں تاکہ وہ تیرے لئے کچھ روزینہ مقرر کردیں اور تو ان کے ساتھ ہوجائے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں آپ ایسا کردیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے مٹھی بھر خاک اٹھائی اور اس کے سر میں ڈال دی۔ (مطلب یہ تھا کہ تم نے مسجد کو محض دنیا کی خاطر لازم پکڑ رکھا ہے جو کہ اچھا نہیں، من المترجم)۔

۲۸۷۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور لوگ مسجد میں بیع وشراء کررہے تھے عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی چادر پکڑی اور اس سے لوگوں کو مارنے لگے پھر فرمایا: اے بنو حیات اور افاعی! تم نے اللہ کی مساجد کو بازار بنالیا ہے۔

۲۸۷۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان ابوعون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے حواریین کے ساتھ ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرے جس سے بدبو پھیل رہی تھی۔ حواریین کہنے لگے۔ اس کتے سے کتنی سخت بدبو آرہی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس مردہ کتے کے دانت کس قدر سفید ہیں عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں غیبت سے باز رہنے کی تاکید کی۔

۲۸۷۶-ایک پر مزاح اور درد انگیز قصہ......ابونعیم اصفہانی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ہشام بن علی سیرانی، فطر بن حماد بن واقد، حماد بن واقد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جو اپنے آپ کو قاری ظاہر کرتا تھا اور میرے پاس آیا کرتا تھا اسے ایک پل پر عشر وصولی کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ اسی دوران کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اچانک ایک کشتی ادھر سے گزری جس میں بطخیں تھیں۔ اس کے ساتھیوں نے کشتی والوں کو آواز دی کہ قریب آکر ایک بطخ ٹیکس میں دیتے جاؤ۔ یہ جو نماز پڑھ رہا تھا- قاری صاحب- اس نے (نماز کے دوران) آواز کے ساتھ دومرتبہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہا۔ یعنی ایک نہیں دو بطخیں وصول کرو۔ راوی کہتے ہیں حضرت مالکؒ جب بھی یہ قصہ سناتے خود تو رو پڑتے لیکن حاضرین کو خوب ہنساتے۔

۲۸۷۷-ابونعیم اصفہانی، فاروق بن عبدالکبیر، ہشیم بن علی سیرانی، فطر بن حماد، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس پر یہ شعر لکھا ہوا ہے:

یا ایھا الرکب سیروا ان غایتکم ......ان تصبحوا ذات یوم لاتسیرونا

اے شاہسواروں کی جماعت سفر کرتے جاؤ بے شک تمہاری غایت اور مقصود یہ ہے کہ ایک دن صبح کرو اور پھر تم سفر نہ کرسکو گے

حثوا المطایا وارخوا من ازمتھا......قبل الممات وقضوا ماتقضونا

تم سواریوں کو سرپٹ بھگاتے رہو اور ان کی لگاموں کو ڈھیلا بھی کرتے رہو مرنے سے پہلے پہلے اور جو تم نے اپنی حاجتیں پوری کرنی ہیں پوری کرلو

کنا اناسا کما کنتم فغیرنا......دھر فسوف کما کنا تکونونا

ہم بھی تمہاری طرح کے لوگ تھے ہمیں زمانے کے ہیر پھیر نے بدل دیا اور عنقریب تم بھی ہم جیسے ہو جاؤ گے۔

۲۸۷۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، علی مسیح بن حاتم عکلی، عبدالجبار، عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ آدمی کھجور کے پودے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ کاشت کر رہا تھا مالک اس کے پاس سے گزر گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو وہ آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ باغ کس نے لگایا تھا حاضرین نے جواب دیا فلاں آدمی نے جو مر چکا ہے۔

پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے شعر

مؤمل دنيا لتبقىٰ له　　فمات المؤمل قبل الامل

دنیا کی امید رکھنے والے کی دنیا باقی رہ جاتی ہے امید کرنے والا امید پوری ہونے سے پہلے ہی مرجاتا ہے۔

يربى فسيلاً ويعنى به　　فعاش الفسيل ومات الرجل

کھجوروں کی قلمیں (پودے) پروان چڑھتی رہتی ہیں حتی کہ قلمیں اور پودے زندہ رہتے ہیں اور آدمی مرجاتا ہے۔

۲۸۷۹-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن جعفر الوراق، ابواسحٰق خشاش، ابوبلال اشعری، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو بری طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ آدمی اپنے اہل وعیال پر رحم نہیں کر رہا کسی نے پوچھا: اے ابویحیٰ، بری طرح تو یہ اپنی نماز پڑھ رہا ہے اپنے عیال پر کیسے رحم نہیں کر رہا؟ جواب دیا یہ اپنے اہل وعیال کا سرپرست ہے اور اسکے اہل وعیال اس سے نماز وغیرہ سیکھتے ہیں۔

۲۸۸۰-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوتقی، سلمہ بن کلثوم، ابراہیم بن ادہم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم آدمی سے ملتے ہو اور وہ آدمی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالتا حالانکہ اسکا سارے کا سارا عمل باتیں ہوتا ہے (یعنی وہ زبان سے کچھ کام نہیں کرتا اسکا عمل کلام کرتا ہے)۔

۲۸۸۱-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شاذکونی، جعفر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ جب مصلی پر کھڑے ہوتے کہتے: اے میرے رب! میں نے جنت کے ساکن کو بھی پہچان لیا اور جہنم کے ساکن کو بھی، دونوں ٹھکانوں میں سے کونسا ٹھکانا مالک بن دینار کے لئے ہوگا؟ پھر رونے لگے۔

۲۸۸۲-صدقہ کا فوری اثر......ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبداللہ بن بشر بن صالح، ابوعمیر، ایوب بن سوید، سری بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک درندے نے ایک عورت کا بچہ اٹھالیا عورت نے فوراً ایک لقمہ صدقہ کردیا اور درندے نے بچہ پھینک دیا غیبی آواز آئی کہ لقمے کے بدلے میں لقمہ۔

۲۸۸۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابار، محرز بن عون، مختار برادر محرز بن عون، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ ایک کتا دیکھا جوان کے پیچھے پیچھے چلا جارہا تھا میں نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کیا ہے؟ جواب دیا: برے ہم نشیں سے کتا بہتر ہے۔

۲۸۸۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبداللہ وکیل، ابراہیم بن جنید، عمار بن زربی،......حماد بن واقد کہتے ہیں ایک دن میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ تنہا بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ایک جانب کتا بیٹھا ہوا تھا بایں طور کہ کتے نے اپنی تھوتھنی مالک رحمہ اللہ کے سامنے رکھی ہوئی تھی، میں اس کتے کو دور بھگانے لگا: مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے! چھوڑ یہ برے ہم نشیں سے بدرجہا بہتر ہے۔

یہ مجھے اذیت نہیں پہنچاتا ہے۔

۲۸۸۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبید اللہ، ابراہیم بن جنید، سعید بن حماد انصاری، بکر بن محمد عابد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ بصرہ کے والی کے پاس تشریف لے گئے۔ والی کہنے لگا: میرے لئے دعا کیجئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے دروازے پر کتنے مظلوم کھڑے ہیں جو تمہارے لئے بددعائیں کر رہے ہیں۔

۲۸۸۶-انسان کی صحیح پہچان......ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، محمد بن یونس کدیمی، ہریم بن عثمان، سلام بن مسکین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک مرتبہ راستے میں امیر بلال بن ابی بردہ سے ملے اور لوگ بلال کے اردگرد جمع تھے۔ بلال مالک رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ مجھے کیا جانیں؟ فرمایا: جی ہاں میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم اول وہلہ میں نطفہ کی شکل میں تھے، درمیان میں (یعنی اب) تم گوشت کی شکل اختیار کر گئے اور آخر کار تم (قبر کے) کیڑے بن جاؤ گے۔ لوگوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو مارنا چاہا۔ بلال فوراً بولا یہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ہیں۔ چنانچہ مالک بن دینار رحمہ اللہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔

۲۸۸۷-ابونعیم اصفہانی، علی بن الخطاب الوراق، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عباس کاتب، اصمعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہلب بن ابی صفرہ متکبرانہ چال میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا۔ مالک رحمہ اللہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ انداز اور چال جہاد کے علاوہ مکروہ ہے۔ مہلب نے ان سے کہا کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بولا: آپ مجھے کسی طرح جانتے ہیں؟ فرمایا: اول وہلہ میں تو نطفہ تھا اور آخر کار تو گندی لاش بن جائے گا اور ان کے درمیان تو نے پاخانہ پیٹ میں اٹھایا ہوا ہے۔ مہلب کہنے لگا: اب آپ نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہے۔

۲۸۸۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، عبداللہ بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا قرآن مجید چوری ہوگیا۔ مالک رحمہ اللہ حاضرین کو وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ وعظ سن کر حاضرین رو پڑے۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سب نے رونا شروع کر دیا بھلا پھر مصحف کس نے چرایا؟۔

۲۸۸۹-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے بازاروں میں مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے اور دینداری کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۸۹۰-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی......سند مذکور سے یہ حدیث بعینہ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۹۱-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابوعباس بن قتیبہ، احمد بن زید خزاز، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے مٹکے میں بنائی گئی نبیذ کے متعلق پوچھتے ہو جبکہ مجھ سے اسکی قیمت کے متعلق نہیں پوچھتے ہو نیز یہ کہ وہ کہاں سے آئی اور اسکی قیمت کہاں سے حاصل ہوئی؟

۲۸۹۲-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابن ماہان رازی، عبدالرحمٰن بن یونس، مطرف بن مازن، معمر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: آپ لوگوں کو ان کے لباس اور کھانے کے متعلق سختی کرتے ہیں؟ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال کماؤ اور جو چاہو پہنو۔

۲۸۹۳-ابونعیم اصفہانی، علی بن عبداللہ بن عمر، منتصر بن نصر، عمر بن مدرک، ابواسحٰق طالقانی، کنانہ بن جبلہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہارے اعمال لکھنے والے دو فرشتے ہر دن تم سے صحیفوں کی ثمن (قیمت) کا مطالبہ کریں جن میں روزانہ وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو تم بہت سارے فضول کلام سے رک جاؤ۔ حالانکہ جب صحیفے تمہارے رب کے پاس پہنچتے ہیں

تو پھر تم فضول کلام اور کام سے کیوں نہیں رکتے؟۔

۲۸۹۴-ندامت بھی نجات دیتی ہے......ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوعبداللہ تیمی، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے گزشتہ زمانے کی بات ہے کہ ایک نوجوان سے گناہ سرزد ہوگیا وہ نہر پر آیا تا کہ اس میں غسل کرے۔دریں اثناء اسے اپنے گناہ یاد آ گیا۔اسے حیاء آ گئی اور غسل کرنے سے رک گیا جب واپس جانے لگا نہر نے اسے آواز دی اے گناہ گار آدمی! اگر تو میرے قریب بھی ہو جاتا تجھے اپنے اندر غرق کر دیتی۔

۲۸۹۵-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گزرتے جس کے رہائشی مر چکے ہوتے تو اس گھر کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگاتے: ہلاکت ہے تیرے ان مالکان کیلئے جو تیرے وارث ٹھہرے ہیں۔تو نے ان کے پہلے لوگوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس سے یہ وارثین عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟۔

مسانید مالک بن دینار رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی چند ایک احادیث حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ان کی زیادہ تر مرویات اجلہ تابعین جیسے حسن بصری ابن سیرین، قاسم بن محمد، سالم بن عبیداللہ وغیرہم سے ہیں تاہم ان کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی چند ایک احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۸۹۶-بے عمل خطیبوں کا حال......ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، محمد منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی، مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا اچانک میں کچھ مردوں کو دیکھتا ہوں کہ قینچیوں کے ساتھ انکی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جارہے ہیں۔میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔

ہشام سے روایت کرنے میں یزید بن زریع متفرد ہیں اس حدیث کو ابوعتاب سہل بن حماد نے ہشام عن مغیرہ عن مالک عن ثمامہ عن انسؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۸۹۷-ابونعیم اصفہانی، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، ثمامہ کے سلسلۂ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے انکے ہونٹ کاٹے جارہے تھے جب بھی وہ ہونٹ کٹتے فوراً ان کے ہونٹ جوں کے توں نئے سرے سے اگ جاتے۔میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور کتاب اللہ پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔[1]

۲۸۹۸-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بغدادی، قاسم بن ہاشم سمسار، سعیدہ بنت حکامہ، عن امہا حکامہ بنت عثمان بن دینار، عن ابیہا عثمان بن دینار، عن اخیہ مالک بن دینار......کی سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی خشیت ہر قسم کی دانائی کی سردار ہے۔تقویٰ عمل کا سردار ہے۔سو جس آدمی میں تقویٰ اور ورع نہ ہو جو اسے اللہ تعالیٰ کی

[1] مسند الامام احمد ۳/۱۸۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۴/۳۰۸. ومشکاة المصابیح ۴۸۰۱. وتفسیر ابن کثیر ۱/۱۲۲. والترغیب والترهیب ۱/۱۲۴. وتخریج الاحیاء ۱/۲۲ وکنز العمال ۲۹۱۰۶. واتحاف السادة المتقین ۱/۳۶۹، ۷/۱۵، ۵۲۱.

نافرمانی سے روکے تو اللہ تعالیٰ کو ان کے کسی عمل کی کچھ پرواہ نہیں ہے[1]

یہ حدیث ابو یعلیٰ منقری نے بھی روایت کی ہے۔

۲۸۹۹-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن سندی، جعفر بن احمد بن محمد بن صباح، یحییٰ بن خذام بن منصور، محمد بن عبداللہ بن زیاد ابوسلمہ انصاری، مالک بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جبریل نے اللہ تعالیٰ کی حدیث سنائی کہ:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت! میرے جلال! میری وحدانیت! میری مخلوق کے میرے محتاج ہونے! میرے عرش پر جلوہ افروز ہونے! اور میرے مرتبہ کے مرتفع ہونے کی قسم! میں اپنے بندے اور آپ کی امت سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ وہ دونوں اسلام میں رہتے ہوئے بوڑھے ہوجائیں اور پھر میں انہیں عذاب دوں۔

حضرت انس فرماتے ہیں اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں اس آدمی پر رو رہا ہوں جس سے اللہ عزوجل کو حیاء آتی ہے مگر اسے اللہ عزوجل سے حیاء نہیں آتی۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ سے صرف ابومسلم انصاری نے یہ حدیث روایت کی ہے اور یحییٰ بن خذام متفرد ہیں۔

۲۹۰۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، ابوحارث فراء، مالک بن دینار، حسن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کی تائید ایسی قوم کے ذریعے سے فرمائیں گے جنکا دین میں کچھ حصہ نہیں ہے[2]

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوسعید یہ حدیث کس سے بیان کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا انس سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے۔

ابوحارث فراء حارث بن نبہان ہیں نیز یہ حدیث ابن وہب نے حارث عن مالک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر نے ابوخذیمہ عن مالک بن دینار سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۹۰۱-ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، محمد بن اسحق اہوازی، محمد بن عثمان بن ابی سوید، حفص بن عمر حوضی، حارث بن وجیہ، مالک بن دینار، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور جلد کو اچھی طرح سے صاف کیا کرو۔[3]

یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں حارث متفرد ہیں۔

۲۹۰۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، حرمی بن حفص، ابان بن یزید عطار، مالک بن دینار، قاسم بن محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ (حج قران) حج وعمرہ کرکے واپس لوٹیں گے کیا

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۴۴۸/۸. وکنز العمال ۵۸۷۲. وکشف الخفاء ۲۵۳/۱، ۵۰۷. والدر المنثور ۲۲۵/۲. وتخریج الاحیاء ۱۵۸/۴. وکنز العمال ۵۸۷۳. ومسند الشہاب ۵۵.

۲۔ صحیح ابن حبان ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، والکنیٰ للدولابی ۹۵/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۳۰۳/۱ وکنز العمال ۲۹۱۳۳. ۲۹۱۳۳.

۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۷۵/۱. والمصنف لعبدالرزاق ۱۰۰۲. ومشکاۃ المصابیح ۴۴۳. وتلخیص الحبیر ۱۴۲/۱. وشرح السنۃ ۱۸/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۳۸۰/۲، ۳۸۱، ۴۰۸. وکشف الخفاء ۳۵۳/۱.

میں صرف حج افراد کر کے واپس لوٹوں گی؟ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو مقام تنعیم کی طرف بھیجا تا کہ حضرت عائشہؓ عمرہ بھی کرلیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو پالان میں سوار کر دیا۔

یہ حدیث مالک بن دینار رحمہ اللہ کی اہم ترین احادیث میں سے ہے اور یہ ان کی صحیح حدیث ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۲۹۰۳- ابونعیم اصفہانی، اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن خالد، حسن بن حسین الہسن جانی، زہدم بن حارث مکی، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، سالم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہؓ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرؓ بن خطاب نبی ﷺ کے ہمراہ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس وقت نبی ﷺ نے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں۔ یہودی دیکھ کر کہنے لگا: یا باالقاسم! مجھے کپڑا پہنایئے، چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں میں سے جو اچھی قمیص تھی وہ اتاری اور یہودی کو پہنادی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ اس کو دونوں میں سے گھٹیا قمیص پہنادیتے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! تم نہیں جانتے ہمارے دین حنفی میں بخل نام کی کوئی چیز نہیں، میں نے اسے اچھی عمدہ قمیص پہنائی تا کہ اسے اسلام کی طرف زیادہ رغبت دلائے۔

مالک بن دینار کی یہ حدیث عزیز ہے اور غریب بھی، ابوحاتم رازی نے یہ حدیث محمد عاصم زہدم کے سلسلۂ سند سے روایت کی ہے۔

۲۹۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن غالب بن حرب، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبداللہ بن غالب کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ یعنی بداخلاقی اور بخل۔[1]

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ نیز اس حدیث کو آئمہ حدیث احمد بن حنبل و دیگر حضرات محدثین کرام نے ابوداؤد عن صدقہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۹۰۵- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مالک بن داؤد، علی بن معبد رقی، وہب بن راشد، مالک بن دینار، خلاص بن عمرو کے سلسلۂ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، مالک الملک و مالک الملوک ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ بندے جب میری اطاعت کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو بندوں کی طرف نرمی اور رحمت سے بھر کر پھیر دیتا ہوں۔ اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے بادشاہ انہیں برے عذاب و سزا سے دوچار کر دیتے ہیں۔ لہٰذا تم اپنے نفسوں کو بادشاہوں کے لئے بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ تم اپنے نفسوں کو ذکر میں مشغول رکھو اور تم اپنی ہتھیلیوں کو اپنے بادشاہوں سے فارغ رکھو۔[2]

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ علی بن معبد وہب بن راشد سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۶۲. واتحاف السادة المتقين ۱۹۳/۸.

۲۔ مجمع الزوائد ۲۴۹/۵. ومشكاة المصابيح ۳۷۲۱. والعلل المتناهية ۲۸۲/۲. والاحاديث الضعيفة ۶۰۲.

كلمات من المترجم

وقدتم ترجمة الجزء الثاني من حلية الاولياء وطبقات الاصفياء بعون الله وبتوفيقه فاسأل الله ان يتقبل ذالک الخدمة الحقيرة عند جنابه، وهذا من فضل ربي عزوجل، ذالک فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم. وما انا باهل لهذاالفضل الا ان الله سبحانه وتعالى وفقني، وقد تم هذالجزء الثاني يوم السبت بعدالعشاء وقدمضت سبع ليال من شوال المكرم ١٤٢٥ فادعوالله تعالىٰ ان يرزقنا صلاحاً والاجتناب عن المعاصي وخصوصاً ادعولمكرمي الشيخ مولانا محمداصغر مدظله العالي لانه امرني وكلفني لترجمة هذالجزء وادعوالله سبحانه وتعالىٰ ان يسلكنا مسلک هؤلاء الاولياء الاصفياء التابعين الكرام الذين اتيت بترجمتهم واحوالهم في الكتاب فالله مولانا ولارب غير وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين آمين ثم آمين.

من محمد يوسف التولي ساكن كشمير

ختم شد

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com